وہ ساحلوں کی ہوا سی لڑکی

تحریر : تانیہ طاہر

اسکی شوٹینگ ایک چھوٹے سے شہر ملتان میں تھی۔۔۔

حالانکہ اسنے ڈیریکٹر کو بہت فورس کیا تھا کہ ملتان سے بیٹر اپشن ڈھونڈ لے

مگر۔۔ وہ ملتان میں ہی کرنا چاہتا تھا۔۔۔ سید دورید بخت ائیر

پورٹ پر سخت سکیورٹی میں ہوٹل ہولیڈین کی طرف چل دیا۔۔

۔وہ بہت تھکا ہوا تھا۔۔ صرف ریسٹ کرنا چاہتا تھا

۔۔۔اور وہ یہ بھی جانتا تھا شوٹینگ صرف. تین چار دن کی ہی ہے کیونکہ

اسے صرف دو سین یہاں دینے تھے۔۔

۔وہ ہوٹل پہنچا اور اپنے روم میں آگیا۔۔روم خاصا خوشادہ اور آرام دے تھا

۔۔۔

وہ سکون سے جوتوں سمیت بیڈ پر گیرنے والے انداز میں لیٹ گیا۔۔۔

تھکاوٹ اتنی تھی کہ نہ وہ چینیج کر سکا۔۔اور نہ بڑی حویلی فون کر کے۔۔کسی

سے بات کی۔

مگر اگر اسنے بڑی حویلی کو یاد نہیں کیا تھا

تو بڑی حویلی والوں نے اسے یاد کر لیا۔۔۔

فون زور و شور سے بج رہا تھا۔

۔اسنے مشکل سے اپنی آنکھیں کھولیں اور فون . اٹھالیا۔۔

سلام " اسنے آہستگی سے کہا۔۔۔

" وسلام چندہ پہنچ گئے ہو خیریت سے

ماں نے محبت سے پوچھا۔

" جی پہنچ گیاہوں۔۔

اسنے بمشکل جواب دیا

۔۔کیونکہ آنکھیں نیند سے بوجھل ہورہی تھیں۔۔۔

" کھانا کھایا۔۔۔میرے بیٹے نے

انھوں نے پھر سے پوچھا

" نہیں ماں بھوک نہیں تھک گیاہوں ریسٹ کرناچاہتاہوں

ارے تو پہلے بتاتے دوریدـ ـ ـ چلو آرام کروـ ـ

"ـ میں صبح فون کروں گیـ

انھوں نے اسکے آرام کا خیال کرتے ہوے کہاـ ـ

اور دعائیں دے کر فون بند کر دیا

جبکہ وہ بے ہوشوں کی طرح سو گیاـ ـ

ـ جانتا تھاـ ـ سکرین پر آنے کے لیے اسکا فریش دیکھنا ضروری تھا اور وہ تھکا ہوا بھی تھا فورا نیند کی وادیوں میں چلا گیاـ ـ ـ ـ ـ

ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ

صبح اٹھتے ہی اسے

۔۔۔ٹریولینگ پر نکلنا پڑا وہ خاصا بدمزہ سا ہوا

۔۔۔ گاڑی میں بیٹھے وہ ارد گرد گزرتے راستوں کو توجہ سے دیکھ رہا تھا

ابھی کچھ دیر پہلے اسنے بڑی حویلی میں رہنے والے مکینوں سے بات کی تھی

۔۔۔اور پھر ناشتہ کیا تھا۔

۔۔اور اب وہ خاموشی سے سفر کی اکتاہٹ کو برداشت کر رہا تھا۔۔۔

در حقیقت اسے سفر سے چیڑ تھی

مگر اسکا پروفیشن ایسا تھا کہ اسے سفر کرنا پڑتا تھا۔

گاڑی اچانک رکی تو اسنے ڈرائیور کو دیکھا

۔۔۔وحید اسکا پرسنل ڈرائیور تھا۔۔

۔ تبھی اسکے دیکھنے پر گڑبڑا یا۔۔۔

" صاحب گاڑی گرم ہو گئ ہے شاید میں دیکھتا ہوں ابھی ٹھیک ہو جائے گی

وحید کہتے ساتھ ہی اتر گیا

جبکہ وہ۔۔ مزید بوریت کا شکار ہو گیا۔۔

۔وہ پہلی بار ملتان آیا تھا۔۔۔

اگر آدھا ملتان سرسبز روشنیوں میں بھرا رنگین تھا تو آدھا گاوں سا لگتا تھا

۔۔

۔اور اب وہ ویران ایرایے میں کھڑا تھا

۔۔۔ مگر کچھ ہی فاصلے پر کالونی تھی۔۔

۔فرنشڈ کالونی اسے دور سے ہی اچھی لگ رہی تھی۔۔۔ مگر اب اسکی توجہ

وحید پر گئ

۔۔۔اسنے سوالیہ نظروں سے وحید کی طرف دیکھا۔۔

صاحب پانی نہیں ہے گاڑی میں۔۔ میں سامنے وہ کالونی ہے۔۔وہاں پتہ کر کے آتا ہوں۔۔۔"

" جلدی آو وحید میں لیٹ ہو رہا ہوں رُحیل پہنچ گیا ہے

اسنے رُحیل کے میسج کا جواب دیا

اور وحید سے کہا جو سر ہلاتے ہوے وہاں سے چل دیا۔۔۔

سید دروید بخت۔۔۔ سید راحت کا اکلوتا بیٹا

اور بڑی حویلی کا منہ لگا لڑکا تھا۔۔ سید راحت کے دو بڑے بھائی تھے

جن میں سے سید وارث کے تین بچے تھے

حاشر۔۔ حیدر اور علیزے۔۔۔

جبکہ دوسرے سید فواد کے دو بچے سرینا اور احمد

۔۔۔تمام بچوں میں دادا جان کی جان بستی تھی

مگر دورید بخت کی تو بات ہی الگ تھی

۔۔۔وہ اپنی لاپرواہ اور ساتھ ساتھ حساس شخصیت کی بنا پر دادا جان سمیت

سب کا لاڈلا تھا۔

۔۔حاشر اور سرینہ کی شادی دادا جان کی خواہش پر ہوئ تھی۔

۔۔انکا فیصلہ خاصا اچھا ثابت ہوا

کہ وہ دونوں اپنی زندگی میں بہت خوش تھے

۔۔حیدر کی اسکی خالہ زاد سے منگنی اسکی اپنی خواہش پر کر دی گئ تھی۔

۔جبکہ ابھی چھ ماہ پہلے جب وہ دبئ سے شوٹینگ کر کے لوٹا

تو دادا جان نے اسے بھی پکڑ لیا

پہلے تو اسکی پسند کے بارے میں پوچھا

۔۔۔کہ آیا وہ کسی کو پسند کرتا ہے۔۔

۔مگر چونکہ ایسا کچھ نہیں تھا

۔۔۔اسے آج تک کوئی لڑکی اپنے لیے پسند نہیں آئی تھی

تو صاف انکار کر گیا .

اور تبھی دادا جان نے اسکی بات علیزے سے پکی کر دی

احمد ابھی چھوٹا تھا

تو وہ پڑھ رہا تھا

۔۔۔اسے بھی کوئی اعتراض نہ ہوا کہ کبھی نہ کبھی تو یہ سٹیپ اٹھانا ہی تھا

تو علیزے کیوں نہیں۔۔

۔جبکہ دوسری طرف دادا جان کے اس فیصلے پر علیزے تو جھوم۔اٹھی

اور اسکی گردن جو اپنے حسن پر پہلے ہی اکڑی ہوی تھی

مزید اکڑ گئ

کہ خاندان بھر کا سب سے ڈیمانڈینگ لڑکا اسکا ہونے والا تھا۔۔

اسکو وحید کا انتظار کرتے بہت دیر ہو گئ تھی

اسے وہ کہیں نظر نہیں آرہا تھا

جبکہ رُحیل فون کر کر کے اسکا سر کھا گیا تھا۔۔

۔تبھی اسنے باہر نکل کر کالونی کی طرف قدم بڑھاے

۔۔۔وہ پاکستان کا جانا مانا اداکار تھا

۔۔اور اسکی فین فولوینگ بھی دن بادن بڑھ رہی تھی۔۔

۔ڈریکٹرز اسکے ساتھ کام کرنا چاہ رہے تھے

مگر اسنے ایک دو کو ہی ہاتھ دیا

کیونکہ۔۔وہ ڈریکٹرز کے لیے خاصا بدمزاج

ثابت ہو رہا تھا۔۔۔

اسکے قدم کالونی کی طرف رفتار فتا بڑھ رہے تھے۔۔

وہ کالونی میں پہنچا

اور ادھر ادھر وحید کو دیکھنے لگا

جو کہیں نظر نہ آیا

مگر وہاں موجود گارڈ پہلے اسے آنکھیں پھاڑے اور اب مسکرا کر دیکھ رہا تھا

۔

۔جبکہ وہاں موجود خواتین لڑکیوں اور لڑکوں

حتی کہ مرد حضرات کا بھی یہی حال تھا

اسے اسوقت اپنی غلطی کا شدید احساس ہو رہا تھا

کیا ضرورت تھی باہر نکلنے کی۔

۔۔اور اب جبکہ وہ سب اسکی طرف ایک منٹ میں جھمگٹا لگا چکے تھے

تو وہ وہاں سے بھاگ نہیں سکتا تھا

۔۔وہ مصنوعی مسکان چہرے پر سجاۓ سب کو آٹو گراف لڑکوں اور لڑکیوں کے ساتھ۔۔سیلفیاں بنا رہا تھا

۔۔۔حتیٰ کہ بچے بھی ماں باپ کے کہنے پر اسکے ساتھ سیلفیاں بنا رہے تھے

۔

وہ اکتا چکا تھا۔۔اس سب سے۔

۔۔سیکیورٹی اسکے ساتھ نہیں تھی۔۔۔

وہ خود ہی اکیلا نکلا تھا اور اب پشتا رہا تھا۔۔

کیا مصیبت ہے ماہ روخ تم تو غلو کی طرح چیپک گئ ہو۔۔اب گھر چلو سب ''ہمارا ویٹ کر رہے ہوں گے۔۔۔

کسی کی بے زار آواز اسکے کانوں میں پڑی

تو وہ حیران سا آواز کا تعقب کرنے لگا

لو بھلہ ایسا ممکن تھا جہاں سید دورید بخت کھڑا ہو۔۔۔

وہاں سے کوئ جانا چاہے۔۔اور وہ ایکٹر تھا

۔۔۔اسوقت کا سب سے مشہور ایکٹر یہ سب چیزیں اسکی ولیو بڑھا رہی تھیں

تو یہ کون تھی جو وہاں سے جانا چاہتی تھی جہاں دورید بخت تھا۔۔۔مگر اتنی بھیڑ میں وہ آواز کا تعقب نہ کر سکا۔۔۔

یار آبش دیکھوں تو مجھے تو یقین نہیں آ رہا درید بخت میرے سامنے کھڑا ہے "اور ہماری سوسائیٹی میں بھلہ کیسے آ گیا۔۔ایک دو پیکس تو کھینچنے دو۔

ماہ روخ تو پہلے ہی دورید بخت کی فین تھی فیدا ہوے کھڑی تھی جبکہ آبش کو آج تک یہ سمجھ نہیں آیا۔۔

کہ ایکٹرز جو کہ معمولی سے عام انسانوں کی طرح انسان ہیں یہ لوگ انکے پیچھے کیسے پاگل ہو جاتے ہیں۔۔

۔وہ ایکٹرز جن کی خود کی دھوری شخصیت ہوتی ہے کیسے بھلہ یہ سب لوگ ان پر مر جاتے ہیں۔۔۔

اسنے ایک پل کو ماہ روخ کے خوشی سے تمتماتے چہرے کو دیکھا اور پھر اسکا ہاتھ جھٹک دیا۔۔۔

ہم جارہے ہیں۔۔۔ تم اپنے دو رید بخت کو دیکھتی رہو۔۔ کوئی انوکھی چیز ہے نہ یہ۔۔۔ اسکے جیسی تمھارے پاس دو آنکھیں دو کان اور زبان نہیں۔۔

۔ تبھی تم مر رہی ہو۔ اسپر۔۔۔

اور یاد رکھنا ہم سے تائی جان نے کچھ پوچھا تو کہہ دیں گے ۔۔۔ماہ روخ بی بی

" ایک عام سے انسان پر. مر مٹی ہیں۔۔

وہ غصے سے کہتی موڑ گئ

جبکہ دورید اس بد تمیز لڑکی کی ساری گفتو گو سن چکا تھا

۔۔اور ماہ روخ بھی دورید کو دیکھ چکی تھی

کہ وہ اسکی باتیں سن چکا ہے۔۔۔

دورید اور ماہ روخ کی نظریں ملی بھی

جنھیں وہ شرمندگی سے جھکا گئ

اور پھر دورید۔۔وہاں روکا نہیں کیونکہ وحید بھی آچکا تھا

اور وہ اس مجمعے میں سے اسے نکالتا

۔۔۔ گاڑی کی طرف

لے آیا جبکہ ماہ روخ بھی گھر کی طرف چل۔ دی جہاں وہ آبش کی کلاس ہر

حال میں لینے والی تھی۔۔۔

آبش تمھیں تمیز ہے۔۔ کتنی بد تمیزی کی ہے تم نے اور مجھے پکا پتہ ہے وہ

" تمھاری ساری گوہر فشانیاں سن چکا تھا۔۔۔

ہاں تو سن۔ لیں ہمیں تو یہ سمجھ نہیں آتی آخر تم لوگ اتنے بیو قوف کیسے ہو

"۔۔ اور کیسے ایک عام انسان کے فین بن گئے۔۔۔

آبش نے فریج سے پانی کی بوتل نکالی

۔۔۔ اور گلاس میں ڈال کر گھونٹ گھونٹ بھرتی اسے دیکھنے لگی۔۔۔

تمھیں اگر شہریار بھائی کے علاوہ دنیا نظر آے تو وہ اسوقت کا ٹوپ ایکٹر ہے

"جس کے ساتھ کام کرنے کے لیے ڈریکٹرز تڑپ رہے ہیں۔۔۔

ایک تو تم ہمارے شہریار کے بارے میں تمیز سے بات کرو دوسرا ہمیں کیا وہ

" فلاپ ہو یا ہیٹ۔۔۔

اسنے جیسے ناک پر سے مکھی اڑائی۔۔

۔ جبکہ ماہ روخ دانت پیستی رہ گئ۔۔ آبش ثمد خان کی بیٹی تھی ثمد خان کی بیوی

کا انتقال آبش کی پیدائش پر ہی ہو گیا تھا

۔۔۔ تبھی اسکی پرورش تائی ماں۔۔ ثمد خان کے بڑے بھائی وجدان خان کی

بیگم نے کی تھی جن کے خود دو بچے تھے شہریار اور ماہ روخ جبکہ ثمد اور

وجدان کی ایک بہن تھی

۔۔ آمنہ جن کا ایک ہی بیٹا تھا ارہم ۔۔۔ جو کہ آبش کو بہت پسند کرتا تھا

۔۔ مگر بڑوں کی مرضی کے مطابق آبش اور شہریار کی منگنی کر دی گئ ۔۔۔

باقی ابھی کسی کے بارے میں بڑوں نے کوی فیصلہ نہیں کیا تھا ۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ شوٹ کر کے ہوٹل لوٹا تو اب بھی اسکا موڈ بہت خراب تھا ۔۔ صبح اس بدتمیز لڑکی کی کہی گئ باتیں اسکے دماغ میں گھوم رہیں تھیں وہ لوکیشن پر بھی غصے میں پہنچا تھا

۔۔ اور وہاں بھی اپنا کام ٹھیک سے نہ ۔ کر سکا .

نونسینس ایڈیٹ ۔۔۔ گرل ۔۔ " وہ منہ ہی منہ میں بڑبڑایا ۔

جوتا اتار کر ایک طرف پھینکا اور ٹائی کی نوٹ ڈھیلی کر کے۔۔ اسنے فریج سے بئیر کا کین نکال کر ٹھنڈا ٹھنڈا کین ہونٹوں سے لگالیا۔

۔ وہ جانتا تھا اسکا غصہ بئیر پینے سے کم ہو جائے گا۔۔۔

ایسی لڑکیاں صرف توجہ حاصل کرنا چاہتی ہیں۔۔۔ کہ سب میں منفرد بات کر کہ۔۔۔ دوسرے کو اپنی طرف مائل کر سکیں

۔۔ ہمہ۔۔۔۔ ڈرامے باز۔۔۔ جیسے اسنے کبھی سکرین پر مجھے دیکھا ہی نہیں ۔۔

۔ جیسے دوسری لڑکیوں کی طرح میری آئی ڈی ٹریس ہی نہیں کی۔۔۔

" اوور اداکاری کرنی آتی ہے بس۔۔۔۔

وہ ادھر ادھر ٹھلیتا۔۔۔ خوش فہمیوں کا شکار ہو رہا تھا

اور جب اچھی طرح اسنے آپنے آپ کو تسلی دے دی

کہ لازمی طور پر وہ لڑکی ناٹک کر رہی تھی

۔۔۔تاکہ اسکی توجہ حاصل کر سکے

۔۔۔تو وہ اب سکون سے بیڈ پر لیٹ کر بئیر پینے لگا

اور ساتھ ہی انگریزی رومنٹک ناول پنیشمنٹ پڑھنے لگا۔۔۔

اب اسے بئیر کا اصل ذائقہ۔۔۔ آرہا تھا۔۔۔

نہ جانے اسکے دماغ میں کیا سمائی تھی اسنے صبح صبح رُحیل کو فون کر کے کہہ دیا

کہ وہ۔۔ شوٹینگ اب اسی سوسائیٹی کے باہر کرے گا۔

۔۔ جہاں اسکی گاڑی خراب ہوئ تھی ۔۔ بلاشبہ وہ جگہ خوبصورت بنائ گئ تھی اور انکے سین کے حساب سے خاصی موضوع بھی تھی ۔۔

رُحیل خاصی ترادد کے بعد مانا تھا

مگر وہ مان گیا تھا کیونکہ سید دورید بخت اسکے ساتھ یہ فلم کر رہا تھا ۔۔ رُحیل دورید کے ساتھ نہیں ۔۔

اب انکی شوٹینگ اسی جگہ ہونی تھی

۔۔۔ اور جب سے ماہ روخ کو یہ بات پتہ چلی تھی

اسکے تو قدم زمین ہر نہیں جم رہے تھے ۔۔۔

" آبش ہم بھی چلیں گے شوٹینگ دیکھنے

اسنے خوش ہوتے ہوے کھاسنڈے کا دن تھا سب اپنی مرضی سے اٹھ کر آتے اور ناشتہ کر کے دوبارہ اپنے بستر میں گھس جاتے۔۔ تقریبا سب ہی ناشتہ کر چکے تھے

ماسوائے شہریار کے۔۔جو کہ ابھی بھی سو رہا تھا۔۔۔

سپنا ہے تمھارا ہم ہر گیز بھی۔۔ فالتو لوگوں کو دیکھنے نہیں جائیں گے بہتر ہے " ہم کچھ اچھا کام کر لیں گھر میں رہ کر ہی

آبش شیٹ اپ تم میرے ساتھ جا رہی ہو۔۔۔ اور اب میں کچھ نہیں سنوں گی۔۔"ماہ روخ غصے سے بولی۔۔۔

" جب وہ نہیں جانا چاہتی تو تم فورس کیوں کر رہی ہو

تائی ماں نے لاڈ سے اسکے سر پر ہاتھ پھیر کر کہا۔۔

۔بچپن سے وہ یہی پیار دیکھتی آئی تھی کیونکہ اسکی اپنی ماں اسکی پیدائش پر ہی۔۔وفات پا گئیں تھیں اور تائی ماں نے ہی اسے پالا تھا۔

مما کچھ نہیں ہوتا اگر یہ میری بھی بات مان لے گی تو۔۔۔ویسے بھی شہریار بھائی کی تو سب باتیں مانتی ہے۔۔۔وہ کہیں دن تو آبش کا دن اور وہ کہیں رات تو آبش کی رات۔۔تو میں بھی تو انکی بہن ہوں مانے میری بھی بات

۔۔۔"

اسکی بات پر جہاں آبش نے سرخ چہرے کے ساتھ اسکے ٹیبل پر رکھے ہاتھ پر چوٹکی کاٹی

وہیں تائی ماں نے اپنی شرمیلی سی بہو کو ڈھیر سارا پیار کیا۔۔۔

ماہ روخ یو جیلس "شہریار کی آواز پر دونوں نے پلٹ کر دیکھا

وہ ریلکس سے ٹراوزر شرٹ میں بہت جچ رہا تھا۔۔۔

اور تائی ماں مسکراتی ہوئی کیچن میں چلی گئیں

۔۔ماہ روخ کا منہ ہی بن گیا

اور وہ اٹھ کر وہاں سے نکل گئی جبکہ پیچھے وہ دونوں ہی مسکرا دیے۔۔۔

"ہم جائیں گے اسکے ساتھ۔۔۔

آبش نے چائے کا کپ ہونٹوں سے لگاتے ہوئے شہریار کو جیسے اطلاع دی

۔۔۔

ہاں تو جاو روکا کس نے ہے۔۔۔ مگر پھر شام۔ میں میرے ساتھ ڈنر یاد رکھنا

"۔۔۔

اسنے اسکے لبوں سے لگا کپ اسکے ہاتھ سمیت اپنی جانب کھینچا اور اس میں سے ایک سپ لیا۔۔۔

جبکہ آبش نے شرما کر کپ ٹیبل پر رکھ دیا۔۔۔

پیو نہ۔۔۔چائے اچھی لگ رہی ہے "۔۔۔اسنے اسے ٹوکا۔

تائی ماں کیچن میں ہیں اچھا نہیں۔لگتا۔۔۔ایسے۔۔آپ اپنی ڈالیں کیٹل میں سے "

چندا تمھاری تائی ماں کو پتہ ہے انکا بیٹا دیوانہ ہے۔۔تمھارا۔۔۔تم خوامخواہ ہلکان ہو رہی ہو۔۔"

وہ دوبارہ اسکے ہاتھ میں کپ تھما کر اسے سپ لینے کا اشارہ کرنے لگا۔۔۔

۔اور آبش کیسے اسکی بات ٹال سکتی تھی سیپ لے کر کپ اسکی طرف

بڑھا دیا اور وہ اسکے ہاتھ سے چائے پینے لگا۔۔۔

اب ڈنر فائنل ہے او کے ریڈی رہنا۔۔" شہریار نے اسے اٹھتے دیکھ کر دوبارہ

یاد دلایا۔۔۔

نہیں پلیز۔۔ آپ ہم پر اتنے پیسے بلاوجہ خرچ کر رہے ہیں۔۔ اتنی محنت سے

"سارے مہینے کماتے ہیں۔۔۔

وہ اسکی فکر میں بولی۔۔۔

شہریار ایک بینک میں منیجر کی پوسٹ پر فائز تھا اور اچھا خاصا کما لیتا تھا۔۔ مگر

اسکی زندگی اسکی فکر میں ہر وقت گھولتی رہتی تھی۔۔۔

میری ننھی سی جان کما بھی تو تمھارے لیے رہا ہوں۔۔۔بس ریڈی رہنا۔۔"

اسنے پیار سے کہا۔۔۔

" نہیں شہریار بابا جان غصہ ہوتے ہیں۔۔۔

جبکہ اب شہریار کے ماتھے پر شکنیں ابھرنے لگی پیار بھری نظریں ناگوری میں بدلنے لگیں۔۔۔

جنھیں دیکھتے ہی آبش نے فوراہامی بھرلی اور۔۔شہریار پھر سے وہی محبت لوٹاتی نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔۔۔

اور وہ۔۔ماہ روخ کے کمرے میں چل دی۔۔۔اسے بتانے کے لیے کے وہ اسکے ساتھ جائے گی۔۔۔

شام پانچ بجے اسکا شوٹ تھا۔۔۔ہیروئن ریڈی تھی ڈریکٹر ریڈی تھا حتی کہ اوڈیینس بھی ریڈی تھی جبکہ دورید بخت ابھی آے ہی نہیں تھے وہ کوفت سے ان چاہے شخص کا انتظار کرنے پر مجبور تھی۔۔۔جبکہ ماہ روخ خاصی پر جوش۔۔۔ تھی

لوکیشن میں داخل ہوی لوگوں نے red Audi اور جیسے ہی دورید بخت کی اس جانب دوڑنے کی کوشش کی مگر سیکیورٹی نے روک لیا۔۔۔وہ سب کو ہاتھ ہلاتا۔۔۔ڈریکٹر کی طرف بڑھا جو اسکے ہاتھ میں سیکرپیٹ دے چکا تھا اور وہ اب ایزی چیئر پر بیٹھا کافی پیتے ہوے سیکریپٹ پڑھنے لگا۔۔۔

یہ کرنے آے تھے ہم" آبش غصے سے ماہ روخ کو بولی۔۔

صبر کرو اور اسکی طرف دیکھو کتنا ہینڈ سم ہے نہ۔۔ اور سیاہ رنگ کتنا جچ رہا ہے اور اوپر سے سٹائیل کتنا ہے یار بندے میں۔۔" ماہ روخ اسکو ستائشی نظروں سے دیکھنے لگی۔۔۔

ہاں تم اسکی تعریفوں میں پل باندھو ہمیں تو کچھ خاص نہیں لگتا

" ان میں

ہاں شہریار بھائی سے نگاہ ہٹے تو کسی اور سے پھنسے" ماہ روخ اسے تپانے کے لیے بولی۔۔۔ اور وہ تپ بھی گئی۔۔۔

اور اسکے شانے پر ایک تھپڑ لگا دیا۔۔

ہائے اللہ نہ کرے ہم کسی اور سے نظر ملائیں۔۔۔ ہمیں شہریار ہی بہت ہیں اور وہ بہت خاص ہیں کم از کم

" تمھارے اس پاگل دورید بخت سے

وہ غصے میں جو منہ میں آیا بول گئ یہ جانے بغیر کے کوئ اسکے الفاظوں پر کیسے پیچو تاب کھا رہا ہے۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ ڈنر کے لیے ریڈی تھی۔۔۔لائٹ پنک کلر کے ڈریس میں ڈھیلہ سا جوڑا بنائے۔۔۔پنک ہی لیپ سٹک لگائے وہ غضب لگ رہی تھی۔۔۔

شہریار تو اسکی تعریفوں میں زمین آسمان ایک کر دینے والا تھا وہ جب تک ہوٹل نہ پہنچی شہریار کی تعریفیں نہ موکیں۔

سیٹ پہلے سے ریزو تھی۔۔وہ دونوں ہلکی پھلکی باتوں میں ڈنر کرنے لگے

۔۔۔

دوريد بخت نے آج سے پہلے اتنی سادگی میں یوں بے تحاشہ حسن نہیں دیکھا تھاوہ بئیر کے چھوٹے چھوٹے گھونٹ بھر رہا تھا جبکہ نظروں کی تپش سے آبش کو جلا دینا چاہتا تھاوہ کتنی پر سکون سی۔۔۔دوريد کے بقول اس ٹٹپو نچیے کے ساتھ بیٹھی مسکرا رہی تھی اسکے چہرے پر بے زاری اور زبان پر تلخی کہیں نہیں۔ تھی وہ کتنی حسین لگ رہی تھی۔۔۔کسی بھی مرد کو بے ایمان کر دینے کی حد تک۔۔۔وہ شعلہ حسن تھی جس میں دوريد دھیمے دھیمے سلگ رہا تھا۔۔۔

بات کرتے کرتے ایک دم اسکا چھوٹا سا قہقہہ ابھرا۔۔۔اور اسکے شانوں پر پھیلہ دوپٹہ۔۔ڈھلک گیا۔۔۔اسکی شفاف چمکتی گردن دوريد بخت کے لیے آزمائش سی بننے لگی۔۔۔جبکہ گردن پر موجود تل۔۔۔اور اس تل کو چھونے کی خوہش دوريد میں سر اٹھا رہی تھی یہ منظر خوبصورت تھا۔۔وہ

دلچسپی سے اسکی گردن دیکھ رہا تھا کہ شہریار نے۔۔ خلل ڈال دیا اسنے دوپٹے سے اسکی۔ گردن ڈھانپ دی جو دورید کو بلکل پسند۔ نہیں آیا۔۔۔ وہ اس ہاتھ کو ہی کاٹ دینا چاہتا تھا جس نے اس حسین منظر کو خراب کیا۔۔ بئیر کا نشہ خوب چڑھ رہا تھا اور وہ بھی سوچ رہا تھا۔۔۔ اسکو سوچنے کی ضرورت ہی کیوں تھی اسے یہ لڑکی ہرگیز پسند نہیں۔ تھی پھر اسکے حصول کی خواہش کیوں سر اٹھا رہی تھی۔

--------.

آج اسکا ملتان میں آخری دن تھا۔۔۔ چار بجے اسکا شوٹ تھا۔۔۔ اور پھر ماں کے لیے اسنے شوپینگ کرنی تھی۔۔۔۔ شوٹینگ سے فارغ ہو کر وہ مال کی طرف چل دیا وحید اسکے ساتھ ہی تھا۔۔۔ اسے رات کا کوئی منظر یاد نہیں تھا ۔۔۔۔ کہ وہ اس انجان لڑکی کے لیے۔۔۔ کیا کیا سوچ رہا تھا وہ نشے میں تھا

رات تک مگر اب سارا نشہ اتر چکا تھا تبھی وہ سب بھولے۔۔ماں کے لیے اور دادا جان کے لیے شوپینگ کرنے جارہا تھا۔۔۔رف سے ٹراوزر شرٹ میں ہوڈ والی اپر ڈالے۔۔۔وہ گاڑی سے اترا اسنے اپنا آدھا چہرہ ماسک سے چھوپا لیا تھا تاکہ کوئی اسے پہچانے نہیں اور وہ سکون سے شوپینگ کرسکے۔۔وہ ایک جیولری شاپ میں چلا گیا۔۔۔اور وہاں پر موجود چوڑیاں دیکھنے لگا۔۔۔

شہریار یہ کتنی اچھی ہے نہ" جانی پہچانی چہکتی ہوئی آواز اسکے کانوں میں پڑی اسنے اپنے برابر کھڑی لائٹ سکن کلر کے سادھے سے سوٹ میں موجود اس چمکتے چہرے والی لڑکی کو دیکھا۔۔۔

اور پھر اس رینگ کی طرف جس کی طرف اشارہ کرکے وہ شہریار کو دیکھا رہی تھی۔۔۔

چندا رحم کرو اس غریب بندے پر میری ساری تنخواہ لگا کر بھی یہ رینگ نہیں ملنی مجھے۔۔۔" شہریار کی محبت لوٹاتی نظریں دورید کو بہت بری لگی۔۔۔نہ جانے کیوں۔۔اسنے نفرت سے شہریار کو دیکھا۔۔اور پھر اس لڑکی کو جو اسے۔۔۔تو کم از کم کچھ نہیں سمجھتی تھی۔۔اس۔۔اس شخص کے سامنے جو اسکی خواہش پوری کرنے کی استطاعت بھی نہیں رکھتا تھا۔۔۔

دس ون۔۔۔ آپ اسکو پیک کر دیں۔۔"شاید وہ ان پر اپنی برتری ثابت کرنا چاہتا تھا۔۔۔اسنے سب سے مہنگے ہیرے کی انگوٹھی ایسے خریدی تھی جیسے پھل خریدنے آیا ہو۔۔۔دونوں نے اسکی جانب دیکھا۔۔مگر اسنے صرف شہریار۔۔کی طرف دیکھا۔۔۔عجیب جیتاتی نظریں تھیں شہریار سمجھ ہی نہیں سکا۔۔۔

چلیں ہم" آبش کو وہ شخص بلکل اچھا نہیں لگا۔۔۔اسکا اپنے پیسے کا دیکھاوا کرنا۔۔۔آبش کو ایک آنکھ نہ بھایا۔۔۔اور پھر وہ دونوں اس شاپ سے نکل آے۔۔۔اور دورید بھی وہ رنگ لے کر باہر نکل آیا۔۔۔وہ یہ انگوٹھی کبھی نہیں خرید تا وہ اپنی ماں کے لیے چوڑیاں خریدنے آیا تھا۔۔۔انگوٹھیاں نہ اسے پسند تھی نہ۔۔۔اسکی ماں کو مگر اسنے پھر بھی خرید لی تھی۔۔۔وہ اب تک اپنے کسی عمل کو سمجھ ہی نہیں پا رہا تھا۔۔۔

بڑی حویلی آے ہوے اسے دو دن ہو گئے تھے مگر اس انجان لڑکی نے جیسے اسکا سکون برباد کر دیا تھا۔۔۔نہ اسے سکون سے سونے دیتی نہ ہی کوئی اور کام کرنے دے رہی تھی۔۔۔

گھر والے بھی اسکے کُھوے کُھوے رویے کی شکایت کرنے لگے تھے۔۔۔

مگر وہ اسوقت اپنی کیفیت سمجھنا چاہ رہا تھا۔۔رہ رہ کر اسے۔۔۔ملتان میں گزارے چار دن یاد آرہے تھے۔۔۔کہ وہ لڑکی اس جیسے شخص کو نظر انداز کس طرح کر سکتی تھی۔۔اسے یہ بات ہی برداشت نہیں ہو رہی تھی کہ کوئی اسے نہ پسند کرتا ہے۔۔۔وہ خیالوں میں ہزار بار اس لڑکی سے اعتراف کرا چکا تھا کہ وہ اسے پسند کرتی ہے۔۔۔اس شہریار کے سامنے اسکی ویلیو کئی گناہ زیادہ ہے۔۔کہاں شہریار اور کہاں وہ۔۔۔

مگر حقیقت میں ایسا کچھ نہیں تھا۔۔۔۔اسکے سرکل کی ہر لڑکی اسپر مرتی تھی ۔۔۔اسکی گرلز فین فولوینگ اسے زمین سے آسمان پر بیٹھا رہی تھی تو یہ لڑکی۔۔۔۔جو کہ اسکے بقول۔۔اداکاری ہی کر رہی تھی۔۔۔

مگر اسکی یہ اداکاری دورید بخت کو کیوں کھل رہی تھی۔۔۔۔

وہ سر تھامے بئیر کے گھونٹ بھر رہا تھا۔۔۔۔

____

اگلے ہی دن ناشتے کے بعد داداجان نے اسے اپنے کمرے میں۔ طلب کر لیا

___

جی داداجان" وہ انکے کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا وہ بیڈ پر بیٹھے تھے جبکہ انکا خاص ملازم سائیڈ پر کھڑا انکی چائے بنا رہا تھا۔۔۔

اسنے چائے بنائی۔۔۔ اور داداجان کے ہاتھ میں تھامہ دی۔۔۔

بخت صاحب آپ کچھ لیں گئے۔۔۔" اسنے موأدب ہو کر پوچھا۔۔۔ گھر میں سب ہی اسکو دورید کے بجائے بخت بولاتے تھے یہاں تک کے ملازم بھی۔۔۔

نہیں شکریہ" اسنے ہاتھ اٹھا کر منع کیا تو وہ سر ہلاتا باہر نکل گیا۔

کیسی رہی تمھاری شوٹینگ" داد جان نے چائے کے سپ لیتے ہوئے پوچھا

اچھی تھی۔۔۔ کل کوئٹہ جانا ہے۔۔۔ شوٹینگ کے ہی سلسلے میں۔۔۔" اسنے اگے کے پروگرام سے بھی آگاہ کیا۔۔۔

" ہمم اور منگنی کرنے کا کب ارادہ ہے

منگنی۔۔۔۔ وہ بھی ہو جائے گی اتنی جلدی کیا ہے" وہ لاپرواہی سے بولا

۔۔۔

تمھیں جلدی نہ ہو کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔ مگر معملہ ہماری بچی کا ہے وہ کب تک تمھارا انتظار کرے گی" انھیں اسکی لاپرواہی کچھ اچھی نہ لگی۔۔۔ جبکہ وہ بھی خاموش ہو گیا۔۔۔

آپ کیا چاہتے ہیں۔۔" وہ تھوڑی دیر بعد بولا اسکا انداز پر سوچ تھا۔۔

میں چاہتا ہوں کوئٹہ سے آنے کے بعد پہلا کام تمھاری منگنی ہو گئ۔۔ پھر بھلہ شادی تم اپنی مرضی سے کرلینا۔۔۔" داداجان بولے تو وہ دھیرے سے مسکرایا۔۔۔

ٹھیک ہے جیسا آپ چاہیں۔۔۔۔ کریں آپ لوگ تیاری مگر منگنی میرے ملتان والے بنگلے میں ہو گئ" اسنے ابھی چند دن پہلے ہی اسی سوسائیٹی میں بہت بڑا گھر خریدا تھا۔۔۔

داداجان نے حیرت سے اسکا چہرہ دیکھا جیسے اسے جاچنا چاہ رہے ہوں جبکہ اسکے چہرے کی مسکراہٹ انھیں عجیب لگ رہی تھی۔۔۔

ملتان از سچ آسمال سیٹی مگر تمھاری خواہش ہے تو۔۔۔ پوری ہو گی۔۔۔ بے فکر رہو" وہ مسکرائے۔۔۔ تو وہ بھی پر سکون ہو گیا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔

اسوقت وہ کچن میں کھڑی پکوڑے بنا رہی تھی جبکہ باہر بہت تیز بارش ہو رہی تھی سردیوں کی بارش تھی۔۔۔تو موسم بہت ٹھنڈا ہو رہ تھا۔۔۔ماہ روخ باہر بارش میں جانے کے لیے مچل رہی تھی اور اسے بھی گھسیٹ رہی تھی کہ باہر آو جبکہ وہ اس سردی میں کسی صورت بارش میں نکلنے کا سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔۔۔یہ نہیں تھا اسے بارش پسند نہیں تھی۔۔بلکہ اسے سردی زیادہ لگتی تھی تبھی سردیوں کی بارش اسنے کبھی انجوائے نہیں کی تھی ہاں گرمیوں میں وہ اور ماہ روخ اکثر بارش میں نہاتے تھے. وہ انکار کر چکی تھی تبھی ماہ روخ منہ پھولا کر اپنے کمرے میں چلی گئ تھی۔۔جبکہ وہ اسکو منانے کے لیے پکوڑے بنا رہی تھی۔

شہریار کی بائیک کا ہارن سن کر اسنے کچن سے جھانکا تو وہ سامنے نظر آیا وہ اپنی بائیک اندر کر رہا تھا جبکہ کپڑے سارے بھیگ رہے تھے۔۔۔اور ایک ہی لمحے میں اسے چھینکے بھی شروع ہو گئیں۔۔ آبش پکوڑوں کو کڑائی سے نکال کر باہر آگئ جہاں اب وہ چھوٹا سا باغیچہ عبور کر کے برانڈے میں آگیا تھا مگر وہ تھوڑی تھوڑی دیر بعد چھینخ رہا تھا۔۔۔

یہ ٹاول لیں لیں۔۔۔" اسنے ٹاول اسکے ہاتھ میں تھمائ جسے شہریار نے مسکرا کر پکڑا اور ایکدم چھینکا۔۔۔

اور پھر ہنسنے لگا جبکہ آبش اسے گھور رہی تھی۔۔۔

صبح سے موسم خراب تھا آپکو ضرورت ہی نہیں تھی جانے کی۔۔۔اب بیمار ہو گئے ہیں۔۔۔" وہ پریشانی سے بولی۔۔۔

اٹھاو کے چندا۔۔۔ میں ابھی۔۔۔۔۔۔"وہ پھر چھینکا۔۔۔

ہاں دیکھ رہا ہے آپ ابھی ٹھیک ہو جائیں گے۔۔۔ جائیں روم میں۔۔

ہم آپکے لیے سوپ لے کے آتے ہیں۔۔۔ اور دوائی بھی اور تائی ماں کو بھی آپکی شکایت لگاتے ہیں آپ اپنا خیال نہیں رکھتے"وہ غصے سے بول کر دوبارہ کچن میں چلی گئی اور وہ مسکراتا ہواا پنے کمرے میں چلا گیا۔۔۔ جبکہ ساتھ والے بنگلے کے اوپر والے پورشن میں کھڑا دوریدیہ سارا منظر دیکھ چکا تھا ۔۔۔وہ آج صبح ہی ملتان آیا تھا۔۔۔ اسنے یہ گھر کیوں خریدا تھا۔۔ وہ اچھے سے جانتا تھا۔۔۔ کہ جب بھی۔۔۔ اس لڑکی کو۔۔ یہ اسکے نکمے عاشق کو یہ پتہ چلے گا کہ یہ اتنا بڑا بنگلہ جو کافی عرصے سے ایسے ہی پڑا تھا۔۔ کیونکہ کسی میں اتنی استطاعت نہیں تھی کہ اسکی قیمت دے سکیں اور اسنے چوٹکیوں

میں خرید بھی لیا تھا۔۔۔تو۔۔۔چند پل کے لیے وہ سوچ گی ضرور کہ۔۔

شہریار اور دورید بخت میں بہت فرق تھا۔۔۔شاید زمین آسمان کا

اسنے ایک ناگور نظر گیٹ کے پاس کھڑی بائیک پر ڈالی۔۔اور پھر اندر کی

طرف بھڑ گیارات تک سب نے پہنچ جانا تھااور پھر دو دن چھوڑ کر وہ ایسا

فنکشن کرنے والا تھا کہ پورا ملتان یاد رکھتا خاص طور پر یہ لڑکی۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آبش آبش کہاں ہو یار۔۔۔"ماہ روخ پورے گھر میں چینختی پھر رہی تھی

۔۔۔شہریار۔۔جس نے بخار کی وجہ سے چھٹیاں لیں ہوئیں تھی اپنے روم

سے ہی چینخا۔۔۔

ماہ روخ تمھاری آواز نکلی تو جان سے مار دوں گا۔۔۔" جبکہ وہ بھائی کی دھاڑ سن کر زبان دانتوں تلے دبا گئی۔۔ اور سامنے مسکراتی آبش کو موکہ دیکھانے لگی جو اسکے ایکدم گھبرانے پر ہنس رہی تھی۔۔۔

اب کیا طوفان آگیا۔۔" وہ اسکا پھولہ ہوا منہ دیکھ کر بولی

وہ پھر بھی کچھ نہیں بولی۔۔۔ تو آبش نے اسکے اگے کان پکڑ لیے

ہم تمھارے بھائی کی طرف سے معافی چاہتے ہیں۔۔ اب تو منہ ٹھیک کرو پلیز" وہ بولی جبکہ ماہ روخ مسکرا دی اس میں ایک بار پھر سے ایکسائیٹمنٹ بھر گئی۔۔۔

" آبش وہ۔۔۔ ہمارے ساتھ والا بنگلہ ہے نہ۔۔۔

ہاں مسٹر معاذ کا جو دبئ شفٹ ہو گئے ہیں۔۔" وہ کمرے میں سے سامان سمیٹتی ہوی بولی۔۔۔

" ہاں۔۔وہ پتہ ہے کس نے خریدا

ریلی وہ سیل ہو گیا۔۔۔بہت ہی خوبصورت بنگلہ ہو۔۔۔ تمھیں پتا ہے تمھارے بھائ کو بھی بہت پسند تھا۔۔۔خیر جس کے نصیب میں" آبش مسکرائ تو ماہ روخ بھی مسکرادی ہ

ہاں شاید وہ بھائ کے نصیب میں نہیں تھا۔۔۔"ماہ روخ بھی جانتی تھی شہریار کافی ٹائم سے پیسے جمع کر رہا تھا کیونکہ وہ بنگلہ وہ آبش کے لیے خیدنا چاہتا تھا اسنے بینک سے لون کی بھی درخواست کی ہوئ تھی۔۔

لیا کس نے" آبش نے پوچھا

سید دوریدبخت۔۔۔ ڈیفنس سٹار۔۔۔ "وہ ایکشن کرتے ہوئے بولی۔۔اور پھر اسکے بیڈ پر چیت لیٹ گئی

" ہائے آبش ناجانے کس کی قسمت میں ہے۔۔۔وہ باکمال شخص جبکہ آبش کا منہ ہی بن گیا۔۔اسے ایکٹرز سے ہمیشہ سے چیڑ تھی۔۔۔ اور تمھیں پتا ہے کل اسکی انگیجمینٹ ہے۔۔۔کاش کاش۔۔۔وہ ہمیں بھی انویٹیشن دیں کتنا اچھا ہوگا نہ۔۔"ماہ روخ سرد آہ بھرتی ہوی بولی۔۔۔جبکہ آبش ایک لمہے اسکی شکل دیکھ کر زور زور سے ہنسنے لگی۔۔۔

اچھا سپنا ہے۔۔ماہ روخ۔۔۔ ویلڈن "وہ ہنستی ہوی باہر آ گئی۔۔۔جبکہ وہ اندر جل کڑ رہی تھی۔۔۔

اور پھر وہ معجزا ہو ہی گیا۔۔ جس کا ماہ روخ کو انتظار تھا۔۔۔

حیرت انگیز طور پر سید دورید بخت کی انگیجمنٹ کا انویٹیشن کارڈ انکے گھر آیا تھا سب گھر والے ہی حیران تھے جبکہ ماہ روخ کے قدم زمین پر نہیں ٹک رہے تھے۔۔۔

کوئ ضرورت نہیں جانے کی بھلہ ان لوگوں کا ہم سے کیا مقابلہ۔۔۔ غلطی سے آگیا ہے کارڈ ہمارے پاس" شہریار نے کارڈ کو تخت پر اچھالہ۔۔

اہ نو بھای کتنا قیمتی کارڈ ہے۔۔ میں کل اپنی سب فرینڈز کو دیکھانے والی ہوں اور میں اور آبش جائیں گے بھی۔۔"ماہ روخ تیزی سے کارڈ سینے سے لگاتی بولی۔۔

دوریدبخت۔۔یہ سارامنظر میر اروال کے پیچھے سے دیکھ رہاتھا۔۔۔اسے اسوقت شہریار پر شدید غصہ آیا۔۔۔اور اسکے ساتھ کھڑی ہاں میں ہاں ملاتی آبش پر بھی۔۔۔

ماہ روخ تمھارے بھائی ٹھیک کہہ رہے ہیں بھلہ ہم کیوں جائیں گے۔۔۔" آبش۔۔۔تم۔بھائی کی حمایت لینی آتی ہے میری کوئی ویلیو نہیں ہے تمھاری نظر میں۔۔آپ سب ایک ہو جائیں۔۔۔"وہ غصے سے کہتی اندر چلی گئ ساتھ کارڈ بھی لے گئ۔۔۔

جبکہ سب اسے دیکھنے لگے۔۔۔

اگر آپ لوگ نہیں جاناچاہتے توماہ روخ اور آبش کو بھیج دیں بچیاں ہیں خوش ہو جائیں گی۔۔۔"ثمدخان بولے جبکہ وجدان نے بھی چھوٹے بھائی کی حمایت کرتے ہوئے دونوں بچیوں کواجازت دے دی آبش جاناتونہیں

چاہتی تھی مگر بڑوں کو انکار بھی نہیں کر سکی شہریار کو بہت غصہ تھا وہ اٹھ کر بغیر کسی سے بولے اندر چلا گیا جبکہ آبش فورا اسکے پیچھے گئ۔۔۔

دورید بھی۔۔۔انکا فیصلہ سن کے پیچھے ہٹ گیا۔۔۔

اب اسے آبش کا اپنے گھر آنے کا انتظار تھا۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ شیشے کے سامنے کھڑی خود کو دیکھ رہی تھی۔۔ناجانے وہ اتنی کنفیوز کیوں تھی ایک تو اسکا بلکل بھی دل نہیں کر رہا تھا۔۔۔

دوسرا اسکے جانے پر شہریار کچھ خفا خفا سا لگ رہا تھا۔۔۔ تبھی وہ بے دلی سے تیار ہوئ تھی۔۔۔ مگر پھر بھی وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔ سکن کلر کے شفون کے سوٹ میں اسکی گوری رنگت خوب دمک رہی تھی۔۔۔ اسنے

بالوں کا ڈھیلہ سا جوڑا بنایا ہوا تھا۔۔ اور آگے سے کچھ کٹی ہوی لٹیں اسکے چہرے پر آرہی تھیں کانوں میں شہریار کے گفٹ کیے ہوے نفیس سے ائیر رنگ۔۔۔ جبکہ میکپ بھی اسنے بہت ہلکہ پھولکہ سا کیا ہوا تھا۔۔ اسے لائٹ کلرز پسند تھے مزے کی بات یہ تھی کہ شہریار کو بھی ہلکے اور نفیس کلرز پسند تھے قدرت نے انکی جوڑی خوب بنائ تھی۔۔ اسنے کبھی ڈارک کلرز نہیں پہنے تھے۔۔۔ کیونکہ شہریار کو پسند تھے ہی نہیں۔۔ اور وہ اسکا ہر رنگ اپنا لینا چاہتی تھی۔ ماہ روخ تیار تھی تو وہ دونوں تائ ماں سے اجازت لیتی ۔۔ سید دورید بخت کے گھر کی طرف چل دیں۔۔۔

اتنا بڑا فنکشن۔۔۔۔۔۔ وہ حقیقی معینوں میں یہاں آکر پرشان ہو گئ تھی ۔ کافی بڑے لون کو مختلف قمقموں اور لائیٹوں سے بہت خوبصورتی سے سجایا

ہوا تھا۔۔۔ یہاں اتنے لوگ تھے کہ اسے لگ رہا تھا پورا ملتان شہر اکھٹا ہو گیا ہے مگر یہ ملتان کے لوگ نہیں تھے۔۔۔ آزاد۔۔۔ کھلے۔۔۔ معلوم ہو رہا تھا۔ یہاں پر کوئی پابندی نہیں ہے۔۔ سب اپنی مرضی سے ادھر ادھر ۔۔۔ پھر رہے تھے چھوٹی بڑی لڑکیاں یہاں تک کے خواتین بھی۔۔ ایک کے بعد دوسرے مرد کے گلے مل رہیں تھی کوئی بے حودگی کا جشن لگ رہا تھا کیونکہ خواتین کے لباس۔۔۔ کچھ زیادہ ہی سٹائلش اور چھوٹے تھے۔۔۔ یہاں پر بہت سارے اور بھی ایکٹرز اور سیاستدان تھے جنھیں بس ٹی وی پر ہی دیکھا تھا

ایک طرف بار تھا جہاں پر مرد حضرات نشے میں جھول رہے تھے قہقہے لگا رہے تھے۔۔۔ اس محفل میں میڈیا بھی تھا جو بہت تیزی سے یہ سب اپنے کیمرے کی آنکھ میں محفوظ کر رہا تھا۔۔۔

آبش کے ساتھ ساتھ ماہ روخ بھی پریشان ہو گئ تھی۔۔۔اسے فنکشنز تو انہوں نے کبھی اٹینڈ نہیں کیے تھے مگر پھر بھی وہ دونوں ہمت کرتی ایک ٹیبل پر بیٹھ گئیں۔۔۔اور سامنے دورید کی طرف دیکھا۔۔۔جو سیاہ کرتے شلوار میں بہت ہینڈ سم لگ رہا تھا۔۔۔جبکہ اسکے ساتھ کھڑی شاید اسکی منگیتر لگ تو وہ بھی خوبصورت رہی تھی مگر اسکا لباس۔۔ان دونوں کو ہی نظریں جھکانے پر مجبور کر گیا۔۔۔

ڈارک گرین کلر کا ٹائٹ پجامہ اور اوپر مہندی کلر کا سلیولیس گاون تھا گاون جو کہ اسکے پاوں کی ایڑھی تک آرہا تھا۔۔آگے سے سارا کھولہ تھا یہاں تک کے اسکی بیلی بھی نظر آرہی تھی۔۔۔جبکہ بیلی کے اوپر بٹنوں کی مدد سے اسے بند کیا گیا تھا۔۔اور پھر گھیرہ گلہ اسکے حسن کو چار چاند لگا رہا تھا۔۔ مہارت سے کیا گیا میکپ بہت دلکش لگ رہ تھا۔۔۔اسکے بال سارے

کھولے ہوئے تھے۔۔۔ جبکہ دوپٹے کا تو تصور بھی نہیں تھا۔۔۔ پورا گاون کامدار تھا۔۔۔ جبکہ پاوں میں تقریبا چھ انچ کی تو ہیل تھی ہی۔۔۔ وہ اچھی طرح اسکا معینہ کر کے ادھر ادھر دیکھنے لگی۔۔۔ ہر جبکہ ہی کچھ نہ کچھ ایسا تھا کہ وہ۔۔۔ انکو دیکھنے. بیٹھ جاتی۔۔۔ دورید اور اسکی منگیتر مختلف پوز بنا بنا کر تصویریں بنوا رہے تھے۔۔۔

دورید نے اسکی کمر میں ہاتھ ڈالا ہوا تھا۔۔لگ رہا تھا وہ پوری دورید کے سہارے کھڑی ہے۔۔ اگر اسنے اسے چھوڑا تو ضرور وہ زمین بوس ہو جائے گی۔۔۔

کچھ ہی دیر میں سارا میڈیا۔۔ ان دونوں کی طرف دوڑا

شاید وہ اسکو انگوٹھی پہنانے لگا تھا۔۔۔

اور پھر بہت ساری تالیوں کی گونج میں دورید نے علیزے کو انگوٹھی پہنائی

۔۔۔اور جھک کر اسنے سب کے سامنے اسکے گال پر کس کی۔۔ آبش تو حق

ودق رہ گئی اسنے گھور کر ماہ روخ کی طرف دیکھا جو خود شرمندہ سی کھڑی تھی

اب چل لیں" اسنے ماہ روخ کو دیکھا جو سر ہلا کر اٹھی۔۔

ایکسکیوزمی" خالص انگریزی لہجے میں کسی نے انھیں مخاطب کیا۔۔۔اب کہ

دورید کی بھی نظر انپر پڑی۔۔۔اسکے چہرے پر بھرپور مسکراہٹ ابھری

۔۔۔ابھی وہ انکی طرف بڑھتا ہی کے اسکی آنٹی۔۔نے انھیں جالیا۔۔۔

اسنے اپنے قدم وہیں روک لیے اور انکے درمیان ہونے والی گفتگو پر توجہ کی

۔۔۔

ج۔۔جی" نہ چاہتے ہوے بھی آبش کا لہجہ کانپ گیا۔۔۔

آپ۔۔۔ دورانی صاحب کی بیٹی ہیں۔۔" انھوں نے بڑے شیری لہجے میں پوچھا۔۔۔

نہ۔۔۔ نہیں۔" آبش بولی۔۔

پھر۔۔۔" اب کے وہ کچھ اکڑ کر بولیں۔۔

وہ ہم آپکے پڑوس میں رہتے ہیں" آبش ہچکچاتے ہوے بولی۔۔۔

توکس نے انوائیٹ کیا ہے تم دونوں کو" وہ تیوری چڑھا کر بولیں۔ آبش کا چہرہ پل میں سرخ ہو گیا جبکہ آنکھوں میں آنسو بھرنے لگے۔۔

یہ غلط ہو رہا تھا وہ جانتا تھا۔۔۔ مگر پتہ نہیں کیوں وہ وہاں نہیں گیا وہ دور کھڑا تماشہ دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

وہ ہمارے گھر انویٹیشن کارڈ آیا تھا۔۔تو۔۔۔۔"اسکے بولنے سے پہلے ہی وہ ہنسنے لگیں جبکہ آبش کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ یہاں سے اڑ کر چلی جائے

۔۔۔

دیکھنے میں تو کسی شریف گھرانے کی لگتی ہو مگر کام بہت اچھو والا کیا ہے ۔۔جانتی ہوں میں تم جیسے مڈل کلاس لوگوں کا ایڈوینچر۔۔۔۔خیر۔۔۔اب تم جاسکتی ہو "

دورید کو نگین آنٹی پر بہت غصہ آنے لگا وہ اسکے بولائے گئے مہمانوں کو کیسے ٹریٹ کر رہیں تھیں اسنے قدم۔انکی طرف بڑھا دیے ابھی وہ انکے قریب جاتا ہی کہ آبش نے ماہ روخ کا ہاتھ پکڑا اور باہر کی طرف بھاگ گئ۔۔۔اسکا جوڑا کھل چکا تھا لمبے بال ناگن کی طرح کمر پر ادھر ادھر ناچنے لگے۔۔۔وہ

چہرے پر سے بار بار آنسو صاف کر رہی تھی۔۔۔اور پل میں وہ لان سے باہر اور پھر مین گیٹ سے بھی باہر نکل گئ۔۔۔

ارے بخت یہاں کیوں آ گئے بیٹا علیزے کے پاس چلتے ہیں وہ آپکو بولا رہی ہے "

وہ خاموشی سے انکے ساتھ ہو لیا۔۔۔ مگر اسکے آنسو۔۔۔اور اسکے لہراتے بال۔۔۔ذہن کی سکرین پر چیپک گئے۔۔۔

ماہ روخ چینل سر چینگ میں مصروف تھی کہ اچانک ہی دورید بخت کا انٹرویو آ گیا. وہ اپنی نئ آنے والی فلم کو پرموٹ کرنے کے لیے ایک مورنگ شو میں بیٹھا تھا۔۔۔ویسے تو وہ دورید کے تمام انٹرویوز سنتی تھی مگر اب فوراً سے

چینل تبدیل کر دیا۔۔۔ کل جو انکے ساتھ ہوا کیا اسکے بعد بھی وہ اسکا انٹرویو دیکھتی کبھی بھی نہیں۔۔۔۔

انھوں نے کل کی بات نہ گھر والوں سے ڈیسکس کی تھی اور نہ ہی خود سے ۔۔۔ بس ماہ روخ نے آبش سے معزرت ضرور کی

تھی کیونکہ جو بھی ہوا وہ غلط تو تھا ہی مگر وہ ماہ روخ کی ضد پر گئ تھی اور ان آنٹی نے کس طرح اسکی بے عزتی کی تھی۔۔۔

آبش کھانا بن گیا۔۔۔ "تائی ماں نے کچن میں جھانک کر پوچھا آج کل انکی طبعیت زرا خراب رہتی تھی تبھی کوکنگ آبش جبکہ صفائی وغیرہ ماہ روخ کرتی تھی

جی بس تائی اماں بن گیا ہے۔۔ "وہ پلاو کو دم لگاتی بولی۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔ماہ روخ بیٹا بہن کی ہیلپ کرو دیکھو دو دو ہنڈیاں بنا رہی ہے ۔۔۔" انھوں نے ماہ روخ سے کہا۔

جو اٹھ کر کچن میں آئی اور سامان ٹیبل پر رکھنے لگی کچھ ہی دیر میں ان دونوں نے سارا کھانا ٹیبل پر لگا دیا اور پھر وہ تینوں سکون سے باتوں کے درمیان دوپہر کا کھانا کھانے لگیں۔۔۔کیونکہ گھر کے مرد حضرات تو اپنے اپنے کاموں پر گئے ہوئے تھے۔۔۔

اس وقت کون آگیا" ڈور بیل کی آواز پر تائی اماں بولی۔۔۔تو آبش دروازہ کھولنے کے لیے اٹھ گئ اکثر شہریار دوپہر کا کھانا گھر پر کھاتا تھا۔۔اسے یقین تھا شہریار ہی ہو گا۔۔۔ تبھی۔۔ جلدی سے دروازہ کھولا۔۔۔اور پیٹھ موڑ کر کھڑی ہو گئ کچھ اسطرح کے آنے والا اندر نہیں آسکتا تھا۔۔۔

صبح ہم سے ملے بغیر گئے تھے نہ ہم ناراض ہیں

"آپ سے اور اپنے ہاتھ کا کھانا بھی نہیں کھانے دیں گے۔۔۔

وہ ناراضگی سے بول رہی تھی۔۔۔

دورید نے اسکی پیٹھ پر بل کھاتی چوٹی کو ایک نظر دیکھا جو کل سے اسے ڈسٹرب کر رہی تھی اور۔۔ پھر اسکے ناراضگی کے اس انداز پر وہ مسکرایا۔۔۔ اسے پتہ تھا یہ ناراضگی کا اظہار اس کیلیے نہیں تھا۔۔۔ مگر ہو تو سکتا تھا۔۔ وہ سوچ کر رہ گیا پھر دھیان جھٹکتا اسکی کمر کو دیکھنے لگا۔۔

ام۔۔ اوکے آئندہ آپکو اسی شکایت نہیں ملے گئ

"۔۔۔ اپنی لاپروہی پر معزرت چاہتا ہوں "

اسکے بولنے کی دیر تھی۔۔وہ ایک جھٹکے سے پلٹی اور آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئ۔۔۔دورید کو مزا آیا اسکا ایسا ریسپونس دیکھ کر

۔۔۔بھلہ دورید بخت کو اپنے گھر کے دروازے پر دیکھ کر اسکا حق تھا وہ ایسا ہی ریسپونس دے۔۔۔

آ۔۔۔آپ۔"وہ چاہ کر بھی یہ پوچھ نہ پائ۔۔کہ کیوں آئیں ہیں

ارے آبش بیٹا کون آیا ہے جو دروازے پر ہی لیے کھڑی ہو اندر لے آو بیٹا ۔۔۔"تائ ماں کی آواز پر وہ۔۔اور بھی پریشان ہو گئ جبکہ اسکی بوکھلاہٹ دورید کو مزا دینے لگی۔۔۔

شاید وہ ہمیں اندر بولا رہیں ہیں۔۔"اور پھر اسنے ڈھیٹ پن کے تمام ریکارڈ توڑتے ہوے اندر قدم بڑھادے۔۔۔

ماہ روخ تو اسے منہ کھولے دیکھ رہی تھی جبکہ تائی ماں اسے پہچان نہ سکیں۔۔ کیونکہ وہ ٹی وی نہیں دیکھتی تھیں

ایم سوری شاید۔۔۔ میں غلط وقت پر آگیا۔۔۔" اسنے معزرت خوانہ لہجے میں کہا۔۔۔

بیٹا۔۔ میں معافی چاہتی ہوں مگر آپکو پہچانی نہیں میں" تائی ماں کے کہنے پر وہ ہنس دیا۔۔

" جی کیا میں بیٹھ سکتا ہوں

ارے ہاں ہاں بیٹھو بیٹا۔۔ بلکہ کچھ لو بھی" انھوں نے اسے کھانے کی ٹیبل پر ہی بیٹھا لیا۔۔۔ یہاں تو سب ہی جانتے تھے کہ تائی ماں کتنی۔ مہمان نواز

تھیں اپنا یہ پرایا۔۔۔وہ ہر کسی کے ساتھ محبت سے پیش آتی تھیں اور ویسے بھی یہ لڑکا انھیں بہت مہزب لگا

تھینکیو۔۔۔ مگر میم آپکی بیٹی نے تو ابھی باہر کہا ہے۔۔ کہ وہ مجھے کھانا نہیں کھانے دیں گی۔۔ اپنے ہاتھوں کا۔" وہ شاید کچھ زیادہ ہی منہ پھٹ تھا۔۔۔ آبش تو گڑبڑا گئ۔۔ جبکہ ماہ روخ حیرانگی سے اور تائ اماں شرمندگی سے آبش کو دیکھنے لگیں۔۔

" بس بیٹا جھلی ہے۔۔ مہمان تو اللہ کی رحمت ہوتا ہے تم کھاو

اور تم دونوں کیوں کھڑی ہو گئ ہو بیٹھو کھانا کھاو" تائ ماں۔کے بولنے پر وہ دونوں کسی ٹرانس کی کفیت میں کرسیوں پر بیٹھ گئں۔۔۔ جبکہ دورید نے کبھی خود سے کھانا نہیں نکالا تھا تبھی ہاتھ روکے بیٹھا رہا۔۔۔

وہ جس کام کے لیے آیا تھا۔۔پہلے وہ کر لیتا تو زیادہ بہتر تھا پہلے ہی وہ ڈھیٹائی کے تمام ریکارڈ تو توڑ ہی چکا تھا۔۔۔

میم۔۔۔" دورید نے بات کا آغاز شروع کیا

بیٹا آپ مجھے آنٹی کہہ سکتے ہو" تائی ماں بولی جبکہ وہ مسکراتے ہوئے دوبارہ بولا

ایکچلی آنٹی میں آپ لوگوں سے بلکہ خاص طور پر آپکی بڑی بیٹی سے پرسنلی معزرت کرنے کے لیے آیا ہوں۔۔کل جو کچھ بھی ہوا وہ غلط تھا۔۔اور میں اپنے گھر والوں کے رویے ہر شدید شرمندہ ہوں۔۔" اسکے خاموش ہوتے ہی تائی ماں نے آبش کی طرف دیکھا۔۔

" کل۔کیا ہوا تھا آبش

آبش "پہلی بار اسے اس لڑکی کا نام پتا چلا تھا جو بہت گھبرائی ہوئی لگ رہی تھی۔۔۔

اور پھر آبش نے تمام ترباتیں تائی ماں کو بتادی۔۔۔

اب آپ یہاں سے جاسکتے ہیں۔۔۔" شہریار کی غصے سے بھری آواز پر سب اسکی طرف متوجہ ہوئے دورید کا بھی اسکو دیکھ کر منہ بن گیا۔۔

۔غلط بات شہریار۔۔وہ ہمارے گھر مہمان ہے" تائی ماں نے شہریار کو ڈپٹا

۔۔۔

اول تو مہمان وہ ہوتے ہیں جن کو خود بلایا جائے اور نہ ہم نے انکو بلایا نہ ہی انکے اپنے گھر والے مہمان نوازی کے اصولوں سے آشنائی رکھتے ہیں تو انھیں عادت ہونی چاہیے۔۔۔مہربانی کر کے آپ یہاں سے چلیں جائیں"

شہریار اسکا خاصا لحاظ کر رہا تھا۔۔۔ کیونکہ اسے یہی بات نہیں پسند آرہی تھی کے کسی نے اسکی آبش کی بے عزتی کی تھی غصہ تو اسے آبش پر بھی تھا کہ اسنے اسے کچھ کیوں نہیں بتایا۔۔۔ اور دوسری طرف دورید بھی صرف آبش کی وجہ سے انکے گھر پر کھڑا تھا ورنہ یہ دو کوڑی کے لوگ کیا اور انکی اوقات کیا۔۔۔

جانتے ہو میں کون ہوں" دورید سنجیدگی سے اسکی شکل دیکھتا اسکی طرف بڑھا۔۔۔

جی جانتا ہوں بہت اچھے سے اور آپ لوگوں کے اخلاق کا بھی باخوبی اندازہ ہو گیا ہے۔۔۔ کہ امیروں کی مائیں۔۔۔ اپنے بچوں۔ کی تربیت نہیں کر سکتیں اور شاید ان خاتون کی ماں نے انکی بہتر تربیت نہیں کی تبھی وہ اتنی بد

لحاظ ہیں۔۔"شہریار کے جو منہ میں آیا۔۔غصے سے بولتا چلا گیا جبکہ دورید کا تو خون ہی خول اٹھا۔۔۔

بکواس بند کرو اپنی۔۔۔"اسنے ایک جھٹکے سے اسکا گریبان پکڑ لیا۔۔جبکہ اس اچانک افتاد پر آبش کی چینخ نکل گئ تائ ماں بھی پریشان ہو گئیں جبکہ ماہ روخ نے کانپتے ہوے باپ کو فون ملانا چاہا۔۔

دو ٹکے کے کمپلیکس کے مارے ہوے انسان۔۔۔تم مجھے بتاوگے کے۔۔۔ ہماری کلاس کی مائیں اپنی اولاد کی اچھی تربیت نہیں کر سکتی۔۔یہ میری ماں کی ہی تربیت تھی جو یہاں کھڑا ایکسکیوز کر رہا تھا۔۔۔اور تم نے بھی باخوبی بتا دیا۔۔۔کہ مڈل کلاس لوگ مڈل کلاس ہی ہوتے ہیں پست حوصلے۔۔۔جو خود کچھ نہیں کر سکتے سواے بھونکنے کے۔۔۔"

گیٹ اوٹ" شہریار اپنا گریبان اس سے چھڑواتا چلایا۔۔ جبکہ دورید نے غصے سے شہریار پر مکہ ہی تان لیا۔۔۔

پلیز پلیز چھوڑ دیں انھیں۔۔۔ آپ ہمیں معاف کر دیں۔۔۔ انکی طرف سے ہم معافی منگتے ہیں۔۔۔ پلیز آپ چلے جائیں یہاں سے پلیز" دورید اس کی بھیگی بھیگی آنکھوں میں دیکھنے لگا جبکہ شہریار آبش کو گھور رہا تھا۔۔۔

چھوڑوں گا نہیں تمھیں میں تمھاری قسمت بہت اچھی ہے۔۔۔ مگر زیادہ دن نہیں رہے گی اپنی بے عزتی کا بدلہ لیے بغیر مجھے سکون نہیں آئے گا اور پھر وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہوا وہاں سے نکل گیا۔۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

شہریار اس سے سخت خفا تھا۔۔۔ دو دن ہو گئے تھے وہ اس سے کوئی بات کرنے کے لیے تیار نہیں تھا جبکہ آبش کی جان پر بنی تھی۔۔۔ وہ جانتا تھا۔۔ اس سارے قصے میں کم از کم اسکا کوئی قصور نہیں تھا۔۔۔ وہ تو خود نہیں جانا چاہتی تھی۔۔۔ مگر یہ بات شہریار کو کون سمجھاتا۔۔۔ وہ ایسا ہی تھا۔۔۔ چھوٹی چھوٹی باتوں پر اس سے خفا ہو جاتا۔۔۔ مگر اسکے منانے سے جلد مان بھی جاتا۔۔۔

اب بھی نہرات ڈنر کے بعد سب اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے۔۔۔ تایا جان اور بابا کو یہ بات پتہ چلی تو انھوں نے بھی۔۔۔ دورید بخت پر غصہ کیا تھا۔۔۔ مگر چونکہ آبش کا رونا بند نہیں ہو رہا تھا تبھی کسی نے بھی بات کو طول نہ دی ہاں البتہ تائی ماں نے ماہ روخ کو خوب ڈانٹا تھا جو بھی ہوا تھا سب اسکی ضد کی بنا پر ہوا تھا۔۔۔

ماہ روخ خود بھی بہت شرمندہ تھی۔۔۔

وہ شہریار کے کمرے کے باہر کھڑی سوچ رہی تھی کہ وہ اسکو. کتنا ڈانٹے گا

۔۔۔ہاں یہ غلطی اسی کی تھی۔۔۔ اسے شہریار سے چھوپانا نہیں چاہیے تھا

۔۔۔اسکی غلافی آنکھوں میں پھر سے آنسو بھرنے لگے۔۔ اسنے بمشکل خود

کو سمبھالتے ہوے دروازہ کھٹکھٹایا۔۔۔

کم ان" شاید وہ جانتا تھا۔۔باہر کون ہے تبھی فوراًاندار آنے کی اجازت دی۔

وہ چہرہ جھکائے اندر آگئ۔۔۔ مگر کچھ بھی بولنے کی حمت نہیں ہو رہی تھی

۔۔۔

شہریار بیڈ پر بیٹھا تھا۔۔۔شاید وہ کوئ مووی دیکھ رہا تھا تبھی کمرے میں

صرف الیڈی کا ساونڈ تھا۔۔۔

بولو۔۔ کیا کہنا ہے" جب وہ اگلے دس منٹ بھی کچھ نہ بولی تو شہریار کو خود ہی

مخاطب کرنا پڑا۔۔۔

وہ۔۔۔۔۔ ہمیں۔۔۔ معاف کر دیں شہریار" اور کہتے ساتھ ہی۔۔۔ وہ

دونوں ہاتھوں میں چہرہ ڈھنپے پھوٹ پھوٹ کے رو دی۔۔۔ اسے

ہرگیز بھی شہریار کا اسے نظر انداز کرنا برداشت نہیں ہو رہا تھا

شہریار نے ایک لمبا سانس کھنچا اور چلتا ہوا اسکے پاس آ گیا۔۔۔

رو کیوں رہی ہو" اسنے اسکے چہرے پر سے ہاتھ ہٹائے۔

آپ آپ ہم سے بات نہیں کر رہے دو دن ہو گئے ہیں۔۔۔ آپ نے ہم سے

اپنا کوئ کام نہیں کرایا۔۔۔ ہم جانتے ہیں غلطی ہماری ہے۔۔ ہمیں جانا نہیں

چاہیے تھا۔۔۔ مگر پلیز آپ ایسے مت کریں۔۔۔ آپ آپ ہمیں سزا دے

دیں مگر یہ سرد مہری نہیں پلیز" وہ اسکے ہاتھ تھامے بے بسی کی انتہا پر تھی

۔۔۔

شہریار مسکرا دیا۔۔۔ اسے اچھا لگا۔۔۔ کہ آبش کی نظر میں اسکی کتنی اہمیت تھی دو دن بھی وہ اسسے دوری برداشت نہ کر سکی۔۔۔

یہ آنسو بہت قیمتی ہیں انھیں یوں ضائع مت کرو مگر آج کے بعد تم مجھ سے کچھ نہیں چھوپاو گئ۔۔۔ آبش تم بہت معصوم ہو۔۔۔ جو میں اسوقت دیکھ رہا تھا وہ تم نے نہیں دیکھا۔۔ میں تمھیں کھونا نہیں چاہتا تم صرف اور صرف شہریار کی ہو۔۔ اور اب میں اپنی زندگی سے بلکل بھی ناراض نہیں ہوں ۔۔۔ اور رہی بات سزا کی تو ہاں وہ تو تمھیں ملے گئ۔۔۔" وہ شرارتی لہجے میں مسکرایا۔۔۔ تو آبش نے سولیہ نظروں سے دیکھا۔۔۔

کیسی سزا" وہ مطمئین ہو کر چہرے سے آنسو صاف کر رہی تھی۔۔ کہ شہریار نے روک دیا۔۔۔ اور دونوں ہاتھوں میں محبت سے اسکا چہرہ تھامہ اور انگوٹھوں کی مدد سے اسکے آنسو صاف کیے اور اسکی الجھی الجھی لٹوں کو پیار سے کان کے پیچھے کیا۔۔۔

چاند کا چوما ہوا

سرخ گلابی چہرہ

ایسی ٹھنڈک ہے

جو آگ لگا دیتی ہے۔۔۔۔۔

وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتا ہوا لودیتے لہجے میں بولا۔۔۔

جبکہ آبش سرخ سی اس سے دور ہوئی۔۔۔ماحول میں ایک فسوں سا پھیل گیا۔۔۔ شہریار اب بھی اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

وہ۔۔۔ سزا بتائیں نہ" آبش نے اسکا دھیان بٹانے کی خاطر کہا۔۔ تو وہ جو اسکے چہرے کے حسن میں کھو گیا تھا چونک کر بولا۔۔۔

اوہ ہاں۔۔۔ تو آبش جان آپکی سزا یہ ہے کہ ابھی اسی وقت میرے ساتھ آسکریم کھانے چلو گی "

وہ مزے سے بولا۔۔

ہائے نہیں پلیز پیچھلی بار بھی آپکو ڈانٹ پڑی تھی۔۔۔اور اس اس وقت ۔۔۔کسی کو پتہ لگ گیا نہ تو۔۔۔سب بہت غصہ کریں گے" آبش ڈر ہی گئی ۔۔۔اسکی فرمائش سن کر۔۔۔

یعنی تم چاہتی ہو میں پھر سے ویسا ہی ہو جاو" شہریار مصنوعی غصے سے بولا۔

مگر۔۔۔" اسنے کچھ بولنا چاہا

لیٹس انجوائے دا لیٹ نائٹ چھپ چھپا کر ڈیٹ" اسنے اسکا ہاتھ پکڑا بائیک کی چابی اٹھئ اور ہنس کر باہر نکل گیا۔۔سب سو رہے تھے جبکہ آبش کانپ رہی تھی اور شہریار کو تو بہت ہی مزا آرہا تھا۔۔

وہ خاموشی سے گھر سے باہر نکل گئے۔۔۔

اسے ابھی کچھ ہی دیر میں بڑی حویلی کے لیے نکلنا تھا۔۔ماں نے اسے منع بھی کیا کہ کچھ دیر آرام کر لو پھر ڈرائیو کرنی ہے مگر وہ تو جیسے جلتا بھنتا پھر رہا تھا۔۔۔وہ نہ چاہتے ہوئے بھی ان سے بدتمیزی کر کے وہاں سے نکل آیا۔۔

اور اب وہ بار میں بیٹھا تھا۔۔۔

عجیب بار تھا نیچے شریفوں کا ہوٹل تھا جبکہ اوپر اس جیسے لوگوں کے لیے بار

وہ سکون سے بئیر پی رہا تھا۔۔اسکے دماغ میں

شہریار کی باتیں چل رہی تھی۔۔اسکو جیسے سکون ہی نہیں آرہا تھا۔۔وہ جاتا ہی نہیں وہاں۔۔۔وہ مڈل کلاس لڑکی اتنی اہمیت تو نہیں رکھتی تھی کہ وہ اسکی وجہ سے وہاں معافی مانگنے کے لیے پہنچ گیا۔۔۔

اور اس جاہل شخص نے کس طرح اسکی بے عزتی کر دی تھی۔۔۔

اپر کلاس کے لوگ بھی کمال ہوتے ہیں۔۔۔انھیں اپنی بے عزتی کھلتی ہے ۔۔جبکہ وہ کتنی بھی دوستوں کی کر دیں کم ہی لگتی ہے۔۔۔اور یہی حال اسکا تھا۔۔۔

وہ کافی زیادہ نشہ کر چکا تھا۔۔۔اگر اور کرتا تو اپنے قدموں پر نہ چل سکتا ۔۔۔ تبھی اٹھا۔۔۔کی چین موبائل اور والٹ اٹھایا اور نیچے سیڑھیاں اترنے لگا۔۔لوگ بہت کم تھے۔۔ تبھی کسی نے اسپر توجہ نہیں دی ورنہ آج کل اسکا باہر نکلنا دشوار ہو گیا تھا۔۔اسنے سیڑھیوں سے اترتے ہوے سگریٹ سلگائی اور ہونٹوں میں دبالی۔۔۔

وہ باہر نکلنا چاہتا تھا۔۔۔ تبھی اچانک ہی رک گیا۔۔۔سامنے اسکی نظر آبش اور شہریار پر گئی۔۔۔دونوں ہی ہنستے ہوے آئسکریم کھا رہے تھے۔۔۔وہ اس لڑکی کو نہیں دیکھنا چاہتا تھا۔۔۔اسکا مسکراتا شرماتا حیادار چہرہ اسکا سکون

غارت کر رہا تھا۔۔۔ مگر اسے اس لڑکی پر غصہ بھی آنے لگا۔۔۔ آخر کیا تھا۔ اس خالی جیب شہریار

میں جو وہ اسکے ساتھ تو خوش خوش تھی۔۔۔ مگر اسکی نظر میں دورید بخت ۔۔۔ کی کوئی وقت ہی نہیں تھی۔۔۔۔

وہ کانپتے ہاتھوں سے سگریٹ کے گہرے گہرے کش بھر رہا تھا۔ جبکہ ساتھ آبش کو بھی گھور رہا تھا۔

وہاں ہال میں لائٹ سا میوزک چل رہا تھا۔۔ وہ اس سائیڈ پر چل دیا۔۔

وہاں کا میوزیشن دورید کو دیکھتے ہی اٹھ کھڑا ہوا۔۔

سر آپ۔۔۔" لڑکے کی کیفیت بھکلائی ہوی تھی۔۔۔ دورید نے اسکے ہاتھ سے گٹار لیا۔ تو اسنے بھی جھٹ اسکے ہاتھ میں تھامہ دیا۔ دورید چئیر پر

ریلیکس انداز میں بیٹھ گیا۔۔ اسکی انگلیاں گٹار پر دھن بنانے لگی۔۔۔ ہال میں چند ہی لوگ تھے تبھی سب اسکی طرف متوجہ ہوئے شہریار اور آبش بھی۔۔۔۔ شہریار۔۔۔۔ نے غصے اور ضبط سے اس شخص کو دیکھا۔۔۔ جو اسے اس دنیا میں سب سے زہر لگتا تھا۔۔ کیونکہ اسکی بولتی نظریں آبش پر اٹھتی تھی اور شہریار کو یہ بات کسی صورت برداشت نہیں تھی۔۔۔

آبش نے ایک نظر دورید کو تو اگلی نظر شہریار کو دیکھا اور پھر نظریں جھکالی وہ اس شخص کی وجہ سے اپنا رشتہ خراب نہیں کر سکتی تھی۔۔۔ جبکہ دورید نے نشے سے سرخ ہوتی آنکھوں سے آبش کو دیکھا۔۔۔ سگریٹ کا آخری کش لے کر اسنے دوسرے ہاتھ سے مائیک قریب کیا۔۔۔

سنا ہے لوگ اُسے آنکھ بھر کر دیکھتے ہیں۔۔۔۔۔

سو اسکے شہر میں کچھ دن ٹھہر کے دیکھتے ہیں۔۔۔۔۔۔

اتنی خوبصورت لہجے میں پڑھے گئے فقرے پر آبش نہ چاہتے ہوئے بھی سر اٹھانے پر مجبور ہو گئی۔۔۔وہ چاہ کر بھی اس کی آواز کے سحر سے نہ نکل سکی۔۔۔

سنا ہے ربط ہے اسکو خراب حالوں سے

سو اپنے آپ کو برباد کر کے دیکھتے ہیں۔۔۔۔۔۔

گٹار کی سحر انگیز دھن اور اشعار۔۔۔۔۔۔ اسکی آواز بہت خوبصورت تھی

۔۔۔ مگر وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔ اور پھر کچھ دیر وہ دھن بناتا رہا جیسے

سب ہی اسکے اگلے مصرے کے انتظار میں تھے

سنا ہے بولے تو باتوں سے پھول جھڑتے ہیں۔۔۔

یہ بات ہے تو چلو بات کر کے دیکھتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔

اور پھر وہ وہ گٹار اس لڑکے کے ہاتھ میں دے کر وہاں سے نکل گیا۔۔۔

جبکہ اسے اپنے پیچھے گونجنے والی تولیاں صاف سنائی دے رہی تھی مگر اسے

غرض نہیں تھی۔۔۔۔

نہ جانے کیوں شہریار کو لگا جیسے وہ ان مصروں میں کچھ کہہ گیا ہے۔۔۔ جیسے ۔۔۔وہ کچھ بتا گیا ہے۔۔۔ شہریار کو بے چینی سی ہونے لگی۔۔۔

\-

وہ بہت تیز ڈرائیو کر رہا تھا مگر نشہ۔۔۔۔ آج اسے تین نشے چھڑ گئے تھے ۔۔۔۔۔ سیگرات۔۔۔ حُسن۔۔۔ اور شراب۔۔ وہ تینوں کا بوجھ بیقوقت نہیں اٹھا پارہا تھا تبھی وہ گاڑی سمبھال نہ سکا اور گاڑی گھر سے کچھ فاصلے پر ایک درخت سے ٹکرا گئ۔۔ جبکہ دورید بخت نے بے ہوش ہونے سے پہلے اپنے چینختے فون کو اٹھا کر کچھ کہنا چاہا تھا۔۔۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

اسکی آنکھ کھولی تو وہ اپنے کمرے میں تھا۔۔۔ اسنے ارد گرد دیکھا۔۔ مگر یہ بڑی حویلی کا کمرہ تھا۔۔ اسے اندازہ ہو گیا تھا۔ یقیناً وہ لوگ اسے ملتان سے بڑی حویلی لے آئے تھے اسنے بھاری ہوتے سر کو دونوں ہاتھوں میں گیر الیا۔۔ اسے یہاں نہیں آنا چاہیے تھا۔۔ وہ کیوں آیا تھا۔۔ وہ کیا کرے گا یہاں اسے لگا۔۔ کچھ اہم ۔۔ تو ملتان میں ہی رہ گیا۔۔ اور اگلے لمحے وہ اٹھا۔۔۔ وہ اب بھی کل رات والے لباس میں تھا. لباس تبدیل کرنے کی اسنے اب بھی زحمت نہ کی ۔۔ اپنا ضروری سامان اٹھایا اور روم سے باہر نکل گیا۔ چند پل کے لیے اسکے قدم لڑکھڑاے تھے۔۔ نشہ وہ زیادہ مقدار میں کر چکا تھا اسی لیے۔۔۔

نیچے سب ہی ناشتہ کر رہے تھے اسکو آتا دیکھ۔۔۔ماں جو کچن میں اسی کے لیے اپنے ہاتھوں سے ناشتہ بنا رہی تھیں اسکی طرف بڑھی۔۔۔

اٹھ گیا میرا بیٹا۔۔اور یہ کیا آپ نے چینج نہیں کیا۔۔۔" وہ اسکا حولیہ دیکھتی بولیں۔۔۔

جا رہا ہوں میں۔۔۔" وہ انکی طرف دیکھتے ہوے بولا۔۔۔

کہاں بیٹے آپ کا تو ان دنوں میں کوئ شوٹ بھی نہیں ہے۔۔اور ویسے بھی ۔۔۔اس حولیے میں اٹھتے ساتھ ہی کیسے جا رہے ہو چندا۔۔۔" وہ لاڈ سے بولیں جبکہ دورید مزید کچھ نہ بولا آگے بڑھا ابھی وہ باہر نکلتا ہی کہ دادا جان بولے۔۔۔۔

"دورید کہاں جا رہے ہو

ملتان۔۔۔" وہ اب خاموشی سے سب کو دیکھنے لگا۔۔۔

وہاں کیا کام ہے اب تمھارا۔۔۔" وہ کچھ جانچتی نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے بولے۔۔۔

داداجان آپ بہت سوال کر رہیں ہیں۔۔مجھے بڑی حویلی نہیں آنا تھا۔۔میں وہیں رہنا چاہتا ہوں۔۔کسی کو کیا پروبلم ہے میری سمجھ میں یہ نہیں آ رہا ۔۔" وہ جھنجھلا کر بولا۔۔۔

یہی تو میں جاننا چاہتا ہوں کیوں تمھارا دل ملتاں میں پھنس رہا ہے۔۔وجہ بتانا پسند کرو گے یہ میں خود معلوم کروالوں۔۔" وہ اسکی فضول سی باتوں پر غصے سے بولے سب خاموشی سے صرف ان دونوں کو سن رہے تھے۔۔۔

تو آپ پتا کرا لیں میں نے روکا کب ہے" وہ لاپرواہی سے بولا جبکہ راحت صاحب کو بیٹے کا گستاخ لہجہ برا لگا تو بولے۔۔

" یو آر سو روڈ دوُرید۔۔۔ اینڈ اٹس نوٹ گڈ

واٹ ایور۔۔۔ "وہ کندھے اچکا کر باہر نکل گیا۔۔۔۔

اسے ملتان جانا تھا کوئی اسے نہیں روک سکتا تھا۔۔ یہ بات صاف تھی

۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کلاس میں بہت شور تھا۔۔۔ قہقہوں کے آوازیں کلاس روم سے باہر بھی آ رہی تھیں لاسٹ سمیسٹر والے۔۔۔ فرسٹ سمیسٹر والوں کی روگینگ میں

مصروف تھے۔۔لاسٹ سمیسٹر کے سٹیڈنٹس تمام پروفیسر کے منہ لگے تھے تبھی کوئی کچھ نہ بولا۔۔۔

وہ اپنی فرینڈز کے ساتھ کلاس کیطرف جارہی تھی۔۔۔جینز جس کے گوٹھنیں پھٹے ہوے تھے اسپر شرٹ اور شرٹ پر کوٹ ریڈش براون کھلے بال۔۔۔سن گلاسیز لگاے وہ سب کی نظروں میں تھی۔۔۔

وہ کلاس میں جیسے ہی آئی سب کی نظریں اسپر اٹھی جبکہ کسی کی تو ٹھر ہی گئیں حیران پریشان سی نظریں۔۔۔مگر چند لمھوں کے لیے ہی ان۔نظروں نے اسکی جانب دیکھا جو لاپرواہی سے اپنا کوٹ اتار کر سائڈ پر رکھ رہی تھی ۔۔اسکی شرٹ کے پھٹے ہوے بازوں میں سے اسکے نام کا ٹیٹو صاف نظر آرہا تھا۔۔۔وہ لاپرواہی سے ہنس رہی تھی۔۔۔اسنے شرٹ کا ہڈ اپنے سر پر لیا ۔۔۔اور اپنے دوست کے کان میں کچھ کہہ کر کلاس سے نکل گیا۔۔. وہ اسکے

کندہ ہوا تھا wish پاس سے گزرا تھا اسکے ہاتھ میں کیرینگ تھا۔۔۔ جیس پر کیرینگ بہت خوبصورت اور دلکش تھا۔۔۔ اسکی نظریں کیرینگ پر اٹھی وہ حیرت سے کیرینگ کو دیکھنے لگی۔۔۔ بلاشبہ اسی کا نام کیرینگ پر کندہ ہوا تھا اور کتنا خوبصورت لگ رہا تھا۔۔۔ کاش یہ اسکے پاس ہوتا۔۔۔ ہاں یہ اسکے پاس ہونا چاہیے تھا۔۔۔ اسے اپنے نام سے عشق تھا۔۔۔ اسکا نام بہت یونیک سا لگتا تھا۔۔۔ اسکے نام۔کا مطلب کتنا دلکش تھا۔۔۔ وہ فورن سے اٹھی

ارے وش کہاں جارہی ہو" نیہا نے پوچھا۔۔۔

آتی ہوں" وہ کہہ کے جلدی سے اپنا کوٹ اور بیگ اٹھا کر اس لڑکے کے پیچھے نکلی۔۔۔

وہ لڑکا اس سے خاصا فاصلے پر تھا۔۔۔ اور پھر وہ باسکٹ بول کے گراونڈ میں چلا گیا۔۔

جبکہ وہ اسکے پیچھے تقریبا بھاگی۔۔وہ گراونڈ میں تنہا تھا۔۔۔

وہ بال کو بڑی مہارت سے اپنی انگلی پر گھماتا۔۔۔اور پھر دوبار فرش پر پٹکھتا اور پھر اچھل کر گول کر دیتا۔۔اس بار بال۔۔وش کے قدموں کے پاس آ رکی جسے اسنے اٹھالیا وہ اس سے صرف کیرینگ کے بارے میں جاننا چاہتی تھی۔۔۔کہ وہ اسنے کہاں سے لیا اور لازمی طور پر وہ کسی لڑکے کا نام نہیں تھا ۔۔تو شاید وہ اسکے لیے ضائع ہو اور وہ اسے دے دے۔۔۔

اسنے ہڈ اتار کر وش کطرف سوالیہ نظروں سے دیکھا۔۔۔

۔۔۔ہائے۔۔۔"وش نے دو انگلیاں اٹھا کر اسے اشارے سے ہائے کہا۔

جبکہ وہ اسے اگنور کرتا۔۔۔اسکے ہاتھ سے بال لے کر دوبارہ کھیلنے لگا جبکہ وش نے ایک آئی برو اٹھا کر اسکی طرف دیکھا۔۔۔

کیا اسے بھی کوئی اگنور کر سکتا تھا۔۔۔ خیر اسے بھی اس بدتمیز لڑکے سے کوئی فضول بات نہیں کرنی تھی۔۔۔ وہ تو بس کیرینگ کے بارے میں پوچھنے اسکے پیچھے آئی تھی۔۔ خیر بات کا آغاز بھی کرنا تھا۔۔۔

تمھارا نام کیا ہے" وش نے خود ہی ڈھیٹائی سے پوچھا۔۔۔

جبکہ مقابل نے رک کر ایک منٹ اسے دیکھا۔۔۔

اور پھر اپنا بیگ اٹھاتے ہوے اسکے پاس آیا۔۔۔

وش کا شاہ" وہ سکون سے بولا اور پاس سے گزر گیا۔۔۔ جبکہ اسکی تو آنکھیں ہی پھٹ گئی۔۔۔ وہ اسکے پیچھے بلا سوچے سمجھے دوڑی .

مگر وش میرا نام ہے" وہ بائیک پر سوار ہو رہا تھا۔۔ اسکا سوال بیوا قوفانہ تھا اس بات کا احساس اسے سوال پوچھنے کے بعد ہوا۔۔ کیا وش نام کی کوئی اور لڑکی نہیں ہو سکتی تھی اس دنیا میں۔۔۔

مگر اسکا نام یونیک تھا۔۔۔ اور وہ اپنے نام کی طرح بے پناہ حسن رکھتی تھی یہ وہ باخوبی جانتی تھی۔۔۔ تو کیا وہ لڑکی بھی ایسی خوبصورت ہو گئ۔۔۔ جیسی وہ ہے۔۔ اسے تجسس ہوا۔۔۔

سوری ایکچلی مجھے اس کیرینگ کے بارے میں جاننا تھا۔۔۔ یہ آپ نے کہاں سے لیا۔۔۔" اسنے لڑکے کی سرد آنکھوں سے گڑبڑاتی ہوے جلدی سے اپنا مقصد بتایا۔۔۔

یہ میں نے کہی سے نہیں لیا۔۔۔ خود بنایا ہے" اور پھر زن سے بائیک اسکے قریب سے گزر گئ۔۔۔

موسم بہت اچھا تھا۔۔۔وہ ماہ روخ سے بہت دیر سے کہہ رہی تھی آو ہم پارک تک چلتے ہیں مگر وہ تو اپنے ڈرامے دیکھنے میں مگن تھی جبکہ اسکا دل مچل رہا تھا۔۔۔اسنے ماہ روخ کو دفع کیا اور باہر آ گئی۔۔۔انکے چھوٹے سے لون میں پینجرہ رکھا تھا جس میں بہت خوبصورت دو خرگوش تھے۔۔۔سفید سرخ آنکھوں والے روئی کے گالوں جیسے خرگوش۔۔۔۔

اسنے پنجرہ کھولا اور لیڈی ریبٹ کو گود میں اٹھالیا۔۔۔چھوٹی سی خرگوشنی اس سے کافی مانوس تھی۔۔۔اسکی گود میں آتے ہی مزے سے ہاتھ پاوں چلانے لگی جبکہ خرگوش اسکے بقول اسے گھور رہا تھا۔۔۔

آپ کو ہم شہریار کے ساتھ گھمانے لے جائیں گے "اور پھر وہ اسے گود میں اٹھا کر۔۔۔تائی ماں کے پاس گئی اور انھیں۔بتا کر وہ باہر نکل آئی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا۔۔۔چل رہی تھی اسنے خرگوشنی کو مزید خود سے قریب کر لیا ۔۔۔وہ تیز تیز چل رہی تھی۔۔۔

کہ اچانک اسے رو کنا پڑا۔۔۔اسے کسی نے پکارا تھا۔۔۔اسنے پلٹ کر دیکھا

۔۔۔

دورید بخت تھا۔۔۔اسی کی طرف آرہا تھا۔وہ بھاگ جانا چاہتی تھی مگر بھاگ نہیں سکی۔۔۔وہ ویسے ہی کھڑی تھی۔۔۔

وہ اسکے قریب آگیا۔۔۔دورید کے چہرے پر اسکے ہاتھ میں خرگوش دیکھ کر مسکراہٹ نمودار ہوئی۔۔۔

کیسی ہیں آپ" اسنے آبش کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا۔۔۔

آبش بغیر جوب دیے پلٹ گئ۔۔ جبکہ دورید گھوم کر اسکے سامنے آگیا۔۔۔

ہال پوچھنا اتنی بھی کوئ معیوب بات نہیں کہ آپ جواب نہ دیں" وہ پھر

سے بولا۔۔۔

ہم معزرات چاہتے ہیں۔ مگر ہم آپکی کسی بات کا جواب نہیں دیں گے" وہ

اپنے شائستہ لہجے میں بولی۔۔۔ جبکہ ازل سے جزباتی دورید کو بات کچھ ہضم نہ

ہو سکی

" مگر کیوں۔۔

ہمارے شہریار نے منع کیا ہے" وہ سیدھے سیدھے بولی۔۔ تھی تو وہ اتنی ہی

بے وقوف۔۔۔

جبکہ دورید کو اس لڑکی پر شہریار کا اتنا اختیار پسند نہ آیا۔۔

"تو یعنی آپ اسکی روبوٹ ہیں جو اسنے کہہ دیا آپ نے مان لیا۔

وہ جل کر بولا۔

جی نہیں ہم روبوٹ نہیں ہیں۔۔۔ ہم انکی عزت کرتے ہیں اور انکے منہ سے نکلی ہوی ہر بات کی بھی" وہ چیڑ کر بولی۔۔ اور پھر جانے لگی۔۔ جبکہ دورید نے اسے پھر روک لیا۔۔

کمال ہے اتنی لویلٹی آج کے دور میں ویسے اسکی ضرورت نہیں میرے خیال سے اب آپکو" وہ دوبارہ گہری نظروں سے اسے دیکھنے لگا جبکہ اسکی یہ نظریں آبش کو کنفیوز کر رہی تھیں۔۔۔

وہ کچھ نہ بولی۔۔ اچانک ہی دورید کا فون بجنے لگا۔۔ اسنے نمبر کو ایک نظر دیکھا وہ یہ کال مس نہیں کر سکتا تھا ورنہ اس وقت کر دیتا۔۔۔

کل دوبارہ یہی ملاقات ہو گئ او کے۔۔"انداز تحکم بھرا تھا۔۔۔ اسنے فون کال اٹینڈ کی جبکہ آبش حیرت سے اسکی پشت دیکھنے لگی۔۔۔ اور پھر اسکا موڈ خراب ہو گیا وہ دوبارہ گھر چلی گئ۔۔ کیونکہ دورید بخت کی بات کو اسنے سر پر سے نہ محسوس طریقے سے جھاڑ دیا تھا۔۔۔

\-----------------

ہاں بولوں۔۔۔ غلط شخص غلط ٹائم پر فون کرنے والے۔۔۔ بے غیرت انسان"دورید غصے سے بولا۔۔۔

میں غصے میں۔ہوں بخت۔۔۔"شاہ نے جیسے اسے بتانا ضروری سمجھا۔۔۔

ہاں تو اچار ڈالوں تمھارے غصے کا۔۔۔بنا بنایا سین برباد کر دیا" اسے اب بھی غصہ آ رہا تھا۔۔۔

تم۔شوٹ پر تھے "شاہ نے پوچھا اسے اچھا نہیں لگا اسکے کام میں خلل ڈالنا ۔۔۔

ں ہیں خیر بتاو۔۔کیوں۔یاد کیا ہے مجھے اور غصہ کیوں ہے "دورید ریلکس سا ہو کر صوفے پر بیٹھ گیا۔۔۔

میں۔نے اسے دیکھا۔۔"شاہ نے سامنے رکھی تصویر کو گھورا۔۔۔

اچھا تو وہ چڑیل پاکستان نوش فرما گئ ہیں۔۔۔"دورید بدمزہ سا ہوا۔

"ہاں۔۔

توغصے کی کیا بات ہے اس میں۔۔۔"دورید کو اسکے غصے کی وجہ سمجھ نہ آئی

۔۔۔

بے حیائی کا سمبل لگ رہی تھی۔۔مجھے لگا۔۔۔اسنے تم سے کلاسز لی ہیں۔۔"

شاہ کا غصہ تھا کہ کم ہونے میں نہیں۔ آرہا تھا۔۔۔

اووووو میں نے کب بے حیائی کی" دورید تو شاکڈ ہی رہ گیا

جو تم اپنی ہیروئنوں کی باہوں میں باہیں ڈال کر۔۔۔انھیں ہر سین میں اپنا یقین دلاتے ہو۔۔تو کیا بڑی حیادار بات ہے. یہ"شاہ نے تپ کر کہا۔

بروسٹائل ہے۔۔ تیرے بھائی پر ہزاروں مرتی ہیں۔۔ خیر میری تعریفیں چھوڑ یہ بتا۔۔۔کہ ایسا ہو کیسے گیا۔۔ شی از سچ آ شائے گرل" دورید کو حیرت ہوئی تھی سن کر تبھی حیرانگی سے بولا۔

ہوا لگی ہے۔۔۔ مگر میرا نام بھی۔۔۔ شاہرم ہے۔۔۔ ایسا مزہ چکھاؤ گے کہ

"۔۔۔ صدیوں یاد رکھے گئ۔۔۔ اور دوبارہ مجھ سے میری ہو کر ملے گئ۔۔۔

گڈ لک" دورید نے مسکرا کر کہا۔۔ تو شاہ اثبات میں سر ہلاتا فون

بند کر گیا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اگلے دن وہ ٹی شرٹ اور جینز میں اسکے پاس سے گزر گئ۔۔۔ شاہ کا اسے دیکھ

کر خون ہی تپ گیا۔۔۔ ٹی شرٹ ہر گیز بھی اس لائق نہیں تھی کے اسے

سرے عام پہنا جاتا۔۔۔ وہ کلاس کیطرف جا رہی تھی۔۔۔ جبکہ شاہ بھی اپنی

لائبریری کی طرف چلا گیا۔۔ اسکا تھیسز کمپلیٹ ہونے والا تھا۔۔ تبھی وہ

ڈیلی یونیورسٹی آرہا تھا ورنہ وہ اکثر غائب رہتا۔۔۔

لائبریری میں ابھی اسے آدھا گھنٹہ ہوا تھا کہ وش آرام سے چلتی ہوی آئی اسکے ہاتھ میں بکس تھیں اسنے ایک بک ایشو کرائی اور اسے لے کر بلکل اسکے سامنے والی ڈیبل پر بیٹھ گئی۔۔۔ یہ کوئی رومنٹک ناول تھا فرنٹ پیج ہی کافی بے ہودہ تھا۔۔۔ وہ سکون سے ناول پڑھ رہی تھی جبکہ شاہ بھی اپنے کام میں مگن ہو گیا۔۔۔ وہ اس بے ہودہ لڑکی کی طرف دیکھنا ہی نہیں چاہتا تھا کہ اسکا خون کھلے۔۔۔ مگر وش کی نظریں اسپر پڑ گئیں تھی تبھی وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر اسکے سامنے آ کر بیٹھ گئی وہ خوبصورتی سے مسکرا رہی تھی۔۔۔ آپ نے کبھی Cora Reilly کو پڑھا ہے" وہ اس سے ایسے بات کر رہی تھی جیسے برسو کی شناسائی ہو۔۔۔

میں ناولز نہیں پڑھتا۔۔۔" اسنے سرد لہجے میں جواب دیا۔۔۔

اور آپکی وش" اچانک ہی وش پوچھ اٹھی۔۔۔

نہیں۔۔۔وہ مجھے پڑھتی ہے۔۔۔۔ فضول بے کار اور جھوٹی کہانیاں نہیں
۔۔۔"شاہ نے تپے ہوئے لہجے میں کہا مگر وہ مسکرا دی۔۔

sweet Temptation by Cora Reillyاس سے کہیے گا۔۔۔

پڑھے۔۔۔یہ ایک اچھا ناول ہے۔۔۔اور آپکو ایک بات کہنا چاہو گئ۔۔
کمپلیمنٹ سمجھ لیجیے گا۔۔۔ حقیقی زندگی خاصی تلخ ہے۔۔اور جب لوگ
چھوٹی سی عمر میں تلخیاں برداشت کر لیں تو وہ فضول بے کار اور جھوٹی
کہانیاں پڑھنے لگتے ہیں جب آپ بھی اکتا جائیں تو ضرور ٹرائے کیجیے گا
۔۔۔"اور پھر وہ اٹھ کر چلی گئ۔۔۔

جبکہ وہ اسکی پشت دیکھ کر رہ گیا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

انھیں جو ناز ہے خود پہ نہیں وہ بے وجہ محسن

کہ جس کو ہم نے چاہا ہو وہ خود کو عام کیوں سمجھے۔۔۔

اسنے ڈائری پر شیر لکھا اور اٹھ گیا۔۔۔

وہ نہیں آئی تھی۔۔۔ اگلے دن تو کیا۔۔۔ وہ اس سے اگلے چار دن بھی گھر سے باہر نہیں نکلی تھی۔۔۔ دوریداسکے ڈر کو سمجھ کر مسکرادیتا۔۔ مگر جب جب وہ گلاس وال سے آبش اور شہریار کو اکھٹے دیکھتا۔۔ نہ جانے کیوں اسکا دل کرتا۔۔۔ وہ چھین لے۔۔۔ وہ شہریار سے اسکو چھین لے۔۔۔ اسکے وجود نے شہریار کے نام کی آگ نہ جانے کیوں بھڑکنے لگ گئی تھی۔۔۔

وہ صبح ہی بڑی حویلی پہنچا تھا۔۔اور شام تک اسے پھر نکلنا تھا۔۔۔کراچی کے لیے۔۔رحیل نے سیٹ ارینج کر لیا تھا۔۔۔کل رات ہی وہ اسے اطلاع دے چکا تھا۔۔۔اسی لیے وہ بڑی حویلی آ گیا۔۔تاکہ شوٹ پر جانے سے پہلے ماں سے مل لے۔۔۔وہ سو کر اٹھا تو دوپہر ہو گئ تھی۔۔وہ نیچے آیا۔۔ماں اسے دیکھ کر ایکدم ہی بہت خوش ہو گئیں۔۔۔اور اسکے لیے ناشتہ بنانے چلی گئیں دادا جان بھی وہیں بیٹھے تھے حاشر اور حیدر آفس گئے ہوے تھے۔۔۔ جبکہ باقی سب بھی اپنے اپنے کاموں پر نکلے ہوے تھے دادا جان کے ساتھ علیزے بھی بیٹھی تھی۔۔۔وہ بڑے ہال میں آ گیا۔۔۔

ہائے بخت "علیزے نے اٹھ کر اسے گلے لگا یا۔۔۔

جبکہ وہ اس سے مل کر دادا جان سے ملا اور وہیں بیٹھ گیا۔

بخت۔۔ تمھاری فلائیٹ کب کی ہے "علیزے نے اس سے پوچھا۔۔۔ جس کے سامنے ماں ناشتہ رکھ رہیں تھیں۔۔

رات آٹھ بجے کی "اسنے ٹوس پر جیم لگاتے ہوا کہا۔۔۔

اوکے پھر باقی سارا ٹائم تم میرے ساتھ گزاروگے۔۔ جب سے ہماری انگیجمنٹ ہوی ہے۔۔ تم نے ایک منٹ بھی میرے ساتھ نہیں گزارا" علیزے اس سے شکوہ کرتے ہوے بولی۔

زے میرے پاس ٹائم نہیں ہے۔۔ یار ڈیٹس واے "وہ اسے ٹالنے لگا۔۔۔

بیٹا جی وقت یہاں کسی کے پاس نہیں ہے نکالنا پڑتا ہے" داداجان نے بھی بیچ میں بولنا ضروری سمجھا۔۔۔

جبکہ علیزے داداجان کی حمایت پاتے ہی کھل اٹھی۔

اور پھر دورید کو نہ چاہتے ہوئے بھی ہار ماننی پڑی۔۔۔

تمھارے پاس دس منٹ ہیں ریڈی ہو جاو۔۔۔مجھے شوپینگ بھی کرنی ہے

" اور پھر پیکنگ بھی

او کے علیزے کہہ کر جلدی سے اپنے روم کی طرف بھاگی۔۔۔

تم نے شادی کے بارے میں کیا سوچا" داداجان کے کے اچانک سوال پر وہ مسکرا دیا۔۔۔

" کروں گا۔۔۔۔کرنی تو ہے

گڈ مگر کب تک " داداجان نے جاننا چاہا۔۔۔

یار داداجان ابھی میں اس منگنی کو لے کر سٹیسفائڈ نہیں ہوں آپ شادی تک پہنچ رہیں ہیں۔۔" اسنے حقیقت بتائ۔

مطلب کیا ہے تمھارا۔۔ ابھی ایک ہفتہ تمھاری منگنی کو ہوا ہے اور تم یہاں بیٹھ کر مجھے یہ بتا رہے ہو کہ تم سٹیسفائیڈ نہیں۔۔۔" دادا جان کو غصہ ہی آ گیا۔۔۔

ہم پھر کبھی اس موضوع پر بات کریں گے۔۔" سامنے سے آتی علیزے کو دیکھ کر دورید انھیں کہتا اٹھ گیا۔۔۔ جبکہ دادا جان کو اسکا رویہ اب خطرے میں مبتلہ کر رہا تھا وہ بچپن سے ایسا ہی کرتا تھا۔۔ اسکے پاس ایک چیز ہوتی تو وہ اس سے بہتر کو تلاش کرتا۔۔ اور اسے بہتر پانے کے لیے۔۔ وہ سب کو رولا دیتا تھا۔۔۔ مگر مقابل سے وہ لے کر ہی دم لیتا تھا۔۔ پہلے تو وہ اسکی اس عادت کو بچپنا سمجھ رہے تھے مگر اب۔۔۔۔ اسکی آنکھیں ہرگیز بھی بچپنا ظاہر نہیں کرتی تھیں۔۔۔۔

۔۔۔۔

اسنے شاہ کو بھی بولا لیا تھا۔۔۔ اور وہ دونوں اپنی شوپینگ میں لگے ہوے تھے

جبکہ علیزہ خود بھی شوپینگ میں لگی ہوئ تھی۔۔۔

یار۔۔۔ کب تک واپسی ہو گئ "شاہ نے دورید کو دیکھا جو۔۔ شرٹس دیکھ رہا تھا

۔۔۔

چار پانچ دن لگ جائیں گے۔۔۔ "اسنے مصروف سے انداز میں جواب دیا اور

۔۔۔ ایک شرٹ اٹھا کر میرر کے سامنے کھڑا ہو گیا۔۔۔ اسکی وجاہت کمال

تھی ہر رنگ جچتا تھا۔۔۔

شاہ بھی مڑ کر ٹائ دیکھنے لگا۔۔ کہ اچانک ہی اسکی نظر وش پر پڑی۔۔۔ جو

سیاہ کھلے ٹراوزر اور سیاہ کھلے گلے کی شرٹ پہنے شرٹس دیکھ رہی تھی۔۔۔

پیچھے سے جھلکتی اسکی سفید کمر اور گردن کے گرد بکھری کچھ زولفیں تباہی

لگ رہی تھیں۔۔۔ بالوں کا ڈھیلہ سا جوڑا۔۔۔ اسکا لاپرواہ انداز واضح کر رہا تھا۔۔۔

وہاں بہت سے لوگ تھے جن کی نگاہوں کا مرکز وہ بنی ہوئی تھی۔۔۔ مگر شاہ کے لیے اب ضبط کرنا مشکل ہو گیا تھا۔۔ وہ غیرت مند مرد تھا۔۔۔ اسطرح اپنی بیوئ کو ہرگیز بھی نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔ اسکے وجود اور وجود کی تمام خوبصورتیوں پر صرف اور صرف شاہرم کا حق تھا۔۔۔۔

وہ غصے سے اسکی جانب بڑھا۔۔۔ اور اسکا بازو سختی سے تھام لیا۔۔۔ وش اچانک حملے پر گھبرا گئ۔۔۔ وہ حیرت سے شاہ کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

ایکسکیوزمی" وش نے اپنا آپ اسے چڑھوانا چاہا مگر وہ تو۔۔۔ اسے گھسیٹتا ہوا باہر کی طرف لے جا رہا تھا۔۔۔

کیا کر رہے ہیں آپ چھڑیں مجھے۔۔۔" وش اب کے غصے سے بولی

مگر نہ ہی شاہ نے اسے چھوڑا اور نہ ہی وہ اسے اب چھڑنے کا ارادہ رکھتا تھا ۔۔۔وہ اسے گھسیٹتے ہوئے گاڑی تک لے آیا اور دروازہ کھول کر گاڑی کی سیٹ پر پٹھک دیا اور دوسری طرف سے گھوم کر جلدی سے گاڑی میں بیٹھ گیا۔۔۔۔۔وش تو حیران و پریشان اسکی یہ حرکت سمجھنا چاہ رہی تھی مگر اب اسے غصہ آ گیا۔۔۔

یہ کیا چیپ حرکت کی ہے مسٹر شاہ آپنے۔۔ آپ ہوتے کون ہیں اس طرح مجھے گھسیٹ کر اپنے ساتھ۔۔۔لانے والے۔۔۔ آپ پر میں ہراسمنٹ کا کیس کر دوں گی" وہ چلائی۔۔۔غصے سے اسکی ناک سرخ ہو رہی تھی۔۔۔

تو کر دو۔۔۔"شاہ اس سے زیادہ زور سے چینخا تھا۔۔۔ کہ وش کا دل اسکی دھاڑ سنتے ہی کانپ گیا۔۔۔ مگر اگر وہ اب کمزور پڑ جاتی تو نہ جانے یہ اجنبی

شخص اسے کہاں لے جاتا وہ تو یہاں کے راستے بھی نہیں جانتی تھی۔۔۔

ایک ماہ پہلے ہی تو امریکہ سے پاکستان شفٹ ہوئ تھی۔۔۔ اور وہ تو یہاں تنہا تھی۔۔ اسکے بارے میں بھلہ کون پوچھ گوچھ کرتا۔۔۔

وش نے بغیر کچھ سوچے سمجھے چلتی گاڑی کا دروازہ کھول دیا۔۔۔ اور دروازہ کھولتے ہی گاڑی۔۔ انبیلنس ہوتی پورے روڈ پر گھوم۔ گئ۔۔۔ شاہ نے ایک ہاتھ سے جلدی سے سٹیرنگ کو قابو میں کیا جو گول گول گھوم رہا تھا اور دوسرے سے۔۔ کو دمارتی وش کو۔۔ اگر وہ چلتی گاڑی میں سے کودمار دیتی تو لازمی طور پر ہڈیاں تڑوا چکی ہوتی۔۔۔ وہ وش کو سمبھال چکا تھا مگر گاڑی کو سمبھال نہ سکا اور گاڑی ایک کھمبے سے جا ٹکرائی۔۔۔ گاڑی کے ٹکراتے ہی سامنے کا فرنٹ سارا ٹوٹ گیا جب کہ وہ دونوں جلدی ہی سمبھل گئے۔۔۔

وش کا اپنی ہی حرکت پر دل کمزور پرندے کی طرح پھڑ پھڑا رہا تھا۔۔۔ جبکہ شاہ نے اسے کھینچ کر باہر نکالا۔۔۔

یہ تو شکر ہے وہ اپنے فلیٹ کی طرف گاڑی ڈال چکا تھا تبھی یہاں ٹریفیک نہ ہونے کے برابر تھی۔۔۔

چٹاخ۔۔۔"شاہ کا بھاری ہاتھ وش کے چہرے پر اپنی انگلیوں کے نشان چھوڑ گیا۔۔۔

پاگل ہو گئ ہو۔۔۔"وہ اسکے چہرے کو اپنے ہاتھ کی سخت گرفت میں تھامے چلایا۔۔۔ جبکہ وش اسکے ایک کے بعد ایک کڑے وار کو سہ نہ سکی۔۔۔ اور دھڑام سے زمین پر گیر گئ۔۔

\-

وش کی آنکھ کھولی۔۔۔ تو اجنبی ماحول ارد گرد دیکھ کر وہ ایکدم ہی اٹھ بیٹھی

۔۔۔ مگر نگاہ سیدھی سامنے سکون سے بیٹھے شاہ پر گئ۔

"کیوں لائے ہیں آپ مجھے یہاں کیا مقصد ہے آپکا۔۔

وہ گھبرانا نہیں چاہتی تھی مگر پھر بھی گھبرا گئ تھی

۔۔ آنکھوں میں نمی خود باخود گھل رہی تھی۔۔۔

وہ اسکی بے بسی دیکھ کر مسکرا دیا تھا۔۔۔

جب ایک لڑکا کسی لڑکی کو اٹھا کر

اپنے فلیٹ اور پھر اپنے بستر پر لے آئے تو تمھیں

" ۔ کیا لگتا ہے اسکے مقاصد کیا ہوں گے

وہ اسے گھورتا ہوا اسکے نزدیک بیڈ پر آگیا

۔۔۔ جبکہ وش تو کرنٹ کھا کر اس سے دور ہوئی۔۔۔

نہایت۔۔۔ گھٹیا اور عیاش قسم کے انسان ہیں آپ

"۔۔۔ شکل سے تو۔۔۔

" ہاں شکل سے تو خاصا۔۔۔ زبردست لگتا ہوں ہنا

شاہ نے مسکرا کر اسے اپنی طرف کھنچا

۔۔۔ کہ وہ اسکے سینے سے آلگی

۔۔۔ اور کسی قیدی پرندے کی طرح اسکی گرفت میں پھڑ پھڑا دی

چھڑیں مجھے شرم آنی چاہیے آپکو۔۔۔ آپکی بھی وش ہے۔۔۔ کتنا بڑا دھوکہ

" کر رہیں ہیں اسکے ساتھ

کومن بیبی۔۔ تمھارے جیسی لڑکیوں کے ساتھ میرے جیسے مرد ہی سوٹ کرتے ہیں۔۔۔" وہ اسکے سرخ لبوں کو انگوٹھے سے سہلانے لگا۔۔۔

جبکہ وش تو اسکی بکواس پر تپ ہی گئی۔۔۔ وہ اسے کیسی لڑکی سمجھ رہا تھا اور ہاں بلاشبہ وہ ایک اباش عیاش شخص تھا جو۔۔۔ کسی دوسری لڑکی کو دھوکہ دے رہا تھا۔

کیا مطلب ہے اس بکواس کا" وش پوری طاقت لگا کر اسے دور ہو کر غرائی جبکہ شاہ تو اسکی ہر ادا پر قربان ہو رہا تھا۔۔۔ وہ سکون سے بستر پر کروٹ کے بل لیٹ گیا اور گہری نظروں سے اسکو تکنے لگا۔۔۔ وش اسکی نگاہوں کی تپش سے کچھ کنفیوز سی ہو گئی

مگر ایسا زیادہ دیر نہ ہو سکا۔۔ وہ بیڈ سے اٹھی۔۔۔ مگر اگلے پل شاہ نے اسے دوبارہ کھینچ کر وہیں بیٹھا لیا۔۔۔

یہاں سے تم کہیں نہیں جا سکتی" وہ سخت لہجے میں اسے باور کرانے لگا۔۔۔

اور یہ خوش فہمی کیوں ہے تمھیں" وش غصے سے چینخی....

شیٹ اپ۔۔۔ مجھے یہ چیخنے چیلانے والی لڑکیاں سخت زہر لگتی ہیں۔۔۔

ایک بار کہو گا بار بار نہیں۔۔۔ تم اب یہاں سے کہیں نہیں جاو گی چاہو یہ نہ چاہو تمھیں میرے ساتھ ہی رہنا ہے۔۔۔ زیادہ ضد کی۔۔ تو دو ہاتھ لگانے سے بھی پرہیز نہیں کروں گا۔۔۔ تم ہر کام میری مرضی سے کرو گی۔۔ اور سب سے اہم بات یہ جو۔۔ تم فضول کپڑے پہن کر بزاروں میں نکل پڑتی ہو نہ۔۔۔ سخت زہر لگتی ہیں مجھے وہ نظریں جو تمھارے جسم پر لوگوں کی پڑتی ہیں۔۔۔۔ "وہ غصے سے اسکا۔۔۔ ہاتھ جھٹکتا۔۔ اٹھ کر چلا گیا جبکہ وش اسکی باتوں پر پیچو تاب کھاتی رہ گئ۔۔۔۔ اب اسے صرف یہاں سے بھاگنا تھا وہ کیوں کسی اجنبی کے ساتھ رہتی۔۔۔۔

وہ کراچی سے ملتان ہی آگیا تھا۔۔بڑی حویلی میں تقریبا سب ہی اسکی اس بے توجگی کو لے کر خاصے برہم تھے کہ وہ اکثر ہی ملتان والے اپنے بنگلے میں ہوتا تھا بڑی حویلی وہ صرف ایک دو دن کے لیے ہی جاتا تھا اور پھر وہاں سے شوٹ پر نکل پڑتا اور شوٹ سے واپسی پر وہ ملتان آجاتا۔ملتان کا موسم خاصا ٹھنڈا تھا۔۔۔وہ دوپہر تین بجے پہنچا تھا اور آتے ساتھ ہی پرسکون لمبی نیند لے کر وہ اب اپنے روم کی بلکنی میں کھڑا تھا۔۔اسکے کمرے کی بلکنی سے سامنے سوسائیٹی کا لون نظر آتا تھا ہرے بھرے درخت رات کی تاریکی میں تیز ہوا کے ساتھ ادھر ادھر جھول رہے تھے۔۔۔وہ چند لمحے یہ مناظر دیکھتا رہا۔۔۔کہ اچانک اسکا فون بجنے لگا۔۔۔

ہیلو" وہ لون میں اترتی چاند کی روشنی کو گھورتے ہوئے بولا۔۔۔

ہاں دورید کہاں ہو" مقابل کے انداز پر اسنے ایک آئی بروا چکائی۔۔۔ اسنے کراچی میں چھوٹی سی ٹیلی فلم شوٹ کی تھی۔۔۔ تو اس ٹیلی فلم کی ہیروائن۔ منیہا۔۔۔ تب سے اسکے پیچھے پڑی ہوئی تھی۔۔۔ وہ اسکے اتنے فرینک انداز پر بیزار سا ہو گیا۔۔۔

کیا کام ہے تمھیں" وہ روکھے لہجے میں بولا جبکہ دوسری طرف وہ قہقہ لگا گئی

بے تو کا بے فضول۔۔۔

بے بی۔۔۔ فری تھی تو سوچا تمھیں یاد کر لوں ویسے میں بھی ملتان میں ہوں ۔۔۔ چاہو تو ڈنر کر سکتے ہو میرے ساتھ" وہ مسکراتے لہجے میں بولی مگر دورید اسکے لفظ پکڑ گیا

تمھارے ساتھ اور میں چاہو" وہ ناگوریت سے بولا۔۔۔

اوہو۔۔اوکے۔۔سید دورید بخت کیا تم میرے ساتھ ڈنر کروگے پلیززززز میری ریکویسٹ کوریجیکٹ مت کرنا" اب کے وہ التجانہ لہجے میں اسکی مرضی کے مطابق بولی۔۔۔تو دورید نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔ اور بار میں ملنے کا کہہ کر فون بند کر دیا۔۔۔

اسنے انٹرکام پر ماجد کو بلایا اور اسے اپناڈریس نکالنے کا کہہ کر خود واشروم۔میں چلا گیا۔۔۔اگلے پندرہ منٹ میں وہ نیک سیک سے تیار ہوا ۔۔۔اپنی کی چین اٹھا کر اپنے روم سے نکلااور تیزی سے اپنی سرخ اوڈی کی طرف بڑھا۔۔۔ابھی گاڑی مین گیٹ سے باہر ہی نکلی تھی کے سامنے کوئ آ گیا۔۔۔وہ غصے سے جھنجھلا گیا۔۔

کیا مصیبت ہے کون ہے" وہ چینخا مگر جیسے ہی ں ظر پاوں پکڑے بیٹھی آبش پر پڑی وہ تیر کی تیزی سے باہر نکلا۔۔۔۔

اوہ گاڈ تم۔۔۔ تم یہاں کیا کر رہی ہو اسوقت۔۔ اور۔۔ لگوالی چوٹ آنکھیں بھی کیا اپنے اس شہریار کے ہاتھ میں تھامہ آئی تھی"۔۔ وہ غصے سے بولا۔۔

مگر جب اسکی سرخ آنکھوں میں دیکھا تو خود پر قابو کیا۔۔ وہ نازک سی لڑکی تھی۔۔۔ بھلا اسکا غصہ کیسے برداشت کرتی۔۔۔ اسنے اسکے پاوں کو پکڑا۔۔۔

آہ" آبش نے تکلیف سے آنکھیں میچ لیں۔۔۔ جبکہ وہ تو اس منظر میں کھو سا گیا۔۔۔ ہلکے آسمانی رنگ کے سادھے سے قمیض شلوار میں وہ اپنے آنسو روکتی کمال لگ رہی تھی۔۔۔ دورید کا دل کیا۔۔ اسکا پاوں پکڑ کے موڑ ہی دے تا کہ۔۔ کب سے پلکوں پر اٹکا آنسو گالوں پر پھسل جائے اور وہ یہ عمل کر بھی جاتا۔۔۔

چھوڑو اسکا پاوں" شہریار غصے سے بولا جبکہ آبش اس سے اپنا پاوں چھڑواتی اٹھنے کی کوشش کرنے لگی مگر اٹھا نہ گیا۔۔ اسکی گاڑی کے ٹائر کے نیچے اسکا

پورا پاوں دب گیا تھا اور اب سوج گیا تھا۔۔۔ دورید اسکا پاوں چھوڑ کر اٹھ گیا ۔۔۔ اب منظر کچھ ایسا تھا کے وہ دونوں آمنے سامنے کھڑے ایک دوسرے کو گھور رہے تھے جبکہ بیچ میں آبش بے بس سی بیٹھی تھی۔۔۔ اور سوچ رہی تھی کاش وہ شہریار کی بات نہ مانتی اور وہ دونوں اسوقت واک پر نہ نکلتے تو۔۔ کم از کم دورید سے ٹکراو تو نہ ہوتا۔

دورید بخت اپنے ہاتھوں کو قابو میں رکھو۔۔۔ یہ تمھاری کسی فلم کی شوٹینگ نہیں چل رہی جس میں تم اپنے اس جزباتی پن کا اظہار کرو گے اور میں بے غیرتوں کی طرح تمھیں اوارڈ دے دوں گا" شہریار زہریلے لہجے میں بولا ۔۔۔ اسنے آبش کو اٹھانے کی زحمت نہیں کی تھی۔۔۔ نہ ہی دورید نے آبش پر دوسری نظر ڈالی تھی۔۔۔

شہریار کی باتیں دورید کا خون کھلا گئیں اسنے غصے سے لمحے میں اسکا گیر بان جکڑ لیا۔۔۔

غیرت مند۔ شہریار۔۔۔ تمھاری۔ غیرت کی تو میں دھجیاں اڑادوں گا۔۔۔ اور رہا سوال اسکو ہاتھ لگانے کا۔۔۔۔ تو۔۔ تم دیکھتے جاو میں کرتا کیا ہوں ۔۔۔ سر پکڑ کر روے۔۔۔گے۔۔" جھٹکے سے اسکا گیر بان چھوڑ تا۔۔۔ وہ اپنی گاڑی میں آ کر بیٹھا۔۔۔ اور گاڑی سپیڈ سے باہر نکل گئ۔ جبکہ آبش کی چیخیں نکل گئیں۔۔۔ اسکے سوجے ہوے پاوں پر ایک بار پھر۔۔۔ گاڑی چھڑ گئ تھی دورید باخوبی اسکی چینخیں سن سکتا تھا۔۔۔ مگر غصے میں وہ اپنے عمل پر ہر گیز بھی شر مندہ نہیں تھا یہی لڑکی فساد تھی جو اسکے ذہن پر سوار ہو گئ تھی اور وہ اپنی اور علیزے کی ایک ماہ کی منگنی کو توڑنے کا سوچ رہا تھا۔۔۔ جبکہ وہ اس مڈل کلاس دو ٹکے کے شہریار سے اسے چھین کر مزہ چکھانا چاہتا تھا۔۔۔

To Be Continued☺

دوریدو دن بمشکل ملتان میں ٹھر کر بڑی حویلی آگیا۔۔۔ اور اب اسنے ایک پریس کانفرنس کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔۔۔ جس میں وہ علیزے سے منگنی توڑنے کا اعلان کرنے والا تھا۔۔۔ وہ جانتا تھا اگر وہ اپنے ارادے کے بارے میں پہلے سے ہی کسی کو آگاہ کر دے گا تو لازمی طور پر تماشا لگ جائے گا۔۔۔ جبکہ وہ کانفرنس میں اپنا فیصلہ سنا کر ملتان جانے کا ارادہ رکھتا تھا تاکہ معملہ کچھ ٹھنڈا ہو تو وہ دوبارہ بڑی حویلی آجائے۔۔۔

ہیلو میرے ٹام کروز" وہ گارڈن میں بیٹھا اپنے فیصلے پر نظر ثانی کر رہا تھا کہ علیزے نے پیچھے سے اسکی گردن کو اپنے نرم بازوں کے حصار میں لے لیا ۔۔۔ دورید نے اسکے عمل پر بے زاریت سے خود کو اس سے الگ کیا ۔۔۔

علیزے ایک حسین تحفہ تھی جو اسکی جھلی میں پڑا تھا ۔۔ مگر جب سے آبش کو دیکھا تھا ۔۔ اسکی سنسیرٹی ۔۔۔ اسکی جھجھک اسکا لباس ۔۔ اسکا انداز دیکھا تھا وہ نا محسوس طریقے سے اسکی چاہ اپنے لیے کر بیٹھا تھا ۔۔۔

ٹی وی میں ہونے کے باوجود بھی وہ بلاوجہ کی اٹیچمنٹ ناپسند کرتا تھا ۔۔۔ شاید اسکی طبعیت اسے اپنے سحر سے نکلنے نہیں دیتی تھی تبھی وہ کبھی کسی لڑکی کی طرف نگاہ نہیں اٹھاتا تھا ۔۔۔ نہ ہی مائل ہوا تھا ۔

کیسی ہو ۔۔" اسنے مسکرا کر رسمی سا پوچھا ۔۔۔

ایک دم فرسٹ کلاس ۔۔۔ ویسے میرا موڈ ہے ۔۔۔ کہ تمھاری اور اپنی انگیجمنٹ کی خوشی میں اپنے فرینڈز کے ساتھ ایک گیٹ ٹو گیدر پلین کروں " ویسے بھی وہ ضد کر رہے تھے

انگیجمنٹ تو پُرانی ہو گئ ہے ۔۔۔ " اسنے کافی کے مگ کو اپنے ہونٹوں سے لگا کر اسکے چہرے کی طرف دیکھا ۔۔ جو سٹائلش میک اپ سے مزید نکھرا ہوا لگ رہا تھا ۔۔

اوہ نو بخت ۔۔۔ علیزے کی منگنی پرانی ۔ نہیں ہو سکتی ۔۔۔ جیسی منگنی ۔ تم نے کی تھی تقریبا ہفتے تک ۔ نیوز چینلز اسے ریپیٹ کرتے رہے ۔۔ سچ آ گرینڈ ارگنائزیشن ۔۔۔ لولی " اسکے لہجے میں غرور چینخ چینخ ۔ کر بول رہا تھا ۔۔ دورید کے چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہو گئ ۔۔۔ وہ کین کی چئیر سے اٹھا ۔ اسکا سیل بج رہا تھا وہ جانتا تھا شاہ ہو گا ۔۔ کیونکہ وہ جب کسی لڑکی سے

بات کرتا تھا۔۔اس ڈھیٹ شخص کو نہ جانے کیسے پتا چل۔جاتا تھا۔۔۔

فون۔کر کر کے اسکا جینا حرام۔کر دیتا تھا۔۔۔

اسنے سیل فون کو اگنور کیا اور علیزے کی جانب تقریبا جھک آیا کہ ان کے بیچ ایک انچ کا فاصلہ رہ گیا۔۔۔علیزے مسکرانے لگی جانتی۔تھی اسکے دام سے کوئی جان نہیں چھوڑا سکتا۔۔جبکہ دورید۔۔ناگواری سے اسکے پر اعتماد چہرے کو دیکھنے لگا۔۔۔

اور اگر یہ منگنی ٹوٹ جائے" وہ مزے سے اسکے چہرے کے اڑتے رنگوں کو دیکھنے لگا۔۔۔

تو میں۔پورے ملتان کو آگ لگادوں گی۔۔۔ٹام کروز۔۔۔۔تم مجھے بیٹھے بیٹھائے ضرور مل گئے ہو خود سے۔۔۔مگر اب تمھیں مجھ سے تم خود بھی الگ نہیں کر سکتے۔۔۔۔"ملتان کے نام پر دورید پل بھر کے لیے چونکہ تھا

اور وہی لمحہ تھا کے علیزے نے اسکے گالوں کو اپنے سرخ ہونٹوں سے چھو لیا

بخت میں بے خبر نہیں رہتی۔۔۔" وہ مسکرا کر اسکے دھکتے چہرے کو دیکھتی اٹھ کر اندر چلی گئ۔۔۔

ہیچ" دورید نفرت سے اپنے گالوں کو رگڑتا اسکا لمس میٹا تا ہوا حویلی سے ہی باہر نکل۔ گیا۔۔۔

کیا تکلیف ہے تمھارے ساتھ۔۔" وہ گاڑی ڈرائیو کرتا ہوا شاہ کی کال اٹینڈ کر کے چینخا۔۔۔

تم جلے ہوئے مرغے کیوں بنے ہوئے ہو" شاہ نے سنجیدگی سے پوچھا۔۔۔

جبکہ دورید اور بھی جل بھن گیا اسکے مرغا کہنے پر۔۔۔

" شکر کرو میرے سامنے نہیں ہو ورنہ۔۔۔ تمھاری ٹانگیں توڑ دیتا

اچھا میں ڈر گیا" انداز سراسر چیڑانے والا تھا۔۔۔ دورید کو کچھ کچھ اندازا تھا

۔۔۔ یہ ڈھیٹ انسان مزید اسے زچ کرے گا تبھی کال کاٹنے لگا۔۔۔ جبکہ

شاہ اسکا ارادہ. بھانپ کر

جلدی سے بولا۔۔۔

" اچھا یار ملتے ہیں۔۔۔ تمھاری ملعومات میں اضافہ کرنا ہے مجھے

اور مجھے نہ کرنا ہو تو" اسنے آئی برو اچکائی۔۔۔

فائن مرضی ہے" شاہ لاپرواہی سے بولا۔۔۔

حرم خور ملو کیفے میں۔۔۔۔ تمھارا منہ میں اپنے ہاتھوں سے توڑنا پسند کروں

گا۔۔۔"

شیور جگر" اسنے مسکراتے ہوے کہہ کر فون بند کیا اور ایک نظر بند

دروازے پر ڈالی۔۔۔جو اتھجا جن تب سے بند تھا جب سے وہ اسے اٹھا کر لایا

تھا۔۔وہ اسپر اپنا اور اسکا رشتہ واضح کر دینا چاہتا تھا۔۔تاکہ وہ لڑکی سکون

سے رہے مگر وش کسی کی سنتی تو بات تھی۔۔۔وہ کھانا بھی تب لیتی تھی جب

وہ پہلے خود کو واشروم میں بند کرتی تھی اور پھر شاہ اس ماہرانی کا کھانا خادموں

کی طرح کمرے میں رکھ کر چلا جاتا تھا۔۔۔اسے اس غلامی کی زندگی پر جی

بھر کر غصہ آرہا تھا۔۔وہ جو اسکو تنگ کرنے کا ارادہ کیے بیٹھا تھا اب زچ ہو

چکا تھا اور۔۔اپنے رشتے کی آگاہی اسے کرنا چاہتا تھا جیسے وہ بدتمیز لڑکی بُھلے

بیٹھی تھی۔۔۔

شاہ کے والدین پلین کریش میں مارے گئے تھے اسکی عمر اسوقت پندرہ سال تھی۔۔۔ کوئ اتنی بڑی عمر بھی نہیں تھی کے وہ انکے بغیر اپنے زندگی گزار سکتا۔۔۔ وہ انھیں یاد کر کے بہت رُتا تھا۔۔ شاہ کے والد کے ایک ہی بھائ تھے جنھوں نے اپنے بھتیجے کو اپنی آغوش میں لے کر اسکی تنہائ دور کی۔۔۔ چاچو کی ایک بیٹی تھی وش۔۔ جو شاہ سے ساتھ سال چھوٹی تھی اور شاہ کی ناک۔ میں دم۔ دے کرر کھتی تھی۔۔ اسکی معصوم معصوم۔ حرکتیں۔ کبھی شاہ کے چہرے پر مسکراہٹ بکھیر دیتیں تو کبھی وہ اسکو قتل کرنے کا پکا ارادہ کرلیتا۔۔۔ چاچو شاہ سے بہت محبت کرتے تھے اور انکی بیٹی شاہ کو زندگی کی طرف لے آئ تھی کہ وہ اب اپنی پڑھائ اور بڑھتی عمر کے ساتھ اپنے پھیلے ہوے بزنیس پر کچھ کچھ توجہ دینے لگا۔۔۔ مگر زیادہ تر بزنیس چاچو ہی سمبھال رہے تھے۔۔۔

اور پھر ایک دن چاچو نے اس سے عجیب و غریب خواہش کا اظہار کیا وہ اٹھارہ سال کا تھا جبکہ وش گیارہ سال کی۔۔۔وقت پر لگا کر اڑ گیا تھا۔۔وہ چاچو کے محبت بھرے لہجے پر خوموش ہو گیا۔۔اور اپنی رضامندگی ظاہر کر دی۔۔۔

نکاح نامے پر سائن کرتے ہوے اسنے ایک نظر وش کو دیکھا تھا اور اسکی شکل دیکھ کر وہ سمجھ گیا تھا۔۔۔وہ اس نکاح اور اس مضبوط رشتے کے تقاضوں سے سراسر انجان ہے۔۔۔اسنے ایک اور بات بھی نوٹ کی تھی کہ چاچی کے لیے یہ نکاح ناگوار گزر رہا تھا۔۔۔

پہلے بھی وہ شاہ کو کچھ خاص پسند نہیں کرتی تھیں۔۔۔

اور پھر وقت کے ساتھ ساتھ۔۔۔شاہ کے دل میں وش کی محبت جڑے بکھیرنے لگی۔۔۔مگر وہ اپنی محبت کا نہ اظہار کر سکا اور نہ وش کو اپنے اور اسکے درمیان موجود رشتے کا احساس دلا سکا۔۔۔چاچی۔۔۔وش کو لے کر گھر سے

چلی گئیں تھیں کہاں کسی کو کچھ نہیں پتا تھا۔۔۔ چاچو کیوں خاموش تھے اسکی سمجھ سے باہر تھا اور نہ ہی چاچو نے انھیں ڈھنڈنے کی کوشش کی بس اتنا کہہ دیا کہ وہ خود آئے گی۔۔۔ مگر شاہ نے پھر بھی وش کو ڈھنڈنے میں کوئی قصر نہیں چھوڑی۔۔۔ مگر نہ وش نے ملنا تھا اور نہ ملی۔۔۔ مگر اتنے عرصے میں شاہ کا دل صرف وش کے لیے دھڑک رہا تھا۔۔۔ اسکے دل میں وش کی محبت مظبوط سے مظبوط تر ہوتی جا رہی تھی۔۔۔ اور اس دن وہ وش کو دیکھ کر حیران ہی رہ گیا۔۔۔ اسکے لبوں کے بلکل ساتھ دائیں طرف تل اس بات کا مکلمل ثابوط تھا کہ وہ ایسی کی وش ہے مگر وہ سر سے پاوں تک بدل چکی تھی۔۔۔ بہت بدل چکی تھی۔۔۔

وش میرے ساتھ میرے فلیٹ میں ہے۔۔"شاہ کی سنجیدہ آواز پر دورید جو

آرام سے بئیر کا کین اٹھا رہا تھا اسکا ہاتھ وہیں تھم گیا۔۔

۔۔۔واٹ" وہ حیرت سے اسے دیکھنے لگا۔۔۔

ہاں۔۔۔۔

"تم نے۔۔میرا مطلب اسے سب پتہ ہے۔۔

نہیں۔۔۔۔وہی بتانا چاہتا ہوں یار مگر سننے کو تیار ہی نہیں ہے۔۔۔انتہائی

بدتمیز ہو گئ ہے۔۔۔۔"شاہ کو اسکا رویہ سوچ کر غصہ آنے لگا۔۔۔۔

مطلب تیری ہیروگیری چل نہیں رہی۔۔"دورید کو اسکی

حالت دیکھ کے ہنسی آگئ۔۔۔

بکواس مت کرو"شاہ چیڑ ہی گیا

خیر تم سناو کیسا جارہا ہے سب "شاہ نے دورید سے پوچھا۔۔۔

اممم منگنی توڑنے کا سوچا ہے فل وقت تو" دورید سکون سے بولا جب کے شاہ کا منہ ہی کھل گیا۔۔۔ ابھی وہ کچھ پوچھتا ہی کہ۔۔ دورید نہ ہاتھ بلند کر کے جیسے اسے۔کچھ بھی پوچھنے سے روکا۔۔۔

کل کانفرنس ارینج کی ہے۔۔وہیں سے ڈیٹیل مل جائے گی تمھیں اب بتانے سے زرا سرپرائز خراب ہو جائے گا اور پھر تمھارے بے تکے سوال جواب۔۔۔ابھی موڈ نہیں۔۔۔ دینے کا" وہ لاپرواہی سے بولا۔۔ جبکہ شاہ اسکو گھور کر رہ گیا۔ کیا تھا وہ کیسے چل رہا تھا زندگی کی بازی۔۔۔وہ اسے سمجھانا چاہتا تھا۔ مگر افسوس کہ چاہ کر بھی سمجھا نہ سکا۔۔۔

۔...............۔۔

اسنے دروازے سے باہر جھانکا۔۔۔ جہاں۔اب کوئی نہیں۔تھانہ جانے وہ گھٹیا اباش انسان کہاں دفع ہو گیا ہے پر میرا کیا۔۔۔ مجھے تو یہاں سے بھاگنا ہے۔۔۔" وہ جلدی سے ڈور اپن کر کے باہر آگئ بڑا اسارا لاونج عبور کر کے ۔۔وہ فلیٹ کے دروازے کے پاس آگئ۔۔۔ حسب توقع فلیٹ کو باہر سے لوک کیا گیا تھا۔۔۔ اسنے غصے سے دو تین لاتیں۔۔ دروازے کو رسید کی ۔۔۔اور منہ پھولا کر ادھر ادھر دیکھنے لگی۔۔۔

کمینہ ذلیل۔۔۔۔بند کر گیا۔۔۔" وہ بڑبڑا کر غصے سے ادھر ادھر کھڑکی تلاش کرنے لگی۔۔۔

اور پھر کچھ کوشش کے بعد وہ کامیاب ہو ہی گئ۔۔۔

مگر افسوس فلیٹ کافی انچی منزل پر تھا وہ لاونج میں ایک طرف بنی بلکنی میں آ گئ۔۔ جس کے اگے گرل تھی اور گرل کے بلکل نیچے سے خاصا موٹا پائپ

گزرتا تھا اگر اسے جمناسٹک آتی ہوتی تو وہ ضرور یہاں سے بھاگ سکتی تھی مگر

وہ بلکنی میں سے نیچے کودنے یہ اترنے کی کوشش کرتی تو لازمی طور پر۔۔۔

گیر جاتی اور پھر اسکی۔۔نازک لاحاش۔۔ہزاروں ٹکڑوں میں بٹ جاتی۔۔

وہ خوف سے نیچے گزارتی گاڑیوں کو دیکھنے لگی تھی۔۔۔سیاہ چادر نے آسمان

کو ڈھانپ لیا تھا۔۔۔اور رات ہوتے ہی سردی۔۔۔ بھی بھڑنے لگی تھی

۔۔۔چاند بادلوں سے ڈھکا ہوا تھا۔۔۔وہ شدید بزدل تھی اسکا چھوٹا سا دل

۔۔۔اسے چینخے مار مار کے یہ بات سمجھانا چاہ رہا تھا مگر وہ اسے ڈپٹتی۔۔۔

کھڑکی سے سید میں جاتے پائپ کو دیکھتے ہوے دھیان سے۔۔۔گیرل پر

قدم جماتی دوسری طرف اتری۔۔۔

کم از کم وہ ایک انجان شخص کے ساتھ تو کیسی صورت نہیں رہ سکتی تھی بدلے میں چاہے موت قبول تھی سوچتے ہی اسکا۔۔۔ دل۔۔۔ دھڑک اٹھا۔

۔ بھری جوانی میں مر جاوگی۔۔۔ " اسکے ہاتھ بے جان ہونے لگے اور وہ گھبرا کر گرل۔ کے دوسری جانب آگئ۔۔ اور گھیرے گھیرے سانس لیتی۔۔۔ بھاگتی دوڑتی گاڑیوں۔ کو پھر سے دیکھنے لگی۔۔

حمت بندھتے ہوے ایک بار پھر سے اسنے نیچے اترنے کی کوشش کی۔۔۔

ابھی وہ پائپ پر اپنے قدم۔ ہی جما سکی تھی کہ۔۔۔ فلیٹ کا دروازہ ٹک کی آواز سے کھل گیا۔۔۔ وش کی مانو جان ہی ہل گئ۔۔۔ تیزی سے نیچے اترنے کی کوشش میں۔۔ اسکا پاوں پھیسلہ اور وہ نیچے کی جانب لٹک گئ۔۔

آاااااا۔۔۔"خوف ووحشت سے اسکی چینخیں بلند ہونے لگی۔۔۔۔۔

اسے یقین ہو گیا تھا اب وہ مرنے والی ہے۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شاہ جو ابھی ابھی۔۔. فلیٹ پہنچا تھا وش کی چینخیں سن کر گھبرا اٹھا اور چینخوں کے تعقب میں دوڑ لگا دی۔۔۔

وش کو بلکنی کی گیرل سے نیچے لٹکے دیکھ وہ ایکدم چینخا۔۔۔

کیا کر رہی ہو یہاں "گھورتے ہوے اسنے وش کے دونوں ہاتھوں کو مظبوطی سے تھامہ۔۔۔جن کی گرفت گیرل پر ڈھیلی پڑ رہی تھی۔۔۔

کھلی ہوا کے مزے لے رہی ہوں بے وقوف انسان اوپر کھینچوں مجھے" اسکے چینخنے پر شاہ نے پوری طاقت لگا کر اسے اپنی جانب کھنچا اور وہ گیرل پر قدم

رکھتے ہی بلکنی میں آ گئی۔۔۔ موت کو اتنے قریب سے دیکھنے کے بعد اسکا پورا وجود پتے کی طرح کانپ رہا تھا۔۔ وہ ناک کی سید۔۔۔ میں کمرے کی طرف دوڑی اور دھڑ سے دروازہ بند کر دیا۔۔۔ جب کہ پیچھے شاہ پیچو تاب کھا تارہ گیا۔۔۔۔ اسکے روم کے دروازے کو گھورتے ہوے وہ بھی اپنے روم میں چلا گیا۔۔ جانتا تھا اسکے بھاگنے کی کوشش ناکام ہو چکی ہے تو ابھی۔۔ وہ رو دھو کر جتنا مرضی ماتم کر لے۔۔۔۔ سارے حساب کتاب کل پر ڈال کر وہ واش روم فریش ہونے چلا گی

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

دورید کی منگنی توڑنے کی خبر پورے شہر میں آگ کی طرح پھیل گئی۔۔۔ جبکہ بڑی حویلی میں تو کہرام ہی میچ گیا۔۔۔ داداجان۔ کا غصے سے براحال تھا۔۔۔ سب اسکے نمبر ہر ٹرائی کر رہے تھے مگر وہ تو جا چکا۔۔ تھا۔۔۔

بیٹے کی حرکت پر راحت سب شرمندگی سے کمرے میں ہی بند ہو گئے جبکہ آسیہ بیگم کا بھی یہی حال تھا۔۔۔ بیٹے نے کہیں منہ دیکھنے قابل نہیں چھوڑا تھا۔۔۔ وارث صاحب اپنی بیٹی کی بے عزتی پر تلملا رہے تھے جبکہ مرینہ تو داداجان اور اپنے شوہر کو انکے غلط فیصلے پر طعنے دے رہیں تھیں۔۔۔ مگر اسے ان. میں سے کسی کی فکر نہیں تھی۔۔۔ اسوقت اسکے تمام احساسات آبش کے لیے تھے۔۔۔

بڑی حویلی کے تمام افراد ہی حال نما کمرے میں جمع تھے۔۔۔ علیزے جو کل سے اپنے کمرے میں بند تھی نیک سیک سے تیار ہوی اپنے روم سے باہر آئ ۔۔۔ راحت صاحب شرمندگی سے اسکی جانب دیکھنے لگے۔۔۔ جبکہ وہ سب کو ہی اگنور کرتی۔۔ باہر نکلنے لگی۔۔۔

رک جاو علیزے" حاشر نے اسے روکا۔۔ تو وہ اسکی جانب دیکھنے لگی۔۔۔

" کہاں جا رہی ہو

ملتان دورید کے پاس۔۔۔" اسکے سکون سے بولنے پر سب ہی حیران ہو گئے

جبکہ مرینہ غصے سے بیٹی کی طرف بڑھی اور اسکا بازوں سختی سے جھنجھوڑ دیا

تمھارا دماغ خراب ہو گیا ہے۔۔ وہ لڑکا تم سے منگنی پوری دنیا کے سامنے توڑ

چکا ہے اور تم اسکے پاس جا رہی ہو

"۔۔۔۔

مام وٹس رونگ ودیو۔۔ جاہلوں کی طرح بیہیو مت کریں۔۔۔ ہماری

سوسائیٹی میں یہ عام بات ہے تو۔۔۔ آپ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے۔۔ اینڈ

اونیسٹلی سپیکینگ دورید نے جو بھی کیا وہ میرے ساتھ کیا ہے۔۔ آپ

لوگوں کے ساتھ نہیں اور میں اپنے معملے خود حل کرنا جانتی ہوں۔۔۔"وہ بدتمیزی سے بولتی وہاں سے نکل گئ جبکہ وہ سب ایک دوسرے کو دیکھتے رہ گئے۔۔۔۔

بھاڑ میں جائیں دونوں میری طرف سے۔۔اب آپ ان لوگوں کی وجہ سے ہمیں اکھٹا نہیں کریں گے داداجان۔۔"حیدر غصے سے بولتا ہوا اپنے کمرے میں چلا گیا جبکہ حال میں سے سب ہی رفتہ رفتہ جانے لگے۔۔۔شاید اسکی بات ٹھیک لگی سب کو۔۔۔

۔پورے دو ہفتوں بعد وہ آج چلنے قابل ہوئ تھی اور ان دو ہفتوں میں شہریار نے اسکا بہت خیال رکھا تھا۔۔۔اسکی ہر چھوٹی سے چھوٹی ضرورت کا خیال رکھتا۔۔۔کچھ اسطرح کے آبش کے دل میں شہریار کے لیے عزت اور

محبت مزید بڑھ گئ۔۔۔اس نے محسوس کیا تھا کہ اسکا دل شہریار کے لیے ہی دھڑکتا ہے۔۔۔اسی کے نام کی مالہ جپتا ہے۔۔۔۔وہ خود کو بہت خوش نصیب سمجھ رہی تھی۔۔کہ اسے شہریار جیسا شخص ملا۔۔۔اور اسکے بر عکس اسکے دل میں دورید بخت کے لیے نامعلوم سی نفرت بھر رہی تھی۔۔

وہ گرڈن میں خرگوشوں کے پاس بیٹھی تھی ٹھنڈی ہوا۔۔۔اسکے بندھے ہوے بالوں کو بکھر رہی تھیں۔۔۔کہ آوارہ لٹیں چہرے کے ارد گرد جھومنے لگی۔۔۔سفید دودھیا چہرے پر معصومیت اور اسکا۔۔۔نرم نرم انداز۔۔۔کسی کے بھی ہوش اڑا سکتا تھا۔۔اور اسوقت بھی دورید بخت میرر وال کے دوسری طرف کھڑا۔۔۔اسکے چہرے کے نقوشوں کو نگاہوں سے چوم رہا تھا۔۔۔اسے اب شرمندگی ہو رہی تھی کیسے بے دردی سے اسکے پاوں پر گاڑی چڑھادی تھی۔۔۔۔وہ اس سے معافی مانگنا چاہتا تھا۔۔۔مگر وہ

گھر سے باہر نکلتی ہی نہیں تھی۔۔۔وہ ابھی اسکو دیکھ کر مزید سیراب ہونا چاہتا تھا کہ ماجد نے اسے علیزے کی آنے کی خبر دی۔۔۔۔۔وہ حیران ہی تو رہ گیا۔۔۔یوں نہیں تھا کہ اسے اسکا آنا برا لگا تھا۔۔وہ آتی بلکہ سو بار آتی ۔مگر جو وہ کر کے آیا تھا۔۔اسکے بعد اسکا آنا معیوب ہی تو تھا۔۔۔۔

وہ ایک نظر آبش پر ڈال کر گلاس وال سے ہٹا اور نیچے آ گیا جہاں وہ لاونج میں کھڑی ادھر ادھر دیکھ رہی تھی۔۔۔دورید نے گھر خاصا خوبصورت ڈیکوریٹ کرایا تھا۔۔تبھی علیزے ستائشی نظروں سے دیکھ رہی تھی اور وہ اسکا دورید کو دیکھ کر برملا اظہار بھی کر گئ۔۔۔

گھر تو خاصا خوبصورت سجایا ہے تم نے دورید" وہ مسکراتے ہوئے اسکے قریب آئ۔۔۔جبکہ دوسری طرف اسنے اچنبے سے اسکے نارمل انداز کو

دیکھا خیر اسے کیا فرق تو پڑتا ہی نہیں تھا تو سوچنے کی ضرورت بھی نہیں تھی

کیوں آئی ہو" وہ بغیر لگی لپٹی کیے بولا تو علیزے اس بے حس انسان کو دیکھتی رہ گئی آنکھوں میں نمی نے گھر کر لیا۔۔۔

تم سے ملنے۔۔" وہ خود کو سمبھالتی بولی برحال وہ دوریدپر کسی صورت اپنی کمزوری واضح نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

ایسا کیا ہو گیا کہ تم نے مجھ سے ملنے کی زحمت کر لی۔۔۔" وہ سیگریٹ سولگاتا بولا۔۔۔۔

تو علیزے کو بھی۔۔۔اصل مدعے پر آنا پڑا۔۔۔

رشتہ تم نے مجھ سے بنایا تھا میں نے تم سے نہیں۔۔۔۔ داداجان کو ہاں تم نے میرے لیے کی تھی میں نے تمہارے لیے نہیں۔۔۔ علیشان منگنی کا فیصلہ بھی تمہارا تھا۔۔۔۔

پورے میڈیا کو بولایا بھی تم نے۔۔۔

پھر اچانک منگنی ختم کرنے کا فیصلہ کر لیا۔۔۔ منگنی تم نے میرے منہ پر انگوٹھی مار کر نہیں توڑی۔۔۔۔ تم نے پوری دنیا کہ سامنے علیزے کا تماشہ لگایا اور۔۔۔ منگنی توڑ دی۔۔۔۔

یہ سب کے سب تمہارے فیصلے ہیں تم نے مجھے۔۔۔ علیزے کو کوئی کیڑا مکوڑا سمجھ لیا۔۔۔ کوئی مڈل کلاس لڑکی جو۔۔۔ اس غم میں نڈھال ہو کہ مر جائے گی نہیں دوری ید۔۔۔ منگنی تم نے اپنی طرف سے توڑ لی مگر میرے ہاتھ

میں چمکتی تمھارے نام کی انگوٹھی اس بات کی گواہی ہے۔۔ کہ۔۔۔ میں تمھاری منگ ہوں۔۔۔ اور رہو گی۔۔۔۔

" تمھارے تمام فیصلے نہیں مانے جاسکتے۔۔۔

وہ کچھ ٹوٹے بکھرتے لہجے میں بولتی آخر میں مظبوطی سے بولی تو وہ تمسخر سے ہنس دیا۔۔۔

ہو گیا یہ۔ اور بھی۔۔ باقی ہے۔۔۔" وہ سیگریٹ کا گھرہ کش بھرتا بولا۔۔۔

علیزے نے تلملاتی نظروں سے اسے دیکھا جی میں تو آیا گلہ ہی دبا دے۔۔۔ کتنا حقیر سمجھ رہا تھا وہ اسے اور یہی بات ناقابل برداشت تھی۔۔۔ اسکے۔۔ لیے۔۔۔

خیر چھوڑو۔۔ابھی تو میں کزن کی حثیت سے تمھارے پاس آئی ہوں

۔۔کچھ دن تمھارے ساتھ تمھارے عالیشان بنگلے میں رہنے اسی بہانے۔۔

اس معمولی شہر کو بھی دیکھ لوں گی۔۔۔"وہ مسکراتے ہوے بولی۔۔جبکہ

دورید۔۔۔نے آئی برواچکالی۔۔۔

معمولی نہیں ہے یہ شہر خیر جاو ریسٹ کرو۔۔۔لنچ پر ملیں گے۔۔"کہتے

ساتھ ہی وہ پلٹ گیا۔جبکہ وہ اسکی پشت کو دیکھتی مسکرادی۔۔۔

ریسٹ تو میں کروں گی۔۔۔مگر سوری ڈارلنگ اب تم نہیں کر سکو گئے

۔۔"

تلخی سے سوچتی۔۔وہ سرونٹ کی ہمراہی میں اپنے کمرے میں چل دی۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔وش تم دروازہ کھول رہی ہو یہ میں کی چین سے کھولوں اور یاد رکھنا ایک

بات یہ دروازہ میں نے کھولا۔۔۔تو میں تمھیں ہرگیز بھی نہیں چھوڑوں

۔گا۔"بلآخر شاہ اسکی خدمت کرتے کرتے تھک گیا تھا۔۔۔جب ضبط

جواب دے گیا۔۔تو وہ اسکے کمرے کے دراوزے پر کھڑا چینخا۔۔۔

الو کا پٹھا۔۔۔اسکی ٹانگیں نا توڑ دوں۔۔ہمممہ"وش اسکی چینگھاڑتی ہوی آواز

پر بل کھاتی بڑبڑائ۔۔۔

مگر جب کی چین کی ہول میں چابی گھوما تو در حقیقت وہ ڈر گئ۔۔۔

آور دروازے کا ہنڈیل زور سے پکڑ لیا۔۔۔نہ چاہتے ہوے بھی جسم میں

لرزش پیدا ہو رہی تھی۔۔۔۔

دیکھو شاہ۔۔۔ج۔۔جاو۔۔یہاں سے یہ دروازہ تبھی کھولے گا جب تم " مجھے۔۔۔یہاں سے جانے دو گے۔۔۔

اتنی مشکلوں سے ہاتھ آئی ہے اور ایسے جانے دوں "شاہ نے غصے سے دروازے کی طرف دیکھا۔۔۔اور تحمل سے بولا۔۔۔

مجھے صرف تم سے ضروری چند باتیں کرنی ہیں۔۔۔تم اپنے محل سے باہر آو گئ۔۔"اب کہ وہ جھنجھلا کر چینخا۔۔۔

تمھارے اور میرے بیچ میں ایسا کوئی رشتہ نہیں یہ ضروری باتیں اپنی وش سے کرو جسے تم دھوکہ دے رہے ہو دھوکے باز انسان۔۔"وش بھی غصے سے بولی۔۔۔

جبکہ شاہ کا تو میٹر ہی گھوم گیا۔۔۔

ٹھیک ہے ایسے تو ایسے ہی سہی" وہ غصے سے بولتا۔۔۔ کی ہول میں چابی گھوما کر ایک دو جھٹکے دے کر دروازہ کھول گیا۔۔۔ اور بگڑے تیوروں سے۔۔۔ اس اسٹائلش اور معصومیت کے ملے جھلے رنگوں والی لڑکی کو کڑے تیوروں سے گھورنے لگا۔۔۔۔

کون بچائے گا اب تمہیں مجھ سے "۔۔ وہ اسے چیڑاتے ہوئے قدم با قدم اسکی طرف بھڑنے لگا۔۔۔ جو اسکی نگاہوں کی تپش سے جھلستی۔۔ ہڑبڑا چکی تھی۔۔۔

"ک۔۔۔ کیا مطلب ہے تمہارا دور رہو۔۔ گھٹیا پنچ انسان مجھ سے

وہ اسکے بڑھتے قدموں سے گھبراتی غصے سے بولی۔۔۔

جبکہ شاہ اسکی حالت سے محظوظ ہوتا۔۔۔انھیں تیوروں میں اسکے قریب آ گیا۔۔۔شاہ کے قریب آتے ہی وش نے اپنی دودھیا نازک کلائیوں سے اس سخت جان پر وار کیے مگر وہ جلد ہی اسکے ہاتھوں کو بنا اثر لیے قابو کر گیا۔۔۔ اور دونوں ہاتھوں کی انگلیوں میں اپنے ہاتھوں کی انگلیاں پھنسا کر دیوار کے ساتھ لگا دیں۔۔۔۔وہ دحشت سے اسکی بھوری آنکھوں کو دیکھنے لگی۔۔۔ چھوٹا سا دل خوف سے۔۔۔پھڑ پڑانے لگا۔۔۔۔

جبکہ شاہ اسکے لرزتے لبوں کو گہیری نظروں سے گھور رہا تھا اسکا مقصد صرف وش کو تنگ کرنا تھا۔۔۔مگر اسکی مہکتی قربت سے وہ خود مشکل میں پھنس چکا تھا۔۔۔

وہ بے خودی میں اسکے چہرے پر جھکنے لگا۔۔۔۔۔وش نے خوف سے سختی

سے آنکھیں میچ لیں تو شاہ اس حرکت پر جیسے چونکا۔۔۔اور مسکرا دیا۔۔۔

وہ اتنی بھی بے شرم۔ نہیں ہوئی تھی جتنا وہ سمجھے بیٹھا تھا۔۔۔

مگر کچھ سبق تو سیکھانا تھا۔۔۔ آخر کو اتنی غلامی کی تھی اسنے اسکی۔۔۔۔

حرجانہ بھرے بغیر کیسے چھوڑ دیتا۔۔۔۔

سوئیٹ ہارٹ اب خاموشی سے میری ساری باتیں سنو گی۔۔۔۔"وہ اسکے

گالوں پر نرمی سے اپنی ناک رگڑتا بولا۔۔۔۔

وش اسکے لمس پر کانپ اٹھی۔۔۔

نہ۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔" آنکھوں سے موتی ٹوٹنے لگے۔۔

نہیں۔۔۔" شاہ نے تیوری چڑھا کر پوچھا۔ تو وہ گڑبڑاتے اثبات میں سر ہلانے لگی۔۔۔

میں۔۔ میرا مطلب دور ہو کہ بات کریں۔۔۔" وش ہمت کرتی بولی تو شاہ مسکراتا ہوا۔ اسے اپنی قید سے آزاد کرا گیا۔۔۔ اسکی معدے جیسی رنگت میں اسنے سرخیاں گھلتیں نظر بھر کر دیکھیں اور پھر اسے لاونج میں آنے کا اشارہ کرتے خود باہر نکل گیا۔ جبکہ پیچھے وہ اسے ایک سو ایک گالیاں دے چکی تھی۔۔۔ مگر اسکے تیور۔۔۔ دیکھ کر حقیقی معینوں میں وہ ڈر گئ تھی. ۔۔۔ مگر خود سے عہد بھی کر چکی تھی۔۔۔ کہ جب۔۔ بھی اسکی وش ملی۔۔۔ اس پنچ انسان کے کارناموں سے ضرور آگاہ کرے گی۔۔۔ وہ جلتی کڑتی لاونج میں آئ جہاں وہ صوفے پر بیٹھا اسی کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔ وہ اب بھی انھیں کپڑوں میں تھی۔۔۔ اتنے ڈھیر سارے دن ایک سوٹ میں بغیر

نہائے گزارنے کے بعد۔۔اسے اپنے آپ سے ہی کراہیت محسوس ہوئی ۔۔۔وہ منہ بناتی ۔۔۔اس سے۔۔دور سنگل صوفے پر بیٹھ گئی۔۔۔شاہ اسکے فاصلے پر مسکرایا۔۔۔پھر سنجیدگی سے سوال کرنے لگا۔۔۔

تمھارے فادر کا کیا نام ہے۔۔۔"وش نے چونک کر اسکی طرف دیکھا یہ سوال تو اسے خود سے بھی کرنے کی اجازت نہیں تھی۔۔۔۔اپنے باپ کو جانتے ہوئے بھی انجان۔۔۔بنی ہوئی تھی۔۔۔

تم سے مطلب" وہ تڑخ کر بولی۔۔۔

جبکہ شاہ کے گھورنے پر لب کچلنے لگی۔۔۔

ارہم خان" وہ منمنائی۔۔۔برسوں بعد باپ کا نام لیتے ہوئے۔۔اسکا دل ۔۔۔جیسے مٹھی کی قید میں آگیا تھا۔۔۔

شاہ نے خوشی سے اسکی طرف دیکھا۔۔۔یعنی اسے یاد تھا

ماں کا نام۔۔۔۔"شاہ نے پھر سے سوال داغہ۔۔۔ جبکہ وہ اس لفظ پر نفرت سے منہ بگاڑ گئ۔۔۔۔شاہ نے اسکی حرکت کو نوٹ کیا۔۔۔

پوچھا ہے کچھ "وہ دوبارہ سے بولا۔۔۔۔

جھرنہ "وہ ضبط سے بولی۔۔۔۔

جبکہ شاہ مطمئن سا آسے دیکھنے لگا۔۔۔

اور شوہر کا نام "وہ دلچسپی سے اسکے اڑے اڑے رنگوں کو دیکھنے لگا۔۔۔۔جو ہونک چہرے کے ساتھ۔۔۔اسکی جانب دیکھ رہی تھی پھر اپنے تاثرات پر کنڑول کوتی۔۔غصے سے اسے گھورنے لگی۔۔۔

"دماغ تو نہیں خراب تمھارا

اس میں دماغ خرابی کی کیا بات ہے اچھا میں تمھیں اپنے۔۔۔بارے۔۔میں

یعنی شاہرم دراب خان کے بارے میں بتاتا ہوں۔۔۔شاید تمھیں میرا انٹرو

کچھ جانا پہچانا لگے "وہ اپنے پورے نام پر اسکے ساکت چہرے کو دیکھتا رفتہ رفتہ

اسے سب بتانے لگا۔۔۔۔جب کہ وش کی آنکھوں کے سامنے اسکے الفاظ

کسی فلم کی مانند چلنے لگے۔۔۔۔اسے سب معلوم تھا۔۔۔۔ مگر جب اسنے

اپنی ماں سے شاہرام دراب خان کے بارے میں سوال کیا تھا۔۔تو انہوں

نے نخوت سے۔۔۔اسے بتایا تھا۔۔۔وہ تمھیں طلاق دے چکا ہے۔۔۔۔تو

کتنا نہیں اسکا دل ٹوٹا تھا۔۔۔۔ کتنی ضربیں لگیں تھی اسکے ننھے دل پر۔۔کہ

اسکے بعد پھر وہ۔۔وہ سب کرتی چلی گئ۔۔۔جو جو اس سے کرایا۔۔

گیا۔۔۔۔

پلیز چپ ہو جائیں ۔۔۔"وش تکلیف سے آنکھیں میچتی ۔۔ چیخی ۔۔۔ تو شاہ اسکے سرخ چہرے پر نفرت اور تکلیف کے تاثرات حیرانگی سے دیکھنے لگا ۔۔۔ اسکے نزدیک تو وش کو سب معلوم تھا ۔۔۔ تو وہ ایسا ریسپونس کیوں دے رہی تھی کیا وہ اپنے بیمار باپ سے ملنا نہیں چاہتی تھی ۔۔۔ یا. اپنے بے پناہ محبت کرنے والے شوہر کو پہچانا نہیں چاہتی تھی ۔۔۔ وہ کئی سوالوں میں گھیرا ۔۔۔ اس کی جانب دیکھنے لگا جو لمبے لمبے سانس لے رہی تھی ۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میں اس سے زیادہ کوئی بات نہیں کرنا ۔۔۔ چاہتی ۔۔۔ میں یہاں سے جا رہی ہوں ۔۔۔"وہ الجھی بکھری سی اٹھی ۔۔۔

کیا بد تمیزی ہے یہ ۔۔۔ جب سب معلوم ہے تمھیں ۔۔ تو کیوں پھر سے چھوڑ کر جانا چاہتی ۔۔۔ ہو ۔۔۔ وش پہلے بھی میں تمھارے لیے بہت تڑپا ہو

ں۔۔۔بہت ڈھونڈا تھا میں نے تمھیں۔۔۔۔ پاکستان کا ہر شہر۔۔۔ چھان مارا مگر اس وقت شاید جدائی لکھی گئی تھی۔۔۔۔ مگر اب جدائی نہیں لکھی ۔۔۔۔تم میری ہو۔۔۔۔۔تم شاہ کی وش ہو۔۔۔۔۔۔تم مجھ سے دور نہیں جا سکتی۔۔۔۔ ارہم چاچو۔۔۔۔۔بہت بیمار ہیں وہ تمھیں دیکھ کر یقیناً خوش ہوں گے۔۔۔۔"

میں دوسروں کو خوش کرنے کے لیے اس دنیا میں نہیں آئی ہوں۔۔۔"وہ اذیت سے چینخی۔۔۔۔

دوسرے میں اور ارہم چاچو دوسرے ہیں تمھارے لیے۔۔۔"شاہ بے یقینی سے بولا۔۔۔۔

کس دن آپ اور آپ کے ارہم چاچو میرے اپنے تھے۔۔۔شاہرم خان ۔۔۔۔نہ میں کسی کو بھی اپنا مانتی ہوں نہ ہی آپ۔۔۔ ذبردستی اپنا بنا سکتے مجھے

۔۔۔"وہ سرد لہجے میں بولتی۔۔۔دوبارہ دروازے کیطرف بڑھنے لگی کے

شاہ نے اسکی کلائی کو جھپٹ کر اپنی گرفت میں لیا۔۔۔۔

میں تمھارا اپنا نہیں۔ہوں۔۔۔۔شوہر اور بیوی کے اتنے مظبوط رشتے کو تم

۔۔اپنا۔۔۔نہیں سکتی۔۔۔"وہ غصے سے اسکی طرف دیکھنے لگا وش کا روایہ

سمجھ جو نہیں آرہا تھا۔۔۔

کون سا شوہر۔۔۔کیسا شوہر کہاں سے آگیا اچانک یہ شوہر۔۔۔

آزاد ہوں میں۔ہر رشتے سے۔۔۔اور مجھے آزاد کرنے والے بھی۔۔۔۔

"وہی ہیں جنھیں آپ زبردستی میرے سر پر مسلط کرنا چاہتے ہیں۔۔۔

کس نے کیا تمھیں۔۔۔شاہ کی قید سے آزاد"اب کے وہ غصے سے دھاڑا

۔۔۔وش نے اسکی دھاڑ پر زور سے آنکھیں میچ لیں۔۔۔۔

طلاق دے چکے ہیں آپ بہت پہلے ہی مجھے۔۔۔۔ اور دلدل میں پھنسا دیا

" آپکے ارہم چاچو نے مجھے۔۔۔۔ نہایت بزدل۔۔۔ انسان ہیں آپکے چاچو

شاہ تو اسکے لفظوں پر ساکت ہی رہ گیا۔۔۔ چند ثانیے شاکڈ کی کیفیت میں

اسے دیکھتا رہا۔۔۔ اور پھر زوردار طماچہ اسکے سرخ گالوں پر مار دیا۔۔۔

کہ اسکے گالوں پر انگلیوں کے نشان جیسے چیپک گئے۔۔۔ وہ ٹپ ٹپ گیرتے

آنسو سے تکلیف برداشت کرتی۔۔۔ اسکی طرف دیکھنے لگی جو اسے جھنجھوڑ

رہا تھا۔۔۔

تیرہ سال کی تھیں جب۔۔۔ مجھے تنہا چھوڑ گئیں تھیں۔۔۔ آٹھ سال تمھارا

بے تابی سے انتظار کیا۔۔۔ کوئی رات ایسی نہیں تھی جس میں تم میرے

ساتھ نہیں تھی۔۔۔۔۔ محبت۔۔۔ جنون۔۔۔ سے عشق کی منزلیں طے

کر رہی تھی۔۔۔ اور تم بکواس کر رہی ہو کہ میں طلاق دے چکا ہوں۔۔۔" وہ

ایک ایک لفظ چبا چبا کر غرایا۔۔۔وش اسکے لفظوں۔۔۔کو اسکا تھپڑ بھولائے غور سے سننے لگی۔۔۔ آٹھ سالوں۔میں۔پہلی بار اپنے لیے ایسے لفظ سن کر۔۔وہ حیران ہی رہ گئ۔۔۔

جبکہ اگلہ لمہہ مزید حیران کن تھا۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وش میں تمھیں اپنی روح کو۔۔۔اپنی سانسوں سے کیسے جدا کر سکتا ہوں تم نے سوچ بھی کیسے لی یہ بات کہ میں تمھیں طلاق دے چکا ہوں۔۔۔"وہ اسے سینے میں بھینچے۔۔۔یقین دلانے لگا۔۔۔وش نفرت سے اس عورت کا چہرہ تصور میں یاد کرنے لگی۔۔۔۔

اگر کوئی اس سے پوچھتا۔۔ کہ تمھیں دنیا میں کس سے سب سے زیادہ نفرت ہے تو وہ سب سے پہلے جھرنہ۔۔ کا نام۔ لیتی جو غلطی سے اسکی ماں تھی۔۔۔ اور پھر۔۔۔ ارہم خان کا۔۔۔ جو بزدل۔۔ انسان بد قسمتی سے اسکا باپ تھا۔۔۔

کافی دیر بھی جب شاہ نے اسے نہیں چھوڑا تو وہ کسمسا کر اسکو دھکا دیتی گھورنے لگی۔۔۔

لمٹ میں رہو گھٹیا پنچ انسان۔۔" وہ دوبارہ سے چلائی۔۔۔

. توشاہ۔۔۔ اسکو گھورنے لگا

صرف غم میں۔ مجھے عزت دو گئ۔۔۔" وہ دانت کچکا کر اسکے کبھی آپ کبھی تم پر چوٹ کرنے لگا۔۔

زیادہ فری مت ہو میں تمھیں کچھ نہیں مانتی اپنا۔۔۔اور ہاں اگر غلطی سے تمھارے جیسا مرغا میرا شوہر نکل آیا ہے

"تو شرافت سے شاپینگ پر لے کر جا رہے ہو تم۔۔۔

وہ اسکی۔ تڑی پر مسکرا دیا۔۔۔۔

چلو شوہر تو مانا تم نے"۔۔۔

جی نہیں۔۔۔سرف اے ٹی ایم مشین۔۔۔"وہ تیور دیکھاتی کمرے میں بند ہو گئ جبکہ شاہ پیچھے بل کھا کر رہ گیا۔۔۔مطلب. سب معلوم ہونے کے بعد بھی وہ ویسی ہی تھی۔۔۔وہ خود بھی اسے تھوڑی سپیس دینا چاہتا تھا۔۔۔مگر بہت سارے سوال آج اسکے۔۔سامنے کھڑے تھے۔۔۔جنھیں وہ حالات بہتر ہونے پر چھوڑتا۔۔۔خود بھی کمرے میں چلا گی۔۔۔

۔۔۔ . . . .

کہاں جارہے ہو "علیزے بغیر ناک کیے اسکے کمرے میں داخل ہوئی جو۔۔۔ جینز کی پینٹ بلیک شرٹ اور جینز کی ہی اوپر اور شرٹ ڈالے۔۔۔۔رف سے بال بنائے کہیں جانے کے لیے تیار تھا۔۔۔علیزے نے جیسے اسکے چہرے کو نظر بھر کے دیکھا۔۔۔

جس کے چہرے پر صاف ناگواری تھی۔۔۔

آج کے بعد ناک کیے بغیر مت آنا۔۔"وہ غصے سے بولا اور اپنا موبائل اور کی چین وغیرہ اٹھا کر روم سے باہر نکل گیا۔۔۔

بتاتے تو جاو۔۔۔جا کہاں رہے ہو۔۔"علیزے کو یہاں رہتے ہوے تین چار دن ہو گئے تھے اور وہ شدید بوریت کا شکار تھی۔

علیزے تم کچھ زیادہ ہی عجیب حرکتے کر رہی ہو۔۔۔ میں تمھارا شوہر نہیں ہوں۔۔۔ جو میرے آنے جانے کی خبر رکھو۔۔۔۔ اب سوال جواب مت کرنا۔۔۔ کام سے جارہا ہوں "

وہ بے زارہت سے کہتا۔۔۔ لیونگ روم سے باہر جانے لگا۔۔۔۔

علیزے کو اسکے لہجے کی حقارت بڑی چبھی تھی۔۔۔ مگر۔۔۔ وہ پھر بھی اسکی جانب بڑھی۔۔۔۔

دورید مجھے یہاں آئے چار دن ہو گئے ہیں میں خاصی بور ہو گئیں ہوں۔۔۔ پلیز میں بھی تمھارے ساتھ چلوں۔۔۔ "

دورید نے ایک نظر اسکی طرف دیکھا جانتا تھا خاصی ڈھیٹ ہے۔۔ اور وہ تو ویسے بھی کیفے جارہا تھا۔۔۔۔

پانچ منٹ میں آو" کہتے ساتھ وہ باہر نکلا۔۔۔علیزے نے وہیں لیونگ روم میں نسب شیشے میں اپنے بالوں کو درست کیا اور۔۔۔اسکے پیچھے نکلی۔۔۔

دورید گاڑی کا دروازہ۔۔۔کھول رہا تھا۔۔۔کہ ساتھ والے گھر کا دروازہ کھلا ۔۔دورید کی نظر دروازے سے باہر نکلتے شخص پر پڑی۔۔

آبش تھی۔۔۔۔گود میں اچھلتے خرگوش کو سمبھالنے کی ناکام کوشش میں تھی۔۔۔۔

دورید کے لب آپ ہی آپ مسکرا اٹھے۔۔۔

علیزے نے اسکے مسکراتے لبوں کو دیکھا اور پھر آبش کو۔۔۔تو وجود میں . بدلے کی آگ سی بھڑک اٹھی۔۔اسی لڑکی کی وجہ سے۔۔۔اسکی اتنی بے عزتی ہوئی تھی۔۔۔جو اسے کسی طور برداشت نہیں تھی۔۔۔

دورید۔۔۔کے قدم آبش کی طرف بڑھے۔۔

ہیلو" وہ اسکے قریب آ کے مسکراتے لہجے میں بولا۔۔علیزے دور کھڑی جلتی نظروں سے ان دونوں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

جبکہ آبش نے اسکی آواز پر چونک کر اسکی جانب دیکھا۔۔مگر جیسے ہی اسے اسکی حرکت یاد آئ وہ غصے سے منہ پھیر گئ اور آگے آگے تیز تیز قدم بھرنے لگی۔۔۔

غصہ ہو" وہ اپنائیت سے بولا جبکہ وہ تو اسکے لہجے۔۔پر حیران ہی رہ گئ۔۔

ہمارے آپ کے درمیان ایسا کوئ رشتہ نہیں کے آپ سے ناراض ہوتے پھیریں۔۔" اسنے ماتھے پر بل ڈالتے ہوے کہا۔۔جبکہ دورید کے چہرے سے اسکا خوبصورت چہرہ دیکھ کر مسکراہٹ ہی نہیں جا رہی تھی۔۔۔

تو ایسا رشتہ بنا لیتے ہیں۔۔ اپنے اور تمھارے درمیان۔۔۔ کہ۔۔۔ تم مجھ سے۔۔۔ ناراض ہو میں تمھیں مناو "

ہم تو پاگل ہو گئے ہیں نہ۔۔ خوامخواہ آپ ہمارے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔۔۔" وہ ارد گرد دیکھتے ہوئے بولی کہ کہیں کوئی آ ہی نہ جائے۔۔۔

اوکے۔۔۔ اب یہ چھوپن چھپائی بند کرتے ہیں اور میں ٹو دی پوائنٹ بات کرتا ہوں مگر ایسے نہیں۔۔۔ ہم کہیں مل لیتے ہیں بلکے ابھی چلو میرے ساتھ کسی آرام دہ جگہ پر بیٹھ کر سکون سے بات کریں گے۔۔" وہ ایسے بولا تھا جیسے انکے آپسی تعلقات بہت اچھے ہوں جبکہ آبش کا تو اسکے فرینک ہونے پر منہ ہی کھل گیا۔۔۔

آپ اپنے آپ کو سمھجتے کیا ہیں ہم آپ کو کیسی لڑکی لگتے ہیں جو یوں سڑک پر کھڑے ہو کر آپ۔۔ ہم سے اس ق کی گفتگو کر رہے ہیں۔۔۔ آپ کی

وجہ سے ان دو تین مہینوں میں ہمارے شہریار اتنا ہم سے ناراض ہو چکے ہیں اتنا تو کبھی پہلے نہیں ہوئے۔۔۔۔ ہمیں نفرت ہوتی ہے آپ سے۔۔۔ مت اکسائیں ہمیں مزید نفرت پر۔۔اور کیوں سنیں ہم اپ کی بات۔۔۔ کوئی بات تنتت "وہ غصے میں ابھی مزید۔۔۔ بولتی کہ۔۔ دورید نے۔۔ اسکے ہاتھ سے خرگوش لے کر۔۔۔ دور اچھلا۔۔۔ اور اسکی۔۔ بازوں اپنی سخت پکڑ میں جکڑ کر موڑ ہی دی۔۔۔۔

آااہ" اسکے منہ سے تکلیف پر سسکی نکلی۔۔۔ مگر نظریں خرگوش پر تھیں جس کا پاؤں زخمی ہو چکا تھا اسکی آنکھوں سے آنسو نکلنے لگے

سوئیٹ ہارٹ۔۔۔۔ مجھے بدتمیزی پسند نہیں۔۔۔۔ " اسنے ایک آبش کی کلائی کو جھٹکا۔۔ دیا اور اسکا روخ اپنی طرف سے موڑ دیا کہ اب اسکی پشت دورید کے سینے پر تھی اور وہ اسکے کان میں سرگوشی کے انداز میں بول رہا تھا

تم مجھے پسند آ گئی ہو۔ اور کچھ زیادہ ہی آ گئی ہو اتنی کہ تمھاری وجہ سے اپنی منگنی توڑ چک ہوں۔۔۔۔ اب مجھے صرف تمھاری چاہ ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

میں کوئی غلط قدم نہیں اٹھانا چاہتا تو۔۔۔۔ تم سے ریکویسٹ ہے۔۔۔۔ اور ۔۔ یہ میری زندگی کی پہلی اور آخری ریکویسٹ ہے۔۔۔ کہ تم اس شہریار سے اپنا۔۔۔ پیچھا چھڑ واو۔۔۔۔ اور میری ہو جاو۔۔۔۔ میں تمھیں دنیا کی ساری خوشیاں دوں گا جس چیز پر نظر ڈالو گی وہ تمھاری ہو جائے گی۔۔ اور سید دورید بخت بھی۔۔۔ "گھمبیر لہجے میں بولتے ہوے۔۔۔ اس نے۔۔۔ اسکے کان پر اپنے دھکتے لب رکھ دیے۔۔۔

جبکہ آبش۔۔۔ کا وجود اسکے لمس پر بلبلا اٹھا۔۔۔

وہ ایک جھٹکے سے دور ہوئی اور۔۔۔ پھر کھینچ کر تھپڑ دورید کے منہ پر مار دیا

۔۔۔۔

مر جائیں آپ" وہ رندھی ہوئی آواز میں کہتی اپنے گھر کیطرف بھاگ گئ

جبکہ علیزے دورید کا سرخ پڑتا چہرہ دیکھ کے تمسخر سے ہنسی۔۔۔۔

آبش ایک کپ کافی بنادو" شہریار نے اسکے اور ماہ روخ کے مشترکہ کمرے میں جھنکا۔۔ جہاں وہ اندھیرے میں بیڈ پر بیٹھی تھی۔۔۔۔ اسکی آواز سنتے ہی اٹھی۔۔۔

جی ہم بنادیتے ہیں" وہ ایکدم اٹھی۔۔ رونے کی وجہ سے اسکی آنکھیں سوجی سوجی تھیں۔۔۔ شہریار اسکے پیچھے ہی کچن میں آگیا۔۔۔

وہ خاموشی سے کافی بنانے لگی۔۔۔۔

کوئی پروبلم ہے۔۔۔" وہ اسکی خوموشی کو محسوس کرتا بولا جبکہ وہ۔۔۔ مسکرا دی۔۔۔۔ اور کافی۔۔۔ کا کپ اسکے ہاتھ میں تھامایا۔۔۔ پہلے ہی وہ پرموشن کے لیے دن رات محنت کر رہا تھا۔۔۔ وہ اسے اپنی وجہ سے پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی

نہیں ہمیں کیا پروبلم ہو سکتی ہے بھلہ۔۔۔" شہریار نے کافی کا سیپ۔۔۔ لے کر کپ اسکے ہونٹوں سے لگا دیا۔۔۔ جبکہ وہ پل ہی پل میں سرخ ہوئی اور پھر کافی کا سیپ بھر لیا۔۔۔۔

آو کچھ دیر باہر چلتے ہیں۔۔" وہ اسکا ہاتھ تھام کر صحن میں بنے چھوٹے سے باغیچے میں آگیا۔۔۔ ٹھنڈی ہوا ان دونوں کو ہی پرسکون کر گئ تھی۔۔۔

وہ۔۔ شہریار۔۔۔ ہم نے کچھ بات کرنی ہے" آبش ہچکچاتے ہوے بولی۔۔۔۔ بات ہی اسی تھی کہ اپنے منہ سے کرتے ہوے اسیے حیا آ رہی

تھی آخر کو لڑکی تھی۔۔۔۔ کس طرح منہ اٹھا کر اپنی شادی کی بات کرتی اس سے۔۔۔ مگر کرے بغیر چارا بھی نہیں تھا۔۔۔ کیونکہ دورید کی وجہ سے وہ خاصی پریشان ہو گئ تھی اور اسے یہ ہی مناسب لگا کے وہ مکمل طور پر شہریار کی تحویل ملے چلی جائے۔۔۔

چندا مجھ سے بات کرنے کے لیے تمھیں اتنا سوچنے کی ضرورت نہیں ہے "۔۔

اسکے نرم لہجے پر وہ کچھ ہمت کرتی بولی۔۔

شیری۔۔۔۔ ہم۔۔۔ آپ۔۔ میرا مطلب۔۔۔ ہماری۔۔ شادی۔۔ کے بارے۔۔ میں آپ نے کیا سوچا ہے" وہ اپنی بات پوری کر کے لمبے لمبے سانس لینے لگی جیسے لمبی مسافت طے کی ہو۔۔۔۔ جبکہ شہریار نے پہلے کچھ

چونک کر اور پھر شرارت سے اسکی طرف دیکھا جو اپنی بات کا وزن خود ہی نہیں اٹھا پا رہی تھی

بہت کچھ سوچا ہے۔۔۔ ایک بار مکمل میری ہو جاو۔۔۔ پھر اچھے سے بتاو گا ۔۔"وہ مسکراتے ہوے۔۔۔ معنی خیز لہجے میں بولا جبکہ آبش کا دل زور سے دھڑکنے لگا۔۔۔۔

اور وہ چہرہ ادھر ادھر گھوما گئ۔۔۔ شہریار کا اسکی ادا پر قہقہ بلند ہوا

وہ جانتا تھا وہ بھاگے گی تبھی اسکی کلائی مظبوطی سے تھام کر اسے اپنی طرف کھنچا ایسے۔۔۔کے شہریار کے لب اسکے کانوں سے مس ہو رہے تھے۔۔۔۔

امی سے بات کرتا ہوں۔۔۔ تیاری کرلو" سنتے ہی آبش کے دلیں جیسے سکون سا اترا۔۔ مگر شرم الگ آنے لگی وہ اپنی کلائی چھوڑاتی۔۔۔ اندر بھاگ گئ جبکہ وہ بھی مسکراتا ہوا۔۔۔ اپنے کمرے کیطرف چل دیا۔۔۔

کمرے میں آکر وہ گھیرے گھیرے سانسیں بھرنے لگی کہ پورے کمرے میں اسکی سانس کی آواز گونج رہی تھی۔۔ماہ روخ تائ امی کے روم میں تھی تبھی اسوقت وہ اکیلی اپنی بھرتی دھڑکنوں کو۔۔۔ سمبھالنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

کچھ دیر بعد اسنے کمرے کی لائٹ کھولی اور بغیر بیڈ کیطرف دیکھے کابرڈ کیطرگ بڑھ گئ۔۔۔

اور گنگناتے ہوئے۔۔۔ اپنا نائیٹ ڈریس نکال کر ابھی وہ پلٹی ہی تھی۔۔ کہ اسے سامنے اپنے بستر پر لیٹا دیکھ۔۔ اسکے پیروں تلے زمین ہی نکل گئ۔۔۔

اگر غلطی سے بھی یہاں کوئ آجاتا اور اسے اس کے کمرے میں دیکھ لیتا تو کی کیا مطلب سمجھتا۔۔۔

دورید سکون سے اسکے چہرے کے اتار چڑھاو دیکھ رہا تھا۔۔

کیسا لگا سرپراز۔۔" اسنے لوفرانہ انداز میں آنکھ دبائ۔۔۔

آپ آپ۔۔۔ جائیں یہاں سے کیوں آئے ہیں یہاں۔۔۔" وہ دبی دبی آواز میں چینخی۔۔۔

پتہ ہے کیا ابھی شام میں۔۔ کسی نے مجھے تھپڑ مارا ہے میرے پوری زندگی کا پہلا تھپڑ۔۔۔ مجھے بہت زور سے لگا ہے۔۔ جانتی ہو میں سب برداشت کر

لوں گا۔۔ اور محبت میں تو تمھیں خاص رعایت بھی ہے۔۔ مگر مجھے بد تمیزی بلکل نہیں پسند" وہ سرد لہجے میں۔۔۔ سختی سے بولا۔۔۔ اسکا لہجہ ایسا تھا ۔۔ کہ آبش کھڑے کھڑے خوفزدہ ہو گئ۔۔۔

اب یہ تمھاری بد تمیزی کی چھوٹی سی سزا ہے کہ میں اس روم سے جب نکلوں۔ گا۔۔۔ تو افکورس۔۔۔۔ مجھے تمھارے روم سے نکلنے پر کوئ نہ کوئ دیکھے گا۔۔۔ اور یقین مانو میں چاہتا ہوں۔۔۔ شہریار دیکھے۔۔۔ کچھ نہ ہوتے ہوے بھی۔۔ بہت کچھ ہو جائے گا۔۔۔" وہ اسکے لٹھے کی مانند سفید پڑتے چہرے کو کو دیکھتا مسکراتا ہوا۔۔۔ دروازے کی طرف بڑھا۔۔ اور جیسے آبش ہوش میں آئ۔۔۔۔

پلیز پلیز خدا کے واسطے ہمیں بدنام مت کریں۔۔ ہم معافی مانگتے ہیں۔۔۔ ہم اپنی غلطی پے آپ کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہیں مگر ایسا مت کریں

۔۔۔"وہ اسکا ہاتھ تھامے آنسوں سے تر چہرے سے گڑگڑا رہی تھی

۔۔جبکہ دوریدا سکے نرم ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں پر دیکھ دل کھول کر خوش ہوا

تھا۔۔۔

اسنے پلٹ کر اپنے ہاتھ اسکے سفید ہاتھوں سے آزاد کرائے۔۔۔اور روئی

کے گالوں جیسے نرم سفید گالوں۔۔کو اپنی پوروں سے چھوا۔۔۔ آبش

ایکدم خوفزدہ ہوتی دور ہوئی۔۔۔

معاف کیا۔۔۔"اسنے مسکرا کر کہا۔۔اور جیسے آیا تھا ویسے چلا گیا۔۔۔آبش

۔۔کھڑکی کے ہلتے پٹوں کو دیکھ کر پھوٹ پھوٹ کے رو دی۔

اتنی گندی مارک شیٹ۔۔" اسنے تیکھے تیوروں سے وش کو دیکھا جو اسکے دلائے گئے ڈریس کے دوپٹے سے غصے سے الجھ رہی تھی۔۔ اس دن کے بعد سے۔۔ انکے تعلقات زیادہ نہیں تو کچھ تو بہتر ہو ہی گئے تھے۔۔ مگر وش اسکی بے جا سختی سے اب بھی چیڑ کر روم میں بند ہو جاتی تھی۔۔۔

دیکھو شاہ جو مارکس آ گئے اتنے ہی بہت ہیں۔۔ شکر کرو میں فیل نہیں ہوئی" اسنے جیسے احسان جتایا جبکہ شاہ تو اسکے کانفیڈنس پر عش عش کر اٹھا۔۔۔

دنیا کی کوئی لڑکی ایسی نہیں ہوگی جیسی میرے پلے پڑی ہے۔۔ حالانکہ لڑکیوں کو پڑھنے کا بہت شوق ہوتا ہے اور ایک تم ہو۔۔۔ ہنڈرڈ میں سے تھرڑی فائف مارکس لے کر کتنا اطمینان ہے۔۔۔" اسنے جیسے اسے شرمندہ کرنا چاہا جبکہ وہ تو۔۔ ناک پر سے مکھی اڑا گئی۔۔۔

آگے تمھیں میں خود کلاسسز دوں گا۔۔۔"۔۔

اسنے جیسے فیصلہ۔ کیا۔۔۔

آہا بہت تیس مار خان ہو۔۔۔ میں بلکل نہیں۔ پڑھوں گی تم سے آئے بڑے ... اتنے بڑے ہو کر بھی یونیورسٹی جاتے ہو۔۔۔

وہ منہ بگاڑ کر بولی۔۔

میڈم تھیسسز کمپلیٹ کر رہا تھا۔۔۔ تمھارے جیسے نالائق لوگ کیا سمجھیں تھیسسز کو"۔

واٹ میں نالائق ہوں" اسکا تو غصے سے چہرہ سرخ ہو گیا۔۔۔

یہ رہا ثبوت" اسنے اسکے آگے مارکس شیٹ لہرائی جبکہ وہ اسے گھورتی رہ گئ یہ حقیقت ہی تھی اسے پڑھائ میں کوئ دلچسپی نہیں تھی امریکہ میں بھی مما

نے اسے زیادہ پڑھنے نہیں دیا تھا انکے بقول جو خوبصورت ہوتے ہیں انھیں پڑھائی کی ضرورت نہیں ہوتی۔۔بیوٹی سے ہی وہ ہر جگہ اپنی جگہ بنا لیتے ہیں

۔۔۔

وہ اسکے چہرے کو کھا جانے والی نظروں سے گھورتی اٹھ کر اپنے روم کیطرف بڑھنے لگی

صدقے جاو میں اس مکھڑے پے" وہ بھی مسکراتے ہوے اسکے پیچھے پیچھے چلنے لگی۔

کیا ہے شاہ" وہ اسکی حرکتوں سے بہت چیڑ رہی تھی۔۔۔

بہت کچھ ہے جان شاہ ایک بار موقع تو دو۔" وہ مسکرایا

"انتہائی چھچھورے انسان ہو تم

"خدا کی پنہا میری چھوٹ سے لڑکی بد تتمیز ہو چکی ہ ئے

ہو گیا" غصے سے اسکے چمکتے چہرے کو دیکھا جو آج کل صرف اسکا خون پی رہا

تھا۔۔۔

ہونے تو دو جان من کچھ "وہ اسکی طرف جھکا جبکہ وہ اسکے منہ پر دروازے

بند کر چکی تھی۔۔۔

کھانا بناؤ جا کے "اندر سے بولی

ملازم ہی تو ہوں تمھارا" وہ بد مزہ ہوا۔۔

بن جاؤ پھر "وہ بھی دو بدو بولی جبکہ شاہ کی آنکھوں میں کچھ سوچتے ہوئے

چمک ابھری۔۔۔

کیوں نہیں۔۔۔ سوئیٹ ہارٹ" وہ مزے سے کہتا اوپن کیچن کی طرف چلا گیا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔؟۔۔۔۔۔۔

تمھارا نام شہریار ہے" علیزے نے نخوت سے ایک نظر اسکی بائیک کو دیکھا جو وہ اندر اپنے گھر کے گیٹ کیطرف لے جا رہا تھا۔۔۔ امجد سے وہ ساتھ والوں کے بارے میں تقریبا معلومات

حاصل کر چکی تھی اور اسے دورید پر شدید غصہ بھی آیا کہ وہ اس مڈل کلاس لڑکی کی وجہ سے اسے چھوڑ چکا تھا۔۔۔ اور اب وہ دورید کو ایسی مات دینے والی تھی۔۔۔ کے وہ جس ذم میں ہے اسکا سارا غرور چکنا چور ہو جاتا۔۔۔ اور پھر ایک ٹوٹے بکھرے مرد کو سنبھالنے کے لیے وہ تھی تو۔۔۔ بس ابش کو اپنی راہ اور دورید سے دور کرنا تھا۔۔۔

شہریار نے اسکی سوچتی نظروں کے آگے چٹکی بجائے جیسے یاد دلایا ہو کہ محترمہ مجھے روک کر کس مراقبے میں ہیں۔۔۔

علیزے نے چونک کر اسے دیکھا اور اسکی حرکت پر سخت تیوروں سے گھورا

ابش تمھاری کیا لگتی ہے" اسکے سوال پر شہریار کے ماتھے پر بل پڑ گئے۔۔۔

آپ سے مطلب" وہ زرا سخت لہجے میں بولا۔۔۔

دیکھو میں اسکا بھلا چاہتی ہوں۔۔۔" شہریار کے تیور بدلتے دیکھ اسے اپنے لہجے میں کچھ نرمی کرنی پڑی۔۔۔

میں سمجھا نہیں" شہریار نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔۔۔ جو اپنے سٹائلش اور بے نیاز ہو لیے سے کسی کو بھی مائل کر سکتی تھی۔۔۔ مگر یہ بھی حقیقت تھی وہ کسی بھی طرح ابش کو مات نہیں دے رہی تھی۔۔

سمجھانے ہی آئی ہوں۔۔۔ میں دورید بخت کی ایکس فیونسی ہوں۔۔۔ اس نے مجھ سے ابش کی وجہ سے منگنی ختم کر دی۔۔۔ دکھ مجھے بہت ہوا تھا ۔۔ مگر میں اب کسی کو بھی اس فریبی اور دھوکے بعض شخص کے جال میں پھنستا ہوا نہیں دیکھ سکتی وہ ایک چالاک انسان ہے۔۔ وہ ضرور اسکو ٹریپ کرنے کی کوشش کرے گا۔۔۔

بہتر یہ ہے کہ اس سے جلد از جلد شادی کر لو۔۔۔ تاکہ ابش اس شیطان کے شر سے محفوظ ہو جائے۔۔۔ "علیزے کو اپنا کام بنتا نظر آرہا تھا وہ خاموشی کھڑا تھا۔۔۔

میں صرف اس معصوم کی بھلائی چاہتی ہوں مجھ سے بہتر دورید بخت کو کوئی نہیں جانتا۔۔۔ وہ ایک بار کسی کے پیچھے پڑ جاتا ہے تو مرتے دم تک اسکا پیچھا

نہیں چھوڑتا۔۔۔"علیزے افسوس سے سر ہلاتی۔۔۔پلٹ گئ جبکہ شہریار خود بھی سوچنے پر مجبور ہو گیا تھا۔۔۔

\---------------

۔پر سورات کی اسکی بینکاک کی فلائٹ تھی۔۔۔ایک دو ہفتے کا شوٹ تھا ۔۔۔وہ جی بھر کے بد مزہ ہوا تھا۔۔۔کیونکہ ماں کو وہ جلد از جلد ابش کے رشتے پر بھیجنا چاہتا تھا۔۔ مگر کام بھی بہت ضروری تھا۔۔۔کیونکہ باپ دادا کے کام میں کبھی اس نے انٹرفیئر کیا ہی نہیں تھا اور نہ کبھی ان سے اپنے خرچے یہ چونچلے اٹھوائے تھے۔۔۔ تبھی اپنے کام کو لے کر حد سے زیادہ سنسئیر تھا۔۔۔

وہ علیزے کو۔۔۔کل ہی بڑی حویلی جانے کا آرڈر دے چکا تھا۔۔افکورس جب وہ یہاں نہیں تھا تو اسکا ہونا بھی ضروری نہیں تھا اور وہ مان بھی گئ تھی

۔۔ اسانی سے۔۔ حیرت کی بات یہ تھی۔۔ خیر اسے اسکے ہونے نہ ہونے سے فرق نہیں پڑتا تھا۔۔۔ فرق تو بس ابش سے پڑتا تھا۔۔ جس کی خوبصورتی اسے اپنے ساتھ ہی جچتی تھی۔۔۔

کہاں دورید بخت۔۔۔ اور کہاں وہ عام سا بینکر شہریار۔۔۔"وہ آئینے کے سامنے کھڑا تنفر سے بولا۔۔۔ اور پھر بئیر کا کین لبوں سے لگا لیا۔۔۔ اس میں ایک سٹائل تھا۔۔ ایک چارم تھا۔۔۔ کتنے دلوں کی دھڑکن بن کے وہ دھڑک سکتا تھا۔۔۔ وہ مکمل تھا۔۔۔ دولت حسن۔۔۔۔ دو قیمتی چیزیں اس کے پاس موجود تھیں۔۔۔ وہ آئینے کے سامنے کھڑا جیسے اپنے آپ میں کوئ خامی ڈھونڈنا چاہ رہا تھا۔۔۔ مگر وہ ناکام رہا تھا۔۔۔۔ مگر شاید وہ انجان تھا۔۔ اسکا رب جس نے اسے۔۔۔ حسن اور دولت سے مالا مال کیا تھا اسے اسکا یہ

غرور پسند نہیں آیا تھا۔۔ غرور صرف اللہ پر جچتا ہے۔۔۔ اور غرور لفظ بنا بھی اسی کے لیے ہے۔۔۔۔ انسان کی بھلا کیا اوقات۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

علیزے اپنے کمرے میں بے چینی سے ٹھل رہی تھی۔۔۔ پرسو دورید کی فلائٹ تھی اور اسکی وجہ سے اسے بھی یہاں سے جانا پڑتا۔۔۔ اور پھر پیچھے نہ جانے سب اسکے پلین کے مطابق ہوتا بھی یہ نہیں۔۔۔ مگر ایک طرح سے دورید کا یہاں سے جانا ہی بہتر تھا۔۔۔ وہ جانتی تھی ایک دو ہفتے کا ہی کیوں نہ ہو وہ ایک ماہ سے پہلے نہیں ائے گا۔۔۔ اور اسکے جانے کے بعد وہ ہر ممکن کوشش کر کے۔۔۔ ابش کی شادی کرادے گی ۔۔۔ وہ مسکرائی تھی۔۔۔ بھلہ کتنا آسان تھا اس لڑکی کا۔۔۔ ان دونوں کی زندگی سے نکلنا۔۔۔

اس نے فلیٹ میں قدم رکھا اور سر سے ہجاب کھینچ کر گولا بنا کر دور اچھال دیا۔۔۔ چہرہ بلکل سرخ تھا شاہ نے خاموشی سے اسکی کاروائی دیکھی۔۔۔ اسے معلوم ہو گیا تھا ضرور اسکے ہجاب کو لے کر اسکی دوستوں نے کوئی شوشہ چھوڑا ہو گا جس کا اثر نظر آ رہا تھا۔۔۔

یہ تو وہی جانتا تھا کس طرح اسنے اسے یہ ہجاب لینے پر مجبور کیا تھا۔۔۔ سوچتے ہوئے اسکے لب آپ ہی آپ مسکرا اٹھے۔۔۔۔

تمھارا دماغ خراب ہے۔۔ میں۔ سٹوپٹ گرلز کی طرح اب ہجاب لوں گی ۔۔۔ پہلے ہی یہ بے تو کے کپڑے پہن رہی ہوں وہ بھی صرف اس وجہ سے کے تم ایک چالاک انسان ہو میرے سارے اکاؤنٹس سیل کرادیے ہیں ۔۔۔ اور اب تمھیں لگتا ہے یہ فضول سی چیز میں سر پر بند ھو گی۔۔ سوچ

ہے تمھاری۔۔۔" وہ کہہ کر آئینے کے سامنے سے ہٹی۔۔۔ جبکہ دوسرے ہی لمحے۔۔ اسکا بازو شاہ کی سخت گرفت میں تھا۔۔۔

تمھیں لگتا ہے تمھاری چلے گی" اسنے سنجیدگی سے پوچھا تو وہ۔۔۔ ماتھے پر بل ڈالے اسکی صورت غصے سے دیکھنے لگی۔۔۔

ہاں میری چلے گئے۔۔۔۔ تم۔۔۔ تم اپنی حد میں رہو خوامخواہ سر پر سوار ہوے جارہے ہو" اپنا ہاتھ چھوڑا کر وہ بیڈ پر سے اپنا بیگ اٹھانے کے لیے جھکی۔۔۔ مگر اگلے لمحے اسکی ہلکی سے چینخ بلند ہوئی اور وہ خوف سے خود پر جھکے شاہ کو دیکھ رہی تھی۔۔

یو چیپ تمھاری ہمت کیسے ہوئی مجھے دھکا دینے کی۔۔۔ وہ پل میں ڈر بھگاتی ۔۔۔ اسکے سینے پر مکے مارنے لگی جس کا اثر لیے بغیر شاہ نے اسکے دونوں بازوں کو گرفت میں لے کر اوپر کی جانب بیڈ پر لگا دیا۔۔۔ جبکہ دوسرے

ہاتھ سے۔۔۔وہ اسکے لمحے میں نم ہوتی آنکھوں کو اپنی پوروں سے چھو رہا تھا

۔۔۔۔

ش۔۔۔۔شاہ۔۔"اسکی قربت وش کی جان پر بن رہی تھی۔۔۔

تم حد سے زیادہ بدتمیز ہو۔۔۔۔شوہر کے ساتھ اتنی بدتمیزی نہیں چلتی۔۔۔

ڈارلینگ۔۔۔سوری کرو"اپنے کانوں پر اسکی گرم سانسوں کو محسوس کرتے

وہ ساکت۔۔۔ تھی۔۔۔ مگر اگلے لمحے۔۔۔وہ اسے سوری کرنے پر مجبور کر

چکا تھا۔۔۔کیونکہ کان سے ہوتے ہوے۔۔وہ اسکے چہرے کے سرخ پڑتے

نقوش کو۔۔اپنے لبوں سے

سو۔۔۔سوریی۔۔پلیز مجھ سے دور ہو جائیں۔"وہ روہانسی سی ہو گئ۔۔۔۔

ہجاب لو گی نہ۔۔۔ میری ڈر پھوک جان۔۔۔ وہ اسکی حالت سے مزہ لیتا

بولا۔۔۔

پر۔۔ مجھ سے ن۔نہ۔۔۔ نہیں سنبھلے گا۔۔۔" اسنے جیسے آخری کمزور سی
کوشش کی۔۔۔ مگر اسکی سانسیں۔۔۔ اپنی شاہ رگ پر محسوس کر کے وہ
فورن ہی حامی بھر گئ تھی۔۔۔ اور اسکے مانتے ہی شاہ کی گرفت اسکے ہاتھوں
پر ڈھیلی پڑی۔۔۔ جس کا فائرہ اٹھا کر وہ اسے دھکا دے کر فورن ہی کھڑی ہو
گئ۔۔۔ سرخ چہرے کے ساتھ وہ سر پر ہجاب ٹیکانے کی کوشش کرتی اسے
بہت پیاری سی۔۔۔ لگی۔۔۔

چہرے پر اسکا پینک دوپٹہ پڑنے سے وہ جیسے صبح ہوئ واردات کے سحر سے
آزاد ہوا۔۔۔ وہ جان چکا تھا۔۔۔ اس لڑکی کی بدتمیزی کبھی ختم نہیں ہو
سکتی۔

کھانا دو مجھے بھوک لگی ہے۔۔۔" ٹپ ٹپ گیرتے آنسوں کے درمیان چینخی۔۔۔

ہوا کیا ہے۔۔روکیوں رہی ہو۔۔۔" بلاخر اسے اسپر ترس اہی گیا۔۔۔

میرا انکاح ہو گیا ہے۔۔۔" اسکے چیخنے پر۔۔۔وہ توبہ توبہ کرتا رہ گیا۔۔ مگر اگلے جملے پر کھل کے مسکرایا۔۔۔

" وہ بھی تم جیسے ڈھیٹ۔۔نکمے انسان سے

جل کس بات پر رہی ہو پہلے یہ بتادو" وہ مسکرایا۔۔۔ اور اسے مزید جلا گیا۔

جبکہ۔وہ دونوں پیر زمین پر پٹختی اپنی قسمت پر رونے کے سوا کچھ نہیں کر سکتی تھی۔۔۔۔

وہ جانے سے پہلے شاہ سے ملنا چاہتا تھا جانتا تھا۔۔۔ کافی دنوں سے اس سے بات نہیں کی تھی۔۔۔ تو یقینی طور پر وہ اسکی جان کو آجائے گا۔۔۔ لیکن اگر وہ غلطی سے بھی اسلام آباد چلا جاتا تو۔۔۔ دادا جان اسے بلکل بھی نہ چھوڑتے وہ اپنے قیمتی رشتوں کو صرف اسکی وجہ سے ناراض کر چکا تھا۔۔۔ جو اسکی رگ رگ میں وقت کے ساتھ اتر رہی تھی وہ اسکی ہر ہر حرکت پر میر روال سے نظر رکھتا تھا۔۔۔

رات اٹھ بجے اسکی فلائٹ تھی۔۔۔ چھ بج رہے تھے اور وہ اس سے ملے بغیر جانے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا۔۔۔ اسنے بئیر کا کین لبوں سے لگایا جو اب خالی ہو چکا تھا۔۔۔۔

کین کو وہیں ڈسبین میں پھینک کر اسنے امجد کو اپنی پیکینگ کا کہا۔۔۔روم میں رکھے مینی فریج سے ایک اور کین لیا اور ٹیریس پر اگیا وہ نہیں جانتا تھا ۔۔۔ کہ وہ اپنے روم میں ہو گئ یہ اسکا سامنع گھر کے کسی اور فرد سے ہو گا ۔۔۔ مگر اسکے اندر ابش کو قریب سے دیکھنے کی چاہ شدت پکڑ رہی تھی ۔۔۔ اور انجام کی پرواہ کیے بغیر ۔۔۔ وہ دیوار ٹپتا اسکے روم کی چھوٹی سی بالکنی میں اتر گیا۔۔۔ جہاں سے اسکے کمرے کی کھڑکی کھلتی تھی ۔۔۔

اسے اپنے حال پر دل کھول کے مزہ آیا۔۔۔ کبھی دیواریں نہیں پھلنگیں۔ تھیں۔۔ اور آج سید دورید بخت ۔۔۔ فیمس ماڈل ایکٹر ۔۔۔ دیواریں پھلانگ رہا ہے وہ بھی ایک معمولی سی لڑکی کے لیے ۔۔۔

خیر اب معمولی تو رہی نہیں ۔۔۔" اسنے مسکراتے ہوے ۔۔۔ سوچا۔۔ اور۔ ٹیرس پر گرے پردوں ۔۔۔ کے پیچھے سے روم میں جھانکنے کی کوشش

کرنے لگا۔۔۔اسے فکر تو کسی کی نہیں تھی۔۔۔مگر وہ اسوقت صرف اسے دیکھنا چاہتا تھا محسوس کرنا چاہتا تھا۔۔۔بئیر کین کا بڑا سا گھونٹ بھر کر اسنے ایک بار پھر جھانکا۔۔۔روم میں پہلے ماہ روخ تھی شاید کبرڈ سے کچھ نکالنے آئی تھی۔۔۔مگر اب وہ جا چکی تھی تبھی وہ پردے ہٹاتا۔۔۔اندر آیا۔۔اور کمرے کا دروازہ سکون سے بند کر دیا۔۔۔اب بس اسکا انتظار تھا۔۔۔

مگر کچھ ہی دیر بعد جب وہ پورے روم کی اچھی طرح تلاشی بھی لے چکا تھا۔ اسے محسوس ہوا۔۔انتظار کا دورانیہ بھڑنے لگا ہے۔۔۔

اگر تم دو منٹ میں روم میں نہ آئی تو افکورس مجھے باہر نکلنا ہی ہو گا۔۔۔"وہ منہ میں بڑبڑاتے کین کو لبوں سے لگاتے بیڈ پر لیٹ گیا۔۔۔کمرے میں صرف ٹیریس سے آتی روشنی تھی۔۔۔وہ بے تاب تھا اسے دیکھنے کو۔۔۔

اور بلآخر اسکا انتظار تمام ہوا۔۔۔ وہ روم کا دروازہ کھولتی اندر داخل ہوئی

۔۔۔ اسے ماہ روخ کے ساتھ سوسائیٹی پارک میں جانا تھا وہ اپنی شال لینے کے

لیے اوپر آئی مگر سامنے اسے اپنے بیڈ پر سکون سے لیٹے دیکھ۔۔۔ اسکی جان

ہوا ہو گئی۔۔۔ چہرے کا رنگ سفید پڑ گیا۔۔۔ جبکہ وہ مسکراتا۔ تھوڑی کے

گڑھے کی نمائش کرتا اسکے قریب آگیا۔۔۔۔۔۔

حقیقت تو یہ تھی اسے ابش کا یوں خود سے ڈرنا بہت اچھا لگتا تھا اب بھی اسکے

چہرے کے اڑتے رنگ اسے مزہ دے رہے تھے۔۔ وہ دروازے میں یوں

ہی بے حس و حرکت کھڑی تھی دورید نے اسکی کلائی تھامی اور اسے اپنی

جانب کھینچ کر پیچھے دروازہ بند کر لیا۔۔۔ اور اسکو دروازے کی پیٹ سے لگا کر

ارد گرد ہاتھ رکھ کے جیسے اپنے حصار میں لے لیا

ابش نے گھبرا کر اسکے مسکراتے چہرے کیطرف دیکھا نیچے ماہ روخ اسکا انتظار کر رہی تھی اور اگر وہ نیچے نہ گئی تو وہ خود اوپر آجاتی۔۔۔ اور پھر کیا ہوتا وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔۔۔

یہ شخص صرف اسے بدنام کرنے کے لیے یہاں آتا تھا۔۔۔

کیسی ہو" اسنے ایسے پوچھا جیسے انکے آپسی تعلقات بہت اچھے ہوں۔۔۔

کیوں آئے ہیں۔۔ آپ یہاں۔۔" وہ بلکل دروازے سے چپکی ہوئی تھی ۔۔ جبکہ وہ اسے فاصلہ بناتے دیکھ مزید نزدیک ہو گیا۔۔۔

یہ میرے سوال کا جواب نہیں" اسکے تیور بگڑے۔۔۔

کیوں پیچھے پڑ گئے ہیں آپ ہمارے۔۔۔ چھوڑ دیں ہمارا پیچھا پلیز۔۔۔ التجا کرتے ہیں ہم آپ سے" وہ بے بسی سے بولی۔۔۔ وہ اسکی قید میں تھی۔۔۔ وہ اسکے ساتھ کچھ بھی کر سکتا تھا۔۔۔

جان یہ التجائیں۔۔۔ تو نہ کرو۔۔۔ بندہ بشر ہوں تمھارا یہ نرم گرم لہجا مجھے کچھ غلط کرنے پر اکساتا ہے" نرمی سے اسکی لائٹ براؤن آنکھوں پر پردہ کیے گھنی پلکوں کو چھوتے ہوے وہ جیسے اس سے زیادہ بے بس تھا۔۔۔ ابش اسکے لمس پر تڑپ ہی گئ۔۔۔ مگر اسکے حصار سے پھر بھی نہ نکل سکی تو۔۔۔ رونے لگی جبکہ۔۔ اسکے لیے یہ منظر جیسے تمام منظروں پر بھاری تھا۔۔ اسکی بڑی بڑی آنکھیں رونے سے بوجھل ہو جاتی تھیں۔۔ اور پھر ان میں پڑتے سرخ ڈورے۔۔ دوریز۔۔۔ سکون سے۔۔ اسے روتا ہوا دیکھ رہا تھا۔۔۔ اور پھر وہ جھکا۔۔۔ ابش۔۔۔ کا دل کیا۔۔۔ زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے

۔۔۔اسکا لمس ۔۔کسی بچھو کی مانند اپنی آنکھوں پر اسے محسوس ہو رہا تھا ۔۔۔وہ ادھر ادھر سر ہلاتی ۔۔۔اب زاروشور سے رونے لگی تھی ۔۔دوريد نے ناگواری سے ۔۔۔اسکی رونے کی اواز سنی اسکا بس چلتا تو یہی اسکا غلہ دبا کے اس آواز کو روک دیتا ۔۔اور پھر وہ مدھم مدھم سسکتی رہتی اور وہ اسکی اس خوبصورتی میں مگن ہو جاتا ۔۔۔مگر وہ چاہ کر بھی ایسا کر نہ سکا ۔۔ایک جھٹکے سے اس سے دور ہوا ۔۔۔

بعد میں ۔۔۔میں تمھاری آواز کے یہ جوھر برداشت نہیں کروں گا ۔۔۔"

اسنے غصے سے اسے تنبیہہ کی ۔۔۔

اسکے دور ہونے سے جیسے ابش کی جان میں جان آئی تھی وہ اپنے انسو پوچھتی اسکی طرف دیکھ رہی تھی جو ڈسبین میں کوئی کین پھینک رہا تھا ۔۔وہ جانتی تھی وہ کیا شے تھی ۔۔کیوں کے اسکے قریب آنے سے اسے اندازہ ہو چکا تھا

۔۔۔کہ ضرور وہ سیگریٹ اور شراب جیسے دونوں نشے کرنے کا عادی ہے

۔۔۔سوچ کے ہی اسکی نفرت بڑھی مگر اظہار کی ہمت نہیں تھی۔۔۔

جا رہا ہوں میں۔۔۔انتظار کرنا میرا۔۔۔آتے ساتھ ہی سب سے پہلے۔۔۔ تمھیں۔۔۔اس دنیا سے چورا کر اپنی قید میں کر لوں گا جہاں تم ہو گی میں ہو گا۔۔۔اور ہمارے ارد گرد دیوانگی ہو گئی۔۔" وہ لو دیتی نظروں سے اسے دیکھتے ہوے جذب سے بولا

ابش جو حیرت سے اسکی باتیں سن رہی تھی اسکے دیکھنے کے انداز پر گڑبڑا کر نظریں جھکا گئی۔۔۔

جبکہ وہ مسکرایا۔ اور ایک بار پھر اسکے قریب ہوا۔۔ جبکہ ابش ایک بار پھر بیچ میں فاصلہ بنا گئی۔۔۔

اپنا خیال رکھنا۔۔۔اور خود کو صرف میری امانت سمجھنا کیونکہ تم سید دورید بخت کی ہو۔۔۔اور اسکی ہی رہو گی۔" اسنے دو انگلیوں کے درمیان اسکے گال کو لے کر ہلکا سا کھینچا۔۔۔تو وہ سرخ ہو گیا۔۔۔جبکہ ابش دو قدم مزید اس سے دور ہوئ۔۔۔

اتنی نازک مزاجی اچھی نہیں۔۔۔" وہ مسکرایا۔۔۔اور پھر۔۔ہاتھ کے اشارے سے اسے بائے کرتا۔۔۔وہ جہاں سے آیا تھا وہاں سے چلا گیا۔۔

جبکہ ابش کے لیے اب یہ سب برداشت کرنا مشکل تھا۔۔۔وہ آنسو صاف کرتی سوچ میں پڑ گئ کے آخر وہ کرے کیا۔۔۔

ہاں کیسے ہو" دورید نے ائیر پورٹ سے ہی اسکو فون کیا۔۔۔ کیونکہ جتنے دن وہ وہاں رہتا کسی سے رابطہ نہ ہو سکتا۔۔۔ اور نہ جانے کیوں اسے ابش کی طرف سے گڈ فیلنگز نہیں ارہی تھی تبھی شاہ سے رابطہ ضروری تھا۔۔۔

کون ہیں آپ" وہ اسکے انجان بننے پر جی بھر کے کڑا۔۔۔

ہو گیا ڈرامہ یہ ابھی اور ایپیسوڈز بھی باقی ہیں" دورید ناگواری سے بولا شاہ ۔۔کے ماتھے پر بل پڑ گئے۔۔۔

ڈرامے تو آپ جیسے لوگ کرتے ہیں۔۔۔ ہماری عادت نہیں۔۔" اسکے سنجیدگی سے بولنے پر وہ جھنجھلایا۔۔۔

" پروبلم کیا ہے۔۔۔ بھی

تم ہو سب سے بڑی پر وبلم بلکہ مصیبت اور منحوست بھی۔"شاہ کے جواب پر اسنے ایک نظر کان سے موبائل ہٹا کر موبائل کو گھورا۔۔۔اور پھر۔گھیرا سانس لے کر بولا۔۔۔۔

" میں بنکاک جارہاہوں۔۔۔شوٹ ہے میرا

مجھے کیوں بتارہے ہو"وہ چیڑا۔۔۔

وہ اس لیے۔۔۔کیونکہ میرے جانے کے بعد تم نے ایک لڑکی پر نظر رکھنی ہے۔اسکی تصویر میں سینڈ کرتا ہوں۔۔۔"

یہ او چھا کام میں کیوں کرو۔۔۔"ٹکا سا جوب ملا۔۔۔

شاہ وٹس رونگ ود یو" دورید غصے سے بولا۔۔۔تو مقابل بھی غصے سے چینخا

۔۔۔

جب تمھارا دل کرتا ہے تم رابطہ کر لیتے ہو۔۔۔ ورنہ۔۔ مہینوں تم منہ نہ لگاو ۔۔ یہاں تمھارے جانے کے بعد کیا کیا ہو رہا ہے تمھیں پرواہ نہیں۔۔۔ اب بھی اپنی ماں سے ملنے کے بجائے تم جا رہے۔۔ کیا تمھیں لگتا ہے یہ سب تم ٹھیک کر رہے ہو "

میں واپس اکر سب ٹھیک کر دوں گا" اسنے جیسے یقین دلایا۔

مجھے امید نہیں ہے کہ سب ٹھیک ہو گا۔۔۔"۔

تم صرف اتنا کر دو جتنا میں کہہ رہا ہوں۔۔۔" اور پھر اسنے اسکو سب سمھجا دیا۔ کہ وہ اسکے ملتان والے بنگلے میں جا کر رہے۔۔ جب تک وہ واپس نہ ا جائے۔ شاہ نے بھی نہ چاہتے ہوے حامی بھر لی جانتا تھا کتنا ڈھیٹ شخص اسکا دوست ہے۔۔۔

اسے وش کو یونیورسٹی سے پیک کرنے جانا تھا۔۔۔ تھیسیز کمپلیٹ کرنے کے بعد اسنے ساری توجہ اپنے کام کو دینا شروع کر دی۔ اور اس طرح چاچو کو بھی کافی ارام ملا تھا۔۔۔۔ جبکہ وہ چاہ کر بھی انھیں یہ نہیں بتا پا رہا تھا کہ۔۔۔ انکی بیٹی اب اسکے پاس ہے۔۔ اگر وہ انھیں بتا دیتا۔۔ تو وہ ضرور اس سے ملنا چاہتے۔۔۔ جبکہ ۔۔۔ اس معملے میں ۔۔۔وش کسی صورت اسکے قابو میں نہیں ارہی تھی ۔۔۔۔ حالات کچھ بہتر ہوتے ہی وہ انھیں بتانے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔ ابھی تو۔۔۔ وہ لڑکی ۔۔۔ اسے کسی کھاتے میں نہیں لا رہی۔۔ تھی

نہ محبت نہ محبت کا اظہار۔۔۔۔ شادی شدہ ہو کر بھی کنوراوں کی طرح مرنا تھا اسنے ۔۔۔۔ تو شادی کا کیا فائدہ۔۔۔۔

مگر وہ بھی کچھ کم نہیں تھا۔۔ اسے ہر طرح سے زچ کر کے رکھتا تھا۔۔۔

وہ افس سے نکل کر۔۔۔ اپنی گاڑی میں بیٹھا اور یونیورسٹی کی راہ لی۔۔۔ وہ کافی لیٹ ہو چکا تھا۔ اور اب کیا ہونا تھا۔ وہ نہیں جانتا تھا۔۔۔

یونیورسٹی کے سامنے گاڑی روک کر اسنے۔۔۔ یونی کے گیٹ کیطرف دیکھا ۔۔ جہاں وہ اسکا انتظار کرتی تھی۔۔ مگر افسوس وہ اب وہاں نہیں تھی۔۔۔ وہ گاڑی سے نکلا۔۔ اور اندر کی جانب بڑھا۔۔۔ مگر وہ اندر اپنے ڈیپارٹمنٹ میں بھی نہیں تھی۔۔ اب اسے پریشانی ہونے لگی۔۔۔ گاڑی کو وہیں ۔۔ چھوڑ کر وہ۔۔۔ ادھر ادھر اسے ڈھونڈنے لگا۔۔ دائیں طرف جاتی لمبی سڑک پر وہ اسے چلتی ہوئی نظر ائی۔۔ تو سکون کا سانس لیا۔۔۔

وش" اسنے اواز دی۔۔۔وش نے پلٹ کر۔۔۔اس شخص کو دیکھا۔۔جو پتا نہیں کیوں ایکدم اسکی زندگی میں اگیا تھا۔۔اور اسے سخت زہر لگتا تھا۔۔ اسکی بے تو کی پابندیاں۔ اسے الجھن میں ڈال دیتی تھیں۔۔۔وہ تیز تیز چلتی اس سے دور جانے لگی۔۔جبکہ وہ دوڑ کر اسکے نزدیک اگیا۔۔۔وہ فٹھ پاتھ ۔۔پر سر نیچے جھکائے۔۔اب بھی تیز تیز چل رہی تھی۔

یار اتنا غصہ۔۔ادھ گھنٹہ ہی تو لیٹ ہوں۔۔۔" اسنے معصومیت سے کہا۔۔ جبکہ وش نے کھا جانے والی نظروں سے اسے گھورا۔۔۔

ایک گھنٹہ۔" وہ بولی۔۔۔تو اسنے ہلکی سی سمائل دی اچھا گھر چلو۔۔۔کیوں ۔۔۔دوڑی جا رہی ہو۔۔۔" اسنے اسکا ہاتھ تھام کر روکا جو وش نے۔۔کھینچ کر چھوڑوالیا۔۔

اگر تم نے میرا ہاتھ پکڑا تو میں شور مچا دوں گی۔۔۔ کہ یہ آدمی۔۔ مجھ سے زبردستی کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔"

اے لڑکی شوہر ہوں تمھارا۔۔"وہ اسکی بات پر حیران ہی رہ گیا۔۔

پوری دنیا کو تو نہیں پتا" اسنے دل جلانے والی مسکراہٹ اسکی طرف اچھالی ا۔۔۔

اووووائی سی"شاہ نے پر سوچ نظروں سے اسکے ہاتھ میں موجود رومال کو دیکھا۔۔۔اور پھر اسکے ہاتھ سے کھینچ کر۔۔۔رومال کو اپنی انکھوں پر باندھ کر وہ اچانک ہی روڈ۔۔کے بیچ میں جا کر کھڑا ہو گیا۔ یہ سب اسنے اتنی جلدی کیا کہ وش سمجھ ہی نہ سکی۔۔۔ گاڑیاں اسکے ارد گرد سے گزر رہی تھیں۔ وہاں موجود ایکا دوکا لوگ یہ نیا تماشہ دلچسپی سے دیکھ رہے تھے۔۔۔

شاہ یہ کیا حرکت ہے۔" وش فٹ پاتھ پر کھڑی چلائی۔ دل جیسے ایکدم ہی ہوا ہونے لگا۔۔۔ ہاں وش کو اسکی فکر ہو رہی تھی۔۔۔ مگر ابھی وہ اس جزبے کو خود سمجھ نی رہی تھی تو کیا نام دیتی۔۔۔

جبکہ شاہ تو ہاتھ پھیلائے سکون سے ایسے کھڑا تھا۔۔۔ جیسے اسے یقین ہو کوئی گاڑی اسے نہیں کچلنے والی۔

اسکی مسکراہٹ وش کا دل جلانے کے لیے کافی تھی۔۔

" سے یو لو می۔۔۔ میں تبھی وہاں آؤ گا ورنہ آج آر یا پار

شاہ پلیز یہ کیا حرکت ہے۔" اب وہاں۔۔ گاڑیاں رک رہیں تھیں لوگ اس پگل آدمی کو مزے سے دیکھ رہے تھے جبکہ وش عجیب شرمندگی کا شکار تھی

۔۔۔ دل تو کیا سر ہی پھاڑ ڈے۔۔۔ بے ہودہ انسان۔۔۔ کہاں کھڑا ہو کہ کیسی باتیں کر رہا تھا

وش" شاہ نے۔ اسے پکارا۔۔۔ کہیں چلی ہی نہ جائے۔۔

میم پلیز جو ر کہہ رہے ہیں آپ انکی بات مان لیں ورنہ روڈ بلاک ہو جائے گا ۔۔۔" ایک سکول بوائے اسکے پاس آکر اپنے دانتوں کی نمائش کرتا ہوا بولا

جبکہ وش کا تو دماغ ہی گھوم گیا۔۔۔ وہ فٹ پاتھ پر سے نیچے اتری۔۔۔

گھر چلیں سب اچھے سے بتاو گی۔" اسکے بوٹ پر اپنا پاوں مارتے ہوے وہ سرخ چہرے سے بولی۔۔۔ اور اسکی انکھوں پر سے رومال کھینچ لیا۔۔۔ جبکہ شاہ کراہ کر رہ گیا۔۔۔

رومال اتارتے ہی۔۔ اسنے ہجوم کی طرف مسکراہٹ اچھالی۔۔ جبکہ وش اسکا ہاتھ کھینچ کر وہاں سے نکل کر۔۔ پیچھے یونیورسٹی کی طرف چلنے لگی۔۔۔۔

خیال سے برو۔۔۔ تیور ٹھیک نہیں ہیں۔۔۔" ایک منچلے نے سدا لگائی۔۔۔ جبکہ وہ قہقہ لگا اٹھا۔۔۔ اور وش خفت سے سرخ پڑ گئی۔

گھر میں شادی کی تیاریاں۔۔ ایکدم ہی شروع ہو گئیں تھی۔۔۔ وہ تو حیران تھی کب شہریار نے گھر والوں سے بات کی۔۔۔ اور کب ان لوگوں نے پلین ترتیب دیے۔۔ ماہروخ بہت خوش تھی ایک ماہ پہلے ہی اسنے گھر میں ڈھولک رکھ لی تھی سوسائیٹی کی سب ہی لڑکیاں آجاتی تھیں۔۔۔ اور پھر۔۔ وہ لوگ اسے بیچ میں بیٹھا کر۔۔ خوب شوغل لگاتے جبکہ وہ اب تو مزید شہریار سے گھبرانے لگی تھی اسکی شوخیاں دن بدن بڑھتی جارہیں تھیں۔۔۔

شادی کی تیاریوں میں وہ دورید کو سرے سے بھلا چکی تھی۔۔۔وہ اپنی خوشیوں میں مگن تھی آنے والے کل کو جانے بغیر۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جمعے کی شام تھی۔۔اور اتنی خوبصورت شام تو۔۔شاید ہی اسکی زندگی میں کبھی آئی ہو۔۔۔۔وہ مایوں کے جوڑے میں تیار۔۔۔کھڑی تھی۔۔۔ہلکے لیمن کلر کے کام دار شرارہ شرٹ۔۔۔میں پاوں کو نفیس سے خوصے میں قید کیے۔۔۔پھولوں کے زیور اور لائٹ میکپ میں سجی سنوری وہ بہت حسین لگ رہی تھی۔۔۔کوئی پہچان ہی نہیں سکتا تھا۔۔یہ وہ آبش ہے جو ہر وقت سادہ سے حلیے میں رہتی تھی۔۔۔اسکے لمبے سلکی بال بھی آج پورے کھولے تھے۔۔۔

وہ آئینے میں اپنا عکس دیکھ رہی تھی کہ دروازے پر کھٹ پٹ ہوئی۔۔ اور شہریار جلدی سے دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا اور جلدی سے اپنے پیچھے دروازہ بند کر دیا۔۔

آبش اسے دیکھ کر مسکرائی۔۔۔ کیوں کے وہ منہ کھولے حیرت سے اسکو دیکھ رہا تھا۔۔۔

سوری میم میں تو اپنی معصوم سے حسینہ کے روم میں آیا تھا۔۔۔ مگر۔۔۔" وہ روکا۔۔ اور پر سوچ انداز میں سر کھجایا۔۔۔

شاید میں غلط روم میں آگیا۔۔۔" وہ بھر پور ایکٹینگ کر رہ تھا۔۔۔ آبش کو اسکی ان باتوں سے اور ہی شرم آنے لگی۔۔۔

شہریار۔۔۔" اس سے پہلے وہ باہر نکلتا آبش نے اسے روک لیا۔۔۔

یار یہ تم ہو" اسنے مسکراتے ہوئے اپنے دل پر ہاتھ رکھا۔۔۔لیمن کرتے وائٹ شلوار اور لیمن ہی پرنے میں وہ بھی شاندار لگ رہا تھا۔۔

۔۔۔۔

ہیوی ہو گیا نہ۔۔ہم نے ماہروخ کو منع بھی کیا تھا" وہ کنفیوز سی خود کو دیکھتے ہوئے بولی۔۔تو شہریار۔۔۔اسکے نزدیک آ گیا۔۔اور پھولوں کے گجرے ۔۔اور چوڑیوں سے سجے ہینائ ہاتھ کو تھام کے ہونٹوں سے چھو لیا۔۔۔ آبش تو اسکی حرکت پر سن سی ہو گئ۔۔۔

میرے دل پر بجلیاں گیرا۔رہی ہو یار۔۔۔کیسے روکوں خود کو" وہ محبت لوٹاتی نظروں سے اسے دیکھنے لگا جبکہ آبش سرخ پڑ گئ۔۔۔

اتنے دن ہو گئے تھے تمھیں دیکھے ہوئے۔۔۔"اسنے آبش کے ہاتھ کو نرمی سے انگوٹھے کی مدد سے سہلاتے ہوے منہ بسورا۔۔۔

آج اس ماہ روخ سے آنکھ بچا کر۔۔۔سٹور روم میں ملنا ہے تم نے مجھ سے" شہریار نے فرمائش کی۔۔۔

مگر۔۔۔ہم کیسے۔۔۔وہ لوگ نہیں چھوڑ تیں۔"آبش بے بسی سے بولی۔۔

مجھے نہیں معلوم آج تم مل رہی ہو اور اسی حولیے میں تا کہ کھل کے تمھاری تعریف کر سکوں۔"اسنے حکم سادر کیا اور روم سے باہر نکل گیا۔۔جبکہ وہ ۔۔اسکی بے تابیوں پر مسکرائے بنا نہ رہ سکی۔۔۔

مشکل سے ہی سہی مگر وہ وش کو ملتان لانے میں کامیاب ہو ہی گیا۔۔ تھا۔۔ وہ نہیں جانتا تھا وہ کیوں اتنا گھبرا رہی ہے آئیر پورٹ جاتے ہوئے۔۔۔ شاہ کو وش کی آنکھوں میں عجیب سا خوف محسوس ہوا۔۔۔ اور پہلی بار وہ کسی بچے کی طرح اسکا ہاتھ تھام کے چہرہ ڈھانپ کے اسکے ساتھ چل رہی تھی۔ شاہ کو ۔۔ حیرت کے ساتھ ساتھ خوشی بھی ہوئی۔۔ جب وہ دورید کے بنگلے میں پہنچے تو۔۔ وش دوبارہ سے نارمل ہو گئ۔۔ بنگلہ تھا بھی بہت خوبصورت۔۔۔۔

دو دن اسے یہاں آئے ہوے ہو گئے تھے۔۔۔

مگر حیرت کی بات یہ تھی کہ جس گھر اور لڑکی کے بارے میں دورید نے بتایا تھا۔ اسکی تو شادی تھی۔۔۔ اور وش بھی ضد کر رہی تھی اس شدی میں جانے کے لیے۔۔۔

اب بھلہ بغیر انویٹیشن کے وہ کیسے جاسکتے تھے۔۔وش کو تو شاہ نے ڈانٹ کر چپ کرادیا اور وہ اتھجا جن اب روم میں بند تھی مگر شاہ کو اب دورید کا معملہ کچھ گڑبڑ لگ رہا تھا۔ وہ اس بارے میں دورید کو آگاہ کرنا چاہتا تھا مگر۔۔ اسکا فون ہی نہیں لگ رہا تھا۔۔۔

۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیا ہے یار باہر نکلو۔۔ تمھارے باپ کا ملازم نہیں ہوں جو تمھیں کھانا بنا بنا کے کھیلاوں۔۔ اوپر سے نواب زادی کو امجد کے ہاتھ کا بھی نہیں پسند آرہا ۔۔"شاہ۔۔۔وش کی حرکتوں سے شدید عاجز آچکا تھا۔۔۔

اسکے نخرے ہی نہیں ختم ہونے کا نام لے رہے تھے۔۔۔

وش باہر نکلو۔۔۔"۔وہ غصے سے چینخا۔۔۔وش جو دروازہ کھولنے ہی اٹھی تھی۔۔۔اسکے چینخنے پر ایکدم خوف ذدہ ہو گئ۔۔دو ماہ کے عرصے میں۔۔۔ وہ پہلی بار اسکا غصہ دیکھ رہی تھی۔۔۔

اسنے ڈرتے ڈرتے کمرے کا دروازہ کھولا۔۔۔تو وہ باہر موجود نہیں تھا۔۔ سوکھ کا سانس لیتے ہوے اسنے باہر قدم رکھا۔۔کے سائڈ سے شاہ نے اسکی کلائ کھینچی اور اسی کے روم میں اندر لے آیا۔۔۔غصے سے دروازہ بند کر کے اسنے اسے بیڈ پر پٹخا۔۔۔۔

وش کو اسکی آنکھوں سے وحشت سی ہونے لگی۔۔۔دو ماہ میں ایک بار بھی اسنے اسکے کمرے میں آنے کی کوشش نہیں کی تھی۔۔اور جب سے وہ یہاں آئے تھے۔۔تو اپنے اپنے روم میں ہی رہتے۔۔۔۔ مگر آج شاہ کی حرکت وش کے دل کی دھڑکن بھڑا گئ۔۔۔۔

میں۔۔۔ میں باہر آرہی تھی۔۔۔ کھا۔۔۔ کھانا کھانے" وہ جھجھکتے ہوئے اٹھی۔۔۔ تو شاہ نے اسے دوبارہ بیڈ پر دھکا دے دیا۔۔۔

وہ پیچھے گیری۔۔۔ ابھی وہ اٹھتی کہ شاہ اسپر جھک آیا۔۔۔ وش سانس روکے اسے۔۔ دیکھ رہی تھی۔۔۔ کمرے میں کھڑکی سے آتی صرف چاند کی روشنی تھی۔۔۔ ہلکے ہلکے اندھیرے میں اسے شاہ سے خوف آنے لگا۔۔۔

اب تمھیں کھانا تبھی ملے گا جب تم خود کھانا بناو گی۔۔۔ اور جتنے دن۔۔ میں نے تمھیں کھلایا ہے۔۔ مجھے ابھی اسی وقت۔۔ اتنے دنوں کا معاوضح چاہیے" چہرے پر سنجیدگی طاری کیے۔۔۔ وہ اسکے زرد چہرے کو دیکھ رہا تھا۔۔

میں۔۔۔ میں کیسے معاوضح دے۔۔۔ سکتی ہوں" وہ روہانسی ہو گئ۔۔۔

میں بتاتا ہوں۔۔۔۔" اسنے وش کو کھینچ کر اپنے مقابل۔ کھڑا کر لیا۔۔۔ شاہ

کے کھینچنے کی وجہ سے اسکا دوپٹہ ۔۔اسی کے پاوں میں الجھ کر اس سے دور ہو

گیا اور یہ پہلی بار تھا جب وش کو شدت سے اس دوپٹے کی اہمیت کا اندازہ

ہوا۔۔۔۔

شاہ اپنی پسند سے اسکے لیے کپڑے لاتا تھا۔۔۔

اس وقت بھی وہ ڈارک ریڈ کلر کے ڈریس میں شاہ کے لیے امتحان بنی کھڑی

تھی۔۔۔۔ شرٹ کا گلہ گھیرا ہونے کی باعث۔۔۔وش کنفیوز سی ہو رہی تھی

۔۔۔۔۔

شاہ تو اسے تنگ کر رہا تھا۔۔۔۔ تھوڑا بہت روب جما کر وہ اسے ۔۔ تنگ کرنا

چاہتا تھا۔۔۔ مگر معلوم نہیں تھا کے خود ہی پھنسے گا۔۔۔۔

شاہ نہیں" وہ اسکی گردن پر جھکنے لگا۔۔۔ جبکہ وش نے آنسووں کے درمیان اسے روکنا چاہا۔۔ مگر شاہ کو اسکی یہ ٹوک ایک آنکھ نہ بھائی۔۔۔ اسنے غصے سے اسکو گھورا۔۔۔

اور بازوں میں سختی سے بھینچ کر اسکی گردن پر لب رکھ لیے۔

روک سکتی ہو تو روک لو۔۔" شاہ کے ہاتھ اسکی شرٹ کی ڈوریاں کھول رہے تھے۔۔ جبکہ وش بے بس سی۔ اسکے ہلکے سے دھکے پر ہی بیڈ پر جا گیری۔ اسکی گرم سانسیں اپنی شاہ رگ پر محسوس کرتے ہوے اسنے سختی سے انکھیں بند کر لیں۔

مہندی کا فنکشن بھی تمام ہو گیا۔ دو دن بعد بارات تھی۔۔۔ آبش۔۔۔ کے چہرے پر۔۔۔ قوس قزاح کے رنگ بکھرے ہوے تھے جو اسے مزید خوبصورت بنا رہے تھے۔۔۔ وہ شہریار سے ملنے نہیں گئ تھی تبھی۔۔۔ وہ اس سے خفا تھا مگر اسے یقین تھا وہ اسے منا لے گی۔۔۔

زندگی اب نیا ٹرن لینے والی تھی۔۔۔ شاید مزید خوبصورت ہونے والی تھی۔۔۔ من چاہے ہمسفر کے ساتھ۔۔۔۔

وہ ابھی سے۔۔ آنے والے کل کا سکون اپنے اندر اترتا۔ ہوا محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔

آج اسے اپنی ماں کی کمی بھی شدت سے محسوس ہوئ حلانا کہ تائ ماں۔۔ یا گھر کے کسی فرد نے اسے اس کمی کو محسوس کرنے کا موقع نہیں دیا تھا مگر وہ ماں تھی۔۔۔ اسکی یاد تو مرتے دم تک آبش کے ساتھ رہنے والی تھی۔

کھڑکی میں کھڑی وہ چاند کی ٹھنڈک کو محسوس کر رہی تھی۔۔۔ایک پل کے لیے اسے دورید کا بھی خیال آیا۔۔۔مگر۔۔بے فائدہ۔۔اگلے پل شہریار کا خیال دورید کے خیال پر بھاری پڑ گیا۔۔۔

اور ہو سکتا ہے وہ اس سے۔۔فلرٹ کر رہا ہو۔۔بھلہ ایک ایکٹر اسکے علاوہ کر بھی کیا سکتا تھا۔۔۔

آبش کو سب سے زیادہ چیڑ اسکے پیشے سے ہی تھی۔۔۔اور اسکے بعد اسکی ڈرنک کی عادت۔۔۔اور پھر اسکا عجیب و غریب انداز۔۔۔

جبکہ اسکے شہریار میں ایسی کوئی برائی نہیں تھی۔۔وہ ایک مخلص اور سچا۔۔انسان تھا۔۔جو رشتوں کو سمجھتا تھا۔۔۔اپنے رشتوں کو لے کر حساس تھا۔ اور سب سے بڑی بات اس سے بے پناہ محبت کرتا تھا۔۔۔

اور وہ سے بھی دور ید۔۔۔ آبش۔ کی نظر میں ایک بہت بڑا انسان تھا۔۔ اتنا امیر کبیر۔۔۔ بھلہ آبش اسکی عمارت۔۔ کا مقابلہ کر سکتی تھی۔۔۔

نہیں۔۔ بلکل نہیں۔۔ وہ کوئ وی آئ پی زندگی نہیں چاہتی تھی۔۔۔ سادہ سی پر سکون زندگی کی خواہش تھی جو پوری ہونے والی تھی۔۔

آئیر پورٹ سے باہر نکل کے اسنے شاہ کی گاڑی کو ایک پل کے لیے۔۔ بس ایک پل کے لیے تلاشنا چاہا تھا۔۔ مگر گاڑی کہی نہیں تھی۔۔۔

وہ ادھر ادھر دیکھے بغیر باہر کیطرف دوڑا۔۔۔۔

جب شاہ نے اسے اطلاع دی۔۔۔ وہ سب چھوڑ کر پاکستان پہنچا تھا۔۔ مگر اسکا دل کہہ رہا تھا وہ دیر کر چکا ہے۔۔۔۔

جبکہ دماغ اس بات کو قبول کرنے کے لیے تیار نہیں تھا... اسکا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا۔ دوڑنے کی وجہ سے اسکی سانسیں پھول رہیں تھیں۔۔۔وہ لمبی سڑک پر بھاگ رہا تھا۔۔۔ حولیہ اسکا بلکل بگڑ چکا تھا۔۔۔۔کچھ وہ نشے میں بھی تھا۔۔۔۔

غصے سے رگیں بھی تنیں ہوئ تھیں۔۔۔سامنے سے آتی گاڑی اسی کی تھی۔ ۔گاڑی اسکے قریب رکی۔۔۔۔

کیا پاگل پن ہے یہ "شاہ کو اسکی اس حرکت پر شدید غصہ آیا کہ وہ اسکا انتظار پانچ منٹ بھی نہیں کر سکا۔۔۔اور جیسے دوڑ کر تو اسنے پہنچ جانا تھا۔۔۔

باہر نکلو" سرد لہجے میں کہا گیا شاہ خاموشی سے باہر نکلا دورید ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا۔۔۔ یہ تو شکر ہے شاہ دوسری طرف سے جلدی سے بیٹھ گیا تھا۔۔۔ ورنہ جس سپیڈ سے اسنے گاڑی آگے بڑھائ تھی۔۔۔لازم وہ اس سڑک پر

ٹیکسی کے دھکے کھا رہا۔ ہوتا۔۔ ٹو ہنڈرڈ کی سپیڈ سے دورید کی سرخ اوڈی روڈ پر دوڑ رہی تھی۔۔۔ ایک دوبار ایکسیڈنٹ ہوتے ہوتے بچا۔۔۔

دورید ریلکس یار۔۔"شاہ۔نے زندگی میں پہلی بار اسکی ایسی حالت دیکھی تھی کے وہ اپنے آپے میں ہی نہیں رہا تھا۔۔۔ حیرت کی بات تھی۔۔ دورید نے۔۔ اپنے آپ کے علاوہ کسی سے محبت کی تھی۔۔۔ مگر اس وقت اسکا جنون کوئ۔۔ محبت نہیں لگ رہا تھا۔۔۔ وہ تو عشق لگ رہا تھا جو دورید کو اندر ہی اندر مفلوج کر رہا تھا۔۔ پہلی بار اسے اپنے اندر کسی بات کا خوف محسوس ہوا تھا۔۔۔ اگر۔۔۔ وہ اسکی نہ رہی۔۔ تو۔۔۔۔

اور اس تو کے آگے صرف اور صرف شہریار کی موت تھی۔۔۔

وہ پہلی لڑکی تھی ۔۔ جس کو اسنے چاہا تھا ۔۔۔ دل کے تمام تر سچے جزبوں کے ساتھ ۔ اور وہ لڑکی ۔۔ اسے دھوکہ نہیں دے سکتی وہ دورید کی تھی ۔۔ اور دورید کی ہی رہے گئ ۔۔۔

آج اسے اپنے ہی کہے گئے ان جملوں کی نفی کرنی پڑی ۔۔۔ جو اسنے ایک انٹرویو کے درمیان ۔۔ ہوسٹ سے کہے تھے ۔۔ کہ سید دورید بخت کے سامنے آئینہ ۔۔۔ اور لڑکی رکھ دی جائے تو وہ آئینے کو چنے گا لڑکی کو نہیں کیونکہ اسے خود سے عشق ہے ۔۔۔ اپنے نام سے اپنے کام سے ۔۔ اپنے چہرے سے ۔۔۔ اسے عشق تھا ۔۔۔ مگر کیا ۔۔۔

یہ عشق جو اسے خود سے تھا ۔ پاش پاش ہو گیا ۔۔۔ اور ۔۔ صرف آبش اسکے لہو میں ۔۔۔ اتر گئ ۔۔۔ ہاں وہ آج کہہ سکتا تھا ۔۔ سید دورید بخت آئینے کے بجائے آبش کو چنتا سو بار چنتا ۔۔۔۔

چلتی گاڑی میں سے۔۔ اسنے ہال کو دیکھ کر چھلانگ لگادی۔۔۔ اور اندر کی جانب دوڑا اس وقت اسے کچھ نظر نہیں آرہا تھا وہ صرف اسکو دیکھنا چاہتا تھا

آبش برائیڈل روم میں ہے۔۔ تم جاو باقی میں۔ سمبھال لوں گا" شاہ نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوے کہا۔۔۔

وہ سعادت مندی سے سر ہلاتا۔۔۔ برائیڈل روم کا دروازہ کھول کہ۔۔ اندر داخل ہوا۔۔۔ اور جیسے اسکی ہمت جواب دے گئ۔۔۔

وہ ایک ٹیک اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔ جو سامنے آئینے میں اسے ہی دیکھ رہی تھی ۔۔۔ اسکی آنکھوں میں خوف تھا۔۔۔ جبکہ دورید کے دیوانگی

آبش شہریار۔۔۔اسکے نام کے آگے شہریار کا نام جڑ چکا تھا۔۔۔دل پر سکون سا ہو گیا تھا۔۔۔

وہ برائیڈل روم کے آئینے میں اپنے عکس کو دیکھ رہی تھی ۔۔جو اناری لہنگے کرتی اور بھاری دوپٹے۔۔میکپ۔۔میں۔۔۔کوئی اپسرا کا عکس لگ رہا تھا بالوں کا خوبصورت ہائیر سٹائل۔۔آج اسے منفرد بنا رہا تھا پہلی بار ہئیر سٹائل .. جو بنایا تھا

چوڑیاں شہریار کے نام کی مہندی۔۔۔۔وہ بہت خوش تھی۔۔۔بہت زیادہ

اسکے گلے میں موجود نیکلس اسے چبھ رہا تھا۔۔وہ اسی کو ٹھیک کر رہی تھی کے آئینے میں دورید کا عکس ابھرا۔۔۔اور اسی لمحے اسکے ہاتھ سے نکلس چھوٹ۔۔۔گیا۔۔۔۔

نیکلس زمین پر گرتے ہی اپنی قدر و قیمت کھو چکا تھا۔۔۔اسکے نگ باہر نکل آئے تھے۔۔۔۔آبش نے ایک نظر نیکلس کو دیکھا۔۔تو دل جیسے تڑپا۔۔۔ کتنا قیمتی تھا یہ اسکے لیے کتنی محنت کی ہو گئ۔۔شہریار نے اسکے گلے میں اس نیکلس کو سجانے کے لیے۔۔۔۔

آنکھوں کے گوشے بھیگ گئے۔۔۔۔

دورید آگے۔۔بھڑا۔۔۔اور پاوں کے جوتے سے اس نیکلس پر وزن دے کر اسکو دو ٹکڑوں میں تقسیم کر دیا۔۔۔آبش تو ساکت رہ گئ۔۔۔۔۔

آہ۔۔۔"منہ سے سسکی نکلی۔۔۔۔اور وہ اسکے قدموں میں بیٹھ گئ۔۔۔کیا عجیب منظر تھا۔۔وہ دو ٹکے کے نیکلس کے لیے اسکے قدموں میں ڈھیر ہوئ اپنے قیمتی آنسو گوا رہی تھی۔۔کوئ تو اسے بتاتا۔۔۔دورید بخت۔۔اسکے قدموں میں ایسے ہزاروں نیکلس ڈھیر کر دیتا۔۔۔۔

مگر اس وقت آبش پر اسے غصہ آنے لگا۔۔اسنے اسکے دونوں بازوں سے پکڑ کر اپنے مقابل کیا۔۔اور جھنجھوڑ ہی دیا۔۔۔۔

دھوکہ دے رہی تھی مجھے۔۔۔کہا تھا نہ تم میری امانت ہو"وہ ایک ایک لفظ چبا چبا کے بولا۔۔۔۔

جبکہ آبش تو بے قابو ہی ہو گئ۔۔۔ایک جھٹکے سے خود کو اسکی گرفت سے آزاد کرایا۔۔۔

ہم صرف شہریار کے ہیں۔۔۔۔انکے نکاح میں ہیں ہم۔۔۔۔۔

ہم اور کسی کے نہیں ہو سکتے۔۔۔۔آپکو صرف دوسروں کو تکلیف دینا آتی ہے۔۔۔کتنے خوش تھے ہم کے آپ ہماری زندگی میں نہیں تھے۔۔۔

" عزاب کی طرح مسلط ہو گئے ہیں آپ ہم پر

چٹاخ" زوردار طمانچے سے آبش کی آواز روکی۔۔۔

" کیا بولی۔۔دوبارہ بول زرا۔۔۔۔نکاح کر لیا تو نے اس سے

دورید کے تھپڑ سے ہی نہیں وہ سمبھلی تھی کہ وہ اسکی گردن۔۔دبا چکا تھا۔۔

آبش کو اپنا سانس روکتا محسوس۔۔۔

ہوا۔۔۔۔اسوقت وہ کہیں سے بھی ایک ہڑھا لکھا شخص نہیں لگ رہا تھا

ہیں سالی۔۔۔کہا تھا نہ تو صرف میری ہے۔۔۔پھر بھی نکاح کر لیا۔۔اس حرامخور سے "۔۔۔وہ دھاڑا۔۔جبکہ آبش کا چہرہ زرد پڑنے لگا۔۔۔۔آنکھوں سے آنسو بھل بھل بہنے لگے۔۔۔۔

دورید۔۔۔"شاہ چینختے ہوے۔۔اسکی طرف بڑھا۔۔۔اور آبش کی گردن اسکے مظبوط شکنجے سے آزاد کرانا چاہی جو وہ چھوڑ نہیں رہا تھا۔۔آبش کے ہونٹ نیلے ہونے لگے۔۔۔شاہ نے۔۔۔دوید کے منہ پر مکا مارا۔۔جس کی وجہ سے اسکی گرفت ڈھیلی۔۔ہوئ۔۔۔

آبش "شہریار شور کی آواز پر اس طرف آیا۔ تھا۔۔۔۔آبش کو دیکھ کر اسکی طرف بڑھا جو کھانس رہی تھی۔۔۔پل کے پل میں پورا برائیڈل روم اس تماشے کو دیکھنے کے لیے بھر چکا تھا۔۔۔۔

چھوڑ مجھے۔۔۔۔" دوریدچینخا مگر شاہ نے اسکو آزاد نہیں کیا۔۔۔ جبکہ شہریار نے سب سمجھتے ہوئے استحقاق سے آبش کے نازک کندھوں پر اپنا ہاتھ رکھ کے گویا۔۔ اعلان کیا کہ وہ اسکی ہے۔۔۔۔

کمینے۔۔۔۔" دورید کی دھاڑ پر۔۔۔ وہاں سب کو ہی سانپ سونگ گیا۔۔۔

دورید۔۔۔ چل یہاں سے۔۔۔" شاہ نے اسکو قابو کرتے ہوئے باہر نکالنا چاہا ۔۔ مگر وہ تیار ہی کہاں تھا۔۔ مچل مچل جا رہا تھا۔۔۔۔

کبھی خوش نہیں رہو گئ تم۔۔ کبھی بھی نہیں تمھاری ساری خوشیاں مجھ سے جوڑیں ہیں۔۔۔۔

یہ۔۔۔ حرام زادہ۔۔۔ تمھیں کبھی خوش نہیں رکھے گا۔۔۔۔ تڑپو گئ ۔۔۔۔ تڑپو گی۔۔۔۔۔۔ "

وہ چینختا رہا۔۔۔ جبکہ شاہ۔۔ اسلو تیچ لر باہر۔۔۔ لے آیا۔۔۔ لوگوں نے جی بھر کے تماشہ دیکھا۔۔ جبکہ آبش شہریار کے گلے لگ کر۔۔۔ خوب رو رہی تھی۔۔۔ دوريد کی بد دعائیں اسے بری طرح اندر سے ہلا گئیں۔۔۔

شاید وہ بہتر کی تلاش میں تھا اور

ہم تو اچھوں میں بھی نہیں۔۔۔۔

اسنے اپنے بیٹے کیطرف دیکھا۔۔۔۔ جو بخار میں پھونک رہا تھا۔۔۔

اسکی پلکوں کی باڑ سے آنسو ٹوٹ کر اسکے بیٹے کے سرخ و سفید چہرے پر گیرے۔۔۔

تو اسکا بیٹا کسمسایا۔۔ اور رونے لگا اسنے دو سال کے بلاج کو اپنے سینے میں بھینچ لیا۔۔۔۔

ماہ روخ اب تک نہیں آئی تھی۔۔۔ اور بلاج کی حالت بگڑتی جا رہی تھی ۔۔۔

سرکاری ہسپتال کے کوریڈور میں وہ بے بس بیٹھی تھی۔۔۔ اسنے اپنی مٹھی میں دبے چند روپوں کو غور سے دیکھا۔۔

وہ اتنے روپے ہرگز بھی نہیں تھے۔۔۔ کہ وہ کسی اچھے ہسپتال میں اسکا علاج کرا سکتی۔۔۔۔

اسے سامنے سے ماہ روخ آتی نظر آئی تو وہ اٹھ کر اسکی طرف بڑھی۔۔۔

ابھی ڈاکٹر نہیں آئے ہیں۔۔۔ نرس کہہ رہی ہے۔۔۔ ایک ڈیڈ گھنٹے انتظار کرنا پڑے گا۔۔" ماہ روخ نے اپنی چادر سے۔۔ماتھے کا پسینہ پونچھتے ہوے اسے بتایا۔۔

مگر۔۔۔ بلاج کا بخار تیز ہو رہا ہے۔" وہ بے بسی سے رو دینے کو تھی۔۔۔

ماہروخ کو آبش کی حالات دیکھ کر افسوس ہونے لگا۔۔ کاش آج اسکا بھائی زندہ ہوتا تو۔۔ شاید حالات کچھ اور ہوتے۔۔۔

چلو۔۔" ماہروخ نے اسے باہر کیطرف چلنے کا اشارہ کیا۔۔ مگر وہ اپنی جگہ سے انچ بھی نہ ہلی وہ جانتی تھی ماہروخ کسی پرائویٹ ہوسپیٹل لے جائے گی ۔۔ اور پھر آگے وہ دونوں سارا مہینہ کیسے گزارا کریں گی۔۔۔

وہ بغیر کچھ کہے دوبارہ۔۔ بینچ پر جا کر ٹک گئی۔۔۔ جبکہ۔۔۔ ماہروخ اسے گھور کر رہ گئی۔۔۔

بلاج کا بخار سے تپتا وجود۔۔۔اسے بے قل کر رہا تھا۔۔

اسنے اپنے بیٹے کو سینے میں بھینچ لیا۔۔اور چپکے چپکے کئ آنسو۔۔آنکھوں سے بہنے لگے۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

گڈ ایوننگ میم۔۔۔"ڈاکٹر ایرم نے سامنے سے آتی مسز راحت سے اٹھ کر مصافحہ کیا۔۔۔

آج آپکو آنے میں شاید دیر ہو گئ۔۔۔میں کافی دیر سے آئی ہوئ تھی۔۔۔

"مسز راحت نے اپنے مخصوص شائستہ لہجے میں۔۔۔کہتے ہوے ڈاکٹر ایرم

کا خفت زدہ چہرہ دیکھا۔۔ انکا ہرگیز بھی انھیں شرمندہ کرنے کا مقصد نہیں تھا مگر چونکہ غلطی ڈاکٹر کی ہی تھی تبھی وہ خاموش ہو گئ۔۔۔

آپ کچھ لیں گئیں۔۔۔"ڈاکٹر نے مسز راحت کو بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوے ۔اخلاق نبھایا۔۔ حالانکہ وہ جانتی تھی وہ کچھ نہیں لیں گئیں

ارے نہیں آپ زحمت مت کریں میرا کام تو ہو گیا ہے۔۔۔

یہ کچھ رقم رکھ لیں۔۔۔"ڈاکٹر ایریم نے انکے ہاتھ سے پیسے۔۔ لے کر سائیڈ پر رکھ دیے اور مسکرا کر اپنی چیئر پر بیٹھ گئیں۔۔۔

پیچھلے دو سال سے شگفتہ راحت۔۔۔ سید راحت کی بیگم۔۔۔ یہاں آتی تھی ۔۔۔ اور یہاں پر آنے والے بہت مجبور اور بے کسوں کی۔۔۔ مدد کرتی

تھیں۔ مریضوں سے ملاقات بھی کرتیں تھی۔۔۔ مریضوں کی خیر خیریت ۔۔ معلوم کرکے انھیں دلی سکون ملتا۔۔ تھا۔۔۔

یہاں پر موجود تقریبا سبھی ڈاکٹرز ان سے واقف تھے۔۔۔

ڈاکٹر ایرم کے ساتھ انکی اچھی جان پہچان تھی۔۔۔۔

وہ چند رسمی سی باتیں کرکے۔۔۔ وہاں سے اٹھیں۔۔ ملازمہ انکے ساتھ تھی ۔۔ ڈرائیور بھی پیچھے پیچھے آرہا تھا۔ وہ کوریڈور سے گزرتے گزرتے۔۔۔ ایکدم رک کر سامنے دیکھنے لگی۔۔۔۔

ایک لڑکی ہاتھ میں۔۔ اپنے بچے کو تھامے۔۔ رو رہی تھی جبکہ اسکے ساتھ کھڑی لڑکی۔۔ نرس سے کوئی بات کر رہی تھی۔۔۔ وہ انکی طرف بڑھیں ۔۔۔ اور اس لڑکی کے کاندھے پر ہاتھ رکھا۔۔۔

آنسوؤں سے تر چہرہ اٹھا کر آبش نے ان کی طرف دیکھا۔۔۔

کیا ہوا بیٹی رو کیوں رہی ہو۔۔" انھیں اسکے خوبصورت مترنم چہرے پر بہت ترس آیا۔۔۔

نرس شگفتہ بیگم کو دیکھ کر ایکدم ٹھٹھکی۔۔۔ سارا اسٹاف ہی ان سے واقف تھا وہ بہت مہربان خاتون تھیں۔۔۔

وہ لڑکی کچھ نہیں بولی تو انھوں نے نرس کیطرف سوالیہ نظروں سے دیکھا

۔۔۔

میم۔۔۔ ابھی ڈاکٹر ایرم بیزی ہیں۔۔۔۔ انھوں نے کہا ہے۔۔ آدھے گھنٹے تک پیشنٹس بھیجنا شروع کروں اور یہ محترمہ کب سے ضد کیے جا رہی ہیں ۔۔ کہ ہمیں اندر جانے دیں۔۔۔ میں کیا کر سکتی ہوں۔۔۔۔ میم مجھے اپنی

نوکری بھی عزیز ہے۔۔اور آپ تو جانتیں ہیں ڈاکٹر ایرم جلد غصہ ہو جاتی ہیں۔۔۔"نرس جھنجھلا کر بولی وہ کچھ کر بھی نہیں سکتی تھی۔۔۔

شگفتہ بیگم کو۔۔ڈاکٹر ایرم پر جی بھر کے غصہ آیا مگر وہ انکے منہ نہیں لگنا چاہتی تھیں۔۔۔۔

میم۔۔۔میرا بچہ بے ہوش ہو گیا ہے۔۔میں صبح سے یہاں آئی ہوئی ہوں ۔۔۔میرے بچے کو بہت تیز بخار ہے۔۔۔اور اب جب ڈاکٹر آ گئی ہیں یہ ہمیں اندر نہیں جانے دے رہی۔۔۔"آبش کہتے ساتھ ہچکیوں سے رو دی ۔۔۔ماہروخ کی بھی آنکھیں نم ہو رہی تھیں۔۔۔بلاج ہی تو اب انکا واحد سہارا تھا۔۔۔

بیٹا آپ رو نہیں آپ میرے ساتھ چلو۔۔۔۔میں کراتی ہوں۔۔۔ آپکے بچے کا علاج اس ہسپتال میں ٹھیک سے ٹریٹمنٹ نہیں ہو گئ۔۔" انھیں بلاج کے خوبصورت معصوم چہرے پر بھی بہت پیار آرہا تھا۔۔۔

آبش خاموشی سے انکے ساتھ ہولی۔اسوقت اسے صرف بلاج کی فکر تھی

۔۔۔۔

وہ اسکی زندگی چاہتی تھی۔۔۔۔اسکے شیر یار کی آخری نشانی۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پرائیوٹ ہوسپیٹل سے باہر نکل کر اسنے تشکر بھری نظروں سے شگفتہ بیگم کیطرف دیکھا جو اسکے سر پر ہاتھ رکھ کے مسکرائیں

بہت شکریا میڈم" اسنے کہتے ہوے انکی جانب وہ چند روپے بڑھائے۔۔۔

۔ابھی میرے پاس اتنے ہی پیسے ہیں باقی میں آپکو جلد دے دوں گی۔۔۔"

شگفتہ بیگم ۔۔۔نے چند پل کے لیے حیرت سے اسکو دیکھا۔۔۔اور پھر اسکے پیسوں والے ہاتھ کی مٹھی بند کر دی۔۔۔

"آو میں تمھیں تمھارے گھر چھوڑ دوں۔۔۔

نہیں نہیں۔۔۔ہم چلیں جائیں گے۔۔آپکو زحمت ہو گی۔۔۔"آبش نے جلدی سے کہا۔۔۔

آبش ہمارا گھر بہت دور ہے۔۔۔ہمیں انکی مدد لے لینی چاہیے"ماہ روخ کی اور شگفتہ بیگم کی زور زبر داستی وہ انکی گاڑی میں سوار ہو گئ۔۔۔اور گاڑی ۔۔۔کچے پکے علاقے کی جانب چلنے لگی۔۔۔۔

کیانام ہے تمھارا" شگفتہ بیگم نے اسکی جانب دیکھا۔۔۔ جو سیاہ چادر میں خود کو اور بچے کو لپیٹے سمیٹی ہوئ بیٹھی تھی۔۔۔۔

آبش۔۔۔۔ش۔ شہریار" اپنے نام کے آگے شہریار کا نام لیتے ہوے اسکا لہجا بوجھل سا ہو گیا۔۔۔

تمھارے شوہر کہاں پر ہیں وہ ساتھ نہیں آئے" شگفتہ بیگم نے اس سے۔۔ اسوقت کا سب سے مشکل سوال پوچھا تھا۔۔۔۔ وہ بے بس نظروں سے انھیں تکنے لگی جبکہ ماہ رخ سر جھکائے بیٹھی تھی۔۔۔۔ بھائ کا ذکر ہی اسکی آنکھوں کو نم کر گیا تھا۔۔۔

ڈیڈ سال پہلے انکی ڈیتھ ہو گئ۔۔۔ تھی" آبش بمشکل بولی تو شگفتہ بیگم نے تاسف سے سر ہلا یا۔

اتنی چھوٹی عمر میں وہ کتنے بڑے دکھ سے دوچار تھی۔۔۔ گاڑی میں۔۔ خاموشی چھا گئ۔۔۔نہ انھوں نے شگفتہ بیگم سے کوئ بات کی نہ ہی شگفتہ بیگم نے اسکے بعد ان سے کوئ سوال کیا۔۔۔ بیس پچیس منٹ کے بعد ماہرو خ نے ایک کچے ٹوٹے پھوٹے گھر کے آگے گاڑی روکوائ۔۔۔باہر سے دیکھنے سے ہی معلوم ہو رہا تھا۔۔۔ یہ گھر فقط ایک کمرے کا ہے۔۔۔۔

شگفتہ بیگم کی نرم طبعیت پر ان دونوں لڑکیوں کا حال خاصا متاثر کر رہا تھا ۔۔۔۔

آپکا بہت بہت شکریا میڈیم۔۔۔ آپ نے ہماری اتنی مدد کی۔۔۔ ویسے تو ہمارا گھر آپکے لائق نہیں مگر ہمیں اچھا لگے گا کہ آپ اندر آئیں کچھ چائے پانی پیے۔۔۔" آبش گاڑی سے نکلتے ہوے بولی ماہروخ نے تائیدی انداز میں سر ہلایا۔۔۔

شگفتہ بیگم کو آبش کا لہجہ بتا رہا تھا۔۔۔ کہ وہ کسی اچھے خاندان کی ہے۔۔۔۔ مگر انکے حالات کچھ اور بتا رہے تھے۔۔۔۔

دیکھو بچوں ابھی تو مجھے جلدی ہے۔۔۔۔ آج میرا بیٹا پیرس سے پانچ ماہ بعد آ رہا ہے۔۔۔ آج تو میں نہیں آسکتی مگر کل پرسو۔۔۔ یا جب بھی مجھے وقت ملا ۔۔۔۔ میں ضرور آوگئ۔۔۔۔ تب تک کے لیے خدا حافظ آپ دونوں اپنا خیال رکھیے گا۔۔۔" وہ نرمی سے انھیں کہہ کر ڈرائیور سے مخاطب ہوئیں

بیٹا بڑی حویلی چلیں۔۔۔" اور ڈرائیور نے گاڑی ریورس کر لی۔۔۔ جبکہ وہ دونوں بھی اپنے گھر کے لکڑی کے دروازے کو دھکیل کر اندر داخل ہو گئیں۔۔

میں نے دال چڑھا دی ہے تم نے بلاج کو دوا دے دی" ماہ روخ دوپٹے سے بے نیاز۔۔ قمیض کے دامن سے ہاتھ پھونچتی اس کمرے میں داخل ہوئی جو انکے گھر کا واحد کمرہ تھا۔۔۔ حسب توقع آبش بلاج کو سینے سے لگائے رونے میں مصروف تھی۔۔۔۔

ماہ روخ اسکے برابر میں بیٹھ گئی۔۔ ان دو سالوں میں انکی زندگی نے کچھ اسطرح کروٹیں بدلیں۔۔۔ تھیں کہ وہ بے بسی سے بس روتی رہ گئیں تھیں۔۔۔۔

ماہ رخ نے اسکے کندھے پر تسلی آمیز انداز میں ہاتھ رکھا تو آبش پلٹ کر اسکے سینے سے لگ گئ۔۔۔۔

کیوں ماہی کیوں۔۔۔۔ایسا ہوا۔۔۔۔شہریار کیوں اتنی جلدی چلے گئے۔۔۔کیوں ہمارا بچہ بے یارو مددگار ہو گیا۔۔۔

ہم نے ایسی زندگی نہیں چاہی تھی۔۔۔۔

ہمارے بیٹے کو دو وقت کا بہترین کھانا میسر نہیں دوا کے لیے پیسے نہیں۔۔۔۔خدا کی قسم ہمارا دل پھٹتا ہے بلاج کو دیکھ کر۔۔۔۔

شہریار چلے گئے۔۔۔تائی اماں تمھیں اور ہمیں چھوڑ گئیں۔۔۔بہت عزیز تھا نہ انھیں اپنا بیٹا۔۔۔تبھی ہمارے غم۔۔۔کو جانے بغیر خود بھی خاموشی سے انکے پیچھے ہو گئیں۔۔۔

اور بابا۔۔۔ تایا۔ جان۔۔۔۔ سب کہاں چلے گئے۔۔۔۔۔

وہ پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی۔۔۔۔۔

بابا تایا جان کا ایکسیڈنٹ ہونا ضروری تو نہیں تھا۔۔۔۔

اللہ جی نے ہمیں ہمیں اکیلا کر دیا۔۔۔۔۔

کاش بابا تایا جان۔ ہوتے۔۔۔۔

کوئی آسرا تو ہوتا۔۔۔۔۔ ہمارے سب چلے گئے ماہ روخ۔۔۔۔ ہم۔۔۔
ہماری تو خیر ہے۔۔۔ تم تمھارا کیا ہو گا۔۔۔۔

حول اٹھتے ہیں ہمارے دل میں سوچ سوچ کر۔۔۔" ماہروخ بھی دلبر دشتہ ہو
گئی۔۔۔۔

اسکے آنسو بھی گالوں پر تسبیح کے دانوں کی طرح ٹوٹنے لگے اسکے پاس اب کوئی لفظ نہیں بچا تھا کہ وہ آبش کو کسی طرح تسلی دیتی۔۔۔اور پھر وہ خود بھی رونے لگی۔۔۔۔

آبش نے اسے یوں روتا دیکھ کر۔۔۔ہمت سے کام لیا۔۔اور اسے چپ کرانے لگی وہ دونوں ہی تو اب ایک دوسرے کا سہارا تھیں۔۔۔۔

آبش ہمیں وہ گھر نہیں بیچنا چاہیے تھا۔۔۔۔کم از کم ہم اپنی چھت کے نیچے ہوتے۔۔۔۔"ماہروخ نے گالوں پر سے آنسو صاف کرتے ہوئے روندھے ہوئے لہجے میں کہا۔۔۔۔

وہ گھر تو تمھارے بھائی پہلے ہی گیروی رکھوا چکے تھے۔۔۔۔" آبش نے آج دوسل بعد اسپر انکشاف کیا تھا۔۔۔

ماہروخ حیرانگی سے اسکے جھکے سر کو دیکھنے لگی مزید کچھ بھی پوچھنے کی اب اس میں ہمت نہیں رہی تھی۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سیاہ audi روڈ پر برق رفتاری سے چل رہی تھی۔۔۔۔

۔۔وہ پانی کی طرح روڈ پر ڈرائیونگ کر رہا تھا۔۔۔اسکا پی آئے اسکے ساتھ ہی تھا۔۔۔اسکی گاڑی کے پیچھے تین گاڑیاں اور تھی۔۔۔۔جو اسکی پروٹیکشن کے لیے ضروری تھی۔۔۔۔

ان دو سالوں میں اسنے انڈیسٹری میں اپنا لوہا بنوا لیا۔۔۔تھا۔۔۔۔اسکے دو سال پہلے اور اب کے کام کرنے کے انداز میں بہت فرق تھا۔۔۔۔۔دو سال پہلے وہ لیمیڈیڈ کام کرتا تھا۔۔۔

انڈسٹری میں اسکا کوئی سکینڈل نہیں تھا۔۔۔ حتیٰ کہ اسنے کبھی انڈسٹری کی کسی موڈل کے ساتھ شوٹ نہیں کیا تھا

مگر آج دو سال بعد اسنے خود پر سے ہر قسم کی پابندی ہٹادی۔۔۔ تھی۔۔۔۔ وہ اب ہر قسم کا شوٹ کرتا تھا۔۔۔ انڈسٹری کی تمام موڈلز کے ساتھ وہ شوٹ کر چکا تھا۔۔۔ اور انڈسٹری میں کچھ نئے چہرے بھی اسی نے متعارف کرائے تھے۔۔۔۔

اسکے سکینڈلز ہر نیوز چینل کی ہیڈلائن بن گئے تھے۔۔۔

نہ صرف پاکستان میں بلکے ہالی وڈ بالی وڈ میں بھی وہ کام کر چکا تھا۔۔۔ اور ہر ملک میں کوئی نہ کوئی سکیںڈل سامنے آجاتا تھا۔۔۔۔

دو سال پہلے وہ صرف بئیر تک محدود تھا۔۔ کہ ٹف ڈیوٹی کے باعث بئیر اسے ریلکس کرنے کا ایک زریعہ تھی۔۔۔۔ مگر اب سب بدل گیا تھا ۔۔۔۔۔ اسکی شخصیت کا سحر آنکھوں کا سرد بے تاثر انداز۔۔۔۔ ہاتھ میں ہمہ وقت سیگریٹ۔۔۔۔ مہنگی شراب کی بوتل۔۔۔۔

اور ہر قسم کا ڈرگز اب اسکی زندگی کا حصہ بن گیا تھا۔

ڈرگز کی عادت اتنی زور آور تھی کہ۔۔۔ اسکی گاڑی کی ڈگی اس قسم کی نشہ آور چیزوں سے بھری پڑی تھی۔۔۔

اسکا پی آئے اچھے سے اسکی اس قسم کی ضرورتوں کا خیال کرتا تھا۔۔۔۔

دو سال پہلے اسکی زندگی میں داخل ہونے والی لڑکی ہی صرف اسکا اہم مقصد تھی۔۔۔ مگر آج دو سال بعد اسکا ہر مقصد اور تعلق صرف پیسے سے جوڑا تھا

۔۔۔۔

وہ جتنا پیسہ کماتا تھا۔۔۔۔ اتنا ہی پیسہ اڑاتا تھا۔۔۔

اس وقت بھی ڈرائیو کرتے ہوئے اسکے لبوں میں سیگریٹ دبی ہوئ تھی ۔۔۔ شدید سیگریٹ نوشی کے باعث اسکے عنابی لب سیاہی مائل ہو گئے تھے۔

۔۔۔

سر چار پانچ دن میں ہمیں بنکاک کے لیے نکلنا ہے۔۔۔۔ وہاں شوٹ سے فارغ ہو کر آپ کو دو ماہ کی ریلیکسیشن مل جائے۔گی" پی آئے نے اسکے وجیہہ چہرے کیطرف دیکھا۔۔ جہاں بڑھی ہوئ بریڈز اسکو مزید سحر انگیز بنا رہی تھی۔۔ بلیک ٹی شرٹ اور بلیک ہی پینٹ میں وہ شاندار لگ رہا تھا۔۔۔۔

ٹی شرٹ کے ہاف بازوؤں میں سے جھلکتے ہوئے اسکے مظبوط بازوؤں

۔۔۔۔۔اسکے ارادوں کی پختگی واضح کرتے تھے۔۔۔۔

یار دو ماہ۔۔۔نو۔۔۔دو مہینے گھر بیٹھ کے میں بوریت کا شکار ہو جاؤ گا۔"
مسلسل نشہ کرنے کے باعث اسکی آواز بھی بھری ہو گئ تھی۔۔۔گاڑی میں

اسکی آواز گونج سی گئ۔۔۔

سر مے بی آپکو ریلیکسیشن کی ضرورت ہے۔۔۔دو سال سے آپ مسلسل

" ورک میں ہیں

اسنے آنکھوں کا زاویہ بدل کے پی آئے کی طرف دیکھا۔۔۔۔جیسے پوچھ رہا

ہو تم سے کبھی مشورہ مانگا ہے۔۔۔۔

پی آئے خاموش ہو گیا۔۔۔وہ بلاوجہ کوئی بات نہیں کرتا تھا۔۔کیونکہ وہ بھلے نشے میں ہو یہ بغیر نشے کے۔۔۔اسکا غصہ کسی صورت میں برداشت کے قابل نہیں تھا۔۔۔

ٹھیک ہے پھر دو ماہ کے لیے۔۔فلیٹ میں انجم کو شفٹ کروادو۔۔۔"اپنی بڑھی ہوئی بریڈز پر ہاتھ پھیرتے ہوئے وہ پر سوچ نظریں روڈ پر گاڑے آہستہ سے بولا۔۔۔

جی بہتر سر۔۔۔مگر وہ۔۔۔"پی آئے رک سا گیا۔۔۔اور اسکی طرف دیکھنے لگا۔۔۔کہیں وہ بلاوجہ غصہ ہی نہ ہو جائے

۔۔کیا وہ "اسنے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔جیسے بولنے کی اجازت دی ہو۔۔۔

سر انجم میم نے پہلے بھی پینٹ پر غصہ کیا تھا۔۔۔۔تو۔۔۔۔"وہ پھر رک گیا

۔۔۔

جتنی پینٹ کہے اتنی دے دو یار۔۔۔ مگر میرے دو مہینے برباد ہوئے۔۔۔تو

تم زیادہ بہتر جانتے ہو مجھے۔۔۔"وارن کرنے والے انداز میں کہتے ہوئے

اسنے جھٹکے سے گاڑی بڑی حویلی کے صدر دروازے پر روکی۔۔اور ہارن پر

ہاتھ رکھ دیا۔۔۔ پیچھے تینوں گاڑیوں کے ٹائر بھی اسکے ایکدم روکنے پر

چر چرائے۔۔

اسلام وعلیکم۔۔۔"گھر میں داخل ہوتے ہی بغیر کسی سے ملے وہ سیدھا ماں

کے کمرے میں داخل ہوا۔۔۔

اور سلام کیا۔۔۔

اسکا یہ لہجہ صرف ماں کے لیے ہی ہوتا تھا۔۔۔۔باقی بڑی حویلی کے کسی فرد سے وہ بات نہیں کرتا تھا حتیٰ کے باپ سے بھی نہیں۔۔۔۔دادا جان سے بھی نہیں

وہ بڑی حویلی میں ٹکتا تو کوئی اس سے بات کرتا۔۔۔اب بھی وہ تقریباً رات ڈھلے بڑی حویلی آیا تھا۔۔۔۔

وعلیکم السلام۔۔۔" شگفتہ بیگم اسے دیکھ کر جیسے کھل اٹھی تھیں۔۔۔اور جلدی سے بیڈ سے اٹھ کر اسکے جھکے سر پر پیار کیا۔۔۔

کیسے ہیں آپ۔۔۔۔میں دوپہر سے آپکا ویٹ کر رہی تھی۔۔۔۔مگر شاید فلائٹ لیٹ ہو گئی۔۔۔تھی" انھوں نے ہلکے پھلکے انداز میں شکواہ کیا۔

۔۔۔ جس کا اسنے کوئ جواب نہیں دیا اور ایک نظر سر تک کمبل تانے بیڈ پر لیٹے اپنے باپ کو دیکھا۔۔۔ جو تب سے اس سے بات نہیں کرتا تھا ۔۔۔ جب سے اسنے علیزے سے منگنی توڑی تھی۔۔۔۔ اور اسکے بعد جو سب حالات رہے۔ داداجان اور بابا نے اس سے بات کرنا ہی ترک کر دی تھی

ماں نے بھی اسکی نظروں کا زاویہ۔۔ دیکھا۔۔۔ تو خاموش سی ہو گئیں۔

بیٹے کھانا کہیں گئے "انھوں نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔۔ اسکے خوبصورت چہرے کے نقوش اب بھی تنے ہوئے تھے۔۔۔ اور نظریں اب بھی باپ پر تھیں۔۔۔ یہی یہی وجوہات تھیں کہ اسے بڑی حویلی سے چیڑ ہو گئ تھی۔ جہاں سب اسکے لیے ہمہ وقت حاظر رہتے تھے۔۔۔ اب

کوئی بھی اس سے بات نہیں کرتا تھا وہ خود بھی کسی سے بات نہیں کرتا تھا

۔۔۔بڑی حویلی آنے کی وجہ صرف اور صرف ماں تھی۔۔۔

جی بہت بھوک لگی ہے" وہ انکے ہاتھوں کو تھام کر آہستگی سے بولا

بخت۔۔۔۔آپ جائیں گے تو نہیں نہ۔۔۔"انھوں نے کسی

خدشے کے تحت پوچھا۔۔۔۔کہ بیٹے کی حالت ان سے برداشت نہیں ہوتی

تھی۔۔۔اوپر سے سب کے طنز۔۔۔

نیوز پر چلنے والی اسکے متعلق باتیں سب کو اسپر باتیں بنانے کا موقع دے رہیں

تھیں۔۔۔

نہیں۔۔۔آپ کے پاس رہوں گا پانچ دن۔۔۔"وہ مسکرایا۔۔

اور پھر۔۔۔" انھوں نے اسکی آنکھوں میں دیکھا۔۔۔۔ جہاں ایک طوفان ساتھا جسے وہ دبائے پھیر تا تھا۔۔۔۔

پھر بنکاک کا ٹوا رہے۔۔۔۔ پندرہ بیس دنوں کا۔۔۔۔ اسکے بعد دوماہ۔۔ صرف آپکے نام۔۔۔" وہ کتنی سہولت سے انھیں خوش کرنے کے لیے جھوٹ بول گیا تھا۔۔۔

آپ سچ کہہ رہے ہیں۔۔۔" وہ پرجوش ہو گئیں۔۔

ہنڈرڈ پرسنٹ" اسنے انکے کمزور شانوں پر اپنے ہاتھ پھیلا لیے۔۔۔۔

باہر چلیں۔۔۔ کہیں آپکے شوہر جاگ جائیں۔۔۔ اور پھر پوچھیں۔۔۔

یہاں کیا کرنے آئے ہو۔۔۔" وہ ہلکا سا ہنس دیا۔

آپ انھیں منالیں۔۔۔۔ تاکہ گھر کا ماحول ٹھیک ہو جائے۔۔۔" وہ دونوں باتیں کرتے ہوے باہر آگئے۔۔۔ اس وقت وہاں کوئی نہیں تھا۔۔۔ سب اپنے اپنے کمروں میں خواب خرگوش کے مزے لے رہے تھے۔۔۔

وہ نہیں مانیں گے۔۔۔۔ آپکا بدنام بیٹا۔۔۔ اب انکے کسی کام کا نہیں۔۔۔"

وہ چیئر پر بیٹھ کر مزے سے اپنے ہی بارے میں تجزیہ کرتا ہوا بولا۔۔۔۔

بخت۔۔۔ کام تو آپ پہلے بھی یہی کرتے تھے۔۔۔۔ میں آپ کو یہ کام کرنے سے نہیں روک رہی۔۔۔ مگر۔۔ بیٹا۔۔۔ یہ سب نیوز۔۔۔ آپکے بابا ۔۔ اور داداجان۔۔ یہ سب نہیں فیس کر پا رہے۔۔۔ سوسائیٹی والوں نے ہی جینا حرام کر دیا ہے۔۔۔ تبھی سب آپ سے خفا ہیں۔۔۔ کیوں برباد کر رہیں ہیں خود کو۔۔۔ خدارا۔۔۔ پہلے جیسے ہو جائیں "

انھوں نے نم ہوتی آنکھوں سے اسکی طرف دیکھا۔۔۔

جو مسکرائے بغیر نہیں رہ سکا۔۔۔۔

ماں۔۔۔ یہاں سب بدنام ہیں۔۔۔۔ بس میری بدنامی سب کے سامنے ہے۔۔۔ اور میں چھوپانا بھی نہیں چاہتا۔۔۔ بڑی حویلی والے تو اپنے عیب چھوپا کر رکھتے ہیں۔۔۔۔

مگر مجھے اس سب سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔ میں اپنی زندگی اپنی مرضی سے جی رہا ہوں۔۔۔۔ "

دورید۔۔۔ وہ۔۔ وہ لڑکی۔۔۔ اسی نے یہ سب کیا ہے۔۔۔ آپ بھول کیوں نہیں جاتے۔۔ " انھوں نے کچھ جھجھکتے ہوئے کہا۔۔ اسکے غصے سے بھی تو اچھی طرح واقف تھیں۔۔۔

آپ کھانا دیں۔۔۔باقی کچھ مت سوچیں" اسنے بمشکل اپنے اندر اٹھتے اشتعیال کو روکا۔۔۔اور مدھم آواز میں بولا۔۔

تو وہ بھی مزید بات کرنے کا ارادہ ترک کرتیں کچن میں چلی گئیں۔۔۔

عرصے بعد وہ اپنے گھر میں کھانا کھا رہا تھا وہ بھی انکے ہاتھ کا۔۔

--------------------------------.......

نیند میں خلل پڑ رہا تھا۔ اور جیسے جیسے خلل کی وجہ موبائل چینخ رہا تھا ویسے ویسے۔۔اسکے خوبرو چہرے کے تاثرات بگڑ رہے تھے۔۔۔اسنے بیڈ پر ہاتھ مارا مگر موبائل بیڈ پر نہیں تھا۔۔۔۔وہ سیدھا۔۔۔ہوا۔۔۔اور ایک گھیری سانس فضا میں خارج کی موبائل اب بھی بج رہا تھا نیند ٹوٹنے کے وجہ سے

اسکو غصہ آنے لگا پہلے ہی وہ لیٹ سویا تھا۔۔۔ دوسرے تکیے کے نیچے بجتے موبائل کو اسنے باہر نکالا۔۔۔ اور فون ان کر کے کان پر لگا کر وہ تقریبا دھاڑا

۔۔۔۔

کیا تکلیف ہے۔۔۔۔۔"شاہ نے ضبط سے سنا۔۔۔ اور تیور بگاڑے بولا۔۔۔

ملنا ہے تم سے۔۔۔"لہجہ سنجیدہ ہی تھا۔۔۔۔

مگر مجھے نہیں ملنا۔۔۔"وہ اکڑ کر بولا۔۔۔۔ اور سائیڈ ٹیبل سے رات کا بچا آدھا شراب کا گلاس لبوں سے لگا کر پی لیا۔۔۔ جیسے جیسے۔۔۔ شراب اسکے وجود میں اترتی گئی۔۔۔ اسے اپنے اندر اٹھتا اشتعیال دبتا محسوس ہوا۔۔۔۔ ایک سکون سا وجود میں اترا۔۔۔ تھا۔۔۔۔

دوریدبخت آج شام پانچ بجے۔۔۔"شاہ نے بغیر اسکی بات پر توجہ دیے آرام سے کہا۔۔۔

ہمم "اسنے ہنکارہ بھرا۔۔۔اور موبائل سائیڈ پر پھینک دیا۔۔۔۔

اب اسکی طلب بڑھ سی رہی تھی۔۔۔۔۔کسی اور چیز کی چاہ۔۔۔وجود میں بے چینی پیدا کر رہی تھی۔۔۔۔

وہ اٹھا۔۔۔۔اور سائیڈ ٹیبل کا دراز کھولا۔۔۔۔

مگر وہاں کوئی بھی انجیکشن نہیں تھا۔۔۔۔شاید وہ رات کو ہی یوز کر چکا تھا۔۔۔۔

اسنے بڑے ضبط سے خون آشام نظروں سے دراز کو گھورا جیسے اس میں انجیکشن نہ ہونا سراسر دراز کا ہی قصور ہو۔۔۔اور پھر وہ دراز کو ویسے ہی چھوڑے پلٹا۔۔۔۔طلب میں رفتار فتا مزید اضافہ ہو رہا تھا۔۔۔۔

اسکا دل کیا اپنے بال ہی نوچ ڈالے۔۔۔۔مگر اسے یاد نہیں آرہا تھا۔۔ اسکا باقی سامان کہاں رکھا۔۔۔ہے۔۔۔

اور پھر جیسے ایک جھماکا سا ہوا۔۔اور اسنے بیڈ کے نیچے سے ایک بڑا اسارا بیگ نکالا۔۔۔

اس غیر قانونی۔۔۔اور مضر صحت کام کی عادت اسے اسی رات سے ہو گئ تھی۔۔۔جب اسکی محبت کسی اور کی بانہوں میں قید ہو گئ تھی۔۔۔۔

بیگ میں بہت ساری اسکی طلب پوری کرنے کی چیزیں تھیں۔۔۔ مگر انجیکشن کا مزا اپنا ہی تھا۔۔۔۔

اسنے۔۔۔ ایک سیرنج کھینچی۔۔۔۔ اور ایک چھوٹی سی شیشی میں سوئی ڈال کر۔۔۔ ساری شیشی کا مواد سیرینج میں بھر لیا۔۔۔

وہ بڑی چھا سے اس سیرینج کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

اور پھر مسکراتے ہوے اسنے سیرنج۔۔۔۔ کو موٹھی میں قید کیا۔۔۔ اور اپنے بازو میں ایک جھٹکے سے اندر گھوپ دی۔۔۔ سوئی اندر جانے کی تکلیف۔۔۔ تو ہوئی۔۔۔۔ مگر جو لزت وجود میں اتر رہی تھی۔۔۔۔ اسکا کچھ ثانی نہیں تھا۔۔۔۔۔

وہ ہارے ہوئے انداز میں دھپ سے زمین پر بیٹھا۔۔اور آہستہ آہستہ

سیرنج کا مواد جسم میں اتارنے لگا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شگفتہ بیگم جو دورید کو ناشتے کے لیے بلانے آئی تھیں یہ سارا ماجرہ دیکھ کر تو

جیسے انکے قدموں تلے زمین ہی نکل گئ۔۔۔۔

انکے آنسو روانگی سے بہہ رہے تھے۔۔۔

انھیں یقین نہیں آرہا تھا۔۔دورید بخت انکا اکلوتا۔۔لاڈلا بیٹا۔۔خود کو

اسقدر بربادی کی طرف لے گیا۔۔۔ہے۔۔۔

وہ ساری نیوز جو وہ وقتن فوقتن سنتی رہتی تھیں۔۔۔

آج اپنی آنکھوں کے سامنے وہ حقیقت کے روپ میں دیکھ رہی تھیں۔۔۔

انھیں اپنے وجود میں۔۔۔اتنی بھی سکت محسوس نہیں ہو رہی تھی کہ وہ اندر جاکر۔۔اسکو اس عمل سے روکتی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تقریبا ایک ڈیڑ گھنٹے بعد وہ خود کو فریش کر کے نیچے آیا تو سب خواتین اسکو دیکھ کر حیران ہی رہ گئیں۔۔۔وہ اسے کوئی پانچ ماہ بعد دیکھ رہی تھیں۔۔۔ ٹی وی پر تو اکثر اسکے مطعلق سنتی تھیں اور دیکھتی بھی تھیں۔۔ مگر روبرو دیکھ کر انھیں اندازا ہو گیا۔۔۔ کہ دوریدبخت ایسے ہی لاکھوں دلوں کی دھڑکن نہیں بنا ہوا۔۔۔

مگر کسی نے بھی اس سے بات نہیں کی۔۔۔اور اسنے بھی کسی کو منہ لگانا ضروری نہیں سمجھا۔۔۔

اور سیدھا۔۔۔ماں کے پاس چلا گیا۔۔۔انھوں نے اسکو غور سے دیکھا

۔۔۔۔

اور پھر ناشتہ اسکے سامنے رکھا۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔مجھے کچھ کھانے میں چاہیے ہیوی فوڈ۔۔۔"انھوں نے سنا تھا

۔۔۔جو نشہ آوار ادویات استعمال کرتے ہیں انھیں خوراک کی بھی زیادہ

مقدار میں ضرورت ہوتی ہے۔۔۔اور اسوقت اسکی بات۔۔۔پر انکا دل

کٹ سا گیا۔۔۔آنکھوں میں آئی نمی کو پیچھے دھکیلتیں وہ اسکے سامنے کھانا

چننے لگیں۔۔۔

جو اسنے رغبت سے کھایا۔۔۔۔

کھانا کھانے کے بعد اسنے انکے ہاتھ کی بنی کافی پی۔۔۔اور اٹھ کھڑا ہوا

۔۔۔

اوکے ماں۔۔۔میں زرا ایک دوست سے ملنے جارہاہوں۔۔۔پھر ملاقات ہو

گی۔۔۔"

اسنے شگفتہ بیگم کو دیکھا۔۔۔انکی آنکھوں میں تیرتی نمی پر وہ ایک سیکنڈ کے

لیے حیران ہوا۔۔۔مگر پھر نظریں چراتا۔۔۔باہر کی طرف بڑھ گیا۔۔۔

اسکے مہنگے پرفیوم کی خوشبو۔۔۔سے پوراحال مہک اٹھا تھا

دورید"وہ لون میں سے گزرتا اپنی گاڑی کیطرف بڑھ رہا تھا۔۔۔کہ علیزے

کی پکار پر روکا۔۔۔

اسکے تن بدن میں آگ سی لگ گئ۔۔۔اس لڑکی کا بولنا اسے ایک آنکھ نہیں بھاتا تھا۔۔وہ کڑے تیوروں سے اسے گھورنے لگا۔۔جو مسکراتی ہوئ اسکے نزدیک آگئ مجھے نہیں پتا تھا۔۔ تم اتنے جان لیوا ہو جاوگے۔۔" اسنے دورید کا بقائدہ اوپر سے نیچے تک جائزہ لیتے ہوے دھیمی آواز میں ایک سحر کے زیر اثر کہا۔۔۔وہ دورید سے تقریبا دو سال بعد ہی مل رہی تھی

۔۔۔۔

اس حادثے کے بعد دورید کا روغیوں والا انداز اسے بلکل اچھا نہیں لگتا تھا ۔۔۔اسکا دل جیسے اکتا سا گیا۔۔اور گھر والے ایک بار پھر سے اسے۔۔ اسکے ساتھ باندھنا چاہ رہے۔۔۔تھے جس پر اسنے سرے سے انکار کر دیا

۔۔۔۔

اور اپنی بے عزتی کا بدلہ بھی لے لیا۔۔۔

اور پھر وہ امریکہ چلی گئ تھی اپنی خالہ کے پاس مگر ابھی چند مہینوں پہلے واپس آئ تو آج دورید کو پہلی بار دیکھ کر۔۔۔ اسکا دل اسی طرح دھڑکا۔۔۔ جیسے کبھی پہلے خوش فہمیوں میں ڈوب گیا تھا۔۔۔۔

دورید نے اسکا کومپلیمنٹ سکون۔سے سنا۔۔۔ اور خاموشی کی مار دیتا۔۔۔ گاڑی کا دروازہ کھولنے لگا۔۔

مگر علیزے نے اسکا ہاتھ تھام لیا۔۔۔۔

اسکے تھامنے میں ایک جوش تھا۔۔۔۔ جو دورید کو اچھے سے محسوس ہو گیا ۔۔۔۔ اسنے سنجیدگی سے علیزے کا ہاتھ جھٹکا۔۔۔ اور اسکی نازک صراحی دار گردن تھام کر ایک جھٹکے سے اسکی پیٹھ کو گاڑی کے ساتھ لگا دیا۔۔۔۔ علیزے کی آنکھیں پھیل سی گئ۔۔۔ اسکے ہاتھ کا دباو علیزے کی گردن پر

بڑھنے لگا۔۔۔ اور پھر وہ جھکا۔۔۔۔ اور علیزے کے لبوں کو وحشیانہ طریقے سے قید کر لیا۔۔۔۔ علیزے کے لیے یہ لمحہ بے یقین سا تھا۔۔۔۔

اسے یقین ہی نہیں آ رہا تھا یہ دورید بخت۔ ہے۔۔ گردن پر بڑھتا۔۔۔ دباو اور سانسوں پر قید۔۔۔ اسکا دم گھٹنے لگا۔۔۔۔ وہ تلملا ہی گئی۔۔۔۔ وہ ہاتھ پاوں مارنے لگی۔۔۔ مگر دورید۔۔۔ اسے بخشنے کے موڈ میں نہیں تھا۔۔۔۔

اور پھر جب۔۔۔ اسکا دل علیزے سے بدمزہ ہونے لگا تو۔۔۔ وہ اسکو آزاد کرتا اٹھا۔۔۔۔ علیزے کو اسکی آنکھوں میں ایک بے نام سی وحشت معلوم ہوئی۔۔۔ وہ تیز تیز سانس لیتی غصے سے چینخی۔۔۔

واٹ دا ہیل۔۔۔ "جبکہ دورید نے مسکرا کر اسکے ہونٹوں کے کنارے سے پھوٹتی خون کی لکیر کو بغور دیکھا۔۔۔۔

اور کندھے اچکا دیے۔۔۔

علیزے اسکی لاپرواہی پر مزید تلملائی۔۔۔

تم تم۔۔۔ میرے ساتھ۔۔۔۔ یہ۔۔۔۔ میں۔۔۔ چاچو کو دادا جان کو بتاؤ گی ۔۔" اسنے جیسے ڈرانا چاہا۔۔۔ جبکہ وہ بے ساختہ زور سے ہنسا۔۔۔

بدنام کو اور کتنا بدنام کرو گی علیزے بی بی۔۔۔ خیر۔۔ جس مرضی کو بتاو۔۔۔ آئی ڈیم کیئر مگر مجھ سے دور رہو۔۔۔ تمھارے لیے اتنا سبق کافی ہونا چاہیے۔۔۔" وہ سنجیدگی اور سختی سے اسے وارن کرتا۔۔۔ گاڑی میں بیٹھا اور زن سے گاڑی لے اڑا۔۔۔ جبکہ وہ پیچھے اسکے لمس۔۔۔ اور لہجے میں کھونے لگی۔۔۔۔ اور پھر مسکرا۔۔۔ دی۔۔۔۔

ظالم۔۔اتنا سبق نہیں کافی۔" وہ سر کو نفی میں ہلاتی لبوں کو صاف کرتی اندر بڑھ گئی۔۔۔

اسلامہ آباد کے سب سے مہنگے رسٹورنٹ میں جیسے ہی اسنے قدم رکھا ۔۔۔کئی دل اسکے سیاہ لباس اور شاندار وجاہت میں اٹک سے گئے۔۔۔

لبوں میں سیگریٹ دبائے اسنے سب پر ہی نظر ڈالی تھی۔۔۔چال میں مزید سستی سی آگئی۔۔۔وہ چاہتا تھا۔۔۔سب اسے دیکھیں۔۔۔لبوں کی تراش میں معمولی سی مسکراہٹ گھل گئی۔۔۔

اسنے سیاہ گاگلز کی اوٹ سے شاہ کو ڈھونڈا تو وہ اسے ایک طرف قدرے پرسکون جگہ پر نظر آگیا۔۔۔

شاہ بھی اسی کیطرف دیکھ رہا تھا۔۔ آج اسے اندازہ ہو گیا تھا۔۔۔ دورید بخت پر ہر لباس جچتا ہے۔۔۔

اسوقت بھی وہ سیاہ شلوار قمیض میں۔۔۔شاندار لگ رہا تھا۔۔۔

جیسے ہی وہ اسکے نزدیک پہنچا شاہ نے اٹھ کر اس سے مصافحہ کیا۔۔۔تو دورید بھی گرمجوشی سے ملا۔۔۔

کیسے ہو یار۔۔"چیئر کو کھینچ کر ریلکس انداز میں بیٹھتے ہوئے۔۔۔وہ مسکرا کر بولا۔۔۔توشاہ نے ایک لمحے کے لیے اسے غور سے دیکھا۔۔۔ دو سال پہلے اور اب کے دورید میں اسے زمین آسمان کا فرق نظر آیا۔۔۔

میں ٹھیک ہوں تم سناو کیا ہو رہا ہے آج کل"شاہ کے لہجے میں معمولی سے طنز کی رمق محسوس کر کے دورید دلکشی سے مسکرایا۔۔۔اور اپنے پی آئے جو

اسکی چیئر کے ساتھ ہی ہاتھ باندھے کھڑا تھا اسکو ہاتھ کے اشارے سے آگے آنے کو کہا۔۔۔ تو وہ حکم بجالاتے ہوئے فورن آگے آیا۔۔۔

سر کو بتاو کیا ہو رہا ہے آج کل" دورید کے لبوں کی دبی دبی مسکراہٹ پر شاہ جل کے رہ گیا۔۔۔ یہ تو سب ہی جانتے تھے کے دورید بخت کی زندگی میں ۔۔۔ کیا کچھ ہو رہا ہے۔۔۔

پی آئے نے اسکے حکم کے مطابق بتانے کے لیے لب وا کیے۔۔۔ تو شاہ نے ہاتھ کے اشارے سے اسے خاموش رہنے کا کہا۔۔۔

وہیں کھڑے ہو جاو جہاں پہلے کھڑے تھے" اسکے کرخت لہجے کو اگنور کرتے ہوئے اسنے دورید کی طرف دیکھا جو اب بھی مسکرا رہا تھا۔۔۔

دورید نے کچھ جتاتی نظروں سے گاگلز کی اوڑ سے شاہ کو دیکھا اور پھر پی آئے

کو سر کے اشارے سے پیچھے جانے کو کہا تو۔۔ وہ دوبارہ وہیں جا کر کھڑا ہو گیا

۔۔۔۔

مجھے نہیں پتا تھا تم اتنے کمزور نکلو گے۔۔۔۔ کہ دو سال پہلے ہوئے وقعے کی وجہ سے خود کو برباد کرنے کی ٹھان لو گے۔۔۔" شاہ نے اسکی دکھتی رگ کو چھیڑا تھا۔۔۔ اشتعال کی ایک لہر اسکے وجود میں اٹھی تھی۔۔۔ وہ دو سال پہلے کا ذکر بھی نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔ مگر ایسا لگتا تھا۔۔ یہ سب کا پسندیدہ موضوع ہے۔۔۔۔

اسکی آنکھوں کے ناگوار تاثر کو گاگلز نے چھپا لیا۔۔ جبکہ لبوں کی تراش میں مسکراہٹ اب بھی کھیل رہی تھی۔۔۔۔

صائم۔۔۔" اسنے پی آے کو آواز لگائی۔۔۔

سر" وہ مودب سا پل میں اس تک پہنچا۔۔۔۔

"یار کوئی انتظام کرو۔۔۔ سر کی باتیں جام کے بغیر ہضم نہیں ہو گئیں۔۔۔

جی سر" پی آئے فورا اسکی طلب پوری کرنے کے لیے پلٹا۔۔۔ جبکہ شاہ نے تاسف سے اسکی طرف دیکھا۔۔۔۔

اور پھر جب تک اسکے سامنے مہنگی شراب نہیں رکھی گئ۔۔۔۔ اسنے ایک لفظ بھی نہیں بولا۔۔۔۔

صائم نے اسکا گلاس بھر کر اسکے سامنے رکھا۔۔ اور شاہ سے پوچھا۔۔۔ کہ کیا وہ بھی لینا چاہے گا جس کا اسنے سہولت سے انکار کر دیا۔۔۔۔

کتنے کھوکھلے سہاروں کی ضرورت ہے تمھیں" شاہ نے اسے دوسرا گلاس بھرتے دیکھا تو دل میں شدید دکھ ہوا

ہاں تو شہرم صاحب۔۔۔۔سنا ہے۔۔۔۔دو سال پہلے آپکی بیوی بھی آپ کو چھوڑ کر بھاگ گئ تھی۔۔۔کیا ہوا مل گئی یہ تلاش جاری ہے۔۔۔" اسنے گلاس سے بڑا اسارا گھونٹ بھرا۔۔۔اور دوسرے ہاتھ سے گاگلز اتار کر سائیڈ پر رکھ دیے۔۔۔۔

بھلہ ایسا ممکن تھا۔۔۔کہ کوئ اب دورید بخت کا شکار کر سکتا۔۔۔۔اسکے لب جاندار مسکراہٹ لیے ہوئے تھے۔۔جبکہ شاہ کا چہرہ پل کے پل میں پھیکا پڑ گیا۔۔۔۔

ضبط سے اسنے اپنی مٹھیاں بھینچ لیں۔۔۔جبکہ اسکی حالت دیکھ کر۔۔۔۔ دورید نے زبردست قہقہہ لگایا۔۔۔

یہ لو۔۔۔۔اور مٹی ڈال دو ان یادوں پر جو۔۔۔تمھیں رفتہ رفتہ سلگا رہی ہیں" اسنے بوتل شاہ کے آگے کی۔۔۔

مجھے ان سہاروں کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔اور نہ میں اپنا آپ تم جیسے انسان کے سامنے ڈسکس کرنے آیا ہوں۔۔۔ سمجھے۔۔۔"وہ اسکے غصے سے محظوظ ہوتا۔۔۔تیسرا گلاس بھرنے لگا۔۔۔

تو میرے یار۔۔۔۔تجھے کس نے حق۔دیا ہے۔۔۔تو دورید بخت کو ڈسکس کرے"اسنے سنجیدگی سے اسکی طرف دیکھا اور ایک سانس میں گلاس خالی کرتا۔۔۔شاہ کو دیکھنے لگا۔۔۔۔

آج صبح آنٹی کا فون آیا تھا۔۔۔۔اور انھوں نے ہی مجھے۔۔۔ تمھیں سمجھانے کے لیے فورس کیا۔۔۔تھا۔۔ مگر مجھے نہیں پتا تھا تمھاری عقل پر تالے لگ گئے ہیں"شاہ اپنے تائیں دوستی نبھاتے ہوئے دوبارہ سے اسکو سمجھانے کا ارادہ کرتے ہوئے بولا۔۔۔جبکہ ماں کا ذکر سن کر دورید کے چہرے پر لمحے بھر کے لیے حیرت ابھری اور پھر وہی مسکراہٹ۔۔۔۔

یعنی ماں پر سے بھی پردہ اٹھ گیا۔۔۔"وہ دلکشی سے ہنسا

دورید چھوڑ دے یار۔۔۔۔ تیرے سامنے تیری زندگی پڑی ہے۔۔۔۔اپنی ماں کا ہی سوچ لے۔۔۔۔"اسنے اپنی بڑھتی شیو پر ہاتھ پھیرا اور شاہ کی التجا کو اگنور کر دیا۔۔۔۔

سنا تھا وہ تمھاری رقم بھی لے اڑی۔۔۔۔کوئی خاص وجہ۔۔۔"اسکی آنکھوں میں چیلینج تھا جیسے پوچھ رہا ہوا۔۔۔بڑھاوا اس بات کو مزید میں بھی تمھیں بخشنے والا نہیں ہوں۔۔۔۔

یہ تمھارا مسلہ نہیں ہے۔۔۔"شاہ غصے سے ٹیبل پر ہاتھ مارتا ہوا۔۔۔بولا

۔۔۔

اسی طرح۔۔۔میرا مسلہ تمھارا مسلہ نہیں ہے۔۔۔۔ماں بننے کی کوشش نہ کرو۔۔۔دوست ہی رہو۔۔"وہ تلخی سے بولا۔۔۔اور کھڑا ہو گیا۔۔۔

تین چار دنوں میں بنکاک کی فلائیٹ ہے۔۔۔تم میرے ساتھ چل رہے ہو۔۔۔"وہ حکمیہ لہجے میں بولا۔۔۔

میرا تم سے کوئی واستہ نہیں ہے۔۔۔"شاہ بھی اسکے مقابل کھڑا ہو گیا۔۔۔۔

لیکن میرا تم سے واستہ ہے۔۔۔پیکنگ کر لینا۔۔۔میں چاہتا ہوں تم میرا شوٹ توجہ سے دیکھو۔۔۔اور اگر تم تمیز سے نہیں آئے۔۔۔۔تو بدتمیزی کی تو خیر سے اب ہم عادی ہو گئے ہیں۔۔۔"وہ مسکرایا۔۔۔۔اور خود ہی اس سے مصحافہ کر کے۔۔۔ہوٹل کے باہری دروازے کیطرف رخ کیا۔۔۔پی آئے اور گارڈز اسکے پیچھے پیچھے تھے۔۔۔

وہ فلیٹ میں داخل ہوا تو صائم بھی ساتھ تھا

اور گارڈز فلیٹ کے باہر ہی رک گئے تھے۔۔۔

وہ صائم کو شاہ کے متعلق کچھ سمجھا رہا تھا جسے صائم سر ہلا کر سمجھ رہا تھا

وہ دونوں لاونج کے بیچ میں کھڑے تھے۔۔۔ کہ انجم روم کا دروازہ کھول کر مینی سکرٹ پہنے باہر نکلی۔۔۔

اسکی پشت کو اسکے گھنے اور گھٹنوں تک آتے بالوں نے اچھے سے ڈھانپ لیا تھا۔۔۔

دوریدکی نظر اسپر پڑی۔۔۔تو ذہن دو سال پیچھے گزرے ایک منظر میں کھو سا گیا۔۔۔۔

ان گھنے بالوں میں بل ڈالے اسکی پشت جھپاک سے اسکی آنکھوں میں اتری ۔۔۔۔تو دورید کا خون کھول گیا۔۔۔۔وہ بڑے بڑے قدم اٹھاتا۔۔۔انجم تک پہنچا۔۔اور اسکے سلکی لمبے بالوں کو ہاتھ کی سخت مٹھی میں شدت سے جکڑ لیا۔۔۔جبکہ انجم اس اچانک افتاد پر بلبلا ہی گئ۔۔۔ایسا معلوم ہو رہا تھا ۔۔۔اسکی سر کی جڑوں سے کوئ بال اکھاڑ رہا ہو۔

یہ بال کیسے بڑھے تمھارے۔۔۔"وہ اسکے کان کے قریب پھنکارا۔۔۔

جبکہ صائم انجم پر فاتحہ پڑھتا۔۔چپکے سے باہر نکل گیا۔بخت سائیں۔۔۔ ب۔۔۔بال بڑھ گئے خود۔۔خود ہی"انجم تکلیف کی شدت سے تڑپ ہی گئ

۔۔۔۔

پہلے دن ہی تمھیں میں نے باور کرا دیا تھا۔۔مجھے تمھارے بڑھے ہوئے بال

نہیں چاہیے۔۔۔پھر میرے حکم کے خلاف جانے کی جرت کہاں سے آ گئ

۔۔۔۔میرے ٹکڑوں پر پلنے والوں میں "وہ غرایا۔۔۔۔تو انجم سہم گئ

سائیں۔تکلیف۔۔۔ہو رہی ہے۔۔۔"وہ نم آنکھوں سے روہانسی لہجے میں

بولی تو۔۔۔دورید نے اسے دور جھٹک دیا۔۔۔اور انجم فرش پر جا گیری

۔۔۔۔

واہ تمھاری مخلوق کو بھی تکلیف ہوتی ہے۔۔"ایک جھٹکے سے اسکے ناتواں

وجود کو کھینچ کر اسنے اپنے بازووں کی چٹانوں جیسی سختی میں جکڑ لیا۔۔۔جبکہ

انجم کو اپنی پسلیاں ٹوٹتی ہوئ محسوس ہوئیں۔۔۔۔وہ سسک اٹھی۔۔۔

دوسروں کو تکلیف کی سولی پر چڑھا کر۔۔۔ڈھکوسلے کرتیں ہیں۔۔

سالیاں۔۔کہ انھیں سب سے زیادہ تکلیف ہو رہی ہے۔۔۔"وہ غصے سے

اسے اپنی وحشی پن کا نشانہ بنا رہا تھا۔۔۔ اور جب انجم کی سسکیاں بلند ہونے لگی اسنے اسکے بالوں سے پکڑ کر سر اوپر کیا۔۔۔

پہلی بار میرے پاس آئی ہو جو اتنے ڈرامے کر رہی ہو" وہ بے زاریت سے بولا۔۔۔ اسے رونا دھونا کبھی اپیل نہیں کرتا تھا۔۔۔

۔۔ اتنی تکلیف پہلی بار ہوئی ہے۔۔ سائیں۔۔۔ کیا آج پھر سے اسکی یاد تازہ ہو گئی ہے۔۔۔" انجم بے دردی سے مسکرائی۔۔۔ اسکے پیشے میں تکلیف کی قدر نہیں تھی۔۔ تبھی وہ مسکرائی تھی۔۔۔ اور دوسری سب سے اہم بات ۔۔۔ دورید بخت اس طوائف زادی کی دھڑکنوں میں خوشبوں کی طرح اتر گیا تھا۔۔۔

اگر تم مرنا چاہتی ہو تو آرام سے کہہ دو" اسنے سختی سے اسکی نازک گردن کو دبوچا۔۔۔

آہ" اسکی آنکھیں پھیل ہی گئیں۔۔۔۔ جبکہ اب مسکرانے کی باری دورید کی تھی۔۔۔ اسنے انجم کو اپنے شکنجے سے آزاد کیا۔۔۔ اور صوفے پر ٹک گیا۔۔۔ جبکہ انجم اپنے بازوں کو سہلاتی اسے دیکھنے لگی۔۔۔

صائم میرا جو سامان دے کر گیا ہے وہ لے کر آو" دورید کے آڈر پر وہ مرے مرے قدموں سے کچن کی جانب بڑھی۔۔۔۔ دورید کی وجہ سے وہ بھی آکثر ڈرگ یوز کر لیتی تھی۔۔ مگر اسے بلکل پسند نہیں تھا کہ دورید پیے۔۔۔ یہ ڈرگ کا استعمال کرے مگر کون اسکی پسند کو اہمیت دیتا۔۔ زندہ رہنے کے لیے پیسے کی ضرورت تھی۔۔۔ جو یہاں سے اسے منہ مانگا ملتا تھا۔۔۔۔

اسنے سیگریٹ کے خالی خول میں ایک پیکٹ بھرا۔۔۔ اور چار سیگریٹ اسی طرح تیار کر کے باہر لے۔۔ آئی جہاں دورید بخت بڑی شان سے ٹیبل پر پاوں جمائے بیٹھا تھا۔۔۔

لزت کا نیا روپ نشہ ہے۔۔"وہ مسکرایا۔۔۔اور پھر دونوں سیگریٹ کے بڑے بڑے کش لیتے ارد گرد سے بیگانہ ہو گئے۔۔

ماہ روخ۔۔"آبش نے بلاج سے کھیلتی ماہ روخ سے کہا۔۔مغرب کی نماز پڑھ کر وہ دونوں چھوٹے سے صحن میں موجود ایک تخت پر بیٹھ جاتی تھیں کیونکہ لوڈشیڈنگ اس علاقے میں بہت ہوتی تھی۔۔سارا سارا دن لائٹ غائب رہتی تھی۔۔۔

تم نے اپنی میم سے بات کی۔۔۔کے وہ ایڈوانس سیلری دے دیں۔۔۔"

آبش کے کہنے پر ماہ روخ نے سرد سانس کھینچی۔۔۔

آبش تم جانتی ہو وہ کتنی سخت گیر ہیں۔۔۔میں نے پھر بھی بات کی تھی تو انھوں نے غصے سے جھڑک دیا پھر میں نے مزید بات نہیں کی۔۔۔"

پھر کرایہ کیسے دیں" آبش پریشانی سے بولی۔۔تو ماہروخ بھی پریشان ہو گئ ۔۔۔

دونوں کی ہی نظریں بلاج پر تھی جو تخت پر لیٹا ہاتھ پاوں چلا رہا تھا۔۔۔وہ اتنا پیارا تھا۔۔۔کہ دیکھ کر خود با خود دل کھنچتا تھا۔۔۔

آبش "ماروخ نے کچھ سوچتے ہوئے اچانک ہی پرجوش لہجے میں اسکا نام پکارا ۔۔۔آبش نے سوالیہ نظروں سے اسکی طرف دیکھا۔۔۔

وہ۔۔وہ آنٹی تھیں نہ جنھوں نے بلاج کے علاج میں مدد کی تھی۔۔۔ہم ان سے رابطہ کر لیتے ہیں۔۔۔"

تم پاگل ہو گئ ہو ایسے کیسے ہم اپنے مسلے میں کسی تیسرے کو شامل کریں اور انھیں ہم لوگوں میں دلچسپی نہیں تھی تبھی۔۔وہ دوبارہ پلٹ کر نہیں آئیں ۔۔آج ایک ہفتہ ہونے کو آیا ہے۔۔اس بات کو" آبش نے اسے حقیقت کا آئینہ دیکھایا۔۔۔

توماہروخ کا چہرہ مرجھا سا گیا۔۔۔اور کچھ ہی دیر میں ہونے والی دروازے پر دستک پر وہ دونوں چونک ہی گئیں۔۔۔ریاض چھچھورا آیا ہو گا۔۔۔پھر سے وہ عجیب وغریب حرکتیں کرے گا تم دروازہ نہ کھولو۔۔۔"ماہروخ نے آبش کا ہاتھ پکڑ کر روکا۔۔

آبش خود بھی خوفزدہ ہو گئ۔۔۔

وہ۔۔وہ کرایہ دار ہے۔۔۔اسکا حق ہے کرایا مانگنا۔۔ہم منہ نہیں موڑ سکتے" آبش کپکپاتے لہجے میں بولی۔۔۔

ٹھیک ہے پھر تم یہاں بیٹھوں میں دیکھو اس ریاض کے بچے کو۔۔"ماہروخ آبش کا خوف سے رنگ اڑتا چہرہ دیکھ کر غصے سے اٹھی اور لکڑی کا دروازہ کھول دیا۔۔ حسب تواقع ریاض اپنے پورے دانتوں کی نمائش کیے کھڑا تھا

۔۔۔

کیوں آئے ہو"ماہروخ نے غصے سے پوچھا

ماہروخ جی پیاسا کنوایں کے پاس خود آتا ہے۔۔۔"وہ سر کھجاتا اندر جھانکنے کی مکمل کوشش کر رہا تھا۔۔۔

دیکھو تمھیں تمھارا کرایا مل جائے گا اب جاو"ماہروخ نے اپنے تائیں بات ختم کر کے دروازہ بند کرنا چاہا۔۔ مگر ریاض نے دروازے میں پاوں اڑا لیا

۔۔۔۔

اور ایک جھٹکے سے پاوں کی ٹھوکر سے دروازہ کھول دیا۔۔۔

ارے کیسا کرایا کہاں کا کرایا۔۔۔ بھلہ اپنوں سے بھی کوئی کرایا لیتا ہے "۔۔۔وہ اپنی گندی نظریں آبش کے وجود پر گاڑتا۔۔۔ تخت پر بیٹھ گیا ۔۔۔اور بلاج کے سفید نرم گالوں پر ہاتھ پھیرہ۔۔۔ اسکے ہاتھ کی حرکت پر آبش کا وجود لرز ہی گیا۔۔ اسنے جلدی سے آگے بڑھ کر بلاج کو اپنی گود میں بھر لیا۔۔۔ دل کانپ رہا تھا۔۔۔

کرایا دو میرا "ریاض نے غصے سے آبش کی حرکت کو اگنور کرتے ہوے کہا

ابھی ابھی نہیں ہے۔۔۔ ہم آپکو کچھ۔۔۔کچھ دنوں میں دے۔ دیں گے" وہ بمشکل بولی تھی۔۔۔گلے میں آنسوں کا گولہ پھنس سا گیا۔۔۔

اووو بی بی۔۔ بہت دنوں سے تمھارا یہ ڈرامہ سن رہا ہوں۔۔ کرایا دو ورنہ نکلو میرے گھر سے دونوں۔۔۔" ریاض پل میں اپنی اصلیت پر اترا تھا۔۔۔

کرایا نہیں ہے ابھی سنا نہیں تم نے" ماہروخ اب کہ غصے سے بولی۔۔۔ اسے آبش پر اس وقت بہت غصہ آ رہا تھا۔۔۔ جو اتنی کمزور تھی کہ ایک لفظ بھی بولا نہیں جا رہا تھا۔۔۔ بس رونا بہترین مشغلہ تھا۔۔۔

بہت نہیں بول رہی تو۔۔۔۔" ریاض ماہروخ کیطرف بڑھا۔۔۔ اسے اوپر سے نیچے تک دیکھا۔۔۔ ماہروخ کا دل خوفزدہ سا ہوا۔۔۔

ویسے۔۔۔ اگر تم دونوں میرے ساتھ میرے دھندھے میں شامل ہوتی ہو۔۔۔ تو تمھارا کرایا ساری زندگی کے لیے معاف۔۔۔ بلکہ جتنا پیسہ بنے گا۔۔۔ ستر میرا تیس تم دونوں کا۔۔۔ بہت عیش کرو گی۔۔۔" وہ مسکرایا ۔۔۔ اور بڑے لوفرانہ انداز میں ماہروخ کے کندھے پر ہاتھ پھیلانا چاہا

۔۔۔ کہ ماہ روخ کا دماغ جھنجھلا ہی گیا۔۔۔ بغیر کچھ سوچے سمجھے اسنے

ریاض کے گال کو اپنے تھپڑ سے سرخ کر دیا۔۔۔۔

ماہ روخ" آبش چینخی تھی جبکہ ریاض تو اپنے آپے میں ہی نہ رہا۔۔۔ اس

سے پہلے وہ ماہ روخ کو قابو میں کرتا۔۔۔ ماہ روخ نے زمین پر دروازے کے

پاس پڑی اینٹ اسکے سر پر دے ماری۔۔۔ ریاض کی دردناک چینخ بلند ہوئ

۔اور اسکی چینخ سے بلاج بھی رونے لگا۔۔ جبکہ آبش خوف و وحشت سے یہ

سب کاروائ دیکھ رہی تھی۔۔۔

چلو یہاں سے۔" زمین پر کراہتے ریاض کو دیکھتے ہوے ماہ روخ نے آبش کو

جھنجھوڑا۔۔۔

یہ کیا کیا ہے تم نے۔۔۔ ہم ہم انکو کیسے چھوڑ سکتے ہیں۔۔۔" آبش اسکے سر

سے بھل بھل نکلتے خون کو دیکھتے ہوے بولی۔۔۔

آبش اگر میری اور اپنی عزت کی زرا سی بھی پرواہ ہے تو۔۔۔ جلدی نکلو یہاں سے" ماہروخ کا وجود خود کپکپا سا گیا تھا۔۔۔نہ جانے یہ قوت اس میں کہاں سے آئی تھی۔۔۔

وہ دونوں بغیر وہاں سے کچھ لیے۔۔۔۔ باہر نکلیں۔۔۔اور تیز تیز قدموں سے تقریباً بھاگتے ہوئے وہاں سے دور نکل جانا چاہتی تھیں۔۔۔

۔۔

گلی سے روڈ پر نکلتے ہوئے انھوں نے اپنے گھر میں لوگوں کو داخل ہوتے دیکھا تو رنگ خوف سے زرد پڑ گیا۔۔ مگر تیز گاڑی کا ہارن سن کر دونوں ہی اچھل سی گئیں۔۔۔

ارے بچوں آپ لوگ کہیں جا رہے ہو۔" شگفتہ بیگم کی نرم آواز اسوقت دونوں کو ہی تقویت دے گئ۔۔۔ تشکر بھری نظروں سے دونوں نے انھیں دیکھا۔۔۔ دل کسی خوفزدہ چڑیا کی طرح کانپ رہا تھا۔۔۔ انکے چہرے کے اڑتے رنگوں اور آنکھوں میں آنسووں سے شگفتہ بیگم کو کسی گڑبڑ کا احساس ہوا۔۔ وہ آج ان دونوں سے ہی ملنے آئیں تھیں۔۔ مگر روڈ پر ہی ان دونوں کو کھڑا دیکھ کر گاڑی انکے قریب رکوالی۔۔ اور اب ان دونوں کی حالت دیکھ انھوں نے دونوں کو گاڑی میں بیٹھنے کا کہا۔۔۔ تو دونوں ہی جھٹ گاڑی میں سوار ہو گئیں۔۔۔

اور شگفتہ بیگم کے اشارے پر گاڑی سست رفتار سے روڈ پر چلنے لگی۔۔ جیسے جیسے وہ اس گلی سے دور ہو رہیں تھیں دونوں کی ہی جیسے رکی ہوئ سانسیں بحال ہوئیں۔۔۔

خیریت ہے آپ دونوں کچھ پریشان سی لگ رہی ہیں" انھوں نے دونوں کیطرف دیکھا۔۔۔ آبش نے کچھ کہنے کے لیے منہ کھولا کہ ماہروخ فوراً سے بولی۔۔

پلیز آبش جھوٹ مت بولنا" اسکی آنکھوں سے بلآخر آنسوؤں کی لڑی ٹوٹ ہی پڑی۔۔۔

ارے ہوا کیا ہے۔۔ اب آپ دونوں مجھے بھی پریشان کر رہی ہو" انھوں نے ماہروخ کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے آبش کیطرف دیکھا جو خود بھی رونے کا ارادہ باندھ چکی تھی اور ساتھ ساتھ بلاج صاحب بھی منہ بسورنے لگے تھے۔۔۔ اور پھر آبش اپنی عزت نفس کو ایک طرف رکھتی انھیں سب بتاتی چلی گئی۔۔۔۔

آپ دونوں کا کوئ رشتے دار نہیں ہے" شگفتہ بیگم نے پوچھا کہ اگر وہ چاہیں تو وہ انھیں انکے کسی بھی رشتے دار کے ہاں چھوڑوا سکتی تھیں۔۔۔

نہیں" دونوں نے یک زبان جواب دیا۔۔۔۔

گاڑی میں خاموشی سی چھا گئ۔۔۔۔

بیٹے بڑی حویلی چلیں۔۔" شگفتہ بیگم نے ڈرائیور سے کہا اور پھر دونوں کیطرف دیکھ کر مسکرائیں۔۔۔۔

تم دونوں میرے گھر رہو گی" انھوں نے پیار سے پوچھا جبکہ دونوں ہی حیرت سے انھیں دیکھنے لگیں۔۔۔۔

نہیں ہم ایسے کیسے آپ پر بوجھ بنیں۔۔۔۔ ہم آپ کی ذمہ داری نہیں ہیں۔۔" آبش نے کہا۔۔۔ماہرخ نے بھی اسکی تائید کی۔۔

آپ ہمیں کوئی ایسی جگہ بتادیں جہاں پر ہمیں مناسب کام بھی مل جائے اور کرائے کا گھر بھی" ماہروخ نے کہا تو شگفتہ بیگم مسکرادیں۔۔

ٹھیک ہے تم دونوں میرے گھر پر کام کرنا اور انیکسی میں رہ لینا" انھوں نے جھٹ دوسرا حل نکالا۔۔۔

دل میں کہیں چوبھن ضرور ہوئی تھی۔۔۔ کہاں وہ دونوں

اپنے گھر اپنی جنت میں اپنی مرضی سے رہنے والی خوش باش لڑکیاں زندگی نے کیسی دھول چٹائی تھی۔۔۔

کہ اب وہ کسی کے گھر پر کام کرتیں۔۔۔

مگر یہ تو زندگی ہے نہ اچھے اچھوں کو دھول چٹادیتی ہے

حالات کے پیشے نظر دونوں کو ہی حامی بھرنی پڑی۔۔۔

اور یوں زندگی کا چکر آبش شہریار کو دورید بخت کے در پر لے آیا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شگفتہ بیگم نے ان دونوں کا گھر میں تعارف کرا دیا تھا۔۔۔

گھر میں دو نئی کام کرنے والیوں کا اضافہ ہو گیا تھا تبھی کسی کو کچھ خاص فرق نہیں پڑا۔۔۔۔

وہ دونوں انیکسی میں شفٹ ہو گئیں تھیں وہاں پر انکی ضرورت کی ہر شے موجود تھی۔۔۔

شگفتہ بیگم انکے لیے کسی فرشتے سے کم ثابت نہیں ہوئی تھیں۔۔۔۔وہ دونوں ہی انکے اس احسان کو کبھی فراموش نہیں کر سکتیں تھیں۔۔۔

اس کڑے وقت میں اگر وہ انکی مدد نہیں کرتیں تو نہ جانے وہ دونوں کہاں خوار ہو رہی ہوتیں

\-----------------

وہ دو دن بعد گھر آیا تھا۔۔۔ صبح دس بجے کا وقت تھا۔۔۔

تمام مرد حضرات ڈائینگ ٹیبل پر ناشتہ کر رہے تھے۔۔۔

چونکہ ڈائینگ ٹیبل سے ہال روم صاف نظر آتا تھا تبھی اسکی آمد سے سب ہی باخبر ہو گئے تھے۔۔۔۔

کسی کی بھی طرف دیکھے بغیر اسنے اپنے کمرے کا رخ کرنا چاہا کہ ماں کے ٹوکنے پر رک گیا۔۔۔

اسوقت اسے نیند کی شدید طلب ہو رہی تھی۔۔۔وہ کسی سے بھی بات نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔مگر بدلنا خواستہ رک کر ماں کو دیکھنے لگا۔۔۔

بیٹا آو ناشتہ کرلو" انھوں نے پیار سے کہا۔۔۔تو خلاف تواقع وہ چپ چاپ انکا حکم مانتے ڈائینیگ ٹیبل پر آگیا۔۔

سب خاموشی سے ناشتہ کر رہے تھے۔۔۔چیئر کھینچ کر وہ بہت ٹائم بعد اپنی مخصوص جگہ عین داداجان کی چیئر کے برابر میں بیٹھا ہی تھا کہ راحت صاحب ایک جھٹکے سے چیئر چھوڑ کر کھڑے ہو گئے۔۔۔

اسنے ایک نظر اپنے باپ کو دیکھا جس کے چہرے پر سختی اور سنجیدگی کے ملے جھلے تاثرات تھے

اور پھر لبوں پر آپ ہی آپ دل جلا دینے والی مسکراہٹ ابھری۔۔۔بہت سے لوگوں کو اسکا یہاں بیٹھنا ناگوار گزرا تھا اور اس میں سرے فہرست اسکا اپنا باپ تھا۔۔

دادا جان نے خشمگیں نظروں سے راحت صاحب کیطرف دیکھا۔۔۔

بیٹھ جاو راحت" وہ دل جمی سے ناشتہ کر رہا تھا۔۔ دادا جان کو بھی اسکے انداز ایک آنکھ نہیں بھاتے تھے۔۔۔ مگر انکا دل اب بھی دورید بخت میں اٹکا ہوا تھا۔ وہ اس سے قطع کلامی تو کر چکے تھے۔۔ مگر دل میں اسکے لیے امڈتے جزبات کبھی مٹا نہ سکے۔۔۔

نہیں بابا جان۔۔۔ میں حرام خوری کرنے والوں کے ساتھ ایک لمحے کے لیے بھی نہیں بیٹھ سکتا" انھوں نے ضبط سے اسکی طرف دیکھا جو بے پرواہ سا تھا۔ ہر چیز سے بے نیاز نہ جانے اسقدر ڈھٹائی کیسے آگئ تھی اس میں۔۔۔

ہاں یہاں پر تو بڑے حلال خوری کرنے والے بیٹھے ہیں۔۔۔"جوس کا گلاس لبوں سے لگاتے ہوئے وہ مزے سے بولا۔۔۔اور انکی طرف مسکراتے ہوئے دیکھا۔۔۔

بکواس بند کرو اپنی" وہ ایکدم دھاڑے تھے۔۔۔جبکہ انکی دھاڑ کا اسپر ایک انچ بھی اثر نہ ہوا۔۔۔دادا جان نے ایک گھیر اسانس بھرا۔۔۔باقی سب بھی ناشتہ چھوڑ انھیں کیطرف متوجہ تھے۔۔۔

شرم آتی ہے مجھے تمھیں اپنی اولاد کہتے ہوئے۔۔اس سے بہتر تھا خدا مجھے بے اولاد ہی رکھتا" انھوں نے اسکے سامنے سے ناشتے کی پلیٹ کھینچ لی اسکا پر سکون انداز انکے تن بدن کو سلگا گیا تھا۔۔۔کیا کچھ نہیں فیس کر رہے تھے وہ اسکی وجہ سے۔۔۔دورید کا ہاتھ تھم گیا۔۔۔چہرے کے تاثرات سنجیدہ ہو گئے۔۔۔جبکہ راحت صاحب کے الفاظ ماں کے دل پر پڑے تھے۔۔۔

یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ۔۔۔" انھوں نے راحت صاحب کو روکنا چاہا۔۔

جبکہ وہ بے دردی سے انکا ہاتھ جھٹک چکے تھے۔۔۔

اللہ کے سامنے رو رو کر بھلائی کی دعائیں مانگنے سے

تمھارا بیٹا سدھر نہیں جائے۔۔۔ گا۔۔۔

زانی شرابی عیبی جواری۔۔۔۔ خیر سے وہ سب خصوصیات ہیں برخوردار میں

کہ خدا بھی معاف نہ کرے۔۔۔ اس سے کہہ دور رہے میری نظروں سے

۔۔۔ ورنہ۔۔۔ قتل کر دوں گا اس کا میں۔۔۔ کہیں منہ دیکھانے قابل

نہیں چھوڑا۔۔۔ وہ بھی صرف ایک بے ضرر لڑکی کی وجہ سے۔۔۔ بزدل

کہیں کا" وہ اپنی بھڑاس نکلتے ایک نفرت بھری نظر اسپر ڈال کر ہال سے باہر

نکل گئے۔۔۔ شگفتہ بیگم نے تاسف سے انکی پیٹھ کو دیکھا۔۔۔ دادا جان نے

بھی افسوس سے اپنے دلعزیز پوتے کو دیکھا جو سر جھکائے بیٹھا تھا۔۔۔

باقی سب بھی ڈائینگ سے اٹھنے لگے ناشتہ تو برباد ہو ہی چکا تھا۔۔۔

مگر چند ہی سیکنڈز میں سب نے دل دہلا دینے والی نظروں سے اسکی طرف دیکھا۔۔۔جو اپنا غصہ کانچ کی ڈائینگ ٹیبل پر پے در پے مکے برسا کر اتار رہا تھا۔۔۔

دورید۔۔"ماں تڑپ کر اسکی طرف بڑھیں۔۔۔

دادا جان نے بھی اسکو پکارا مگر وہ تو جیسے بھیرہ بن گیا۔۔اسکے ہاتھ میں کانچ کے ٹکڑے ٹوٹ ٹوٹ کر پھنس گئے تھے۔۔خون سے سارا ہاتھ سرخ پڑ گیا تھا۔۔۔

مت کرو ایسا بخت میری جان۔۔۔"ماں نے اسکے ہاتھ کو تھامہ۔۔۔

پاگل ہو گئے ہو تم" حیدر نے غصے سے اسکے خون نکلتے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا۔۔

جسے وہ جھٹکتا ہوا۔۔ گھر سے ہی باہر نکل گیا۔۔۔۔۔۔

____

ماہ رخ بھاگ کر انیکسی کی طرف آئی کہ کہیں وہ اسے دیکھ ہی نہ لے

۔۔۔ اسکا پورا وجود دوریدبخت کو اپنے سامنے دیکھ کر کانپ اٹھا تھا اور اوپر

سے اسکا جنونی انداز۔۔۔ دل سہم سا گیا۔۔۔ اسنے جلدی سے انیکسی کا

دروازہ بند کیا۔۔۔ اور آبش کیطرف بڑھی۔۔۔ جو بلاج کے کپڑے چینج

کر رہی تھی۔۔۔

آبش نے ہی ماہ رخ کو گھر کیطرف بھیجا تھا۔۔۔ کہ وہ اب اگر یہاں آ ہی

گئیں تھیں تو۔۔۔ ہاتھ پر ہاتھ دھر کر تو بیٹھنے سے رہیں۔۔۔ کیونکہ کل سے

اب تک انھیں کسی بھی کام کے لیے نہیں بلوایا گیا تھا۔۔۔ تبھی آبش نے

ماہروخ کو شگفتہ بیگم کے پاس بھیجا تھا کہ اگر کوئی کام ہو تو وہ انکی مدد کر سکے

۔۔۔

کیا ہوا ہے۔۔۔" وہ پریشانی سے اٹھی۔۔اب تو ہر وقت دل میں دھکڑ پکڑ لگی رہتی تھی۔۔۔۔

وہ۔۔۔۔وہ وہاں۔۔۔۔۔۔وہ۔۔۔۔میں ابھی۔۔۔۔۔۔۔وہ ہے" ماہروخ بے ربط سا بولنے لگی جو آبش کو خاک بھی سمجھ نہ آیا۔۔۔

کیا ہوا ہے ماہ روخ ٹھیک سے بتاو ہمارا دل بیٹھا جا رہا ہے" آبش نے اسکو بازوں سے پکڑ کر جھنجھوڑ ہی دیا

آبش۔۔۔ آبش یہ سید دوریدبخت کا گھر ہے۔۔۔ یہ اللہ۔۔۔ ہم ہم کہاں آ گئیں ہیں۔۔۔میں نے۔۔ابھی ابھی اسے دیکھا۔۔۔ اسکے ہاتھ سے خون

۔۔۔۔وہ پاگل۔۔۔۔۔ہے۔۔۔" آبش کی گرفت اسکے بازووں پر ڈھیلی پڑ گئ

۔۔۔ماہروخ خود بھی خوفزدہ سی اسکو دیکھنے لگی جس کے چہرے کا رنگ بلکل

زرد ہو گیا تھا۔۔۔۔

آبش کے وجود میں شدید نفرت کی لہر اٹھی تھی۔۔۔۔

یہ وہ واحد شخص تھا جس سے آبش شہریار نفرت کرتی تھی شدید نفرت۔۔۔

اسکی وجہ سے۔۔۔ شہریار اسکی زندگی سے چلا گیا۔۔۔ تھا۔۔۔ اسکی بددعائیں

۔۔ شہریار کو اس سے چھین چکیں تھیں۔۔۔۔

مگر اسکے نام کا خوف۔۔۔۔ وہ اس خوف سے کبھی آزاد نہیں ہو سکی تھی

۔۔۔۔وہ پیچھے بستر پر سر تھام کر بیٹھ گئ۔۔۔۔۔

اگر نفرت کو دیکھتی تو۔۔۔ ایک لمحے میں اس شخص سے بہت بہت دور چلی جاتی۔۔۔۔

اور اپنے بیٹے کو دیکھتی۔۔۔۔ تو اسوقت پیسے کی قلت اور خوراک کی کمی اسکے بلاج کی جان بھی لے سکتی تھی۔۔۔۔

اور ماہروخ۔۔۔ کہاں لے کر جائے گی وہ اسے۔۔۔۔۔

اس گھر کے علاوہ کوئ ٹھکانہ نہیں تھا۔۔۔۔

اسنے جیسے بے دردی سے اپنے دل کی آہ و بکا کو کچلا۔۔۔ اور آنکھوں سے گیرتے آنسوؤں کو گالوں پر سے رگڑا۔۔۔ شہریار کی یادشدت سے آئ تھی۔۔۔ کاش وہ ہوتا۔۔۔ تو وہ اسکے سائے میں پر سکون سی رہتی۔۔۔۔

مگر وہ نہیں تھا۔۔۔ حقیقت یہ تھی۔۔۔

اسنے ماہر وخ کو دیکھا جو اسی کیطرف دیکھ رہی تھی۔۔۔

ہمارا مطلب کام سے ہونا چاہیے۔۔۔ ارد گرد کون ہے کیا ہو رہا ہے۔۔۔ اس بات سے فرق نہیں پڑتا۔۔۔۔ اب تم نہیں جاو گی۔۔۔ تم بلاج کو سمبھالو وہاں ہم خود جائیں گے۔۔۔" وہ تمام تر ہماتیں مجتمع کرتی ہوئ بولی۔۔۔ تو ماہر وخ اسکو دیکھ کر رہ گئ۔۔۔۔

آبش ایک کمزور لڑکی تھی۔۔۔ وہ جانتی تھی۔۔۔۔ اور اس بات سے آبش خود بھی واقف تھی۔۔۔

دن خاموشی سے گزرنے لگے تھے۔۔۔۔

دوریدبخت دوبارہ گھر نہیں آیا تھا۔۔۔اسکے پی آئے سے ماں کو اسکے بنکاک جانے کی اطلاع مل چکی تھی ۔۔۔انھیں دکھ بھی ہوا کہ وہ ان سے ملے بغیر چلا گیا۔۔۔مگر اسکے لیے خیر کی دعا کرتیں۔۔۔وہ اسے اپنے رب کے سپرت کر چکیں تھیں۔۔۔

آبش شگفتہ بیگم کے پاس اپنے لیے کام مانگنے آئی۔۔۔تو انھوں نے اسے ایسا کام سونپا کہ۔۔۔وہ کسی صورت اس کام کی حامی نہ بھرتی۔۔۔وہ خاموشی سے انھیں دیکھے گئ۔۔۔

میں جانتی ہوں میں تمھیں عجیب کام سونپ رہی ہوں۔۔۔

اپنے جواں جہان۔۔اور کوئ شک نہیں عیاش بگڑے ہوئے بیٹے کی تمام تر ذمہ داری میں تمھیں دے رہیں ہوں۔۔۔مگر یقین مانو۔۔۔میرے پاس

اسکے علاوہ کوئی راستہ نہیں۔۔۔ وہ خود سے بے پناہ لاپرواہ ہے۔۔۔ اور مجھے تو کیا کسی ملازم کو بھی اپنے گرد پھٹکنے نہیں دیتا۔۔۔۔

مگر مجھے یقین ہے۔۔ تم ایک سلجھی ہوئی لڑکی ہو۔۔ تم اسکی ذمہ داریاں خوش سلوبی سے نبھالو گی۔۔

لیکن اگر تمھیں اس کم میں کوئی دقت ہے تو تم انکار کر سکتی ہو میں برا نہیں مناوگی "

وہ مسکرائیں۔۔۔۔

وہ آبش کے ساتھ کوئی زور زبردستی نہیں چاہتی تھیں۔۔۔۔

ہم یہاں کام کرنے آئے ہیں۔۔۔۔ اور کام ہماری ضرورت ہے۔۔۔ انکار کا آپشن ہمارے لیے نہیں ہے۔۔۔ آپ جو کام کہیں گی ہم وہ پورا کرنے کی

کوشش کریں گے" وہ کڑے دل سے بے تاثر لہجے میں کہتی انکو خوش کر گئ تھی۔۔ جبکہ وجود کی لرزاہٹ۔۔ اسکی اندرونی حالت کی چغلی کر رہی تھی

----

carlton تھائ لینڈ کے مشہور شہر بنکاک کے سب سے زیادہ لگزری ہوٹل میں وہ رہائش پزیر تھا۔۔۔

یہاں کی فضا اسے ہمیشہ سے پسند تھی۔۔۔

اسکا شاندار اور قیمیتی روم ہوٹل کے ٹوپ فلور پر تھا جہاں سے وہ بنکاک کی خوبصورتی کا آرام سے مزہ لے سکتا تھا۔۔۔

اسوقت بھی ٹیریس سے وہ نیچے بھاگتی دوڑتی گاڑیوں۔۔۔

پیدل چلتے مسافروں۔۔۔۔اور دور تک پھیلی روشنیوں کو گھیری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

ہاتھ میں اسکی طلب کا سامان تھا۔۔۔

شراب کا ایک ایک گھونٹ اور بنکاک کی دلکش خوبصورتی۔۔۔اسے اندر تک پر سکون کر رہی تھی۔۔۔

شاہ اسکے ساتھ ہی آیا تھا۔۔۔یا یہ کہنا زیادہ مناسب تھا۔۔۔ کہ وہ شاہ کو کھینچ کر اپنے ساتھ لایا تھا۔۔۔

کل اسکا شوٹ تھا۔۔۔۔بنکاک کی مشہور ماڈل کے ساتھ۔

کل کے دن کے بارے میں سوچ سوچ کر ہی اسے مزہ آرہا تھا۔۔۔۔

دلکش مسکراہٹ لبوں پر ٹھیری ہوئ تھی۔۔۔۔،،

اب اسے لگنے لگا تھا۔۔۔ کہ بنکاک اسکی محبوبہ بن گئ ہے۔۔۔۔ کیونکہ جب بھی وہ بنکاک کی بانہوں میں ہوتا۔۔۔تو ہر غم ہر فکر۔۔۔۔ ہر چیز سے آزاد ہو جاتا تھا۔۔۔۔

اسکی خوشی اس شہر کی فضاؤں سے جڑ گئ تھی تبھی۔اکثر وہ یہاں پایا جاتا تھا

۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہیلو مس مہوش" وہ شاندار چال چلتا میکپ روم میں آیا۔۔۔

جہاں وہ شوٹ کے لیے بلکل ریڈی تھی مگر چہرہ بلکل بے تاثر اور سپاٹ تھا

۔۔۔یہ ایک رومنٹک شوٹ تھا اسی حساب سے اسکی ڈریسنگ کی گئ تھی

۔۔۔۔

جینز کی بلیک پینٹ اور شارٹ بلیک شرٹ پر پر شارٹ گلڈ ستاروں سے ڈھنکی

بلیک اور کورٹ میں ڈل میکپ اور کھلے بالوں میں وہ غضب لگ رہی تھی

۔۔۔جبکہ تھیم کو مد نظر رکھتے ہوئے دورید بخت کی بھی ڈریسنگ بلیک تھی

۔۔۔مگر اسکی ڈریسنگ میں صرف بلیک پینٹ اور کوٹ تھا۔۔۔اور کوٹ کے

نیچے سے جھلکتا اسکا مظبوط جسم۔۔۔

اسکو شاندار دیکھا رہا تھا۔۔۔

دورید کے آنے کا ریسپونس لیے بغیر مہوش جگہ سے اٹھی۔۔۔۔

ارے ارے۔۔۔۔ ہمارا شوٹ اتنی دوری پر تو نہیں ہونا جو آپ احتیاط برت رہی ہیں۔۔۔۔ کچھ پریکٹس پہلے نہ کر لی جائے۔۔" وہ مسکراتے ہوئے اسکی طرف جھکا کہ مہوش دو قدم دور ہوئی۔۔۔۔

مسٹر دوریدبخت۔۔۔۔۔ آپ اپنی اوقات میں رہیں ورنہ۔۔۔ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا" تلخی سے کہتے ہوئے وہ پلٹ کر باہر چلی گئی۔۔۔۔

جبکہ اسنے سر جھٹکا۔۔۔

" تمھاری اوقات کا بھی ابھی کچھ دیر میں اندازا ہو جائے گا

ہاں کدھر ہو صائم "شوٹ سٹارٹ ہو گیا تھا۔۔ڈریکٹر نے انھیں سیٹ کیطرف بلایا مگر وہ وہاں جانے سے پہلے صائم سے بات کرنے لگا۔۔

سر میں بس پہنچنے والا ہوں۔۔" صائم نے جواب دیا۔۔

گڈ سب کچھ میرے کہے کے مطابق ہونا چاہیے " اسنے جیسے اسے باور کرایا

۔۔

جی سر آپکے حکم کے مطابق ہو گا۔۔" صائم کا جواب سن کر وہ مسکرایا۔۔اور پھر۔۔۔چہرے کے تاثرات پل میں بلکل سنجیدہ ہو گئے۔۔۔

یہ ایک بلیک بیڈ روم سیٹ تھا۔۔۔جہاں ڈیم لائٹ۔۔۔ تھی اور اس ڈیم لائٹ میں مہوش پہلے سے کھڑی تھی۔۔۔

سر آپ ریڈی ہیں" ڈریکٹر کے پوچھنے پر اس نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔ جبکہ ایک نظر سامنے سے آتے صائم اور شاہ پر بھی ڈالی تھی۔۔۔۔

ایکشن بولتے ہی۔۔۔اسنے مہوش کی کمر میں ہاتھ ڈالا۔۔۔۔

اور اسکے بالوں میں چہرہ چھوپالیا۔۔ جبکہ مہوش نے اسکی گردن میں اپنے بازوں حائل کرلیے۔ شوٹ کے حساب سے دونوں کے تاثرات بدلنے لگے تھے۔۔۔

اور پھر اسطرح کے مختلف بولڈ پوز میں انکا شوٹ ہونے لگا۔۔۔

جبکہ کسی وجود جیسے آندھیوں کی ذد میں آگیا تھا۔۔۔

اسے یقین ہی نہیں ہو رہا تھا۔۔۔ یہ سامنے اسکے بیسٹ فرینڈ کی بانہوں میں اسی کی بیوی ہے۔۔۔۔

اسکی وش ہے۔۔۔۔۔وہ لڑکی جسے اس نے دل و جان سے چاہا تھا۔۔۔۔۔

اور جب وہ اسکے ساتھ ایک اچھی ازدواجی زندگی گزارنا چاہتا تھا۔۔۔تب وہ اچانک غائب ہو گئی تھی۔۔۔۔

وہ کہاں گئی تھی۔۔۔اسے معلوم نہیں تھا۔۔۔۔

اس نے پیچھلے دو سالوں میں پورا پاکستان چھان مارا تھا مگر وہ کہیں نہیں تھی

۔۔۔۔

اور پھر محبت کی جگہ۔۔۔غصے اور نفرت نے لے لی۔۔۔۔اسے یقین ہونے لگا تھا۔۔۔۔وہ اپنی ماں جیسی ہے۔۔۔۔

اسکی ماں بھی ایسے ہی بھاگ گئی تھی۔۔۔۔

مگر آج اسکو اپنے سامنے اور اس حلیے میں دیکھ کر جیسے۔۔۔شاہ سو بار مرا تھا

۔۔۔دل میں کہیں چھپی محبت کا آج خون ہو گیا تھا۔۔۔

دماغ کی رگیں تن گئیں تھیں۔۔۔۔

اور اس سے پہلے سب کچھ اسکے ہاتھ سے نکلتا۔۔۔

وہ دندناتا ہوا۔۔۔اس جگہ پر پہنچا جہاں دورید بخت اسکے گلے میں ہاتھ

ڈالے کوئی پوز بنوا رہا تھا۔۔۔

اسنے غصے کی شدت سے دورید کے منہ پر ایک زوردار پنچ مارا۔۔۔دورید

اس پنچ کے لیے بلکل تیار نہیں تھا۔۔ تبھی پیچھے جا گیرا۔۔ مگر ڈھٹائی کی

انتہا تھی۔۔۔لبوں پر جاندار مسکراہٹ آ گئ تھی۔۔۔

وش آنکھیں پھاڑے شاہ کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

دکھ درد تکلیف۔۔۔ نفرت حقارت کیا کیا نہیں تھا اسکی ان نظروں میں

۔۔۔۔

چٹاخ۔۔۔۔ چٹاخ۔۔۔ چٹاخ۔۔۔۔۔۔ اسکا ہاتھ وش پر اٹھا تو روکا نہیں

وہ دور فرش پر جا گیری

وٹ دا ہیل "ڈرائیکٹر۔۔۔ غصے سے شاہ کو قابو کرنے بڑھا۔۔۔ جو وش کا منہ

اپنے پے در پے پڑنے والے تھپڑوں سے سوجا چکا تھا۔۔۔۔

کیمرہ مینز نے بھی اسکے بپھرے ہوئے وجود کو اپنی گرفت میں کرنا چاہا مگر وہ

کسی کے قابو میں نہیں آرہا تھا۔۔۔

وش خاموشی سے فرش کو گھور رہی تھی۔۔۔۔

کوئی اور بھی تھا۔۔۔جو شاہ کے وجیہہ مگر غصے سے سرخ پڑتے چہرے کو پہچاننے کی کوشش کر رہا تھا۔۔

چھوڑ دو اسے۔۔۔" دورید نے اسکو ان سب کی گرفت سے آزاد کرایا۔۔۔

مگر شاہ نے دورید کے منہ پر پھیر سے ایک زور دار پنچ رسید کیا۔۔۔۔

کمینے۔۔۔میں تجھے زندہ گاڑ دوگا" اس سے پہلے وہ ایک اور پنچ مارتا دورید نے اسکا بازوں مظبوطی سے پکڑ لیا۔۔۔۔۔

جگر۔۔۔۔بس تیری پروپرٹی کو چھونے کی اتنی سزا کافی ہے۔۔۔یہ میں نے خود سے منتخب کی ہوئی تھی۔۔۔ورنہ تو۔۔۔۔کہاں مجھے میری مرضی کے بغیر مار سکتا ہے۔"

کیوں کیا تو نے ایسا۔۔"شاہ اسے پیچھے دھکا دیتا دھاڑا تھا۔۔۔۔

اب بیوی تیرے سے نہیں سمبھلی۔۔۔بکواس تو مجھ سے کر رہا ہے۔۔۔خیر تجھے اس سے ملوانے کا۔۔۔میرا اپنا انداز تھا۔۔اب تو جانے اور تیرا کام ۔۔۔"

وہ مسکراتے ہوئے اسکا کندھا تھپتھپا کر۔۔۔صائم کیطرف بڑھا۔۔۔جو فرسٹ ایڈ بکس لیے۔۔۔کھڑا تھا۔۔۔

یہ نیوز نہیں بننی چاہیے۔۔۔

اگر کسی بھی قسم کی کوئی بھی نیوز ٹی وی پر نشر ہوئی۔۔تو تم مجھے اچھے سے جانتے ہو۔۔۔۔

باقی تمھارا شوٹ ہو جائے گا۔۔۔اس بار موڈل میں خود لے آو گا۔۔۔"

صائم اسکے لبوں سے نکلتے خون کو صاف کر رہا تھا۔۔جبکہ دو رید ڈریکٹر۔۔کو

وارن کرتا۔۔وہاں سے نکل گیا۔۔۔

شاہ نے وش کے بے جان فرش پر پڑے وجود کو۔۔۔ایک جھٹکے سے اٹھایا

۔۔۔

اور اسکا بازوں تھام کر۔۔۔وہ بھی وہاں سے نکل گیا۔۔۔

جبکہ وش کو اسکی گرفت میں اپنا بازوں ٹوٹتا ہوا محسوس ہوا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شاہ نے اسکے وجود کو زبردستی کمرے میں دھکیلا اور دروازہ بند کر دیا۔۔۔

کھولیں دروازہ۔۔" وہ بمشکل گلے میں اٹکتے آنسوؤں کو باہر نکلنے سے روکتی بولی اتنے عرصے بعد اسے اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ دل برداشتہ ہو رہی تھی۔۔۔۔۔ جبکہ شاہ کا دماغ غصے سے کھول ہی گیا۔۔۔۔

کتنی گندی ہو تم۔۔۔۔اور کتنا گند بھرا ہے تمھارے اس دماغ میں۔۔۔۔۔ مجھے افسوس ہے میں نے کبھی تم سے محبت کی۔۔۔۔ تم نکلی۔۔اسی طوائف کی بیٹی۔۔۔ بلکل اسی کے جیسی۔۔۔

وہ بھی شوہر کو چھوڑ کر بھاگی تھی۔۔۔۔ تم نے بھی۔۔۔اس گند کو اپنانے کے لیے مجھے چھوڑا۔۔۔۔

آہ۔۔۔ نفرت ہو رہی ہے۔۔۔مجھے آج اس جزبے سے جو ہمیشہ تمھاری حمایت میں چینختا رہا۔۔۔ جس نے میرے دل پر پکڑ کر رکھی تھی ۔۔۔ جس نے میرے دل سے آج تک تمھارے نام کی محبت نکلنے نہ دی۔

لعنت ہے مجھ جیسے آدمی پر۔۔۔۔لعنت ہے۔۔"شاہ اسکی کلائی مروڑتے ہوئے غصے سے پھنکار رہا تھا۔جبکہ وش آنکھوں میں سرخ ڈورے لیے اسکے لفظوں کے تیر برداشت کر رہی تھی۔۔۔۔

جانے دیں مجھے۔۔۔"وہ بس اتنا ہی بولی۔۔۔کہ شاہ نے اسکو جھٹکے سے خود سے دور کر دیا۔۔۔

ہاں چلی جاو۔۔۔۔بہت دور۔۔۔۔مگر جاتے جاتے مکمل آزاد ہو جاو۔۔۔۔کہ آگے تمھیں کوئی قدم اٹھانے میں کسی قسم کی دقت نہ ہو۔۔۔۔

میں تمھیں طلاق دے کر اس نام نہاد رشتے سے آزاد کر دینا چاہتا ہوں۔۔۔کیونکہ مجھے اپنا نام تمھارے نام کے ساتھ نہیں جوڑنا۔۔۔اور اگر یہ نام جوڑا رہا تو تم کہیں نہیں جا سکو گی۔۔۔اتنا بے غیرت نہیں ہوں میں۔۔۔کہ "تمھیں بے غیرتی کے لیے کھلے عام چھوڑ دوں۔۔

دروازے کیطرف بڑھتے وش کے قدم۔۔۔۔ تھم گئے تھے۔۔۔

وہ اپنی جگہ منجمد ہو کر رہ گئ کیسی محبت تھی اس شخص کی۔۔۔کچھ بھی جانے بغیر بس فیصلے سنا رہی تھی۔۔۔۔

نہ کچھ سمجھا نہ کچھ سنا۔۔۔نہ جاننے کی کوشش کی۔

اسکے اندر کیا چل رہا تھا۔۔۔وہ کتنی تکلیف میں تھی۔۔۔ کتنی عزیتوں میں تڑپ تڑپ کر اسنے وقت گزارا۔۔اور آج وہ ملا بھی تو۔۔ غیریت کے لیے اسے چھوڑ دینا چاہتا تھا اسکا دل کیا پھوٹ پھوٹ کر روئے۔۔۔اپنی قسمت پر اپنے ہونے پر۔۔۔۔

وہ پلٹی تھی۔۔۔زخمی نظروں سے اس ستمگر کو دیکھا۔۔جو اسی کیطرف دیکھ رہا تھا۔۔۔اور پھر نہ جانے اسے کیا۔۔ہوا تھا۔۔۔اسنے جھپٹ کر شاہ کا گیربان اپنی مٹھیوں کی گرفت میں لیا۔۔

طلاق دو گے مجھے۔۔۔۔طلاق دے کر آزاد کرنا چاہتے ہو۔۔۔تمھاری غیرت کو گوارا نہیں۔۔۔۔کہ تمھارا نام مجھ جیسی گندی کے ساتھ جوڑے ۔۔۔۔تو زرا یہ بتاو گے مسٹر شہرام اسوقت تمھاری غیرت کہاں جا مری تھی جب تمھارے گھر سے تمھاری بیوی کو لوگ اٹھا کر لے گئے۔۔۔کہاں ۔۔۔چلے گئے تھے تم۔۔۔۔۔

اسوقت کہاں چلے گئے تھے۔۔۔۔جب وہ لوگ میرے بچے کو مار رہے تھے ۔۔۔کہاں چلے گئے تھے۔۔۔۔

جب تمھیں چینخ چینخ کر میں دن رات پکارتی رہی۔۔۔۔ مگر تم نے میری ایک پکار نہیں سنی۔۔۔

کہاں تھے تم۔۔۔۔ جب مجھے زبردستی تم سے جدا کیا جارہا تھا۔۔۔

تم جانتے تھے۔۔۔۔ میری ماں کیا ہے۔۔۔ تم نہیں میرا باپ بھی جانتا۔۔ تھا۔ پھر بھی مجھے اسکے حوالے کر دیا۔۔۔۔

میں نے تمھیں منع کیا۔۔۔ مت جاو شاہ۔۔۔ مجھے چھوڑ کر۔۔۔۔ مجھے کچھ ٹھیک نہیں لگ رہا۔۔۔۔ مگر تم گئے۔۔۔ تمھیں تمھاری بیوئ۔۔سے زیادہ عزیز تمھارا کاروبار تھا۔۔۔۔ تم مجھے چھوڑ گئے۔۔۔۔۔ میں ایک بار پھر اس ان چاہی عورت کی قید میں آ گئ۔۔۔ اسنے میرا بچہ مار دیا۔۔۔۔

میں نے تمھیں کتنا پکارا۔۔ مگر نہیں۔۔۔ تمھیں محبت ہوتی تو میری پکار میرا درد سنائی دیتا۔۔۔ تمھیں مجھ سے محبت نہیں تھی۔۔۔ کبھی نہیں تھی ۔۔۔ محبت ہوتی تو تم کبھی میری ڈھونڈ پڑتال بند نہ کرتے۔۔ ہر دن تمھارے آنے کی آس میں گزرتا رہا۔۔ مگر تم نہ آئے۔۔۔

اور جب ملے تو۔۔ تمھاری غیرت جاگ اٹھی۔۔۔ واہ۔۔ کیا شاندار مرد ہو تم۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔ دو طلاق۔۔ کرو آزاد۔۔۔ ویسے بھی میں۔۔۔ زندگی جی نہیں رہی۔۔۔ زندگی مجھے جی رہی ہے۔۔ اور جب اسکا دل کرے گا۔۔ یہ سانسیں بھی وجود سے ناتا توڑ لیں گی۔۔۔ مگر تم۔۔ میرے گندے نام سے آزاد ہو جاوگے۔۔۔ دو تم طلاق۔۔۔" وہ اسکو جھٹکے سے خود سے پرے دھکیلتی۔۔ دونوں ہاتھ سینے پر باندھ کر اسکی صورت تکنے لگی۔۔۔ جوان

انکشافات پر دنگ تھا۔۔۔پیشانی عرق آلود تھی۔۔چہرے کے رنگ پھیکے پڑ گئے تھے۔۔۔۔

اسکا بچہ۔۔۔۔۔۔وہ باپ بننے والا تھا۔۔۔۔۔اسکا دل تڑپا تھا۔۔۔۔

اسنے تو یہ سوچا ہی نہیں۔۔۔۔

وہ عورت۔۔۔وہ اسکو کیسے بھول سکتا تھا۔۔۔

وہ کیسے اس بات کو نظر انداز کر گیا۔۔۔کہ وہ عورت وش کے اچانک ہوسٹل سے غائب ہونے پر کیسے سکون سے بیٹھ سکتی تھی۔۔۔۔

دو سال پہلے کے مناظر اسکی نگاہوں میں گھوم گئے۔۔۔

خوبصورت ملن کے بعد زندگی جیسے پر سکون ہو گئی تھی وش کا اس سے گھبرانا

۔۔۔بات بات پر شرمانا۔۔۔

خالصتا بیویوں والے انداز۔۔۔شاہ کو اسکی محبت میں مزید چور کر چکے تھے

۔۔۔وش کے علاوہ جیسے کچھ دیکھائی ہی نہیں دیتا تھا۔۔۔۔اور پھر ہر بار

اسکے بڑھتے قدموں کو وش کا نہ روکنا۔۔۔شاہ کے دل میں اس بات کو

مظبوط کر گیا تھا۔۔۔کہ وہ بھی اسکو چاہنے لگی ہے۔۔۔وہ بھی اسکے ساتھ

رہنا چاہتی ہے۔۔۔

وہ دل و جان سے اسپر فدا رہنے لگا تھا۔۔۔بس اب ایک مشکل تھی۔۔۔

جسے بھی وہ پار کر دینا چاہتا تھا۔

وش کو چاچو سے ملوانا چاہتا تھا۔۔۔مگر ابھی وش اسکے لیے آمادہ نہیں تھی

۔۔۔مگر وہ ملوائے گا اس بات کا عزم وہ دل میں کر چکا تھا۔۔۔

دن ایک دوسرے کی سنگت میں اور حسین ہو چکے۔۔۔

وقت بھی دبے پاؤں اپنی چال چل رہا تھا۔۔ مگر اس چال سے دونوں ہی انجان تھے۔۔۔

اور پھر اسے ڈیلیگیشن کے لیے کراچی جانا پڑا۔۔۔

اور جب یہ خبر اسنے وش کو ناشتے کی ٹیبل پر دی تو اسکا منہ ہی بن گیا۔۔۔ پہلے ہی طبعیت عجیب ڈھیلی ڈھیلی سی رہنے لگی تھی۔۔ کسی چیز میں دل نہیں لگتا تھا۔۔ ابھی وہ اپنی طبعیت سے اسکو آگاہ کرتی کہ۔۔ وہ اس سے دور جانے کی بات کر رہا تھا۔

شاہ اسکے منہ بنانے پر کھل کر مسکرایا۔۔۔

" یار دو دن کی بات ہے۔۔ بس

اور اس دو دن میں 48 گھنٹے ہوں گے ۔۔ اور نہ جانے کتنے سیکنڈز پل یا لمحے ۔۔۔" وہ شکایتی نظروں سے اسے گھورنے لگی ۔۔۔ جبکہ شاہ کو اس پر بے پناہ پیار آیا ۔۔۔

اب ایسے منہ بنا کر مجھے رومینس پر مت اکساو ۔۔۔ اور مسکرا ۔۔ کر مجھے سی آف کرو" ۔۔۔ اسنے ٹیبل پر رکھے اسکے سفید مومی ہاتھ کو لبوں سے چھوا ۔۔۔ جبکہ مقابل اسکے زرا سے لمس سے جیسے چھوئ موئ ہو گئ تھی ۔ شاہ میرا دل گھبرا رہا ہے ۔۔۔ جیسے کچھ غلط ہونے والا ہے ۔۔" وہ رو دینے کو تھی ۔۔۔۔

اوو ہو ۔۔۔ کچھ غلط نہیں ہو رہا ۔۔۔ اب تو سب ٹھیک ہو رہا ہے ۔۔

You know we're both on the right track to ۔

love. No problem now ... I'm sure ...

وہ یقین سے بولتا اسکے ماتھے پر اپنی محبت کی مہر ثبت کرتا۔۔۔ چلا گیا تھا۔۔۔

جبکہ واپسی پر ایک قیامت اسکے انتظار میں کھڑی تھی۔۔۔ اسکے بعد اسکی وش اسے لاکھ ڈھونڈنے کے بعد بھی نہیں ملی تھی۔۔۔۔

شاہ کے جانے کے بعد وہ یونیورسٹی خود ڈرائیو کر کے جانے لگی تھی۔۔۔ اسکی محبت میں وہ اپنے ماضی سے بلکل انجان ہو گئ تھی۔۔۔

مگر اسکے جانے کے بعد دل آپ ہی آپ خوفزدہ رہنے لگا۔ جیسے اسکا مظبوط تحافظ اسکے گرد سے ہٹ رہا ہو۔۔۔ مگر اپنا وہم سمجھ کر اسنے ٹال دیا۔۔۔

دو دن بمشکل گزرے تھے۔۔۔ جبکہ اگلے دن شاہ نے شام میں آنا تھا۔۔۔

فون پر اسکے آنے کی خبر سن کر وہ جھوم ہی گئ۔۔۔ہاں اب اسے اس حقیقت کو تسلیم کرنے میں کوئ دقت نہیں تھی کہ وہ شاہ سے محبت کرنے لگی تھی۔۔۔

بے پناہ محبت۔۔۔۔

وہ جلدی سے اپنے روم میں بھاگی۔۔۔تو زور سے چکر آنے پر وہ دروازے کو تھام کر کھڑی ہو گئ۔۔۔

یہ کیا ہو رہا ہے۔۔۔" اسنے پریشانی سے سوچا۔

وجود ایکدم سرد ہو گیا تھا۔۔۔مگر اپنی طبعیت سے انجان

وہ اسکی آمد پر خوش ہوتی اٹھی۔۔۔اور کمرے میں تیار ہونے کے لیے بند ہو گئ۔۔۔ تقریبا ایک ڈیڑھ گھنٹے بعد وہ اپنی تیاری سے مطمئین ہوتی باہر نکلی ۔۔۔

پہلی بار وہ اسکے لیے اسکے انداز میں تیار ہوئ تھی۔۔۔

بلیک کلر کی شارٹ فراق اور گولڈن کیپری پر بڑا اسارا کامدار دوپٹہ لیے وہ خوبصورتی سے کیے گئے میکپ میں کوئ پری لگ رہی تھی۔۔۔

وہ لاونج میں بیٹھ کر اسکے انتظار کی گڑھیاں گزارنے لگی۔۔۔اور جب انتظار بڑھنے لگا تو ازلی غصہ بھی بڑھنے لگا تھا۔۔۔

وہ غصے سے اپنے موبائل کی تلاش میں اٹھی جو کہ کمرے میں تھا۔۔۔ تبھی مین ڈور بیل بجی تو اسکا دل زوروں سے دھڑکا۔۔۔وہ آگیا۔۔ تھا۔۔

وہ کیاری ایکشن۔ دے گا اسکو دیکھ کر

۔۔۔ سوچ کر ہی اسکا چہرہ سرخ پڑنے لگا۔۔ تھا۔۔۔

دل کی اتھل پتھل ہوتی کیفیت کو قابو کرتی وہ دروازہ کھولنے کے لیے آگے

بڑھی۔۔۔

مگر دروازے میں آستادہ وجود کو دیکھ کر اسکے قدم لڑکھڑائے۔۔۔ وہ دو

قدم دور ہوئی تھی۔۔۔۔

خطرے کی گھنٹیاں اسکے ارد گرد بجنے لگیں تھیں۔۔۔۔

میری پیاری بیٹی۔۔۔ ہواوں میں اڑلی ہو تو زمین کی سیر کرنے چلو گی اپنی

ماں کے ساتھ" مسکراتی ہوئیں وہ اندر داخل ہوئیں۔۔ انکے ساتھ انکے

گارڈز بھی تھے۔۔۔

وہ بھاگ جانا چاہتی تھی۔۔۔

شاہ کے آنے کی دعائیں مانگتی وہ پلٹ کر کمرے میں بھاگتی اس سے پہلے ہی اسکو اسکے ماں کے چمچے۔۔نے تھام لیا۔۔

" کہاں بھاگ رہی ہو۔۔۔

چھوڑو مجھے " وہ غصے سے بولی۔۔۔وقت پر بھی نظر ڈالی۔۔۔اسنے آنا تھا وہ آئے گا۔۔۔

آنٹی بہت اسکا ڈرامہ برداشت کر لیا ہے۔۔اب میں آپکی ایک بات بھی نہیں سنوں گا۔۔میرے کڑوڑوں کی ڈیلینگ پر لات مار کر یہ پاکستان بھاگ کر آئی تھی۔۔۔

مگر اب مزید نہیں۔۔۔ میں اور یہ آج رات کی ہی فلائٹ سے تھائی لینڈ جا رہے ہیں" معزم اسپر گرفت مظبوط کرتا غصے سے ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولا۔۔ تھا۔

ہمم ٹھیک ہے۔۔ نقصان تو اسنے بہت کیا ہے ہمارا۔۔۔

لے جاو تم میں بھی دو تین دن تک آ جاو گی۔۔" وہ اپنے بارے میں فیصلے سن کر حواس باختہ ہو رہی تھی۔۔۔

اپنی ماں سے تو اسے کوئی امید نہیں تھی۔۔ کہ وہ عورت کسی قسم کی رعایت کرے گی۔۔۔ مگر پھر بھی وہ ایک آخری امید کے تحت بولی تھی۔۔۔

پلیز مما۔۔۔ مجھے چھوڑ دیں۔۔۔ نہیں رہنا مجھے آپکے ساتھ۔۔۔ شادی شدہ ہوں میں۔۔۔ بابا کے ساتھ رہنا ہے مجھے۔۔۔"

وہ روتے ہوئے بولی تو وہ استہزیہ مسکرائیں۔۔۔

میری جان سونے کی چڑیا ہو تم میرے لیے۔۔۔ چلو شاباش ہلکان نہ ہو۔۔ یہ تمھیں کچھ نہیں کہے گا۔۔۔ میری بیٹی ہو تم۔۔۔ میں جانتی ہوں تم اپنی خوبصورتی سے مجھے ڈبل کما کر دو گی"۔۔۔۔

انھوں نے پیار سے پچکارا۔۔۔ جبکہ۔۔ وش زور سے چینخی تھی۔۔۔۔

لعنت ہے آپ پر۔۔۔۔ اور میرے باپ پر بھی جس نے آپ سے شادی کی "۔۔۔

انھوں نے گھور کر اسے دیکھا۔۔۔ مزید یہاں روکنا۔۔۔ خطرے سے خالی نہیں تھا۔۔۔ انھوں نے معزم کو سر کے اشارے سے لے جانے کو کہا

۔۔۔تو وہ اسے گھسیٹتا ہوا۔۔باہر کی جانب لے جانے لگا۔۔جبکہ وش کی چینخیں اور شاہ کے نام کی پکار بڑھتی چلی گئ۔۔۔

منہ بند کر اپنا۔۔"اس سے پہلے آس پاس کے لوگ متوجہ ہوتے معزم نے اسکے چہرے پر زور دار تھپڑ مارا جس پر بس ایک لمحے کے لیے شاہ کی پکار تھمی تھی۔۔۔اور پھر۔۔وش نے اسے پکارنا شروع کر دیا تھا۔۔۔

اف "معزم نے اسکے تڑپتے وجود کو قابو کیا اور منہ پر ہاتھ رکھ کر گھر سے باہر لے آیا رات کا وقت تھا۔۔سوسائیٹی تقریبا سن سان تھی شکر کا سانس لیتے ہوے اسنے جلدی سے اسے گاڑی میں پھینکا۔۔۔وش منہ کے بل سیٹ پر گیری تھی۔۔مگر ہاتھ پاوں چلا کر وہ باہر نکلنا چاہتی تھی۔۔۔مگر معزم نے جلد ہی گاڑی لاک کر کے آگے بڑھائ اور آئیرپورٹ کے راستے پر ڈال دی

۔۔۔

کھولو دروازہ شاہ۔ہ" وہ معزم پر مکے برساتی پھر سے چینخی۔۔۔

جبکہ معزم نے گاڑی روک کر اسکے منہ پر تھپڑوں کی برسات کر دی۔۔۔

بھولا نہیں ہوں میں اپنا نقصان۔۔۔اپنی ماں کی وجہ سے زیادہ ہی سر چڑھ گئ ہے۔۔۔بدذات کہیں کی" اسکے ڈھیلے پڑتے وجود پر ایک نفرت بھری نظر ڈال کر اسنے دوبارہ گاڑی آگے بڑھائی۔۔۔۔وہ بے ہوش ہو گئ تھی۔۔۔۔ شاہ کو پکارتے پکارتے۔۔۔اسکی آنکھیں دھندلا گئیں تھیں۔۔ مگر دل میں اٹھتی پکار اب بھی نہیں رو کی تھی۔۔جبکہ پیچھے شاہ کے گھر سے تمام قیمتیں چیزیں اور نقدی لے کر اسکی ماں بھی فرار ہو گئ تھی۔

شی از پریگنینٹ "۔۔۔بنکاک کے ہوسپیٹل میں پڑے اسکے بے ہوش وجود کو دیکھ کر ڈاکٹر نے کہا جبکہ معزم اور اسکی ماں کا پارا ہائی ہو گیا۔۔۔

ہمیں نہیں رکھنا یہ بچہ۔۔۔"اسکی ماں نے سفاکیت کی انتہا کر دی تھی۔۔۔

ڈاکٹر نے کندھے اچکا دیے جیسے اسے انکے رکھنے نہ رکھنے سے فرق نہیں پڑتا تھا۔۔کیونکہ یہاں اکثر لڑکیاں یہی کام کروانے آتیں تھیں۔۔۔

چند ہی گھنٹوں میں اسکے وجود سے اسکے بچے کو نکل پھینکا گیا تھا۔۔۔۔

ڈاکٹر کو سٹریکلی معزم نے وش کو بتانے سے منع کیا تھا۔۔۔

مگر جب اسے ہوش آیا۔۔۔تو دل کی دھڑکنیں معمول پر آ ہی نہیں رہیں تھیں۔۔۔

اس وقت صرف ایک نرس تھی۔۔۔ اسنے اٹھنا چاہا مگر وجود میں تکلیف سی اٹھی۔۔

آپ لیٹی رہیں" نرس انگریزی لبوں لہجے میں بولی۔۔۔

مجھے۔۔ مجھے جانا ہے یہاں سے" وہ کانپتی آواز میں بولی۔۔۔

دیکھیں ابھی آپ کا اٹھنا ٹھیک نہیں آپ بیڈ ریسٹ کریں" وہ دوبارہ اسے ٹوکتی بولی۔۔۔

کیوں۔۔۔ جانیں دیں مجھے یہاں سے" وہ غصے سے بولی تو نرس کو بھی غصہ آ گیا۔۔۔

ہمم پہلے گناہ کر لیتیں ہیں۔۔ اور پھر ڈرامے کرتیں ہیں۔۔۔

ابھی ابورشن ہوا ہے تمھارا لیٹی رہو۔۔ورنہ۔۔۔اپنی جان کی ذمہ دار خود ہو

"وہ غصے سے کہتی باہر چلی گئ۔۔۔

جبکہ وش۔۔۔۔کو لگا جیسے کسی نے بہت انچائیوں سے اسے زمین پر لا پٹخا ہو

۔۔۔۔اسکی حالت غیر ہونے لگی تھیں۔۔۔۔اسنے اپنے بال نوچ لیے

۔۔۔۔

شاہ ہ ہ ہ "ایک بار پھر اسکو پکارا تھا۔۔۔مگر اسنے پھر اسکی پکار نہیں سنی تھی

۔۔۔

ڈاکٹرز نے جلد ہی اسکی حالت پر قابو پا لیا تھا۔۔۔

وہ بلکل خاموش ہو گئ تھی۔۔۔

مگر جب مہینوں گزرنے کے بعد بھی اسکی حالت نہیں سنبھلی۔۔تو معزم کی دھمکی نے جیسے اسے توڑ دیا۔۔۔

اگر تم نے وہ نہیں کیا جا ہم چاہتے ہیں تو میں تمھارے شاہ کو مروادوں گا ۔۔اور نوڈاوٹ یہ میرے لیے مشکل نہیں ہے۔۔۔"

دھمکی کارگیر ثابت ہوئ۔۔اور پھر وش کٹھپتلی کی طرح انکے اشاروں پر چلنے لگی.

بہترین شوٹ دے کر بنکاک میں پندرہ بیس دن مزید لگانے کے بعد وہ پاکستان جانے کے لیے آئیر پوٹ پہنچاہائ الرٹ سیکیورٹی اور اپنے پی آئے کی ہمراہی میں وہ فلائٹ کا ویٹ کر رہا تھا۔۔۔

اس دن کے بعد نہ ہی اسکی شاہ سے ملاقات ہوئی۔۔۔اور نہ ہی موبائل پر رابطہ حالانکہ وہ دونوں ایک ہی ہوٹل میں رہ رہے تھے مگر دورید کی مصروفیت کافی بڑھ گئی تھی تبھی اس سے بات نہیں ہو سکی۔۔۔

فلائٹ دس منٹ لیٹ تھی۔۔۔کسی خیال کے تحت اسنے اپنا موبائل نکالا اور شاہ کا نمبر ڈائل کیا۔۔۔

بیل جا رہی تھی مگر دوسری طرف کال پیک نہیں کی جا رہی تھی۔۔اسکے ہونٹوں پر مسکراہٹ ابھری۔۔۔

اور دوبارہ نمبر ڈائل کیا مگر پھر سے وہی ریسپونس۔۔۔

اسنے تیسری پھر چوتھی بار بھی یہی عمل دھرایا۔۔۔

تو بلآخر کال اٹینڈ کر ہی لی گئی۔۔۔

کیوں زیچ کر رہے ہو" مقابل نے سختی سے پوچھا تو وہ ہنس دیا۔۔۔

پہلی بار تو نہیں کر رہا" اسنے مزے سے ارد گرد نظریں دوڑاتے ہوئے ریلکس انداز میں کہا۔۔۔

مجھے یہ سمجھ نہیں آتی تمھاری اتنی بے غیرتی کے باوجود بھی میں تم سے دوستی کیوں نہیں توڑتا" وہ جھنجھلا سا گیا۔۔۔۔

اس میں بھی سید دورید بخت کا کمال ہے۔۔۔ورنہ۔۔۔تم جیسے میسنے کو کہاں دوستی نبھانا آئے" اسنے جیسے حقیقت بتائی۔۔۔ہر بار دورید ہی اس سے رابطہ کرتا تھا۔۔۔

اسے تم دوستی نبھانا کہتے ہو" وہ غصے سے بولا۔۔۔۔

کچھ کچھ" وہ پھر سے ہنسا۔۔۔

ڈھیٹ "شاہ نے جل کر اسے خطاب دیا۔۔۔

نوازش "اسپر کہاں اثر ہونا تھا۔۔۔

ساتھ چلو گے یہ ہنی مون کا پلین ہے "دورید نے پھر سے چھیڑہ۔۔۔۔

شیٹ اپ۔۔۔ وہ میری شکل نہیں دیکھنا چاہتی تم ہنی مون پر پہنچ گئے ہو دوبارہ جانا چاہتی ہے وہ اپنی ماں کے پاس۔۔۔ جواب تو میں ہونے نہیں دوں گا۔۔۔ اور اس عورت کو بھی ایسا مزاہ چکھوں گا کہ یاد رکھے گی۔۔۔۔ میرا بچہ مار دیا اسنے "شاہ غصے سے بھڑک ہی گیا۔۔۔

ریلیکس جگر۔۔۔۔ اس عورت کو ٹھکانے میں لگا چکا ہوں۔۔۔ اسکی فکر مت کر۔۔۔ ہاں مگر اب تیری بیوی کو قابو کر کے تو تجھے دینے سے رہا" پر شوخ لہجے میں کہے گئے فکرے شاہ کا غصہ سوا نیزے پر لے گئے۔۔۔۔

اگلی بار اس نمبر پر رابطہ کیا تو اس موبائل سے نکل کر تمھارا خون کر دوں گا

۔۔۔" اور کھٹک سے لائن ڈسکنکٹ ہو گئی۔۔ جبکہ آئیر پورٹ پر اسکا سحر انگیز

قہقہ گونجا تھا۔۔۔ بہتوں نے پلٹ کر اسکو دیکھا۔۔ جبکہ وہ نفی میں گردن

ہلاتا۔۔۔

اٹھ گیا۔۔۔

شگفتہ بیگم کی طبعیت کچھ خراب سی تھی۔۔۔ تبھی وہ انکے لیے قہوہ بنا رہی

تھی وہ اپنی ضد پر انکے کام کرتی تھی کہ انکے احسانات بھی بہت تھے۔۔۔

اسپر۔۔۔

جبکہ شگفتہ بیگم نے تو اسے کسی کام کو ہاتھ لگانے کا نہیں کہا تھا۔۔۔بس دوریہ بخت کے کمرے کی حالت دورست کرائی تھی۔۔ جسے کرتے کرتے ہی وہ تھک گئی تھی۔۔۔ مگر لبوں سے ایک لفظ بھی نہیں نکالا۔۔۔

باقی کوئی بھی اسے کوئی کام نہیں کہتا تھا اس گھر میں اتنے نوکر تھے۔۔۔ کہ گھر کے افراد کم ہی اپنے کمروں سے باہر نکلنے کی زحمت کرتے ہر کام اور ہر شخص کے لیے اپنی ایک خادمہ تھی۔۔۔

کچن میں اسوقت وہ اکیلی ہی تھی۔۔۔ رات کے ساڑھے بارہ کا وقت تھا۔۔۔

دس بجے ہی تمام نوکر چلے جاتے تھے۔۔۔۔ سب کو انکی ضرویات کا سامان کمروں میں پہنچا کر۔۔۔

وہ بھی انیکسی جانا چاہتی تھی مگر شگفتہ بیگم کی طبعیت کے مد نظر قہوہ بنانے لگی

قہوے کو کرسٹل کی خوبصورت پیالی میں ڈال کر ڈش میں پیلی رکھ کر اسنے شگفتہ بیگم کے کمرے کی راہ لی۔۔

دروازہ ناک کر کے اجازت ملنے پر اندر داخل ہوئ۔۔۔

تو راحت صاحب سڈیڈی کر رہے تھے جبکہ شگفتہ بیگم بیڈ پر لیٹیں تھیں

آنٹی آپ قہوہ لے لیں طبعیت بہتر محسوس ہو گئ" اسنے انکی سائیڈ ٹیبل پر پیالی رکھی تو انھوں نے تشکر بھری نظروں سے اسے دیکھا۔۔

بہت شکریا۔" انھوں نے کہا۔۔۔ تو وہ مسکرا دی۔۔۔

سر آپکو کچھ چاہیے۔۔"راحت صاحب کو اپنی طرف دیکھتا پا کر اسنے کنفیوز ہو کر انسے بھی پوچھا۔۔۔

نو تھینکس"انھوں نے سہولت سے انکار کیا اور دوبارہ اپنے کام میں مگن ہو گئے جبکہ وہ جلدی سے روم سے باہر آ گئ۔۔۔

اس سے پہلے وہ لاونج سے باہر نکلتی اچانک ہی لائٹ چلی گئ۔۔۔

وہ وہیں رک گئ۔۔۔اول تو اس علاقے میں لائٹ نہیں جاتی تھی۔۔اور اگر جاتی بھی تو۔۔۔فورن ہی آ بھی جاتی۔۔وہ اسی انتظار میں کھڑی تھی کیونکہ اندھیرہ ہونے کی وجہ سے قدم اٹھانے میں دشوری سی ہو رہی تھی۔۔مگر کھڑکی سے آتی ہلکی پھولکی روشنی کی وجہ سے وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھانے لگی۔۔

کہ اندھیرے میں اسے سامنے سے کسی وجود کے اندر آنے کا گمان ہوا۔۔

وہ جلدی سے یہاں سے نکل جانا چاہتی تھی۔۔۔

وہ قدم جماتی آگے بڑھنے لگی۔۔ جبکہ کوئی اور بھی رفتہ رفتہ اندر کیطرف آرہا تھا۔۔۔ چال میں سرمستی سی تھی۔۔۔

اس سے پہلے وہ باہر نکلتی۔۔۔ کسی نے اسکی کلائی تھام لی۔۔۔۔ وہ جی جان سے کانپ گئی۔۔۔ سیگریٹ کلون کی ملی جھلی خوشبو۔۔۔ میں ایک عجیب قسم کی بو بھی تھی۔۔ اسکو متلی سی ہونے لگی۔۔۔

اپنا ہاتھ چھوڑانا چاہا۔۔۔ مگر مقابل کی گرفت خاصی سخت تھی۔۔

اور اچانک ہال روم میں مدھم روشنیاں پھیل گئیں۔۔۔

آبش نے پہلے اپنے ہاتھ کیطرف اور پھر اس شخص کیطرف دیکھا تو ۔۔۔اسکے چہرے کے رنگ ہی اڑ گئے۔۔۔ جبکہ مقابل بھی مندی مندی آنکھوں سے اسی کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

اسنے گھبرا کر اپنا ہاتھ کھینچا۔۔۔۔

تم۔۔۔۔۔۔"مدھم سی آواز ابھری۔۔۔۔

آہ پھر سے ایک اور خیال۔۔۔"وہ اپنے ماتھے پر ہاتھ مارتا نشے کی کیفیت میں بولا۔۔۔جبکہ آبش کی جان پر بن رہی تھی۔۔۔اسے نہیں پتا تھا یہ شخص آج آئے گا۔۔۔

ورنہ وہ بہت پہلے ہی یہاں سے نکل جاتی۔۔۔۔

وہ اب بھی اپنا ہاتھ چھوڑانے کی تغودو میں تھی۔۔۔

روا زنہ میرے خواب میں آجاتی ہو۔۔۔ پھر خیال بن کر سامنے آجاتی ہو ۔۔۔۔ جس دن میرے سامنے حقیقت میں آگئ۔۔۔نہ اس دن تمھارا روم روم مجھ سے پہنا مانگے گا۔۔۔" وہ اسکے ہاتھ پر پکڑ سخت کرتا بولا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

چھوڑیں میرا ہاتھ۔۔۔" لہجے کو مظبوط بناتی ہوئ وہ اپنا ہاتھ چھوڑانے لگی ۔۔۔ جبکہ وہ اسکی آواز پر چونکنے کے بجائے خمار آلود نظروں سے اسکو گھورنے لگا۔۔۔۔

تم صرف میری ہو" سرگوشی سے بھی کم آواز میں کہے گئے یہ فکرے آبش کی آنکھوں کو نم کر گئے۔۔۔۔ شہریار کا چہرہ نگاہوں میں گھوم گیا۔۔۔ اور اسکی ہلکی سی چوک دوریدبخت کو مزید اسکے قریب کرنے لگی۔۔۔

اسے اسوقت صرف یہ محسوس ہو رہا تھا کہ۔۔۔ آبش کا خیال۔۔ جسے وہ ہر رات زبردستی اپنے قریب کرلیتا تھا۔۔ اسوت بھی وہ۔۔ اسکو اپنی محبت کی تڑپ میں قید کرلے گا۔۔۔ اسنے دونوں ہاتھوں سے اسکا چہرہ تھام کر خود سے قریب۔۔۔ کیا۔۔۔ آبش کے اوسان خطا ہونے لگے۔۔۔ وہ زور لگا کر اسے خود سے دور کرنے لگی۔۔ مگر وہ نازک اندام سی لڑکی کہاں اسکا مقابلہ کرپارہی تھی۔۔۔

وہ اسکے لبوں پر جھک رہا تھا۔۔۔ اور آبش کی جان اسکی پل دوپل پر بڑھتی قربتوں پر نکلنے لگی۔۔۔ اور اس سے پہلے وہ اپنے وجود کا زہر ہونٹوں کے زریعے اس میں انڈیلتا۔۔ آبش کی چینخیں نکل گئ۔۔۔ وہ پاگلوں کی طرح چینخ رہی تھی۔۔۔

دورید جھٹکا کھا کر اس سے دور ہوا۔۔۔ مگر اسکا ہاتھ اب بھی اسکی گرفت میں تھا

وہ حیرت بھری نظروں سے اسکی آنسو بھری آنکھوں ہچکیوں اور چینخوں کو دیکھ رہا تھا۔۔۔ دماغ جیسے جھٹکوں کی زد میں تھا۔۔۔

آبش کی چینخیں سن کر سب سے پہلے راحت صاحب کمرے سے باہر نکلے ۔۔۔ دادا جان۔۔۔ شگفتہ بیگم۔۔

اور باقی گھر والے بھی باہر نکل آئے

راحت صاحب نے جلدی سے آگے بڑھ کر دورید کا ہاتھ آبش سے آزاد کرایا۔۔وہ لڑکھڑایا۔۔۔ تھا۔۔کچھ نشے کا اثر بھی تھا۔۔اور جھٹکا بھی شدید تھا ۔۔۔۔

بے غیرت "راحت صاحب نے غصے سے اسکے منہ پر چانٹا مارا۔۔۔اسکے ڈولتے وجود سے وہ اندازا لگا چکے تھے کہ وہ اپنے حواسوں میں نہیں ہے اور اسی بات پر انکا غصہ مزید بڑھ گیا۔۔شگفتہ بیگم نے آبش کے سسکتے وجود کو تھامہ۔۔۔۔

اور افسوس سے اپنے بیٹے کیطرف دیکھا۔۔۔۔

داداجان بھی تھر نم بھری نظروں سے اسکے صوفے پر گیرتے وجود کو دیکھ کر اندر چلے گئے۔۔۔سب ہی رفتہ رفتہ اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے تھے ۔۔۔یہ تو تقریبا اب روز کا ڈرامہ ہونا تھا۔۔۔دورید بخت دوبارہ جو آگیا تھا

۔۔۔۔

وہ اب بھی آبش کو دیکھ رہا تھا۔۔۔جو اسکی نظروں سے گھبراتی۔۔۔۔

انیکسی کیطرف بھاگ گئی۔۔۔۔

جبکہ راحت صاحب نے اسکو گھور کر دیکھا۔۔۔

تم اس گھر میں رہنے قابل نہیں ہو۔۔۔۔ صبح ہوتے ہی دفع ہو جانا ۔۔۔ جہاں سے آئے ہو۔۔۔" وہ اسے وارن کرتے اپنے کمرے میں چلے گئے۔۔۔۔ جبکہ بند آنکھوں سے بھی اسنے اسی کا چہرہ دیکھا تھا۔۔۔۔۔۔

انیکسی کا دروازہ بند کر کے وہ وہیں دروازے کے ساتھ ٹک گئ۔۔۔ اور پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔۔۔

یہ کیسی زندگی تھی۔۔۔۔

جسے اسنے چاہا۔۔۔۔۔ وہ راہا نہیں۔۔۔۔

اور جسے اسنے نفرت کی وہ کیوں زندہ تھا۔۔۔۔

تم صرف میری ہو۔۔" شہریار کے الفاظ ایک گونج سے بن گئے تھے۔۔۔

اسنے گھٹنوں پر سر رکھ لیا۔۔۔

وہ ہار رہی تھی۔۔۔۔زندگی سے۔۔۔۔زندگی کے الجھے جال سے

صبح اسکی آنکھ کھلی تو وہ اپنے بیڈ پر الٹا لیٹا ہوا تھا۔۔۔

سر بری طرح بھاری ہو رہا تھا۔۔۔۔

اس نے سیدھے ہوتے ہوئے۔۔۔اپنا گھومتا سر دونوں ہاتھوں سے تھام لیا

رات جو ہوا۔۔۔کیا وہ اسکا خیال تھا۔۔۔وہ الجھ سا گیا۔۔۔۔

پھر سب چیزوں کو پس پشت ڈالتا بالوں میں ہاتھ پھیرتا اٹھا۔۔۔

ساتھ ہی گھڑی پر بھی نظر دوڑائی۔۔۔جو دوپہر کے ڈھائی بجا رہی تھی۔۔۔

وہ فریش ہونے کی غرض سے وہ شاور لینے واشروم میں چلا گیا۔۔

جب باہر آیا تو۔۔۔۔

ماں کو کمرے میں پایا۔۔۔وہ مسکرا دیا۔۔ٹراوزر پر بغیر شرٹ کے گلے میں تولیہ ڈالے۔۔بکھرے بالوں سے خوبرو لگ رہا تھا۔۔

گڈ مورنیگ" مگر ماں نے کسی بات کا جواب نہیں دیا۔۔انکا انداز خفا خفا سا تھا۔۔

آپکے بابا نے کہا ہے آپ یہاں سے چلیں جائیں" انکے لہجے میں نمی تھی

۔۔۔۔

پرفیوم سپرے کرتا اسکا ہاتھ تھما۔۔۔

مگر میں کہیں نہیں جارہاہوں۔۔۔ ان سے کہہ دیں۔۔۔ بڑی حویلی میں بد قسمتی سے میرا بھی حصہ ہے۔۔۔ اور میں یہاں سے کہیں نہیں جانے والا۔۔" وہ سرد لہجے میں بولا۔۔ توماں نے بے بسی سے اسکی جانب دیکھا ۔۔ مگر پھر اسپر غصہ بھی آیا

کیوں کررہے ہیں آپ ایسا۔۔۔ تنگ آگئیں ہوں میں آپ باپ بیٹے کی جنگ سے۔۔۔ سراسر آپ کی غلطی ہے اس سب میں۔۔۔ وہ بچی ۔۔۔ آبش وہ جانتے ہیں کتنی خوفزدہ ہے۔۔۔ صبح سے یہاں نہیں آئ ہے۔۔۔ اور مجھے بہت برا لگ رہا ہے" انکا غصے سے سرخ چہرہ ایک پل کے لیے اسنے دیکھا اور دوبارہ اپنے کام میں مشغول ہو گیا۔۔۔

افٹر لوشن لگانے کے بعد وہ اب بالوں میں برش پھیر رہا تھا۔۔۔

یعنی کل رات وہ جسے اپنا خیال سمجھ رہا تھا۔۔۔وہ حقیقت تھی دل میں

دھڑکن نے اسکے نام سے تیز دھڑکنا شروع کر دیا تھا۔۔وہ کہاں سے کیسے

کیوں۔۔یہاں پر آئی کئی سوال تھے۔۔۔اور۔اسکا شوہر کہاں۔۔مر گیا

۔۔۔یہ سوال بھی ایک لمحے کے لیے ابھرا تھا۔۔ مگر ازلی لاپرواہی کا خول

خود پر چڑھا کر۔۔۔اسنے ماں کی جانب دیکھا۔۔۔

اور انکا ہاتھ تھام کر انھیں بیڈ پر بیٹھایا۔۔اور خود انکے پاس زمین پر بیٹھ گیا

۔۔

کیا چاہتی ہیں آپ" اسنے انکی نم آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

آپ کا سب کے ساتھ درست رویہ۔۔۔ آپکا خود پر دھیان۔۔۔

آپکی صحت مند زندگی۔۔۔ آپکی خوشیاں۔۔۔ اور کچھ نہیں چاہیے مجھے"

انھوں نے پیار سے اسکی آنکھوں میں دیکھا تو وہ ہنس دیا۔۔۔

صحت مند ہوں خوش ہوں خود پر دھیان بھی دیتا ہوں۔۔۔ ہاں رویے کی

" جہاں تک بات ہے جو جیسا ہے میں اسکے ساتھ ویسا ہوں۔۔

باپ سے مقابلہ نہیں کرتے بخت" انھوں نے اسے سمجھانا چاہا۔۔۔

چھوڑ دیں آپ ہمیں ہمارے حال پر" وہ پھر سے لاپروہی سے بولا۔۔ تو وہ
اسے دیکھ کر رہ گئیں۔۔۔

آپ اس بچی سے معافی مانگیں گے۔۔۔" انھوں نے سختی سے کہا۔۔ جبکہ وہ

تو ہتھے سے ہی اکھڑ گیا۔۔۔

نہ ممکن" غصے سے تیز لہجے میں بولا۔۔۔۔

بخت"

ماں پلیز یار۔۔۔ آپ وہ بات کہیں نا جو میرے بس میں ہو۔۔۔ کچھ لوگوں کے ساتھ میں ٹھیک نہیں ہو سکتا۔۔ تو آپ بھی فورس نہ کریں" وہ اٹھ کر دوبارہ آئینے کے سامنے کھڑا ہو گیا۔۔۔

" اسکا کیا قصور ہے۔۔۔ بھلہ۔۔۔

ہمہ "اسنے نخوت سے منہ پھیرہ۔۔۔ ابھی اسکا کوئی قصور ہی نہیں۔۔۔

بیوہ بچی ہے۔۔۔۔ ضرورت مند تھی۔۔۔ میں یہاں لے آئی اسے۔۔۔۔ آپکے کاموں کے لیے ہی لائی ہوں۔۔۔۔ کہ جب یہاں آپ آتے ہیں تو کسی ملازم کو ارد گرد پھٹکنے نہیں دیتے۔۔۔ تو وہ بچی۔۔۔ آپکے کام اچھے سے سمبھال لے گی۔۔۔ کیونکہ مجھ سے نہیں آپ سمبھلتے۔۔۔ اور نہ میری

بوڑھی ہڈیوں میں آپکو سمبھالنے کی ہمت ہے" شگفتہ بیگم آگے بھی بول رہیں تھیں۔۔۔ مگر وہ تو بیوہ لفظ پر اٹک گیا۔۔۔

شاکڈ سا انھیں دیکھنے لگا۔۔۔ مگر یہ شاکڈ ہونا بھی چند لمہوں کے لیے تھا ۔۔۔ پھر اسکے لبوں پر پر اسرار مسکراہٹ رینگ گئ۔۔۔

انٹریسٹنگ۔۔۔۔۔" بے آواز لب پھڑ پھڑائے تھے۔۔۔

مگر اب میں منع کر دوں گی۔۔۔ اسے۔۔۔۔ مجھے وہ بہت عزیز ہے مگر آپ کی حرکتوں سے کہیں ہرٹ نہ ہو جائے" انھوں نے نروٹھے انداز میں کہہ کر جیسے بات ختم کی۔۔۔ اور وہ تو مسکراہی دیا۔۔۔

کوئ ہرٹ ہو رہا ہے یہ نہیں۔۔ مجھے فرق نہیں پڑتا۔۔۔ فرق اس بات پر پڑتا ہے کہ میری ماں ہرٹ نہ ہو۔۔۔۔

کیونکہ وہ تب بھی میرے ساتھ ہے جب کوئی میرے ساتھ نہیں۔۔۔۔"

اسنے جھک کر انکی پیشانی پر بوسہ دیا۔۔۔تو وہ بیٹے کی محبت پر نہال ہی ہو گئیں

۔۔

تو بیٹے میری جان۔۔۔ میرے بخت۔۔۔ آپ اپنا رویہ ٹھیک رکھو۔۔۔

پلیز کسی کو تنگ مت کرو" انھوں نے محبت سے پچکارہ تو۔۔وہ اثبات میں سر

ہلا گیا۔۔۔

کوشش کروں گا۔۔" اب یہ جھوٹ تھا یا سچ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔یہ وہ نہیں

جانتی تھیں۔۔۔ مگر دل اسکے اتنی جلدی بات مان لینے پر آمدہ نہ ہوا۔۔۔

وہ انکی اولاد تھا۔۔۔اور اسکے ہر عمل سے وہ واقف تھیں۔۔۔ مگر یہ بات

انکے لیے خوشی کا باعث تھی کہ وہ انکا لحاظ رکھتا تھا۔۔۔

چلیں۔۔۔ آپ ریڈی ہو کر آئیں۔۔ میں ناشتہ لگواتیں۔۔ ہوں" وہ کہتی ہوئیں پلٹ کر باہر نکلنے لگیں۔۔۔

ماں" کہ اسکی پکار پر رکیں۔۔۔ اور سوالیہ نظروں سے اسکی طرف دیکھنے لگیں۔۔۔

زرا میرا ناشتہ میری ملازمہ سے بنوایے گا۔۔" وہ مسکرا کر بولا۔۔۔ اسکی مسکراہٹ عجیب سی تھی۔۔۔ مگر ماں اپنی خوشی میں دیکھ نہ سکیں۔۔۔ اور اثبات میں سر ہلاتی باہر نکل گئ۔۔۔ جبکہ وہ گھیرہ سانس بھرتا۔۔ بیڈ پر گیرنے والے انداز میں لیٹا۔۔۔

میرا نصیب ہے وہ سامنے۔۔۔

کیوں ہو رہیں ہیں حیرانیاں۔۔۔۔۔

وہ گنگنایا۔۔۔۔اور آنکھیں بند کر لیں۔۔۔۔

بول ازان مائے کورٹ مسٹر لیٹ شہریار۔۔۔۔

"آئے ایم آویز

لہجے میں مغروریت سی تھی۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نک سیک سے تیار ہو کر وہ نیچے آیا تو سب مرد حضرات تو اپنے اپنے کاموں پر جا چکے تھے صرف خواتین ہی تھیں۔۔۔۔جو اپنے اپنے مشغلے میں مصروف تھیں مگر اسکی آمد کو سب نے نوٹس کیا تھا۔۔۔ بھلہ کوئی اسکو نوٹس کیے بغیر

رہ سکتا تھا۔۔۔اب بھی تیز کلون کی خوشبو سے پوراہال مہک اٹھا تھا۔۔

اور سب کو احساس بھی ہو گیا تھا۔ کہ دورید بخت نیچے آچکا ہے۔۔

علیزے اور کتنے دن لگیں گیں۔۔"اسنے تائی جان کی غصے بھری آواز سنی

۔۔۔۔

مام شادی ہے۔۔۔جب ولیمہ ہو جائے گا آجاو گی۔۔۔"اسنے بے زاریت

سے جواب دیا۔۔

بس بہت ہو گیا ہے۔۔گھر میں تو رہنا ہی تمھارا جیسے حرام ہو۔۔۔دو تین

دن میں سب بکھڑے نمٹا کر گھر پہنچو بس"انھوں نے غصے سے کہا تو۔۔

مقابل نے چیڑ کر

ٹھیک ہے"کہا اور فون بند کر دیا۔۔

دوریدڈائینیگ ٹیبل کیطرف بڑھا۔۔۔ جہاں ماں کے ساتھ سیاہ چادر میں خود کو چھوپائے کوئی اور وجود بھی تھا۔۔۔۔ وہ اچھے سے جانتا تھا وہ کون ہے

۔۔۔۔

جس کو وہ اس گھر کی مالک بنانا چاہتا تھا۔۔۔ وہ آج اس گھر کی نوکر کی صورت میں اسکے سامنے تھی۔۔۔"

اسکی پشت کو گھورتے ہوئے۔۔۔ وہ چیئر کھسکا کر بیٹھ گیا۔۔۔۔

ماں نے اسکے سامنے کافی کا مگ رکھا۔۔۔ اور ساتھ لائیٹ سی غزار کھی

۔۔۔۔

کچھ کھانے میں دیں۔۔۔" اسنے پلیٹ دور کھسکا دی۔۔۔۔ اور کافی کا مگ لبوں سے لگالیا۔۔۔۔

آبش بیٹا آپ کھانا گرم کرو میں زرا آتیں ہوں۔" شگفتہ بیگم سے کوئی ملنے آ گیا تھا تبھی وہ ہال میں چلیں گئیں جبکہ آبش پریشانی سے پلٹ کر انکی پشت دیکھنے لگئیں

۔میرے شہر۔۔۔۔ تجھ کو یہ کیا ہوا ہے

تیرے سارے منظر بکھر گئے۔۔۔۔

وہ جو رونقیں تھیں۔۔۔وہ دھواں ہوئیں۔۔۔۔

وہ جو لوگ تھے وہ کدھر گئے؟

کافی کا مگ سائیڈ پر رکھ کر اسنے پاس پڑی سیگریٹ کو سلگا کر لبوں سے لگاتے ہوئے۔۔۔اسے غور سے دیکھا

اور سوالیہ نظریں اسکی خوفذدہ نظروں میں گاڑ دیں۔۔۔۔

لاکھ اپنے آپ کو سمبھالنے کے باوجود۔۔۔اسکی آنکھیں نم ہوئیں تھیں

۔۔۔اسنے جلدی سے پیٹھ موڑلی جانتی تھی۔۔۔۔

وہ کیا کہہ رہا ہے۔۔۔۔

ناشتہ اسکے سامنے رکھ کر وہ جلدی سے وہاں سے چلی جانا چاہتی تھی۔۔۔

سنا ہے تمھارے شوہر صاحب گزر گئے۔۔۔بڑاافسوس ہوا۔۔"لبوں پر

مسکراہٹ لہجے میں مصنوعی دکھ لیے۔۔وہ معصومیت سے بولا۔۔۔

جبکہ آبش سے اسکا سامنا کرنا مشکل ہو گیا۔۔۔۔

ایک لمحے کی تاخیر کیے بغیر وہ وہاں سے دوڑی تھی۔۔۔۔دل ایک دم بھر سا

گیا تھا وہ رونہ چاہتی تھی۔۔۔

جبکہ اسنے گردن گھوما کر اسکو دیکھا تھا۔۔اول روز کیطرح آج بھی اسکی آنکھوں میں کسی اور کے لیے جزبات دیکھ کر۔۔اسے شہریار سے نفرت سی ہوئی ساتھ ساتھ اس لڑکی پر بھی شدید غصہ آیا تبھی ناشتہ وہیں چھوڑ کر وہ وہاں سے اٹھ گیا۔۔۔

وہ اپنے گھر کا لاڈلا اور ضدی۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔مرشد۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کسی کی توجہ کی بھیک مانگتا ہے۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

گڈ ایوننگ سر۔۔۔" آل ای ڈی پر نظریں مرکوز کیے اسنے سیل فون اٹھایا جو کافی دیر سے بج رہا تھا۔۔

ہاں بولو صائم" اسنے تقریبا چوتھی بار دروازے کیطرف دیکھ تھا۔۔۔

سر دئیر از نیو پروجیکٹ پاکستان میں بہت بڑی فیشن گیلری لگ رہی ہے۔

"

نو مین میرا ابھی کام کا کوئ موڈ نہیں ہے اور ویسے بھی پاکستان میں کوئ مجھے افوڈ نہیں کر سکتا" اسنے بے زاریت سے کہا اور ایک بار پھر دروازے کیطرف دیکھا۔۔۔

" سر آپکو منہ مانگی قیمت دے رہے ہیں۔۔۔ آویس رضا

چلو سوچتے ہیں۔۔" اسنے کہتے ہی فون بند کر دیا اور انٹر کام اٹھایا۔۔۔

جی صاحب" شاید کوئی اور ملازمہ تھی۔۔۔

کیوں فون اٹھایا ہے تم نے۔۔" وہ اچانک ہی بڑھک اٹھا۔۔۔

پیچھلے آدھے گھنٹے سے اور ینج جوس کا کہا ہوہے۔۔ کیا خود آ کر لینا پڑے گا"

صاحب معز۔۔۔ معزرت چاہتی ہوں میں ابھی پہنچادیتی ہوں۔۔" وہ جلدی سے گھگھیا کر بولی۔۔۔

تم سے نہیں کہا میں نے۔۔۔۔ جسے کہا تھا اس سے کہو اگر پانچ منٹ میں روم میں جوس نہ آیا تو تم سب کو نوکری سے نکال دوں گا" اور دوسری طرف سنے بغیر اسنے کریڈائیل پر فون پٹخا اور دوبارہ ال سی ڈی کیطرف دیکھنے لگا

۔۔۔

تقریباپانچ منٹ بعد دروازہ بجا تھا۔۔۔

اسنے سرد نظروں سے دروازے کیطرف دیکھا۔۔۔

"کم ان

ہاتھ میں ٹرے تھامے وہ نہ چاہتے ہوئے بھی اسکے کمرے میں آگئ تھی

۔۔۔۔

ٹانگوں میں واضح لرزش سی تھی۔۔۔

وہ بیڈ سے کچھ دور ٹرے لے کر کھڑی ہو گئ۔۔۔

یہاں رکھ دو۔۔" اسنے سائیڈ ٹیبل کیطرف اشارہ کیا۔۔اور خود دوبارہ سکرین کی طرف متوجہ ہو گیا۔۔۔

آبش کی بھی سکرین کی طرف غیر ارادی نظر اٹھی تھی۔۔۔ مگر اگلے لمحے وہ نظر اٹھنے پر خود کو کوس رہی تھی۔۔۔۔

اسکے ہاتھوں سے پسینے چھوٹنے لگے۔۔۔ سائیڈ ٹیبل پر جوس کا گلاس رکھ کر وہ اس سے پہلے پلٹتی دورید کی گرفت میں اسکی نازک کلائی آ گئی۔۔۔۔

اسنے ہاتھ کھینچنا چاہا مگر وہ ایسے ہی سکرین کیطرف دیکھے۔۔ اسکے ہاتھ پر گرفت مظبوط سے مظبوط تر کرتا گیا۔۔۔ یہاں تک کے آبش کی آنکھ سے ایک آنسوں ٹوٹا۔۔ہاتھ میں اٹھتی تکلیف کے باعث۔۔۔۔۔

چھوڑ۔یں۔۔۔۔۔۔۔" وہ آگے کچھ بولتی۔۔۔ کہ دورید نے ایک جھٹکے سے اسے کھینچ کر اپنے قریب ہی بیٹھا لیا۔۔۔۔

جبکہ آبش کے اوسان خطا ہونے لگے۔۔۔۔۔۔

وہ پورے وجود سے کانپی تھی۔۔۔اٹھنا بھی چاہا۔۔مگر دورید نے اسکے کندھے کو سختی سے جکڑ لیا۔۔۔۔

سامنے دیکھو۔۔۔"پھنکارتا ہوا لہجا تھا۔۔۔آبش کی سسکی نکل گئ۔۔۔

ن۔۔۔نہ۔۔۔نہیں" بمشکل بولی۔۔۔

میں نے کہا دیکھو سکرین کیطرف" وہ پھر سے بولا۔۔۔مگر اب اسکی آواز آبش کے کان میں سر گوشی کی صورت ابھری تھی۔۔۔۔

بخت"۔۔۔۔۔نہ جانے کیسے اسکے لبوں سے اسکا نام نکلا تھا جسے وہ کبھی لینا نہیں چاہتی تھی۔۔۔

جبکہ مقابل تو اسکے لبوں کی حرکت میں ہی کھو گیا۔۔۔ چند پل وہ اسے یوں ہی دیکھتا رہا۔۔۔۔۔ اور پھر غصے سے اسکے چادر میں چھوپے بالوں کو اپنی گرفت میں جکڑا۔۔

....ہمت کیسے ہوئی تمھاری میرا نام لینے کی۔۔۔؟

نوکر ہو تم میری۔۔۔ ملازمہ جانتی ہو اپنی حثیت۔۔۔" آبش کا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا۔۔ وہ رو رہی تھی۔۔ مگر مقابل تو جیسے بے حس ہو گیا تھا۔۔۔

صاحب کہو گی آج سے تم مجھے۔۔۔ اور اپنی حثیت کبھی مت بھولنا۔۔۔"

ایک جھٹکے سے اسکو خود سے آزاد کرتے وہ کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

جبکہ وہ جان بخشی پر فورا بھاگ جانا چاہتی تھی۔۔۔

تمھیں میں نے کہا جاو۔۔۔۔۔۔ مینرز نہیں ہیں تم میں" شاید وہ اسے زیچ کرنے کا کوئی لمحہ مس نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔

آبش رکی۔۔۔ تھی پلٹ کر اسکی شعلے برساتی آنکھوں میں دیکھا مگر تا دیر دیکھ نہ سکی۔۔۔

ہم۔۔۔۔۔۔ ہم جائیں۔۔۔ صاحب" اسکا لہجا بھیگ گیا تھا۔۔۔

ہمممہ۔۔۔۔ ہم" اسنے نخوت سے سر جھٹکا۔۔۔ اسکا ہم کہن زہر ہی لگا

آوٹ۔۔۔۔ اور دوبارہ۔۔۔ جب مجھے تمھاری طلب ہو گئ۔۔۔ تو فورا میرے پاس حاضر ہو جانا۔۔۔ دیری کی صورت میں میں تمھاری جان کو بھی لڑ سکتا ہو۔۔۔۔ اور مجھ میں اتنا زہر ہے کہ تم ایک لمحہ برداشت نہیں کر سکتی۔۔۔ اب اپنی روتی صورت لے کر چلی جاو"

وہ جلدی سے دروازہ کھول کر باہر نکل گئ۔۔۔ایک گھٹن کا احساس جو

۔۔اسکی موجدگی میں تھا وہ زائل ہوا۔۔مگر دل ہلکا نہیں ہوا تھا۔۔۔کچن

کیطرف سر جھکا کر چلتے ہوئے اسکے آنسو بھی متوتر نکل رہے تھے۔۔۔۔

اتنی ہتک نا قابل برداشت تھی۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیا پروبلم ہے۔۔۔"لبوں میں سیگریٹ دبائے وہ سنجیدگی سے بولا۔۔۔۔

حالانکہ وہ سیگریٹ اسکے پورے وجود کو سرور بخش رہی تھی۔۔۔وائٹ

پینٹ کورٹ میں ایز شرٹ کے آدھے بٹن کھولے ماتھے پر گھنے بکھرے

بال سجائے۔۔۔وہ لاپرواہ شہزادہ موبائل پر کال پک کرتے ہوئے تیزی سے سڑھیاں اترا۔۔۔

نظر سامنے اٹھی جہاں وہ کل کی طرح خود کو سیاہ چادر میں چھوپائے سر جھکا کر ہال روم کے دروازے سے اندر داخل ہو رہی تھی۔۔۔اسکو دیکھ کر ہمیشہ کیطرح دورید کا دل مچلا تھا مگر۔۔۔۔اب دل کی سننا چھوڑ دی تھی۔۔۔۔

سائیں میری یاد نہیں آتی کیا" انجم نے اٹھلا کر شکایت کی۔۔۔جبکہ کچن کیطرف جاتی آبش کی شفاف کلائی کو اسنے اپنے مظبوط ہاتھ میں جکڑ لیا۔۔۔ آبش اس افتاد کے لیے تیار نہیں تھی۔۔۔۔

اسنے خوف سے ارد گرد دیکھا ابھی تو کوئی نہیں تھا مگر ٹائم ایسا تھا کے کوئی بھی کبھی بھی باہر آسکتا تھا۔۔۔پھر نظر شرٹ سے جھانکتے سینے پر پڑی تو وہ سٹپٹا کر نگاہ جھکا گئی۔۔۔دورید مسکرایا۔۔۔

تمھاری یاد پر تو میرا یہ حال ہے۔۔۔ پھر بھی شکایت کرتی ہو۔۔۔ یاد نہیں آتی" وہ گھیری نظروں سے اسکو گھورتے ہوئے بولا۔۔۔ جبکہ سپیکر پر انجم کا دل سوز قہقہہ ابھرا۔۔۔۔

آبش نے اپنی کلائی چھوڑانے کے لیے ہاتھ کھینچا۔۔۔۔

مگر وہ اسکے سفید ہاتھ کو کھینچ کر۔۔۔ ہاتھ سمیت آبش کو بھی اپنے نزدیک کر گیا۔۔۔

میرا سائیں کبھی میرا نہیں ہو سکتا۔۔۔۔ جانتی ہے یہ ناچیز" انجم کا لہجا بجھا بجھا تھا۔۔۔

اسنے مسکرا کر آبش کی نم آنکھوں میں دیکھا۔۔۔۔ جو اب بھی اپنا ہاتھ چھوڑانے کی تغودو میں تھی۔۔۔

یقین مانو ہنی۔۔۔۔۔۔ دورید بخت سر سے پاوں تک صرف تمھارا ہے

۔۔۔" سیگریٹ کا دھواں آبش کے چہرے پر چھوڑتے ہوئے وہ دلکشی سے

بولا۔۔۔۔ آبش کو اسکی حرکت پر زور سے کھانسی کا پھندہ لگا۔۔۔وہ کھانس

رہی تھی۔۔۔۔ وہ اسی کیطرف دیکھ رہا تھا۔۔۔نہ جانے کیوں پہلے بھی اور

اب بھی۔۔۔ جب وہ خود آبش کو تکلیف دیتا تھا۔۔۔۔ تب وہ اسے اس

تکلیف میں تڑپتی ہوئی۔۔۔ اسقدر اچھی لگتی۔۔ تھی کہ دنیا کی کوئی

خوبصورتی آبش کا مقابلہ نہ کر سکے۔۔۔۔

اور اب بھی کچھ ایسا ہی تھی۔۔۔ سرخ آنسو بہتی آنکھوں سے کھانستے ہوئے

وہ اسے بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔۔۔

چھوڑیں ہمارا ہاتھ۔۔۔" وہ غصے سے بولی جبکہ دورید نے پوری آنکھیں گھمائی

۔۔۔۔

نوکر پر نکھرا۔۔۔" دل جلا دینے والی مسکراہٹ لیے وہ مصنوعی حیرت سے اسے تکنے لگا۔۔۔

جبکہ آبش کا سارا غصہ جھاگ بن گیا۔۔۔

صاحب۔۔ ہم۔۔۔ ہمیں جانے دیں" لہجے میں التجا لیے وہ بولی جبکہ دوریدکے دل میں کہیں سکون سا اترا۔۔۔

اسپر اپنا اختیار محسوس کر کے اسے ان دو سالوں میں پہلی بار دل سے خوشی ہوئی تھی۔۔۔

ایک تو۔۔۔ یہ ہم۔۔۔ سمجھ نہیں آتا۔۔۔ میں نے آپکے ساتھ آپکی پوری قوم کا ہاتھ تو نہیں پکڑا۔۔۔" وہ تیوریاں چڑھائے بولا۔۔۔ تو آبش بے بس سی اسے دیکھنے لگی۔۔۔

کیسا انسان تھا وہ۔۔۔ کل اسپر اسقدر غصہ کر رہا تھا اور آج ایسے مسکرا مسکرا کر باتیں کر رہا تھا۔۔ بھلے سے وہ باتیں دوسرے فرد کو زچ کر دیں

۔۔۔۔۔

ہم۔۔۔ آنٹی کو سب بتا دیں گے۔۔۔" ہمت بندھتے ہوئے اسنے ایک بار پھر خود کو آزاد کرانا چاہا۔۔

جبکہ دورید تو جھوم ہی گیا۔۔۔

میرے الجھے الجھے سرکار۔۔۔ پھر تو میرا کام بہت ہی آسان ہو جائے گا ۔۔۔ جبکہ اتنی آسانی ابھی میں چاہتا نہیں ہوں۔۔۔۔ ملازم اور مالک کے رشتے میں ملازم اتنا بولتے نہیں ہیں۔۔۔ بہت نا سمجھ ہو ابھی۔۔۔" وہ افسوس سے بولا۔۔ جبکہ آبش بار بار اسکے یہ بات یاد دلانے پر نم آنکھوں سے اسکی طرف دیکھ کر پلکیں جھکا لیتی۔۔۔

یہ ادا یہ ناز یہ انداز۔۔۔۔کسی اور کو دیکھانا۔۔پہلے زرا اپنے مالک کی "ایک خواہش پوری کر دیں۔۔۔۔پھر آپ آزاد ہیں پر کٹے پرندے کیطرح

ایک جھٹکے سے اسکو خود سے الگ کر کے وہ صوفے پر ٹک گیا جبکہ وہ لڑکھڑا گئ۔۔مگر جلد ہی سمبھل بھی گئ۔۔۔

چہرہ اب بھی سرخ تھا۔۔۔مٹے مٹے آنسوؤں کے نشان۔۔۔۔اسکو مزید خوبصورت کر رہے تھے۔۔۔

دورید۔۔۔"اس سے پہلے وہ کچھ بولتا۔۔ماں کی آواز پر چونکہ پھر ہلکا سا مسکرا دیا۔۔۔

جبکہ شگفتہ بیگم کو دیکھ کر آبش کو مزید رونا آیا۔۔۔۔

وہ سب دیکھ چکیں تھیں۔۔۔

آپ کس قدر بد تمیز ہو گئے ہیں" وہ غصے سے بولیں جبکہ وہ کندھے اچکا گیا

یعنی اسے فرق نہیں پڑتا تھا کسی بھی بات کا۔۔۔۔

آبش کو اسکی ڈھٹائی اور اپنی بزدلی پر غصہ آنے لگا تبھی۔۔۔ وہ پلٹی۔۔۔ اور کچن کیطرف جانے لگی۔۔۔۔

ایکسکیوزمی۔۔۔۔ میرا کام کرتی جاو۔۔۔" ماں کے سامنے بھی وہ نہیں چونکا تھا۔۔۔ جبکہ ماں نے غصے سے اسکی طرف دیکھا۔۔۔

مجھے بتاو کیا کام کروانا ہے تمھیں اس سے۔۔۔۔" ماں نے اسے گھورا۔۔۔ اور آبش کو جانے کا اشارہ کیا۔۔۔

اب میں کیسے بتاو آپکے کرنے کا کام نہیں تھا نہ۔۔۔" وہ ڈھٹائی سے ہنستا ہوا اٹھا۔۔۔اب انھیں کیسے بتاتا۔۔۔وہ اپنی راکھ ہوتی سیگریٹ کو آبش کے ہاتھوں سے اپنے لبوں سے آزاد کرنا چاہتا تھا۔۔۔

مگر موقعے ہزار تھے اور وہ بے چاری جانتی نہیں تھی قسمت نے۔۔۔کہاں لا پٹکھا تھا۔۔۔

اسنے ایک نظر موبائل سکرین کیطرف دیکھا۔۔۔۔

کال اب بھی جا رہی تھی۔۔۔

اکتاہٹ سے اسنے کال مس کی۔۔۔اور اسلامہ آباد کی خاک چھاننے نکل پڑا ۔۔۔ساتھ ساتھ جیب سے دوسری سیگریٹ نکال کر ہونٹوں میں دبائی۔

شاہ پاکستان آ گیا تھا۔۔۔وش اسکے ساتھ نہیں آنا چاہتی تھی۔۔۔اسکے نا چاہنے کے باوجود بھی شاہ اسے لے آیا تھا۔۔۔اسنے دورید کو اپنی واپسی کی خبر نہیں دی تھی۔۔۔

اگر وہ اسے بتا دیتا تو ہمیشہ کی طرح وہ اسکا جینا حرام کر دیتا۔۔۔

وش کو وہ اسی فلیٹ پر لایا تھا جہاں انکی خوش باش زندگی نے وہ موڑ لیا تھا جو دونوں کو ایک دوسرے سے بدگمان کر گیا۔۔۔

مگر اب وہ اسے۔۔۔مزید بدگمان نہیں رہنے دینا چاہتا۔۔۔۔

تھا۔۔زندگی نے انسے انہیں لاپرواہیوں کی بنا پر انکی اولاد چھین لی تھی

۔۔۔۔

مگر اب وہ کوئی لاپرواہی نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔

وش کو منانے کی اسنے لاکھ کوشش کرلی تھی مگر اسکے سارے شکوے جیسے شاہ سے جڑ گئے تھے جیسے جو کچھ ہوا تھا سراسر شاہ کا قصور تھا۔۔۔

وہ پہلے کی طرح کمرے میں بند ہو گئ تھی۔۔۔ کھانا پینا بھی۔ شاہ رکھ کر چلا جاتا وہ تبھی لیتی۔۔۔۔

اگر وہ اسے کوئی موقع دیتی تو وہ منالیتا۔۔۔

ہاں سارا قصور اسکا ہی تھا۔۔۔ وہ ہی اسکی حفاظت نہیں کر سکا۔۔۔

مگر یہ سب ہونا لکھا تھا۔۔۔۔ یہ بات وش کی سمجھ میں نہیں آرہی تھی۔۔۔

وہ لاونج میں بیٹھا وش کے بارے میں ہی سوچ رہا تھا۔۔۔وہ چاچو کو بھی ساری صورتحال سے آگہ کر چکا تھا اور وہ خود اس سے ملنے کے لیے تڑپ رہے تھے۔۔۔ مگر جب وہ اس سے نہیں مل رہی تھی۔۔۔۔

تو وہ ان سے کیسے ملتی۔۔۔۔۔۔

دروازہ بجا۔۔۔۔تھا۔۔۔شاہ نے چونک کر دروازے کیطرف دیکھا۔۔۔۔

اور اٹھ کر دروازہ کھولا۔۔۔ حسب توقع دروید بخت اپنی پوری شان و شوکت کے ساتھ۔۔۔ آنکھوں کو گاگلز سے چھپائے کھڑا تھا۔۔۔اسکے پیچھے گارڈ بھی تھے۔۔۔ہاں اسکا چمچا نہیں تھا۔۔۔۔(صائم)

حیران ہونے کی ضرورت نہیں ہے دورید بخت کو۔۔۔ ہوائیں بتا دیتی ہیں

۔۔۔ کہ تم کہاں۔۔۔ ہو۔۔۔ ویسے نہایت بے مراوت نکلے۔۔"وہ اسکو

سائیڈ پر کرتا۔۔۔ اندر داخل ہوا۔۔۔

تم سے کم ہوں۔۔"وہ جانتا تھا۔۔۔ یہ ڈھیٹ شخص ایسے نہیں جائے گا تبھی

۔۔۔ خاموشی سے اسکے پیچھے آیا۔۔۔

تمھاری یہی بات سب سے اچھی ہے۔۔۔ سچ بہت بولتے ہو۔۔۔ ویسے۔۔۔

تمھاری جان کی دوشمن کہاں ہے"وش کے بارے میں پوچھا۔۔۔ شاہ کے

ماتھے پر بل پڑ گئے۔۔۔ اور اس سے پہلے۔۔ وہ کچھ بولتا۔۔۔ کمرے کا

دروازہ کھلا۔۔۔ تھا۔۔ اور وش دندناتی ہوئی۔۔۔ دورید بخت کے سر پر آ

کھڑی ہوئی۔۔۔

کیوں آئے ہو میرے گھر۔۔"شاہ نے خوشگوار حیرت سے اسکی طرف دیکھا ۔۔۔جو آج باہر تو نکلی تھی۔۔۔

کیوں آئے ہو میرے گھر ہمہ "دورید نے سراسر اسکو چیڑانے کے لیے نکل اتاری اور مزید پھیل کر بیٹھ گیا۔۔۔۔

مسٹر شاہ اگر یہ شخص یہاں آیا تو میں یہاں بلکل نہیں رہو گی" وہ غصے سے بہناہی گئ۔۔۔ دورید کی آواز سن کر اسکا خون کھول گیا۔۔۔ تبھی وہ ناچاہتے ہوئے بھی باہر آ گئ۔۔۔

مجھے لگتا تھا تم کام کے آدمی ہو۔۔ مگر اب تک اس جلی کبوتری کے پر نہ کٹے تم سے۔۔"دورید بھی اسے چیڑانے کا کوئ موقع چھوڑے بغیر۔۔۔ بولا۔۔

" تم۔۔ تم مسٹر دورید بخت اپنی لمٹس کراس مت کرو

اور تم مجھے بتاؤ گی میری لمٹس کیا ہیں" وہ بھی غصے سے کھڑا ہو گیا۔۔

شیٹ آپ بوتھ آف یو" وہ دونوں ایک دوسرے کے دوبادو ہوتے اس سے پہلے۔۔۔ شاہ غصے سے دھاڑا۔۔۔

یہ میرا دوست ہے۔۔۔ تم اس سے ہرگیز بھی ایسے بات نہیں کرو گی ۔۔ نیکسٹ ٹائم۔۔ اینڈ ڈونٹ فورگیٹ۔۔۔ دوریدبخت یہ میری بیوی ہے اور اپنی جان سے زیادہ عزیز اسکی عزت کرنا تمھارا فرض ہے" اسنے باری باری دونوں کو کہا۔۔ تو دورید غصے سے باہر نکل گیا جبکہ۔۔ وش دوبارہ اپنے روم میں بند ہوتی۔۔ اس سے پہلے ہی شاہ کی گرفت میں آ گئ

کب تک رہو گی یوں دور دور ہم سے

ملنا پڑے گا ایک دن ضرور ہم سے

۔۔۔۔اپنی بانہوں میں قید کیے۔۔۔شاہ نے اسکے کان میں جھک کر کہا تو وش خود کو چھوڑانے کے لیے۔۔۔اسکو مکے مارنے لگی۔۔۔۔

شاہ اسے کھینچتا ہوا کمرے میں لے آیا۔۔۔۔

کیا مجھے معافی نہیں مل سکتی" وہ نہ کردہ گناہ کی معافی مانگ رہا تھا۔۔۔

کبھی نہیں۔۔۔۔ تمھاری وجہ سے میرا بچہ مرا ہے اور یہ بات میں مرتے دم تک نہیں بھولوں گی" آنکھوں میں آنسو لیے۔۔۔وہ دبے دبے غصے سے بولی۔۔۔

توشاہ نے اسکو سینے سے لگالیا۔۔اور وش کی جیسے ساری ہمتیں جواب دے گئ وہ پھوٹ پھوٹ کر رودی۔۔۔۔

بہت برے ہو تم" وہ اسکی شرٹ سے ناک رگڑتی بولی تو شاہ اسکو چاہنے کے باوجود گھور نہیں سکا ورنہ اپنی شرٹ کے خراب ہونے کا دکھ بھی ہوا۔۔۔

جانتا ہوں مگر یہ بھی جان لو۔۔ صرف تمھارا ہوں۔۔۔وش زندگی نے ہمیں دوبارہ موقع دیا ہے۔۔۔

اس موقعے کو اپنے غصے۔۔۔ اور انا کی نظر مت کرو۔۔۔

میں جانتا ہوں میرا قصور ہے۔۔۔ کیونکہ۔۔ میں تمھاری حفاظت نہیں کر سکا۔۔۔ مگر یہ تمھاری

طرف سے میری آخری کوتھائی ہے۔۔۔ اب میں تمھاری اور اپنے ہونے والے بچوں کی۔۔۔ دلو جان سے حفاظت کروں گا اپنی جان پر کھیل جاو گا مگر تم لوگوں کو کچھ نہیں ہونے دوں گا۔۔۔ بلیومی۔۔۔" وہ آس سے اسکی

جانب دیکھنے لگا۔۔۔اور وش اسکی محبت پر ہمیشہ سے ایمان لاتی تھی آج بھی لے آئی۔۔۔وہ مدھم سا مسکرائ۔۔تو شاہ نے سکھ کا سانس لیا۔۔۔

اور دوبارہ اسکو اپنی طرف کھینچنا چاہا کہ وش جلدی سے اٹھ گئ۔۔۔

زیادہ فری مت ہوئیں اب۔۔مجھے بھوک لگی ہے کھانا بنائیں۔۔"وہ بولی جبکہ شاہ نے۔۔۔۔غصے سے اسکو دوبارہ اپنی طرف کھینچا۔۔۔

ایسی کی تیسی تمھاری بھوک کی پہلے میری مٹاو پھر۔۔تمھاری کا بھی علاج کر دوں گا۔۔"

اسکے کان میں بولتے ہوئے۔۔۔وہ اسکو اپنی محبت کی بارش میں بھگونے لگا ۔۔جبکہ وش اسکی من مانیوں پر سمٹ سی گئ۔۔۔۔

دوریدپورے دن گھر پر نہیں آیا تھا تبھی وہ انیکسی میں۔ گئ۔۔ پوری انیکسی میں بلاج کے کھکھلانے کی آواز گونج رہی تھی ساتھ ماہروخ کی بھی تھی۔۔۔

شاید وہ اسکے ساتھ کھیل رہا تھا۔۔ بلاج کی آواز سن کر آبش کے دل میں سکون سا اتر گیا۔۔۔

کتنا قیمتی تھا اسکا بیٹا اسکے لیے کوئ اس سے پوچھتا۔۔ اسکے شہریار کی آخری نشانی۔۔۔

وہ جلدی سے کمرے میں آئ تو وہ ماہروخ کے گدگدانے پر۔۔ کھکھلا رہا تھا۔۔۔

بس بھی کرو لڑکی۔۔۔ اسکا چہرہ سرخ ہو گیا ہے۔۔۔" آبش خود بھی اسکے سرخ چہرے کو دیکھ کر مسکرائی۔۔۔ جبکہ بلاج ماں کو دیکھ کر اسکی گود میں لپکا تو اسنے اٹھالیا۔۔۔

آج تم جلدی آ گئی" ماہ روخ نے کہا۔

ہمم کام نہیں تھا" وہ بلاج کو سمائل کرتا دیکھ خود بھی سمائل کرنے لگی۔۔۔

چلو تم بیٹھو میں کھانا گرم کرتیں ہوں" ماہروخ اٹھی تو اسنے روک دیا۔۔۔

نہیں میں نے آنٹی کے ساتھ کھالیا تھا۔۔۔

بیٹھ جاو۔۔۔" ماہروخ بھی اسکے ساتھ ہی بیٹھ گئی۔۔۔ مشکل سے آدھا گھنٹا گزرا تھا۔۔۔ کہ کارڈلیس بجا۔۔۔ جو کہ بڑی حویلی سے کنیکٹ تھا۔۔۔

آبش۔۔۔ تمھیں بخت صاحب نے بولایا ہے" دوسری طرف کوئ اور

ملازمہ تھی۔۔۔ اسنے فون کو گھورا۔۔۔

صبح والی دورید کی حرکتیں بھی یاد آئیں

وہ نہیں جانا چاہتی تھی۔۔۔ مگر۔۔۔ یہ شخص اسے سکھ کا سانس نہیں لینے دینا

چاہتا تھا۔۔۔

اب تو لگتا تھا بیر ہی بندھ لیا ہو جیسے۔۔۔۔

وہ اٹھی۔۔۔ بلاج کو ماہروخ کو دیا۔۔ تو وہ رونے لگا شاید وہ اپنی ماں کے پاس

رہنا چاہتا تھا۔۔۔

ہماری جان مما ابھی آتیں ہیں بس" اسنے پیار سے پچکارا تو وہ منہ بسور گیا

۔۔۔

ساڑھے دس ہو رہے ہیں۔۔۔اب کیوں جارہی ہو۔۔"ماہ روخ نے بھی پوچھا۔۔۔تو وہ خاموش ہو گئ جو کچھ دورید کر رہا تھا اسنے ماہروخ کو ایک لفظ بھی نہیں بتایا تھا۔۔۔

وہ چپ چاپ انیکسی سے بڑی حویلی میں آ گئ۔۔روخ دورید کے کمرے کیطرف تھا۔۔پتا نہیں اب کیا چاہتا تھا وہ اس سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟؟

بڑی حویلی میں مکمل خاموشی کا راج تھا۔۔۔

۔

تمام ملازم جا چکے تھے۔۔۔جبکہ گھر کے مکین بھی اپنی اپنی مصروفیت میں مگن تھے۔۔۔کوئ گھر سے باہر تھا۔۔۔

توکوئی اپنے کمرے میں۔۔۔ دورید بخت اسوقت گھر میں تھا حیرت کی بات

یہ تھی۔۔۔

وہ اوپر اسکے کمرے کیطرف بڑھنے لگی نا چاہتے ہوئے بھی اسے اسکے پاس جانا

تھا۔۔۔

وقت ایسا تھا کہ۔۔ چاہت کا زندگی سے عمل دخل نکل گیا تھا۔۔۔

اب وہ جس کی ملازمہ تھی چاہت اسکی تھی۔۔۔ تین دن میں ہی وہ اس

سے تھک چکی تھی۔۔۔

کوئی موقع وہ اسے زچ کرنے کا نہیں چھوڑتا تھا۔۔ وہ گھر سے باہر رہتا تبھی

کچھ سکون میسر ہوتا۔۔

اسکے کمرے کے دروازے کے سامنے رک کر اسنے گہیرہ سانس کھینچا۔۔۔یہ بات تو طے تھی کہ اب وہ اس سے ڈرے گی نہیں۔۔۔۔ مگر اس بات پر کتنا ۔۔۔اسکا دل عمل کرتا وہ نہیں جانتی تھی۔۔۔۔

نازک انگلیوں سے دروازے پر دستک دی۔۔۔۔۔

تو اندر سے بہت مدھم آواز میں جواب آیا تھا کہ اسے کان لگا کر سننا پڑا۔۔۔

وہ اندر داخل ہوئ تو کمرے کا منظر دیکھ کر سارے ارادے دھرے کے دھرے رہ گئے۔۔۔

اور وجود کی کپکپاہٹ بڑھتی چلی گئ۔۔۔۔ اسنے دونوں مٹھیوں میں چادر کو سختی سے جکڑا جیسے وہ اسکی محافظ ہو۔۔۔۔

مدھم روشنی اور ناگوار بو۔۔۔پورے کمرے میں پھیلی ہوئی تھی جبکہ وہ خود بکھرا۔۔بکھرا سا۔۔۔کارپٹ پر صوفے سے ٹیک لگائے بیٹھا۔۔تھا۔۔۔ رف ٹرازر شرٹ میں۔۔۔ماتھے پر پھیلے بالوں کو ایسے ہی چھوڑے۔۔۔وہ بڑے مگن انداز میں۔۔ کبھی سیگریٹ کے کش لیتا۔تو کبھی دوسرے ہاتھ میں تھامے گلاس سے شراب کے گھونٹ بھرتا۔۔۔۔

آبش کو نہ جانے کیوں رونا آیا۔۔۔۔۔

بڑی بڑی آنکھوں میں۔۔۔۔آنسوؤں بھر گئے۔۔۔۔تھے۔۔۔

وہ سر جھکا کر کھڑی ہو گئی۔۔۔

دوریدکو اسکی موجودگی کا احساس ہوا تو سرخ نگاہوں کو کھول کر اسنے اس حسینہ کے ڈھکے چھوپے سراپے پر گھیری نظروں سے وار کیا۔۔۔

کمرے میں نامعلوم سی خاموشی پھیل گئ۔۔۔۔

وہ اسکو گھورے جارہا تھا جبکہ وہ سر جھکائے کانپ رہی تھی۔۔وجود میں اسکی نگاہیں گڑتی محسوس ہوئیں۔۔۔۔

کم ہائیر۔۔۔" اور بلاآخر وہ لڑکھڑاتے لہجے میں بولا۔۔

آبش کا دل کیا وہیں سے بھاگ جائے۔۔۔

مگر وہ اسکے حکم کے مطابق اسکے نازدیک چلی گئ۔۔۔۔آ۔۔۔آئیس ڈال کر گلاس ریڈی کرو۔۔" سیگریٹ کا گھیرہ کش لیتے ہوئے وہ سکون سے بولا۔۔تو آبش دو قدم ڈر کر دور ہوئ۔۔۔۔وہ یہ گناہ کبھی نہیں کر سکتی تھی۔۔دوُرید نے مسکرا کر۔۔۔اسکا ٹھٹکنا دیکھا۔۔۔۔

اف یہ معصومیت۔۔۔۔لوٹ کر لے گئ۔۔" دل پر ہاتھ رکھ کر۔۔۔وہ خمار آلود لہجے میں بولا۔۔۔

جبکہ آبش پیچھے قدم اٹھانے لگی وہ کیسے بھول گئ تھی۔۔۔اس شخص سے وہ کبھی کسی ٹھیک کام کی امید نہیں رکھ سکتی تھی۔۔۔

خبردار" سخت لہجے نے جیسے آبش کے پاوں میں بیڑیاں ڈال دی۔۔۔

جو کام کہہ رہا ہوں وہ کرو۔۔۔بار بار یاد دلانا پڑتا ہے تم کوئ میری محبوبہ نہیں ہو جو یہ ناز برداشت کروں ملازمہ ہو۔۔۔تو اپنے انداز بھی ملازماوں والے کرو"

وہ ٹھیک ہی تو کہہ رہا تھا۔۔۔وہ ملازمہ تھی۔۔مگر وہ کیسے اس ناپاک چیز کو چھوئے۔۔۔

وہ رو دینے کو تھی۔۔۔ مگر وہ اب بھی اسے گھور رہا تھا۔۔

پل میں کچھ تو پل میں کچھ تھا وہ شخص۔۔۔

اور بلاآخر۔۔ استغفار کا ورد کرتی وہ اس سے کچھ فاصلے پر بیٹھ گئ۔۔۔ جبکہ دورید شوق سے اسکے نازک ہاتھوں کی لرزش دیکھ رہا تھا۔۔

گلاس میں آئیس ڈال کر اسنے۔۔۔ چادر کے آخری نو کڑ سے شراب کی بوتل اٹھائ۔۔۔ تو دورید کا بے ساختہ قہقہ کمرے کی فضا کو معطر کر گیا

۔۔۔۔

جبکہ آبش کی بے نام سسکی اسکے قہقہے میں دب گئ۔۔۔

گلاس میں وہ مشروب بھر کر وہ دور ہو گئ۔۔۔

جبکہ وہ مسکرا کر۔۔ نفی میں سر ہلانے لگا۔۔۔

ہمارے ہاتھ میں ہونا تھا تیرے ہاتھوں کو۔۔۔۔۔

ہمارے ہاتھ میں یہ کیسے آ گئ سیگریٹ۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟

سیگریٹ کو اسے دیکھاتے ہوئے۔۔وہ بے پرواہی سے بولا۔۔۔۔

شراب؟؟؟؟؟؟

گلاس کو لبوں سے لگاتے ہوئے وہ پھر سے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگا

۔۔۔۔

جبکہ وہ بے بس سی اسے دیکھے گئ۔۔۔۔

نہ چھوڑ اسقدر آزاد اپنی آنکھوں کو۔۔۔۔

یہ کام تجھے کسی کا غلام کر دے گا۔۔۔۔۔۔

اسکی نگاہوں کو خود پر مرکوز دیکھ کر وہ پھر سے شعرانہ لہجے میں بولا۔۔۔

آبش آنسو صاف کر کے اٹھنے لگی۔۔۔۔

کہ وہ پھر سے اسے روک گیا۔۔۔۔

وہاں اس ڈرامیں سیگریٹ ہیں۔۔۔۔ اور انجیکشن بھی دو مجھے لا کے۔۔۔"وہ پھر سے اسی سنجیدگی سے بولا۔۔۔۔

جبکہ اب اسکی ہمت جواب دے گئ تھی۔۔۔۔

ہم۔۔۔ آپ یہ چاہتے ہیں ہم ان گناہوں پر آپکا ساتھ دیں۔۔۔ جانتے ہیں کتنا بڑا گناہ ہے۔۔۔۔

" اور اس ناپاک چیز کو ہاتھ لگوا کر آپ نے ہمیں بھی گناہ گار کر دیا ہے

ایکسکیوزمی۔۔۔ آپ سے لیکچر نہیں سننا۔۔۔ کام کرو۔۔" وہ بےزار سا بولا

۔۔۔ جبکہ وہ پلٹ گئ۔۔

۔ کبھی نہیں۔۔۔۔۔ ہم جا رہے ہیں۔۔۔ اور آج کے بعد آپ اتنی رات کو

ہمیں نہیں بولائیں گے نہ ہی ہم آئیں گے۔۔۔۔ یہ بات ہم آنٹی سے

۔۔۔۔۔ بھی کہہ دیں گے۔۔۔ کیا سمجھتے ہیں آپ جب سے ہم آئیں ہیں

تنگ کر کے رکھا ہوا ہے۔۔۔ ہماری مجبوری کا ناجائز فائدہ اٹھا رہے ہیں آپ

" ۔۔۔۔۔ ہم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"بکواس بند کرو اپنی۔۔۔۔

اس سے پہلے وہ آگے بولتی۔۔۔ اسکی دھاڑ پر اسکے لب سیل گئے۔۔

لڑکھڑاتے قدموں سے وہ اٹھا۔۔ اور اسکو بازوں سے پکڑ کر خود کے قریب کھینچ لیا۔۔۔

جبکہ آ

آبش تڑپ کر دور ہونے لگی۔۔ مگر اسکی گرفت اتنی بھی کمزور نہیں تھی

۔۔۔۔

ابھی ناجائز فائدہ اٹھایا ہی کب ہے۔۔۔ جو اتنا بڑبڑا رہی ہو

۔۔۔ہاں۔۔۔۔ "اسکی خم دار پلکوں پر زبردستی لب ٹکاتے ہوئے وہ

۔۔نشے کی کیفیت میں بولا۔۔ جبکہ آبش کی جان ہوا ہونے لگی۔۔۔۔

"دور ہٹیں ہم سے۔۔۔۔ کیا کر رہیں ہیں یہ آپ۔۔۔

چپ۔۔۔۔۔۔۔۔۔" ہاتھ گھما کر اسکے چہرے پر انگلیوں کے نشان چڑھتے ہوئے دورید بخت کے وجود کو خود بھی جھٹکا لگا تھا۔۔۔

جبکہ آبش اسکے تھپڑ پر سن سی رہ گئ۔۔شاید ہی کبھی اس پر کسی نے ہاتھ اٹھایا تھا۔۔۔

لیکن اگلا لمحہ اسے مزید حیران کر گیا۔۔۔جب دورید نے شیمپین گلاس بیڈ کی ہتھی پر مار کر توڑا اور اپنے اسی ہاتھ پر جا بجا کٹ ڈال۔دیے جو اسپر اٹھا تھا ۔وہ سکون سے بہتے خون کو دیکھ رہا تھا۔۔۔جبکہ آبش کی چیخ نکل گئ۔۔۔

وہ پاگل تھا۔۔۔ہاں وہ شخص پاگل تھا۔۔۔۔

اسکا دل کانپ گیا۔۔۔اسکی طرف دیکھے بغیر اسنے باہر کیطرف دوڑ لگا دی ۔۔۔وہ اس جنونی شخص کے سامنے پل بھر کے لیے بھی نہیں ٹک سکتی تھی ۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

الٹی سیدھی ہاتھ پر پٹی باندھ کر۔۔۔وہ خون روکنے میں کامیاب ہو گیا تھا ۔۔۔درد چوبھن تو ضرور ہوئی تھی مگر تا دیر نہ رہ سکی۔۔۔اور جلد ہی وہ بستر پر گیر کر نیند کی وادیوں میں اتر گیا۔۔۔نشے کی زیادتی نے ہاتھ کی تکلیف کو بلکل ختم کر دیا تھا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شگفتہ بیگم اسکے شام ڈھلنے پر بھی نہ اٹھنے پر پریشان سی اسکے کمرے میں آئیں ۔۔۔ آج آبش بھی نہیں آئ تھی ۔۔۔

اسکی بھی طبعیت ٹھیک نہیں تھی ۔۔۔۔

تبھی انھوں نے بھی اسے فورس نہیں کیا تھا ۔۔

دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئیں تو وہ ہمیشہ کیطرح بیڈ پر اندھا لیٹا تھا ۔۔۔

مگر کارپٹ پر خون کے دھبے دیکھ کر انھوں نے دل کو تھام لیا ۔۔۔ اور جب اسکے زخمی ہاتھ پر نظر پڑی جسے اسنے اپنی شرٹ سے باندھا ہوا تھا تو ۔۔ انکا کلیجہ منہ کو آگیا ۔۔ شرٹ بلکل سرخ ہو گئ تھی ۔۔۔

دورید میری جان یہ چوٹ۔۔۔ یا آللہ" وہ اسکے ہاتھ کے زخم کو دیکھ کر گھبرائیں جبکہ وہ مندھی مندھی آنکھوں سے انھیں دیکھ رہا تھا۔۔۔ انکی آنکھوں میں آنسوں دیکھ کر اسکی آنکھیں پوری کھل گئیں جبکہ۔۔۔ انکے آنسوؤں کی وجہ دیکھ کر وہ۔۔۔ گھیرہ سانس لے کر رہ گیا۔۔۔۔

ماں یار اتنی سی باتوں پر نہیں روتے" وہ سکون سے بولا اور تکیوں سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔۔۔

ہاں آپ کی طرح ہوں جائیں یہاں سب۔۔۔۔ بے حس۔۔۔۔ بے جان ۔۔۔۔" وہ غصے سے بولیں تو وہ مسکرا دیا۔۔۔۔

نہیں میرے جیسا پیس ایک ہی بہت ہے۔" وہ ہنستا ہوا انھیں بہت پیارا لگا تھا ۔۔ مگر اسکا زخم کافی گھیرہ تھا۔۔۔۔

تبھی انھوں نے ڈاکٹر کو فون کیا۔۔۔اور پھر کچھ ہی دیر میں سب کو اسکے ہاتھ کے کٹنے کا پتہ چل گیا۔۔۔

ڈاکٹر نے اسکے ہاتھ کی ڈریسنگ کر دی۔۔۔ تھی۔۔۔

اور ریسٹ کا کہا۔۔۔اور یہ بات سنتے ہی ماں نے اسے بستر سے اٹھنے ہی نہیں دیا جبکہ وہ جھنجھلا گیا۔۔۔

میں کوئی۔۔ مماز بوائے نہیں ہوں جو آپ مجھے ایسے ٹریٹ کر رہی ہیں یار "۔۔۔

چپ کر کے بیٹھے رہیں" ملازمہ سے اسکا کمرہ صاف کراتے ہوئے انھوں نے جھڑکا تو۔۔وہ ان کو دیکھ کر رہ گیا۔۔ پھر کسی خیال کے تحت پوچھا۔۔۔

" میری ملازمہ کہاں ہے جو۔۔ یہ صفائی کر رہی ہے

وہ آبش ہاں اس بچی کی طبعیت ٹھیک نہیں۔۔۔اسی لیے وہ آج نہیں آئیں"

انھوں نے مصروف سے انداز میں اطلاع دی جبکہ اسنے بیڈ کراون سے ٹیک

لگا کر آنکھیں موندلیں۔۔۔

اتنی نازک مزاجی اچھی نہیں سرکار۔۔۔۔

ابھی تو امتحان شروع ہوا ہے۔۔۔۔

ابھی تو اور بھی سختیاں برداشت کرنی ہے۔۔۔۔ دوسال کا زہر۔۔۔۔۔ ایسے

نہیں ختم ہو گا"

\-------------------------

طبعیت کچھ بھال ہوئ تو۔۔۔ وہ لون میں آ گئ۔۔۔ بلاج سو رہا تھا۔۔ جبکہ

ماہروخ بھی بلاج کا ساتھ دے رہی تھی۔۔۔۔ دونوں کو سوتا دیکھ وہ تازی

فضا کے لیے۔۔۔لون میں آ گئ۔۔ڈھلتی شام خاصی خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔۔

لون میں کوئ بھی نہیں تھا۔۔اور ویسے بھی۔۔۔بڑی حویلی میں افراد تو بہت تھے

مگر اپنی اپنی زندگیوں میں مگن۔۔ مصروف زمانے کے ساتھ دوڑتے لوگ ۔۔۔گھر کے اندر کی زندگی بھولے ہوئے تھے۔۔۔

وہ لون کی نرم گھاس پر ننگے پاوں چلنے لگی۔۔۔۔

لون خاصا بڑا اور خوبصورت تھا۔۔

انیکسی اور بڑی حویلی دونوں کے بیچ میں یہ لون۔۔۔اس حویلی کو مزید خوبصورت بنا رہا تھا۔۔۔

وہ چلتے چلتے لون کے کنارے پر پہنچ گئ جہاں مالی بابا کا کواٹر تھا۔۔۔وہاں پنجرے میں کبوتر۔۔۔خرگوش۔۔۔۔چوزے۔۔۔الگ الگ۔۔۔

پنجروں میں بند تھے۔۔۔خرگوشوں میں تو اسکی جان بستی تھی۔۔اسکے اپنے خرگوش تو وہ پڑوس میں ماہروخ کی دوست کو دے آئ تھی۔۔۔قدرت نے اسے اتنا پیارا بیٹا دے دیا تھا تبھی۔۔خرگوشوں پر سے دھیان بلکل ہی ہٹ گیا تھا۔۔مگر آج دیکھ کر اسکا دل کسی ننھے بچے کیطرح اچھلا۔۔۔

اسنے پنجرہ کھولا اور سفید برف کے گولے کیطرح دیکھتا سرخ آنکھوں والا خرگوش اپنی بانہوں میں بھر لیا۔۔۔اور اسے لے کر لون میں آ گئ۔۔۔

ایک طرف بیٹھ کر وہ خرگوش کے ساتھ بلکل مگن ہو گئ۔۔۔۔

ماں نے اسکے کمرے سے نکلنے پر بلکل پابندی لگادی تھی تبھی اسنے صائم کو آنے سے منع کر دیا۔۔ کمرے میں بیٹھے بیٹھے وہ تھک چکا تھا۔۔ تبھی ٹیریس پر تازہ ہوا کھانے۔۔۔ آگیا۔۔

ہاتھ میں ہمیشہ کی طرح طلب پوری کرنے کے لیے سیگریٹ تھی جس کے کش وہ کچھ۔ کچھ دیر میں بھرتا۔۔۔

دونوں ہاتھ ریلنگ پر رکھ کر وہ نیچے لون میں جھانکنے لگا۔۔۔

تو نظر ایک طرف بیٹھی اس خوبصورتی کے مجسمے پر پڑی جس کے لمبے الجھے الجھے بالوں کا الٹا سیدھا سا جوڑا بنا تھا۔۔ دوپٹے کو شانے پر پھیلائے۔۔۔ وہ لڑکی خرگوش کے ساتھ بچوں کیطرح کھیل رہی تھی۔۔۔ کبھی اسکے ہاتھوں کو چومتی۔۔ تو کبھی اسکے چہرے پر پیار سے ہاتھ پھیرتی۔۔ تو کبھی اسکے وجود کو خود میں بھر کر اسکی نرمی محسوس کرتی۔۔۔

دورید کے ماتھے پر کئی بل۔۔۔پڑے۔۔۔۔

اور وہ پلٹ گیا۔۔۔۔۔۔جب دوبارہ۔۔ ٹیرس پر آیا تو ہاتھ میں گن تھی

۔۔۔جس کا نشانہ سامنے اس لڑکی کیطرف تھا۔۔۔۔

جو ہر چیز سے بے نیاز تھی۔۔۔۔۔

اور پھر دورید بخت کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ ابھری۔۔۔۔۔

اور فضا میں۔۔۔۔گولی کی آواز ابھری۔۔۔

ٹھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"آبش نے جھٹکے سے موڑ کر دیکھا۔۔۔۔۔وہ۔۔۔وہی

تھا۔۔۔۔

ہاتھ میں پیسٹل۔۔۔۔تھامے اس سے نکلتے دھوائیں کو پھونک مار رہا تھا۔۔۔

اسکی سانسیں اٹکیں۔۔۔۔

خرگوش کا بے جان وجود اسکی روح کھینچ گیا۔۔۔ابھی۔۔

ابھی کچھ دیر پہلے وہ اسکے ساتھ کھیل رہا تھا۔۔۔

اور اور اب۔۔۔اب اسکے وجود میں حرکت ختم تھی۔۔۔اسکا وجود اسکے

ہاتھوں میں لڑھک گیا۔۔۔۔

آبش کے آنسو۔۔۔گلے میں آٹکنے لگے اسنے ایک بار پھر مڑ کر اوپر ٹیریس

کیطرف دیکھا۔۔۔۔

وہ شیطانی مسکراہٹ لیے۔۔۔۔اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

اور پھر وہ۔۔۔خرگوش کے وجود کو خود میں بھرتی پھوٹ پھوٹ کر رو دی

۔۔۔۔بے حد بے شمار۔۔۔اسکی ہچکیاں۔۔۔سسکیاں۔۔

دوریدبخت کی سماعتوں سے ٹکرا رہی تھیں۔۔۔۔

میرے علاوہ سب کی اہمیت ہے۔۔" اسے گھور کر وہ اندر چلا گیا۔۔ دل کسی صورت پر سکون نہیں تھا۔۔

دورید نے اویس رضا کی کی آفر ایکسیپٹ کر لی تھی۔۔

پاکستان کی سب سے بڑی فیشن لیگ میں وہ لیڈ کر رہا تھا۔۔۔ یہ ایک مقابلہ تھا۔۔ جس میں دورید بخت۔۔۔ کو اویس رضا نے سیلیکٹ کر کے ۔۔۔ جیت اپنی طرف کھینچ لی تھی۔۔۔ مگر۔۔۔ دورید بخت کی پیمینٹ اس کے چودہ طبق روشن کر گئی۔۔۔ لیکن جیتنے کے لیے۔۔۔

وہ کچھ بھی کر سکتا تھا۔۔۔۔۔۔۔

اپنے کمرے سے باہر نکل کر سڑھیاں اترتے ہوئے اسنے صرف ایک نظر ۔۔۔۔۔ہال اور ڈائینیگ ٹیبل کیطرف دیکھا۔۔۔۔

جہاں سب افراد تھے صبح ناشتے کا وقت تھا۔۔۔ تبھی سب گھر والے اکھٹے تھے۔۔

صرف ایک یہ ہی وقت ہوتا تھا۔۔ جس میں بڑی حویلی کے سارے افراد اکھٹے ہوتے تھے۔۔۔۔

مورنیگ سر" صائم اندر آیا اور اسے مورنیگ کیا۔۔ جس کا اسنے سر کے اشارے سے جواب دیا۔۔۔ پورا

ہال اسکے کلون کی خوشبو سے مہک اٹھا تھا۔۔۔۔ سب نے ہی اسکی موجودگی کا نوٹس لے لیا تھا۔۔۔۔

صائم اسے کوئی ضروری بات بتا رہا تھا جسے سنتے ہوئے دونوں ہی باہر نکل رہے تھے۔۔۔ جبکہ سامنے سے علیزے اندر داخل ہو رہی تھی۔۔۔

دورید اسے کوئی دو ہفتوں بعد دیکھ رہا تھا۔۔ دورید کو دیکھ کر علیزے کا چہرہ کھل اٹھا۔۔ اس سے پہلے۔۔ وہ اسے اگنور کرتا نکلتا۔۔ماں کی آواز پر رک گیا۔۔

آج موڈ کچھ ٹھیک نہیں تھا۔۔ تبھی پیشانی کے بل کم ہونے کے بجائے بڑھ رہے تھے۔۔۔

وہ روک کر پلٹا۔۔۔

میری جان ناشتہ کر کے جانا۔۔ "انھوں نے پیار سے کہا۔۔ وہ انکار کر دیتا اگر دماغ میں آبش کا خیال کلک نہ کرتا۔۔۔

اسنے ایک نظر علیزے کو دیکھا۔۔۔جو وہیں کھڑی تھی۔۔۔

تم جاو میں آتا ہوں۔۔"صائم کو باہر جانے کا کہہ کر وہ ڈائینیگ کیطرف آیا ۔۔۔جہاں سب خاموشی سے ناشتہ کر رہے تھے۔۔۔۔اسکا موڈ سخت خراب تھا تبھی۔۔۔اسکا ناشتہ ٹیبل پر لگانے سے اسنے ماں کو روکا۔۔اور کچن میں آگیا۔۔۔جہاں وہ سفید چادر میں خود کو چھوپائے۔۔آملیٹ بنا رہی تھی

بیٹے آپ سب کے ساتھ ناشتہ کریں"ماں نے کہا تو وہ اسکے سفید ہاتھ کی حرکت کو دیکھتے ہوئے انکار کر گیا۔۔۔میں یہی کر لوں گا"سنجیدگی سے کہا ۔۔۔تو شگفتہ بیگم مزید نہیں بولیں۔۔وہ ناشتہ کر رہا تھا۔۔۔یہی بہت تھا

راحت صاحب کی پکار پر شگفتہ بیگم باہر چلی گئیں جبکہ وہ۔۔۔ آبش کے نزدیک آگیا۔۔۔ اور اسکے پیچھے ایسے کھڑا ہوا کہ اسکا نازک وجود تقریبا مکمل چھپ ہی گیا۔۔۔ آبش کی سانس رک سی گئی۔۔۔ وہ اس بے حس شخص کی صورت نہیں دیکھنا چاہتی تھی۔۔۔ مگر۔۔۔ وہ اسکا پیچھا چھوڑ ہی نہیں رہا تھا۔۔۔

دورید نے اسکے سفید ہاتھ کو مظبوطی سے اپنے ہاتھ میں دبایا۔۔۔ اور بریڈ کا سلائیس اپنے اور اسکے ہاتھ کی مدد سے اٹھا کر منہ میں لے لیا۔۔۔ آبش کی انگلیوں کی لرزش اسے اپنے لبوں پر محسوس ہوئی۔۔۔

مگر اسپر رحم تو دورید بخت کو نہیں آنا تھا۔۔۔۔

آبش اپنا ہاتھ کھینچنے لگی مگر وہ رفتہ رفتہ۔۔۔ آرام سے اسکے ہاتھ سے ناشتہ کرتا رہا۔۔ جان بوجھ کر اسکی انگلیوں کو لبوں سے چھوتا۔۔۔ آبش کا دل بری طرح دھڑک رہا تھا۔۔۔۔

اسکا بس نہیں چل رہا تھا۔۔۔ جو ہاتھ وہ بار بار تھامتا ہے اسے ہی کاٹ دے

۔۔۔۔

اسی طرح پردے میں رہنا۔۔۔۔ علیزے کو تم نظر نہ آو۔۔۔۔ اور گھر میں اگر کسی کو پتہ چلا۔۔۔۔ تو ابھی تک تو تمھارے لیے کم برا ثابت ہو رہا ہوں۔۔۔۔ جتنا بعد میں ہوں گا۔۔۔۔ سو بی کیئر فل۔۔۔ بے بی" اسکے کان پر جھک کر سرگوشی میں کہتے ہوئے وہ اسکی پلکوں کی جنبش کو دیکھ رہا تھا

۔۔۔۔

مگر پل میں وہ اس سے دور ہوا۔۔۔اور باہر نکل گیا جبکہ آبش نے سکھ کا سانس لیا۔۔۔

دورید۔۔بخت" ہال سے نکلتے قدم رکے عرصے بعد اس پکار پر اسکا مردہ دل دھڑکا تھا۔۔۔مگع وہ پلٹا نہیں۔۔۔۔

اگر تمھارے پاس ٹائم ہو تو تھوڑی دیر بات ہو سکتی ہے" داداجان نے کہا تو سب نے ہی انکی طرف دیکھا۔۔۔راحت صاحب سمیت وہاں موجود سب کو ہی ناگوار گزرا تھا۔۔۔

وہ پلٹ کر۔۔۔انکے نزدیک آگیا۔۔۔

جی۔۔۔۔۔"بس اتنا ہی بولا۔۔۔

حیدر کی شادی کے فنکشنز سٹارٹ ہو رہے ہیں۔۔۔اور میں چاہتا ہوں تم اس شادی میں پوری طرح حصہ لو" اسنے بے زاریت سے انکی طرف دیکھا۔۔۔

اوکے "مزید بات کہے بغیر وہ باہر نکل گیا۔

جبکہ علیزے پر سوچ نظروں سے اسکی چوڑی پشت کو دیکھ رہی تھی۔۔اور باہر نکلتے ہی اسکے پیچھے بھاگتے گارڈز اور پی آئے۔۔۔اسکے ٹھاٹ ہی الگ تھے۔۔۔

فیشن لیگ میں اسکا پہلا شوٹ فیملی شوٹ تھا۔۔۔جس میں اسے ایک چھوٹے بچے کے سارتھ شوٹ کرنا تھا۔۔۔

اگر وہ پہلے سے کنٹریکٹ سائن نہ کر چکا ہوتا تو کبھی بھی۔۔۔اس شوٹ کے لیے ریڈی نہیں ہوتا۔۔۔۔۔۔

اسے کوئی بچہ پسند نہیں آرہا تھا جس کے ساتھ وہ شوٹ کرے۔۔۔۔

اویس رضا نے زچ ہو کر اسکی طرف دیکھا جس نے کندھے اچکا کر سیگریٹ کا گھیرہ کش بھرا۔۔۔

ایک تو میری مرضی کے خلاف شوٹ کرا رہے ہو۔۔۔پھر میری پسند شامل نہ ہو۔۔۔ تمھیں میں کوئی تھرڈ کلاس موڈل لگتا ہوں" وہ سرد لہجے میں بولا ۔۔۔تو اویس رضا بمشکل اسکی بات برداشت کرتے ہوئے بولا۔۔۔

سر۔۔۔پھر ہم کل دوبارہ اوڈیشن کرلیں گے" اویس نے کہا تو وہ سر اثبات میں ہلا گیا۔۔۔۔

صائم۔۔" اسنے پاس کھڑے پی آئے کو بولایا۔۔۔۔

جی سر" وہ اسکی طرف جھکا۔۔۔۔

خود بھی ڈھونڈو کوئ۔۔۔ ایسا بچہ ہو جس کے ساتھ میری بونڈینگ بنے ورنہ ۔۔۔ بیچارہ اویس۔۔۔۔ ہار کر بہت روئے گا" وہ مدھم سا مسکرادیا۔۔۔ جبکہ صائم بھی ہنسا۔۔۔۔

ہنستے ہوئے وہ بہت خوبصورت لگتا تھا۔۔۔ عائشہ جو اسکی سپوٹینگ موڈل تھی مسلسل اسے گھور رہی تھی۔۔۔ دورید کو بھی اندازا تھا۔۔ وہ کافی دیر سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔

اور بلآخر دورید نے نظر کرم ڈالا۔۔۔۔ اور اسکو دور سے ہی آنکھ ماری۔۔۔ تو عائشہ جھجھک کر کھل کر مسکرائ۔۔۔

حالانکہ یہاں آنے کے بعد کسی چیز کی کمی نہیں تھی انھیں مگر ماہر وخ گھر بیٹھے بور ہو گئ تو جاب کی تلاش میں نکل گئ۔۔۔ آبش نے بھی اسے نہیں روکا۔۔۔

آج وہ انٹر رویو دینے گئ۔ تھی تبھی وہ بلاج کو بڑی حویلی لے آئ۔۔۔

اور جیسے ہی وہ بڑی حویلی لائ۔ شگفتہ بیگم نے بلاج کو لے لیا۔۔۔ وہ اتنا پیارا ۔۔۔ تھا کہ سب خود باخود اسکی طرف متوجہ ہوتے۔۔۔

شگفتہ بیگم اسے کچھ دیر لاونج میں لے کر بیٹھی رہیں اور تب تک وہ دورید کے کمرے کی صفائی۔۔۔۔ کرنے چلی گئ۔۔۔ علیزے اپنے روم میں ریسٹ کررہی تھی۔۔۔ مگر آبش خود سے کافی موہتات تھی۔۔۔۔۔

ہال میں تقریباسب ہی اس بچے کیطرف متوجہ ہورہے تھے۔۔۔۔ کچھ دیر وہاں بیٹھنے کے بعد وہ بلاج کو لے کر اپنے کمرے میں چلی گئیں دوپہر کا وقت تھا تبھی آرام کی غرض سے سب کمروں میں چلے گئے۔۔۔۔

تو شگفتہ بیگم بھی کمرے میں آ گئیں۔۔۔۔

بلاج کے ساتھ کھیلتے ہوئے انھیں وقت کا اندازا بھی نہیں ہوا۔ آبش بھی کچھ کچھ دیر بعد۔ آکر دیکھ جاتی۔۔۔۔

____

شام ڈھلے وہ گھر میں داخل ہوا تو علیزے نے اسے روک لیا۔۔۔وہ بے زاریت سے اسے دیکھنے لگا۔۔۔

پاکستان کا سب سے بڑا فیشن شوٹ اور تم لیڈ موڈل ہو۔۔۔۔ایمپریسیو" وہ مسکرائی۔۔۔

تو وہ اب بھی اسے سنجیدگی سے دیکھے گیا۔۔۔۔

کیا مجھے کوئی رول مل سکتا ہے" وہ بلاآخر اصل مقصد پر آ گئی۔۔۔

شکل دیکھ کر بات کرنی چاہیے" وہ چیڑانے والے انداز میں بولا جبکہ علیزے کا پل بھر کے لیے منہ اتر گیا۔۔۔

وہ خاموشی سے اسے دیکھنے لگی جبکہ وہ ہنستا ہوا اماں کے کمرے میں چلا گیا۔۔۔

دروازہ کھولتے ہی۔۔۔اسنے بیڈ کیطرف دیکھا جہاں ماں کے ساتھ ایک بچہ بھی تھا۔۔۔جس کے ساتھ ماں بڑے مگن انداز میں کھیل رہی تھی۔۔۔

ماں" اسنے پکارا۔۔۔تو ماں نے اسکی طرف دیکھا۔۔۔

آو میری جان" انھوں نے اسے پاس بلا لیا اور بلاج کو گود میں اٹھا لیا۔۔۔

اسکی نظریں اس بچے پر ٹک گئ۔۔۔

یہ" اسنے سوالیہ نظروں سے پوچھا۔۔۔

یہ بلاج ہے۔۔۔کتنا پیارا ہے نہ" ماں نے اسکے پھولے گالوں کو چومتے ہوئے۔۔۔کہا تو اسنے دل سے اقرار کیا بچہ حقیقت میں بہت خوبصورت تھا

۔۔۔۔

کس کا ہے یہ" گھر میں کوئ بچہ نہیں تھا تبھی وہ تعجب سے پوچھنے لگا۔۔۔

ارے وہ بچی آبش ہے نہ۔۔۔ اسکا بیٹا ہے بلاج۔۔۔ ماشاءاللہ بلکل ماں جیسا ہے" انھوں نے اسکا تعارف کرایا۔۔۔

تو دورید نے اس بچے پر نفرت بھری نظر ڈالی۔۔۔۔

جاتے جاتے بھی۔۔۔۔۔ حرام زادہ۔۔۔۔ اپنا کام کر گیا" دل میں سوچ کر اس بچے کو گود میں اٹھانے کا ارادہ ترق کر دیا۔۔۔۔

ابھی وہ ماں کو کھانے کا کہتا کہ آبش کمرے میں داخل ہوئ اور دورید کو دیکھ کر حیران بھی ہوئ۔۔۔ اور پھر بلاج کو دیکھا۔۔۔ اسکا دل تیزی سے دھڑکا

۔۔

دورید نے بھی اسکے نظروں کے زاویوں کو محسوس کیا۔۔۔

اور پھر بس اسکے اندر کا شیطان جاگ گیا۔۔

اسنے بلاج کو گود میں اٹھایا جبکہ آبش کا دل۔۔رک گیا۔۔۔وہ اس سے اسے چھین لینا چاہتی تھی۔۔۔اسکا بیٹا۔۔

بہت معصوم تھا جبکہ۔۔۔یہ شخص حد سے زیادہ خطرناک۔۔۔

اسکے بدلتے تصورات دورید کو مزہ دینے لگے۔۔۔

ماں فیشن لیگ میں مجھے ایک بیبی کی۔ضرورت ہے۔۔۔۔اینڈ مے بی۔۔۔۔ یہ بچہ بیسٹ رہے گا" اور آبش تو کرنٹ کھا کر رہ گئ۔۔۔۔۔ تیزی سے اسکی طرف بڑھتے ہوئے اسنے بلاج کو۔۔۔اسکی گود سے چھین لیا۔۔۔۔

ماں خاموشی سے دونوں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

" یہ ہمارا بیٹا ہے۔۔۔۔اور ہم ایسا کبھی نہیں چاہیے گے

اسنے دبے دبے غصے سے کہا۔۔۔

میں نے کب کہا یہ میرا بیٹا ہے" وہ ابرو اچکا کر پوچھنے لگا۔۔۔ جبکہ آبش سٹپٹا ہی گئ۔۔۔

مگر جو میں سوچ چکا ہوں اس سے تم روک نہیں سکتی۔۔۔ چھپا کر رکھنا تھا نہ۔۔۔ اپنے محبوب کی نشانی کو" مسکرا کر کہہ کر وہ اسکی آنکھوں میں خوف اترتا مزے سے دیکھتا۔۔۔ باہر نکل گیا۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کمرے کی نیم تاریکی میں صرف سلائیڈ میر رو ینڈو میں سے چھلکتی چاند کی روشنی۔۔۔۔۔ جو اسکی صرف ٹانگوں کو روشن کر رہی تھی جبکہ باقی آدھا وجود اسی نیم اندھیرے میں تھا۔۔۔۔

دبیز کلین پر وہ نشے کی حالت میں بیٹھا تھا۔۔۔۔

انجیکشن کی لزت پورے وجود کو سن کر گئ تھی۔۔۔۔وہ اسی سے لطف اندوز ہو رہا تھا کہ۔۔۔

کمرے کا دروازہ کھلا۔۔۔۔۔۔۔اور ایسا لگا۔۔۔جیسے دنیا کی تمام روشنیاں اسے اس اندھیرے سے کھینچنے کے لیے آموجود ہو۔۔۔۔۔۔

وہی چہرہ۔۔۔جسے ہر پل ہر گھڑی ہر لمحہ وہ اپنے پاس اپنے ارد گرد محسوس کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔

ہتھیاروں سے لیس۔۔۔۔۔دروازے میں اپنے حسن کی تمام روآنیوں سمیت کھڑا تھا۔۔۔

لمبی وائٹ ستاروں سے مزین میکسی۔۔۔۔۔۔میں اتنی روشنی تھی۔۔۔کہ اسکی آنکھوں میں لگنے لگی تھی۔۔۔۔

اسکا چہرہ دھندلا سا رہا تھا۔۔۔۔۔

مگر اس بات کا اسے یقین تھا۔۔ وہ آبش کے علاوہ کوئی اور نہیں۔۔۔۔

ہیل کی ٹک ٹک۔۔۔ کی آواز اسکی سمعتوں سے ٹکرائی۔۔۔ اور پھر جیسے وہ آواز کمرے کے دبیز کلین میں دب گئی۔۔۔ آج اسے اپنا کمرے کا کلین سخت زہر لگا۔۔۔

اسنے آنکھوں کو مسل کر غور سے دیکھنا چاہا۔۔ تو اسکا چہرہ واضح ہو گیا

۔۔۔۔۔

سرخ پنکھڑی کی مانند لب ہلکے سے ایک دوسرے سے جدا ہوئے۔۔۔۔ جیسے کچھ کہنا چاہا ہو۔۔۔ مگر پھر دلفریب مسکراہٹ میں ڈھل گئے

۔۔۔۔۔

دورید بخت کے لیے یہ لمحہ نہ قابل یقین تھا۔۔۔۔

وہ ہونق سا اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔ جس کے کھلے بال چلنے کی وجہ سے ادھر ادھر حرکت کرتے۔۔۔

لچکیلی ڈال کی طرح وہ اپنی ستاروں سے بھری میکسی کو سمبھالتی اسکے نزدیک بیٹھ گئ۔۔۔

جبکہ مقابل کا منہ کھل گیا۔۔۔ یہ سب کیا ہو رہا تھا۔۔۔ اسکی سمجھ سے باہر تھا۔۔۔

چاروں طرف میکسی کا فاول اسکے ایک ادا سے بیٹھنے پر پھیل گیا۔۔۔ جبکہ دورید نے اپنے پاوں سمیٹ لیے وہ الرٹ ہو کر بیٹھا۔۔۔ نشہ جیسے ہرن ہو گیا۔۔۔۔

اسنے اپنے پاوں پر سے ہلکی سی میکسی اوپر کی۔۔۔۔ سفید ملائم پنڈلی ۔۔۔واضح ہوئی۔۔

اسکے دل پر اسکا حسن بجلیاں گیر ارہا تھا۔۔۔۔

دورید بخت کو مسکرا کر دیکھ کر۔۔۔۔ اسنے اپنے نازک پاوں کو۔۔۔ ہیل شوز سے آزاد کیا۔۔۔ اور دونوں شوز ساتھ رکھ کر گھٹنوں پر دونوں ہاتھ ٹکا ۔۔۔ کر اسنے اپنا چہرہ ہاتھ پر رکھ لیا۔۔۔ بال ڈھلک کر آگے گیر گئے۔۔۔۔ اور وہ معصومیت سے اسکو دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

دورید کا دل جیسے دھڑکنا بھول گیا۔۔۔۔ وہ سانس روکے اسکی سحر انگیز آنکھوں کو دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

اور پھر جیسے دل نے دوبارہ دھڑکنا شروع کیا۔۔۔

اسنے ایک گھیرا سانس کھینچا۔۔۔ اور اسکے بازووں کو اپنے ہاتھ کی سخت گرفت میں پکڑا۔۔۔

اور جھٹکے سے اسے اپنی جانب کھینچ لیا۔۔۔ اتنا قریب کے انچ بھر کا فاصلہ بھی نہ رہا۔۔۔

وہ اب بھی مسکرا رہی تھی۔۔۔۔

اسنے اس سے اپنا ہاتھ نہیں چڑھوانا چاہا۔۔۔۔

کیوں۔۔؟

دورید بخت اسے گھورنے لگا۔۔۔۔ جبکہ آبش اسکی گھوری پر کھکھلائی ۔۔۔۔۔

اور دورید کے دل نے ایک بیٹ مس کی۔۔۔۔

کیا میرے سر پر نشہ چڑھ گیا ہے۔۔۔یا تم حقیقت ہو" وہ اسکے چہرے کی ملائمیت انگلی کی پور سے محسوس کرتا سرگوشی میں بولا۔۔۔۔۔

آپ کو کیا لگتا ہے" اسکی گردن میں بازوں حائل کرتی۔۔۔وہ اٹھلا کر بولی

۔۔۔۔

دورید بخت کو اپنا دل کانوں میں دھڑکتا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔وجود میں سرشاری ہی سرشاری تھی۔۔۔۔

تم حقیقت ہو۔۔۔صرف میری حقیقت" اسنے جنونی انداز میں اسکو اپنی بانہوں میں جکڑ لیا۔۔۔۔

جبکہ آبش کی نرم انگلیوں کو اپنے بالوں میں چلتا ہوا محسوس کر کے۔۔۔وہ جیسے عرصے بعد شانت ہوا تھا۔۔۔

ایسالگ رہاتھا۔۔۔ایک مچلتی موج۔۔۔میں سکون اتر گیاہو۔۔۔۔۔۔۔

جب اسے محسوس ہوا یہ حقیقت ہے۔۔۔تو دل میں کئ شکوے اٹھے

۔۔۔۔۔۔

جنھیں کرنے سے پہلے وہ اسے اپنی جنون کی ہلکی سی رمک دیکھانا چاہتا تھا

۔۔۔۔۔

اسکے ہوا سے اڑتے بالوں کو اپنی مٹھی میں جھٹکے سے قید کر کے اسنے۔۔۔

اسکا چہرہ اوپر اٹھایا۔۔۔

آبش کے چہرے پر ہلکی سی تکلیف کی رمک اٹھی مگر اس تکلیف سے زیادہ نہیں تھی جو سید دورید بخت کے وجود میں تھی۔۔۔۔

اسکے بلڈ ریڈ لیپ سٹک سے سجے ہونٹوں کو۔ گھورتے ہوئے۔۔۔ وہ رفتہ رفتہ انپر جھکنے لگا۔۔۔۔۔۔

ایک سرور سا اس رات کی چاندنی میں تھا۔۔۔ جو دورید بخت کو اپنے من چاہے منظر میں اتار رہا تھا۔۔۔۔۔

اسکے لبوں کو ابھی وہ قید کرتا۔۔۔ کہ دھاڑ سے دروازہ کھلا۔۔۔۔۔۔ اور ایک ناپسندیدہ وجود کمرے میں داخل ہوا۔۔۔۔۔ وہ نفرت سے شہریار کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

جسے دیکھ کر آبش اسکی بانہوں سے نکل کر اسکے پاس دوڑتی۔۔۔۔۔۔ کہ دورید نے اسکے بالوں سے جکڑ کر دوبارہ اپنی طرف کھینچ لیا۔۔۔۔۔۔

وہ جھٹکا کھا کر اٹھا۔۔۔۔۔۔دل کی دھڑکن حد سے زیادہ تیز تھی۔۔پیشانی عرق الود تھی۔۔۔۔

یہ خواب تھا۔۔۔۔۔

ہاں یہ حقیقت ہو بھی نہیں سکتی تھی۔۔۔۔

اب وہ لڑکی اسکا اس طرح جینا حرام کرنے والی تھی۔۔۔

اسکے وجود میں اشتعال اٹھا۔۔۔۔

باسٹرڈ" اسنے۔۔۔۔غصے سے کانچ کا گلاس اٹھا کر کھینچ کر دیوار پر مارا۔۔۔

تم کیا میرا جینا حرام کرو گی میں تمھاری ایک ایک سانس لیں ناموحال کر دوں گا۔۔۔۔ سمجھا کیا ہے تم نے مجھے" وہ غصے سے پھنکارہ۔۔۔

غصہ حد سے زیادہ بڑھنے لگا تھا۔۔۔۔

شہریار کیوں اسکے خواب میں آیا تھا۔۔۔

اور وہ۔۔۔اسکے پاس سے کیوں بھاگی۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔خواب نے اسکے اعصابوں کو بری طرح جھنجھوڑ دیا۔۔۔اور وہ بلنکٹ سائیڈ پر پھینکتا۔۔۔شاور لینے چلا گیا۔۔۔ صبح کا سورج گلاس وال پر پڑے دبیز پردوں پر روشنی پھینکتا یہ واضح کر گیا۔۔۔

کہ دن نکل گیا ہے تبھی وہ واشروم میں فریش ہونے چلا گیا۔۔۔کہ اندر کی آگ پانی ہی بجھا سکتا تھا۔۔۔

یہ وہ۔۔۔جو اسکی پہنچ سے آج بھی اسے دور لگی۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

فریش ہو کر نیچے آیا تو۔۔۔ معمول کی طرح تمام مرد حضرات اپنے اپنے کاموں پر چلے گئے تھے۔۔۔۔

مگر آج خواتین کی روٹین کچھ مختلف لگی۔۔۔

سب ہی آج گھر پر تھیں۔۔ اور لاونج میں بیٹھیں زور شور سے کسی موضوع پر ڈسکشن جاری تھی۔۔۔۔

مگر گھر کی خواتین کے علاوہ اور بھی جانے پہچانے چہرے نظر آرہے تھے۔۔۔ یعنی۔۔۔ حیدر کی شادی کی تیاریاں۔۔۔ جاری تھیں تبھی۔۔۔ دوسرے مہمان بھی بڑی حویلی۔۔۔ میں نظر آرہے تھے۔۔۔

اسنے کوفت سے سب کیطرف دیکھا۔۔۔

سب نے ہی اسکے تیز کلون کی خوشبو کو محسوس کر کے اسکی طرف دیکھا مگر وہ سب کو اگنور کرتا۔۔۔

کچن میں آگیا۔۔۔ شگفتہ بیگم اسے نظر نہیں آئیں تبھی وہاں رو کے بغیر۔ اسنے کچن کی راہ لی۔۔۔ ملازم شادی کی وجہ سے الگ بھاگ دوڑ میں تھے تبھی کچن میں صرف وہ تھی۔۔۔ سفید چادر میں خود کو چھوپائے۔۔ وہ تسلی سے برتن دھو رہی تھی۔۔۔

دورید کا پارہ ہائی ہوا اور وہ دندناتا ہوا۔۔ اس تک پہنچا۔ اور پیچھے سے اسکے دونوں ہاتھوں کو پکڑ کر نل سے دھلائے۔۔۔ اور نل بند کر کے۔۔ اسے کھینچ کر سائیڈ پر لے آیا۔۔۔ آبش اس افتاد کے لیے۔۔۔ بلکل تیار نہیں تھی۔ تبھی پیچھے سلیب سے چیپک گئ جبکہ وہ مزید قریب آگیا۔۔۔

کس کی اجازت سے برتن دھو رہی ہو۔۔۔۔۔

میں مر گیا ہوں یہ میرے کام ختم ہو گئے ہیں جو برتن دھو رہی تھیں۔۔۔

اگر میں باہر نہیں آیا تھا تو میرے کمرے میں ناشتہ نہیں پہنچایا جا سکتا" وہ اسپر غصے سے بولا تو آبش کی آنکھوں کے ڈورے تیزی سے سرخ ہوئے جبکہ دورید۔۔۔ سانس کھینچ کر رہ گیا۔۔۔

یہ لڑکی فتنہ تھی۔۔۔ اسکے ہر ادا۔۔۔ دوسرے کو آزمائش میں ڈال دیتی تھی۔۔"

وہ اس سے دور ہوا۔۔۔ تو آبش نے سکھ کا سانس لیا۔۔۔

مگر دورید کے دوبارہ انگلی اٹھانے پر پھر سے وہ سلیب سے چپک گئ۔۔۔

میرے کام کے علاوہ کسی کام کو ہاتھ نہیں لگاؤ گی۔۔۔ سمجھی" وہ وارن کرنے لگا جبکہ وہ سر جھکائے۔۔یوں ہی مسکتی رہی۔۔۔

سمجھ آرہی ہے۔۔یہ سمجھاو تمھیں" وہ غصے سے دوبارہ وارن کرتا

۔۔قریب ہوا کہ وہ ڈر کر تیزی سے بولی۔۔

جی جی۔۔ہم سمجھ گئے"۔۔۔

گڈ" تیوری بگاڑے۔۔وہ چیئر کھینچ کر بیٹھ گیا۔۔

کھانا دو" اسکے حکم پر آبش نے ٹیبل پر کھانا چن دیا۔۔۔

وہ جانے لگی کہ۔۔اسنے گھورا۔۔

کھڑی رہو" ایک اور حکم دیا تو۔۔وہ ہاتھ بندھے کھڑی ہو گئ۔۔۔چادر کی اوٹ سے آبش نے پہلی بار دورید کو گھورا۔۔تھا۔۔اور اسکی گھوری فورا پکڑی گئ۔۔۔تو وہ سٹپٹا گئ۔۔۔

جبکہ اب دورید کی گھوریاں برداشت کرنا اسکی جان پر بن گیا تھا۔۔

کیانام ہے اسکا" اسے دیکھتے ہوئے۔۔۔ اسنے بلاج کے بارے میں استفار کیا

۔۔۔

کو۔۔۔ کون" دل میں دھکڑ پکڑ تو ہوئی مگر وہ انجان بن گئی۔۔۔

اس کمینے کی پونچ کا پوچھ رہا ہوں۔۔۔۔ کیانام ہے اسکے بیٹے کا" غصے سے ۔۔۔ پانی کا گلاس پٹکھتے ہوئے۔۔۔ وہ بولا۔۔۔ آج تو کسی صورت غصہ قابو میں نہیں آرہا تھا۔۔ اوپر سے شہریار کیوں اسکے خواب میں آیا یہ بات اندر ہی اندر۔ خون کھلا رہی تھی۔۔۔

آپ ایسا کیسے بول سکتے ہیں ہمارے بلاج کے بارے میں۔۔۔ ہم آپکو کہہ رہیں ہیں۔۔۔ دور رہیں ہمارے بیٹے سے۔۔۔" بلاج کے بارے میں وہ ایک لفظ نہیں سن سکتی تھی۔۔۔ تبھی غصے سے بولی۔۔ جس کا دورید پر تو کوئی اثر نہیں ہونا تھا۔۔۔

بڑی لگتی ہے۔۔۔ تمھیں۔۔۔۔ خیر۔۔۔ بلاج۔۔۔ ہمم اچھا نام ہے۔۔۔

اور بیٹا بھی پیارا ہے۔۔۔۔" وہ پر سوچ نظروں سے اسے دیکھ کر بولنے لگا

۔۔۔ جبکہ بلاج کا ذکر وہ بھی اسکی زبان سے آبش کی جان پر بننے لگی۔۔۔۔

وہ اسکے آگے بولنے کے انتظار میں تھی۔ مگر وہ خاموشی سے کھانا کھانے لگا

۔۔۔ آبش کو اسکی خاموشی بری لگی اور بے چینی بھی ہوئی۔۔۔وہ کیا کرنے

والا تھا۔۔۔۔وہ جاننا چاہتی تھی۔۔

دورید اسکو بے چین کر کے۔۔ سکون سے کھا رہا تھا۔۔۔

کیا" وہ بے چینی سے بولی۔۔۔ پہلی بار خود سے۔۔

کیا" اسنے بھی سوالیہ نظریں اٹھائیں۔۔۔۔

" آپ۔۔۔۔ آپ ہمارے بیٹے سے دور رہیں۔۔۔۔

اے ے۔۔۔۔۔۔ کیا ہمارا بیٹا ہمارا بیٹا لگا رکھا ہے۔۔۔۔۔

کوئی نہیں ہے وہ تمھارا بیٹا۔۔۔۔" وہ غصے سے بولا۔۔۔

بلاج کس کی اولاد تھا۔۔۔۔ اسکے دشمن کی اور وہ۔۔ کیسے اسکا احساس کیے جا رہی تھی۔۔۔

وہ ہمارا بیٹا ہے۔۔۔ اور ہمارا ہی ہے۔۔۔ ہم آپ کو آخری بار کہہ رہے ہیں دور رہیں۔۔۔۔ اور اگر اسکے بارے میں کچھ بھی الٹا سیدھا سوچا تو ہم سے برا کوئی نہیں ہو گا" غصے سے سرخ ناک دورید کو اٹریکٹ کرنے لگی۔۔۔۔

چیلینج کر رہی ہو" اب بھی ناک پر ہی نظریں رکھے وہ بولا۔۔۔ تو نہ جانے کیسے۔

جی" اسکے منہ سے اقرار نکلا۔۔ تو وہ ہنس دیا کھل کر اور ریلیکس ہو گیا۔۔۔۔

چلو ہنی اب چوہے بلی کا کھیل شروع کرتے ہیں۔۔۔ یہ تو کنفرم ہے۔۔ اسے میں تمھارا رہنے نہیں دوں گا۔۔۔ تم صرف ایک کام کے لیے آئی ہو اس دنیا۔۔ میں اور وہ سید دورید بخت کی قید میں پھڑ پھڑانے کے علاوہ کچھ نہیں ۔۔" مسکرا کر اسکا گال تھپتھپا کر وہ باہر چلا گیا جبکہ آبش۔۔۔ وہیں چئیر پر ڈھے گئ۔۔۔۔

وہ گھر سے چلا گیا۔۔۔ تھا۔۔۔

اپنے گارڈز اور صائم کے ہمراہ۔ میں۔

آبش کو اسکے جانے سے بھی سکون نہیں آ رہا تھا تبھی آج بلاج کو اسنے اپنے ساتھ ساتھ رکھا ہوا تھا۔۔۔

شگفتہ بیگم کے اسرار پر ماہروخ بھی بڑی حویلی آ گئی تھی۔۔ مگر چونکہ علیزے نے کبھی ماہروخ کو نہیں دیکھا تھا تبھی ماہروخ بغیر خود کو چھوپائے۔۔۔ مسکرا کر ان لوگوں کی محفل میں بیٹھی تھی۔۔۔

دوسرے ملازماوں کیطرح انھیں کوئی نہیں سمجھتا تھا۔۔۔ شاید شگفتہ بیگم کی وجہ سے۔۔۔

تبھی وہ حیدر کی کزنز کے ساتھ بیٹھی انکے شگوفوں پر مسکرا رہی تھی۔۔۔ علیزے نے بھی ماہروخ کو زیادہ نوٹس نہیں کیا۔۔۔ ورنہ۔۔ اسکی بگڑی طبعیت پر ضرور گیرا گزرتا۔۔۔

ہاں البتہ آبش بلکل بھی وہاں نہیں آئی تھی۔۔۔وہ ارد گرد کے کاموں میں دوسرے ملازموں کی مدد کر رہی تھی۔۔کچھ ہی دیر میں ماہرو خ اس سے بلاج کو لے گئ۔۔۔اسکو بھی سکون۔ہوا۔۔کہ۔۔ایک تو کام کرنے میں دقت بھی تھی۔اور دوسرا وہ ابھی گھر پر نہیں تھا۔۔

بلاج کو دیکھ کر سب لڑکیاں اسپر فدا ہو گئیں۔۔کوی اسکے گال کھینچتا تو کا کوئی کس کرتا۔۔وہ تھا ہی اتنا پیارا۔۔یہاں تک کے علیزے نے بھی بلاج کو پیار کیا۔۔اور بلاج صاحب اتنی لڑکیوں میں ہیرو بنے مزے سے بیٹھے تھے

۔۔۔۔

آبش اسے دور سے دیکھنے لگی بلاج پر سے نظریں وہ ہٹانا نہیں چاہتی تھی۔۔۔

اووووو دلہا میاں بھی آئے۔۔۔" سرینہ نے مسکرا کر حیدر کو ہٹ کیا تو۔۔وہ بھی ہنس دیا۔۔۔۔

واہ بھئی مجھے نہیں پتا تھا میری شادی آپ سب کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنے میں معاون ثابت ہو گی" وہ خوشدلی سے بولا۔۔۔

تو سب ہی ہنسنے لگے یہ تو حقیقت تھی اسکی شادی نے سب کو اکھٹا کر دیا تھا

۔۔۔۔

آو تم بھی بیٹھو"علیزے نے کہا تو وہ سہولت سے منع کر گیا۔۔۔

" نہیں آپ خواتین میں میرا کام کیا۔۔۔۔

بھئی ہمیں بھی تھوڑا تنگ کرنے کا موقع دو" ایک کزن بولی تو وہ آئبرو اچکا کر ان سب کو دیکھنے لگا۔۔۔۔

جوکر نہیں ہوں جو تم سب تنگ کرو گی۔۔۔" وہ بولا تو ماہرخ بھی اسے دیکھنے لگی۔۔۔شاندار پرسنلٹی کا مالک وہ شخص۔۔۔۔ان سب کی باتوں پر مزہ لے رہا تھا۔۔۔

اوکے پھر ماہم آپی سے تو ملاقات کو بھول جائیں" اریش (ماہم کی بہن) نے کہا تو وہ سٹپٹا گیا ویسے ہی وہ اسکا۔۔۔فون میسج کچھ پیک نہیں کر رہی تھی۔۔۔۔اور نہ ملتی تھی۔۔۔

ارے اریش۔۔۔۔اچھا لو۔۔۔۔میں بیٹھ گیا۔۔۔اب چھوڑو اپنے شگوفے مگر بعد میں اپنی بہن سے ملوا رہی ہو ڈن" وہ ہار مانتے ہوئے انکے بیچ میں بیٹھ گیا اور بلاج کو پیار سے دیکھنے لگا تو سب ہی اسکے ہار ماننے پر کھکھلائیں۔۔۔اور پھر سب نے اسے گھیرے میں لے لیا۔۔ ہنسی مزاق ہوتا رہا۔۔۔ آج بڑی حویلی۔۔۔کی فضا۔۔۔بہت خوشگوار تھی۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کافی دیر تک یہ محفل یوں ہی جمی رہی ۔۔۔اور پھر سب ۔

۔

۔اپنے اپنے ٹھکانوں پر نکل گئے ۔۔۔۔

آبش وقتاً فوقتاً بلاج کو بھی دیکھ لیتی جو کبھی کسی کے پاس تو کبھی کسی کے پاس تھا....

بخت تب کا نکلا اب تک نہیں آیا تھا وہ پر سکون تھی ۔۔۔۔

ماہ روخ بلاج کو لیے ۔۔۔لاونج میں ہی بیٹھی تھی جبکہ ۔۔۔حیدر کی ایک دو کزنز بھی ساتھ تھیں ۔۔۔وہ سب بلاج کے ساتھ کھیل رہی تھیں ۔۔۔

آبش مطمعین ہوتی ۔۔۔۔

.....شگفتہ بیگم کے حکم پر۔۔۔دوریدکے لیے چائینیز بنارہی تھی

کھانا بنا کر آج وہ اسکے آنے سے پہلے چلی جانا چاہتی تھی۔۔۔

تبھی کھانا بنانے میں مصروف ہو گئ۔۔۔

جب سب چلے گئے تو ماہروخ۔۔۔ بھی اٹھ کر کچن کیطرف بڑھی۔۔ آبش

کو بتانے کے وہ اور بلاج انیکسی میں جارہے ہیں۔۔۔۔

مگر اس سے پہلے وہ کچن میں جاتی۔۔۔دوریدکی آواز پر قدم روکے۔۔۔۔

اسنے پیچھے پلٹ کر۔۔۔دیکھا۔۔۔۔۔

وہ پہلے سے کئ گناہ ڈیشنگ اور سحر انگیز لگ رہا تھا۔

دوریدنے بھی ایک نظر اسپر ڈالی۔۔ مگر وہ نظر معمولی سی تھی۔۔۔

دورید کی ساری توجہ بلاج پر تھی۔۔ جو منہ میں انگلیاں ڈالنے کی پوری کوشش میں تھا۔۔۔

اسکو مجھے دو۔۔۔۔" دورید نے سرد آواز میں کہا۔۔۔۔

ماہ روخ اسکے لہجے پر کانپ ہی گئ۔۔ مگر ایک قدم پیچھے لے کر بلاج کو اسکے چنگل سے دور کرنا چاہا۔۔۔۔

دورید نے تیوری چڑھائے اسکی طرف قدم اٹھایا۔ اور تقریبا چھیننے والے انداز میں بلاج کو اس سے الگ کیا۔۔۔۔

ماہروخ نے کچھ کہنے کے لیے منہ کھلا کہ وہ وارنیگ دیتے ہوئے بولا۔۔۔

گو۔۔۔۔ اور دوبارہ یہاں نظر مت آنا" سخت لہجے میں بولتے ہوئے وہ ماہ روخ کی بولتی بند کر گیا۔۔۔۔

اور جب تک ماہ روخ چلی نہیں گئ۔۔۔وہیں کھڑا رہا۔۔۔

بلاج کے ننھے ننھے ہاتھوں کو اپنے چہرے پر محسوس کر کے۔۔۔وہ اسکی طرف متوجہ۔ہوا۔۔۔

بڈی۔۔۔آج تمھاری ماں کے ہوش ٹھکانے لگانے ہیں۔۔۔

اوپس۔۔۔۔وہ تو تمھاری ماں ہے ہی نہیں۔۔۔۔۔"آنکھ مارتے ہوئے وہ اسے۔۔۔اپنے روم میں لے گیا۔۔۔جبکہ بلاج نہ جانے کس بات پر خوش ہوا تھا۔۔ایکدم کھکھلا دیا۔۔۔

آبش سارا کھانا بنا کر۔۔۔باہر نکلی تو۔۔باہر کوئ نہیں تھا۔۔۔ماہ روخ شاید بلاج کو لے گئ تھی۔"سوچتے ہوئے۔۔اسنے شگفتہ بیگم کو اپنے جانے کا بتایا

۔۔۔اور انیکسی میں آ گئ جہاں دروازے پر ہی ماہروخ پریشان سی ۔۔۔

کھڑی رو رہی تھی ۔۔۔۔ دوبارہ بڑی حویلی جانے کی اسکی ہمت ہی نہیں ہوئ

تھی ۔۔

کیا ہوا " اسنے پریشانی سے پوچھا تو ماہروخ جلدی جلدی اسے سب بتانے لگی

۔۔۔

جبکہ آبش کے قدموں تلے جیسے کسی نے زمین ہی کھینچ لی تھی ۔۔۔ وہ الٹے

قدموں ۔۔۔ اسکے کمرے کی طرف دوڑی ۔۔۔۔ کہ اسکے پاوں میں چادر الجھ

کر وہیں ہال میں رہ گئ ۔۔ اور وہ سڑھیاں چڑھ کر اوپر ۔۔۔ اسکے دروازے

کے سامنے رو کی اور دھاڑ سے دروازہ کھولا ۔۔۔۔ تو دماغ جیسے سن ہو گیا

۔۔۔۔ وہ دونوں بیڈ پر بیٹھے تھے ۔۔۔۔ بلاج کے سامنے دورید کی ضرورت کا

سارا سامان پھیلا ہوا تھا۔۔۔ دورید مسکرا کر اسکی معصوم حرکتیں دیکھ رہا تھا

۔

بلاج کے ہاتھ میں سیگریٹ تھی جسے وہ الٹ پلٹ کر حیرت سے دیکھتا۔ پھر دورید کی طرف بڑھا دیتا۔۔۔ دورید نے اسکے ہاتھ سے سیگریٹ لے کر منہ میں دبا کر اسکو شعلہ دیا۔۔ تو بلاج چمکتی آنکھوں سے اسے دیکھنے لگا۔۔ اور پھر دوبارہ۔۔ دوسری سیگریٹ اٹھا کر اسنے اپنے منہ میں ڈالنی چاہی ہی تھی کہ۔۔۔ آبش تڑپ کر اس تک پہنچی۔۔ اور بلاج کے ہاتھ سے وہ سیگرٹیں چھین کر بیڈ پر پھینکی۔۔۔ اور بلاج کو گود میں بھر کر وہ رو دی۔۔۔ روتے روتے زمین پر بیٹھ گئ۔۔۔

....اسکا وجود بے جان ہو گیا تھا

دورید سکون سے اسکا رونا دیکھ رہا تھا۔۔۔

"وہ آئے ہمارے گھر میں خدا کی قدرت۔۔۔۔۔

وہ بڑی لھک کر بولا۔۔۔

جبکہ بلاج بھی ماں کو دیکھ کر منہ بسورنے لگا تھا۔۔

کیوں کر رہے ہیں آپ ہمارے ساتھ ایسا۔۔۔ چھوڑ دیں۔۔ ہمارا پیچھا ۔۔۔" وہ بے بسی سے چینخی تھی۔۔۔

جبکہ دورید کے ماتھے کی رگیں تن گئ۔۔۔ یہ بات ہی ہضم نہیں ہوئ تھی کہ ۔۔ وہ اسکے بیٹے کے لیے اسقدر کونشیس ہو رہی تھی۔۔۔ وہ کیوں یہ بھول رہا تھا۔۔ وہ اسکے بھی وجود کا حصہ تھا۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔" وائن کا آخری گوھنٹ بھر کر گلاس سائیڈ پر رکھا۔۔۔ اور وہ بیڈ سے اتر کر اسکے مقابل آگیا۔۔۔

ریلکس بے بیبی یہ ہلکا سا ٹریلر تھا صرف یہ دیکھانے کے لیے۔۔۔ کہ تم مجھ سے جیت نہیں سکتی۔۔۔ تو بہتر ہے ہار مان لو۔۔۔۔ "اسنے انگلی کی پور سے اسکے آنسو صاف کیے۔۔۔ تو آبش دو قدم دور ہوئ۔۔۔ اب اسے احساس ہوا تھا اسپر چادر نہیں تھی۔۔۔ اور دوپٹہ بھی سر سے ڈھلکا ہوا تھا۔۔۔

اور یہ احساس ہوتے ہی۔۔۔ اسنے باہر نکلنے کے لیے قدم موڑے کے دورید گھوم کر اسکے سامنے آگیا۔۔۔۔

۔۔۔ زیادہ ڈرامے میں برداشت نہیں کروں گا۔۔۔۔ شوٹ کے لیے ۔۔۔مجھے بے بی چاہیے "دوٹوک بات کرتے ہوئے اسلے بلاج کو دیکھا جو ماں کے کندھے پر انگھنے لگا تھا۔۔

کبھی نہیں " آبش نے قطعی انداز میں کہا۔۔۔ اور بلاج پر گرفت مظبوط کرلی

ٹھیک ہے۔۔۔۔ پھر چھیننا مجھے آتا ہے۔۔۔۔اور تم بھول گئ ہو۔۔۔

میری قسمت نے تمھیں تمھارے عاشق سے چھین لیا ہے" اسنے جیسے اسکے زخموں پر مرچیں ڈال دی تھی۔اسنے زخمی نظروں سے اسکی مسکراہٹ کو دیکھا۔۔۔اور نفرت کا ایک طوفان تھا جو پہلی بار اسکے وجود میں اس شخص کے لیے اٹھا تھا۔۔۔۔

صیحی کہہ رہے ہیں۔۔۔۔ مگر اس چھینا جھپٹی میں آج بھی آپ کے ہاتھ ہماری نفرت کے سوا کچھ نہیں آیا۔۔۔"

جتانے والے انداز میں کہہ کر وہ اسے وہیں چھوڑ۔۔۔ باہر نکل گئ۔۔۔

جبکہ دورید بخت نے غصے سے پاس پڑی کانچ کی ٹیبل پر لات ماری۔۔۔اور خاموش فضامیں۔۔۔۔۔

چھناکے کی آواز گونج گئ۔۔۔

صبح معمول کیطرح وہ تیار ہو کر نیچے اترا۔۔۔۔ فرق صرف یہ تھا۔۔ کہ آج ہمیشہ کی طرح جینز شرٹ یا۔۔ پینٹ کوٹ سے ہٹ کر سیاہ رنگ کی شلوار قمیض میں سرخ آنکھیں جو شاید رات بھر جاگنے کی چغلی کر رہیں تھی اسپر اسکا ازلی لاپرواہ انداز۔۔ اور حد سے زیادہ تیز پرفیوم کی خوشبو۔۔۔ سب کو اسکی طرف متوجہ کروا گیا۔۔۔

علیزے نے جان نسار نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔

جس دن وہ مغرور شخص اسکا ہو گیا۔۔۔ لازمی وہ دنیا کی سب سے خوش قسمت لڑکی کھلائے گی۔۔۔

ہال میں کل کی طرح سب ہی افراد اور مہمان تھے آج اسے حیدر احمد اور حاشر بھی وہیں دیکھے۔۔۔۔۔

آئیں بخت بیٹھے ہمارے ساتھ "ماں نے اپنے وجہیہ بیٹے کی طرف دیکھا ۔۔۔۔ جس پر سب کی نظریں ٹکیں تھی۔۔۔۔

نہیں ماں۔۔۔۔ میرا خواتین کی کمپنی میں بیٹھنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے "اسنے شانے اچکا کر سہولت سے انکار کیا اور آگے کچن کیطرف بڑھنے لگا۔۔۔

جہاں سفید چادر میں چھوپا وجود۔۔۔ صاف دیکھائی دے رہا تھا۔۔۔۔

کہ علیزے کے ٹوکنے پر روکا۔۔۔

حالانکہ ۔۔۔۔ نیوز والے تو چینخ چینخ کر بتاتے ہیں تمھاری ۔۔۔۔

خواتین میں دلچسپی ۔۔۔" وہ بڑی ادا سے اسپر چوٹ کرتی اٹھی اور اسکے

مقابل۔ آ گئ ۔۔۔

کیا تم ان میں شامل ہونا چاہو گی" آنکھ مار کر وہ بڑے لوفرانہ انداز میں اس

سے پوچھ رہا تھا ۔۔ جبکہ سب کے سامنے اسکی اس حرکت پر ۔۔۔ علیزے

کو شدید شرمندگی کا احساس ہوا ۔۔

سوئیٹ ہارٹ مجھے کوئ پروبلم نہیں ہے ۔۔۔ ہاں البتہ تمھارے بھائیوں کا

غیرت والا خون مجھے جاگتا ہوا محسوس ہو رہا ہے ۔۔۔ تو بہتر ہے ۔۔۔ سو

قدم دور رہو مجھ سے ۔۔۔ ورنہ ۔۔۔ ایک بار میں چیمٹ جاو ۔۔۔ تو بدنام

کیے بغیر نہیں چھوڑتا ۔۔" آخری فقرہ جھک کر اسکے کان کے قریب کہتے

ہوئے وہ ہنسا اور ۔۔ کچن میں آ گیا ۔۔۔ جہاں وہ شاید نہیں یقینا اسکی ساری

بکواس سن چکی تھی۔۔۔۔سب حق ودق علیزے کیطرف دیکھ رہے تھے

۔۔۔۔

حیدر کا تو خون ہی کھول گیا۔۔۔اسکی اتنی بکواس پر۔۔

بہت شوق ہے تمھیں اس کے منہ لگنے کا" حیدر نے آگے بڑھ کر علیزے کا روخ جھٹکے سے اپنی طرف کیا۔۔۔۔

علیزے اب بھی خاموش کھڑی تھی۔۔۔۔۔

بیٹا میں دورید کی طرف سے آپ سے معزرت چاہتی ہوں۔۔۔"ماں نے شرمندگی سے کہا تو۔۔۔وہ مسکرا دی۔۔۔

اٹس اوکے آنٹی۔۔" جلد ہی اپنے آپ کو سمبھالتے ہوئے اسنے۔ دوبارہ سے ماحول کو پہلے کی طرح ہموار کر لیا۔۔۔ مگر دماغ میں سوچوں کا تسلسل تھما نہیں۔۔۔۔ تھا

وہ سکون سے کھانا کھا رہا تھا اب تو اسکے ہاتھ کے کھانے کی عادت سی ہو گئ تھی۔۔۔

اسکے حکم پر وہ ایک ایک چیز اسکے سامنے رکھتی گئ دونوں کے درمیان کھانے کے علاوہ کوئ دوسری بات نہیں ہوئ تھی۔۔۔

آبش اسکی خاموشی پر شکر ادا کر رہی تھی۔۔۔

خاموش تھا تو ٹھیک تھا۔۔۔ مگر جب بولتا تھا۔۔۔ دوسرا اپنے بال ہی نوچ لے۔۔۔ کچھ حالات ایسے تھے۔۔۔۔

کچھ ہی دیر گزری تھی کہ کچن میں ماں آ گئیں۔۔۔

میں جانتا تھا آپ ضرور آئیں گی" وہ مسکرا دیا۔۔۔ سر اب بھی پلیٹ پر جھکا ہوا تھا۔۔۔

کیا بد تمیزی ہے دورید۔۔۔ جانتے ہیں کتنی خفت محسوس ہوئی ہے مجھے۔۔
اور وہ بچی تو رو دینے کو تھی" انھوں نے اسے ڈپٹا جس کا اثر۔۔۔ اسنے کبھی لیا ہی نہیں تھا۔۔۔

آپکی بچی کو میں نے تو نہیں کہا تھا مجھے چھیڑے" وہ لاپرواہی سے بولا۔۔۔

کوئی لحاظ ہے۔۔ آپ میں" وہ تھک کر چئیر پر بیٹھ گئیں۔۔۔جی نہیں مائے سوئیٹ ماں" وہ پیار سے بولا تو وہ گھور کر رہ گئیں۔۔۔ صرف اپنی ماں سے بات کرتے ہوئے اسکے لہجے میں کوئی کڑواہٹ نہیں ہوتی تھی۔۔۔

کیا آپ ہر روز دوپہر میں اٹھتے ہیں صبح کا ناشتہ بھی نہیں کرتے" ماں کو اسکی اس عادت سے چیڑ تھی ویسے تو ساری ہی عادتیں۔۔ قابل قبول نہیں تھیں ۔۔۔۔

رات دیر سے سوتا ہوں نہ" اسنے سکون سے ریزن بتائی۔۔۔

بہت افسوس کی بات ہے کل سے آپ کو کھانا نہیں ملے گا ناشتے پر ملیے گا بس"۔۔۔۔انھوں نے نروٹھے انداز میں کھا۔۔۔

تو وہ ہنس دیا۔۔۔۔

ماں آپ کا بیٹا ساری رات جو زہر لیتا ہے۔۔۔ آگر صبح اسے کھانا نہ ملے تو اب تک تو۔۔۔۔ شوووو۔۔۔۔

اللہ میاں کے پاس پہنچ جائے" وہ اشارے سے اوپر ہاتھ کرتا بولا تو ماں نے دل تھام لیا۔۔۔۔

بخت" وہ اپنے منہ سے آج انکے سامنے اعتراف کر رہا تھا۔۔۔۔

جبکہ وہ مسکرا دیا۔۔

یار کھانا بہت شاندار ہوتا ہے۔۔۔ دل کرتا ہے بنانے والے کی انگلیاں ہی کھا جاو" موضوع بدلتے ہوئے اسنے آبش کیطرف دیکھا جو حیرانگی سے ماں بیٹے کی گفتگو سن رہی تھی اچانک اسکے بولنے اور دیکھنے پر سٹپٹائی۔۔۔

اسے گھسیٹے بغیر شاید دورید کا کھانا ہضم نہیں ہوتا تھا۔۔۔اسے آنٹی کے سامنے اس کا یوں کہنا عجیب سا لگا۔۔۔وہ پلٹ کر اپنے کام میں مگن ہو گئی جب کہ وہ بھی ماں کو یوں ہی چھوڑتا باہر نکل گیا۔۔۔

دن یوں ہی گزر رہے تھے۔۔۔۔اور شادی کے دن بھی قریب آرہے تھے۔۔۔سارے فنکشنز بڑی حویلی میں ہی رکھے گئے تھے۔۔۔

تبھی بڑی حویلی کو دلہن کی طرح سجایا جارہا تھا۔۔۔

آبش کا کام مزید بڑھ گیا تھا۔۔۔

دوریداسے ٹکنے ہی نہیں دیتا تھا۔۔۔ کبھی کچھ تو کبھی کچھ چاہیے تھا اسے

۔۔۔۔

بلاج کو وہ ہاتلامکان کوشش کرتی اپنے ساتھ ہی رکھے مگر کوئی بھی اسے اسکے پاس ٹکنے نہیں دیتا تھا۔۔۔ مگر وہ دور سے اس پر نظر ضرور رکھتی تھی ۔۔علیزے سے اسکا اب تک سامنا نہیں ہوا تھا۔۔۔

آج دورید صبح جلدی جاگ گیا تھا۔۔۔شاید اسے کسی انٹرویو پر جانا تھا۔۔۔ اور آبش اسکے کام کر کر کے گھنچکر بن گئ تھی۔۔۔صائم بھی صبح سے آیا ہوا تھااور گارڈز بھی اپنے مالک کی آمد کا انتظار کر رہے تھے۔۔اور بلاآخر وہ تیار ہو کر باہر نکلا۔۔۔۔تو۔۔۔ہمیشہ کی طرح سب کی نظروں کا مرکز بن گیا۔۔۔

اسے بلاج بھی ہال میں نظر آیا جو کہ کزنز کے بیچ میں بیٹھا کھکھلا رہا تھا۔۔۔ آبش نے سانس روک کر یہ منظر دیکھا۔۔۔ دورید بھی اسے دیکھ چکا تھا ۔۔۔ جان بوجھ کر آگے بڑھ کر اسنے بلاج کو اٹھایا تو۔۔ بلاج بھی جھٹ اسکی گود میں سوار ہو گیا۔۔۔

سب ہی دورید کو دیکھ رہے تھے کہ وہ پہلی بار۔۔۔ کسی بچے کی طرف متوجہ ہوا۔۔۔ تھا۔۔۔

"بڑی لگتا ہے مجھ پر چلے گئے۔۔۔ ہو۔۔۔۔ لڑکیوں پر سوار رہتے ہو۔۔۔" آبش کو دیکھتے ہوئے وہ جان بوجھ کر اونچی آواز میں بولا۔۔۔ ماں تو بیٹے کے اس قدر خوش باش انداز پر نہال ہوتی اسکی بلائیں لے رہی تھیں۔۔ وہ لگ بھی شاندار رہا تھا۔

حیرت ہے تمھیں بچے پسند ہیں "علیزے نے پھر سے مداخلت دینا ضروری سمجھا۔۔۔

مجھے بچے نہیں۔۔۔ بلاج پسند ہے "ٹکا سا جواب دے کر وہ کچن میں آ گیا ۔۔۔ جانتا تھا۔۔۔ اگر وہاں نہ گیا تو لازمی آبش کی روح پرواز ہو جائے گی

۔۔۔۔

چئیر پر بیٹھ کر اسنے بلاج کو بھی اپنے ساتھ بیٹھا لیا۔۔۔

آبش اسے لینے کے لیے آگے بڑھی ۔۔۔ تو دورید نے سخت گھوری ڈالی

۔۔۔۔

" کھا نہیں جانا میں نے۔۔۔۔ کام کرو اپنا

بلاج ادھر آئیں" بلاج دورید کی کی چین۔۔اور موبائل سے کھیل رہا تھا

۔۔۔ماں کی آواز پر اسکی طرف دیکھا۔۔۔

پھر دورید کیطرف دیکھا۔۔۔اور پھر دورید کے گلے لگ گیا۔۔۔جبکہ آبش

کا ہاتھ ہوا میں ہی معلق رہ گیا۔۔۔

پہلی بار بلاج پر غصہ آیا تھا۔۔جبکہ دورید کا قہقہ کچن میں گونج گیا۔۔۔

لگتا ہے۔۔۔اسکے ہونے سے پہلے تم نے صرف میرے بارے میں سوچا

ہے۔۔۔اپنے باپ پر تو۔بلکل نہیں گیا۔۔۔

"اور یقین مانو۔۔۔یہی بات اسکی میرا دل جیت لیتی ہے۔۔

مزے سے کہہ کر اسنے آبش کا چہرہ دیکھا جو سرخ ہو رہا تھا۔۔۔

ابھی وہ کچھ کہتی ہی۔۔۔کہ علیزے۔۔پانی پینے کچن میں گئ۔۔۔

اور سامنے کا منظر دیکھ کر اسکے قدم جیسے زمین نے جکڑ لیے۔۔وہ حیرت بھری نظروں سے آبش کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

آبش کی بھی اسپر نظر پڑی تو چہرے کے رنگ اڑ گئے۔۔وہ جلدی سے پیٹھ موڑ گئ۔۔۔دورید نے بھی علیزے کو دیکھ لیا تھا۔۔۔وہ ایکدم اٹھا ۔۔۔علیزے کا منہ بند کرنا بہت ضروری تھا۔۔۔ورنہ۔۔ایک اور تماشہ بڑی حویلی میں لگتا۔۔یہ۔۔۔۔۔۔۔"وہ آبش کی طرف اشارہ کرتی حیرت سے بولی۔۔

بات سنو میری۔۔۔"دورید نے بلاج کو آبش کی گود میں دیا اور اسکی طرف بڑھا۔۔۔

یہ لڑکی یہاں کیا کر رہی ہے"علیزے غصے سے چھنگاڑی۔۔۔۔۔

سوئیٹ ہارٹ تمھیں اس سے فرق نہیں پڑنا چاہیے۔۔۔۔" دورید نے اسکی آنکھوں میں اپنی جادوئی آنکھیں گاڑ دی۔۔۔۔وہ اسے ٹریپ کرنے کا اپنا مخصوص حربہ آزمارہا تھا۔۔۔

علیزے نے ایک نظر اسکی آنکھوں میں دیکھا۔۔ایک تاثر تھا دورید کی نظروں میں۔۔ مگر اس لڑکی کا وجود۔۔۔وہ کیسے برداشت کرتی۔۔۔۔

ابھی وہ کچھ بولتی ہی کہ دورید نے اسکے بازو پر نرمی سے ہاتھ پھیرا۔۔۔۔۔۔

دور دور رہنے لگی۔۔۔ہو۔۔۔۔ کبھی مجھے بھی اپنا قیمتی وقت دو" بازوں سے ہاتھ شانے پر پھیلا کر۔۔وہ اسے اپنی طرف متوجہ کرنے میں کامیاب ہو گیا ۔۔علیزے چاہ کر بھی آبش جو کچھ نہ کہہ سکی۔۔۔نہ جانے وہ اسکے کانوں

میں کیا آنزت گھول رہاتھا۔۔۔ کہ وہ مسرور سی۔۔۔ اسکے ساتھ باہر چلی گئ۔۔۔۔

جبکہ آبش حیرت سے یہ منظر دیکھتی۔۔۔۔ بلاج کیطرف متوجہ ہوئ۔۔۔ جو ماں کو دیکھ کر اسکے چہرے پر ہاتھ مار رہاتھا۔۔

بات مت کریں ہم سے۔۔۔ "بلاج کو چیئر پر پٹھک کر وہ اپنی جان میں اس سے ناراض ہو چکی تھی۔۔۔ جبکہ بلاج منہ بسور رہاتھا۔۔۔۔

آج کام کچھ زیادہ ہی تھا۔۔ حالانکہ کوئ اسے گھر کے کام میں مدد کرنے کو نہیں کہتا تھا۔۔ مگر اپنے اخلاق اور طبعیت کے باعث وہ سب کے کام خود

سے کرتی۔۔۔اسی لیے گھر کی خواتین۔کی نظر میں وہ اپنی اہمیت بنوا چکی تھی۔۔۔۔

اور شگفتہ بیگم تو پہلے ہی اسکے سلیقے کی قائل تھیں۔۔۔بلاج بھی آج یہی تھا۔۔۔شگفتہ بیگم کے پاس۔۔۔وہ سب ماہم کے جوڑے پھیلائے۔۔ہال میں ہی بیٹھے تھے۔۔۔بھلے ہی بڑی حویلی کے مکین کتنے ہی ماڈرن تھے مگر شادی روایتی طریقے سے ہی ہو رہی تھی۔۔۔

دورید صبح سے نظر نہیں آیا۔۔تھا۔۔۔

نہ آج اسنے ناشتہ کیا تھا۔۔۔

شاید وہ کل رات سے ہی گھر سے غائب تھا۔۔وہ پرسکون سی اپنے کام کر رہی تھی۔۔۔

اور جب وہ ہال میں سب کے لیے کافی کے مگ اور ساتھ میں کچھ سنیکس ریڈی کر کے لائ۔۔تو۔۔وہاں بلاج کی غیر موجودگی شدید محسوس ہوئ ۔۔۔اسنے ادھر ادھر دیکھا مگر وہ کہیں نہیں تھا۔۔۔

بیٹا آپ یہ ٹرے ادھر رکھ دیں اور یہاں ہمارے پاس آکر بیٹھے" شگفتہ بیگم نے۔۔۔چاہ سے اسکے سفید چادر میں مقید پر نور چہرے کو۔۔۔دیکھا۔۔۔ اور اسے اپنے پاس بیٹھالیا۔۔جبکہ علیزے نے ناگواری سے پہلو بدلا۔۔۔

آنٹی۔۔۔شی از میڈ۔۔میرے خیال سے اسکا۔۔۔ہمارے بیچ میں کوئ کام نہیں" وہ نخوت سے بولی تو شگفتہ بیگم سمیت وہاں سب کو ہی برا لگا۔۔۔حتی کہ علیزے کی والدہ کو بھی۔۔۔

علیزے بیٹا۔۔۔وہ میڈ نہیں ہیں۔۔۔اور آپ نیکسٹ ٹائم ایسا کچھ نہیں کہیں گی کہ انکی دل عزاری ہو" نپے تولے لفظوں میں انھوں نے اسے ٹوکا

جس کی سب نے تائید کی مگر علیزے کو یہ بات ہر گیز ہضم نہیں ہوئی ۔۔۔ وہ آبش کے جھکے سر کو غصے سے دیکھتی اٹھی ۔۔۔ ہی تھی کہ سامنے سے دوریدہ ۔۔۔ اندر آتا دیکھائی دیا ۔۔۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے بھی وہ آیا تھا ۔۔۔ مگر تب اچانک ہی باہر نکل گیا تھا ۔۔۔ اور یہ ہی تو وہ شخص تھا جس کے کہنے پر وہ آبش کو برداشت کر رہی تھی ۔۔۔

گڈ ایوننگ ماں ۔۔۔" اسنے اونچی آواز میں کہا تو سب اسکی طرف متوجہ ہوئے ۔۔۔ جبکہ آبش کھڑی ہو گئی ۔۔۔

بلاج اسکی گود میں مسکرا رہا تھا جبکہ سارا چہرہ چوکلیٹ کھانے کی وجہ سے خراب ہو رہا تھا ۔۔۔ مہنگے کپڑوں میں ۔۔۔ وہ چھوٹا بخت ہی دیکھ رہا تھا ۔۔۔ صائم پیچھے کافی سارے کیریز تھامے کھڑا تھا ۔۔۔

ارے بلاج کو آپ لے گئے تھے" شگفتہ بیگم نے چونک کر دیکھا۔۔۔بیٹے کی اس بچے میں دلچسپی انھیں اچھی لگی تھی۔۔۔

یس۔۔۔۔بڈی میرے ساتھ تھا۔۔۔ آج ہم دونوں نے خوب انجوائے کیا ہے۔۔۔"وہ بلاج کے گالوں کو پیار سے کھینچتا۔۔۔ آبش کو خصوصی استہزیہ نظروں سے دیکھتا ہوا بولا۔۔۔

جبکہ آبش اپنے بیٹے کو حیرت سے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔وہ بلاج کو اپنا اڈیکٹ کر رہا تھا۔۔۔۔

وہ اسے آبش سے دور کر کے۔۔۔اپنا عادی کرنا چاہتا تھا۔۔۔

آبش سب سمجھ رہی تھی۔۔وہ اسکے چیلینج کو پورا کر رہا تھا۔۔۔

اسے شدید رونا آیا۔۔۔بیٹے کی بے وفائی پر۔۔۔اور اس آدمی کی ڈھٹائی پر

۔۔وہ خاموشی سے اسکے نازدیک ہوئی اور اسکی گود سے بلاج کو اتار لیا۔۔۔

سب نے ہی یہ منظر خاموشی سے دیکھا۔۔جبکہ علیزے نے نفرت سے۔۔۔

اسے اب یہ بچہ سخت زہر لگتا تھا۔۔۔۔

بلاج کو اسکی گود سے لے کر وہ خاموشی سے ہال روم سے باہر انیکسی میں چلی

گئی۔۔۔وہ اسوقت کسی کا سامنا نہیں کرنا چاہتی تھی خاص طور پر دوریدبخت

اسکی نازک سی جان کے دشمن کا۔۔۔۔۔

رات بھی وہ گھر پر نہیں تھا۔۔ شگفتہ بیگم سے اجازت لے کر وہ انیکسی میں چلی گئ اسکی طبعیت نڈھال سی تھی۔۔۔وہ تھک چکی تھی دوریدبخت کا مقابلہ کرتے کرتے۔۔۔

شگفتہ بیگم نے بھی اسکا متریم چہرہ دیکھا اور اسے آرام کرنے کی تاقید کی

۔۔۔۔

آبش کے جانے کے بعد وہ کمرے میں آگئیں۔۔۔راحت صاحب بیڈ کراون سے ٹیک لگائے۔۔۔ آنکھیں موندے لیٹے ہوئے تھے۔۔۔۔

طبعیت ٹھیک ہے آپکی" شگفتہ بیگم نے۔۔پوچھاتو وہ اثبات میں سر ہلا گئے جبکہ شگفتہ بیگم اپنے خیالات پر کچھ کنفیوز سی ہوتیں بیڈ پر بیٹھیں۔۔۔

سنیں جاگ رہے ہیں تو۔۔۔ایک بات کروں" انھوں نے انکی طرف دیکھا تو وہ آنکھیں وا کرتے انکی طرف متوجہ ہوئے۔۔۔۔

سوالیہ نظریں انکے پر سوچ چہرے پر تھیں۔۔۔۔

دورید آپکے بیٹے ہیں۔۔۔۔وہ پہلے بھی ضدی تھے مگر اب میں جانتی ہوں انکی ضد بہت حد تک بڑھ گئ ہے۔۔۔

لیکن آپ انھیں پیار سے ٹریٹ کریں گے تو وہ آپکی بات سنیں گے۔۔۔۔۔

پلیز اپنے اور انکے درمیان تعلقات ٹھیک کرلیں۔۔۔۔میں بھی انھیں اور آپ کو ایک دوسرے سے بات کرتا ہوا دیکھنا چاہتی ہوں پہلے کی طرح "

آپکا بیٹا ضدی نہیں نہایت بدتمیز ہے۔۔۔ اور میں باپ ہو کر جھکو۔۔۔ بیٹے کو نہیں جھکائیں گی آپ" انھوں نے غصے سے کہا تو وہ خاموش ہو گئیں۔۔۔ وہ انکی کوئی بات مانتا ہوتا تو بات ہی کیا تھی۔۔۔۔

چھوڑ دیں آپ جیسا چل رہا۔۔۔ سوچ سوچ کے اپنی طبعیت خراب مت کریں" انھوں نے دوبارہ آنکھیں موندتے ہوئے کہا۔۔۔۔

وہ میں۔۔۔۔۔ مجھے آبش بہت اچھی لگتی ہے۔۔۔ وہ بچی۔۔۔ اپنے حالات کی وجہ سے۔۔۔ اسطرح رول رہی ہے ورنہ اچھی پڑھی لکھی فیملی سے بلانگ کرتی ہے۔۔۔۔

ہمارے دورید کے لیے کیسی رہے گی"۔۔۔۔

اتنے دونوں سے دل میں چھپی بات کو وہ زباں پر لے ہی آئیں۔ جبکہ راحت صاحب نے حیرت سے انھیں دیکھا۔۔۔

آپ کسی بچی کے نصیب پھوڑنا چاہتی ہیں۔۔۔۔ کتنی افسوس کی بات ہے سب کچھ جانتے بوجھتے۔۔۔ آپ۔۔۔ جان بوجھ کر اس بچی کو کھائی میں دھکیلنا چاہتی ہیں۔۔۔۔

اور آپ کا بیٹا۔۔۔۔ اپنے مجنوں پن سے باہر نکلے گا تو کسی سے شادی کرے گا۔۔۔ آئندہ یہ موضوع مت اٹھایے گا۔۔۔۔ وہ ڈھیٹ انسان جیسے جینا چاہتا ہے۔۔۔ جیتا رہے" وہ غصے سے انھیں ٹوکتے دوبرہ لیٹ گئے ابھی شگفتہ بیگم کچھ بولتی ہی کہ انھوں نے لائٹ بند کرنے کا اشارہ کیا۔۔۔ تو وہ خاموش ہو گئیں۔۔۔

صبح معمول کی طرح ہوئ تھی۔۔۔ آج ماہروخ نے چھوٹی کی تھی۔۔۔ آج بڑی حویلی میں ڈھولک تھی۔۔۔

افراتفری کا سما تھا۔۔۔ بلاج اسے کام کرتے ہوے بہت تنگ کر رہا تھا ۔۔۔ دوریدخاموشی سے اسے زیچ کیے بغیر۔۔۔ناشتہ کر کے چلا گیا تھا ۔۔۔

اسنے بلاج کوماہروخ کو دیا۔۔۔ اور خود کھانا بنانے میں نسیمہ کی مدد کرنے لگی ۔۔۔ کھانے کا انتظام گھر۔پر ہی ہو رہا تھا۔۔۔ کیونکہ ڈھولکی میں دوست احباب اور کزنز ہی تھیں۔۔۔

تبھی کھانا گھر پر بن رہا تھا۔۔ اسے سر کھجانے کی بھی فرست نہیں تھی۔۔۔

ماہر وخ بھی اسکی ہیلپ کرنے کے لیے بلاج کو شگفتہ بیگم کو دے کر آ گئ

۔۔۔

دو ڈھائ گھنٹے بعد جب وہ دونوں کام سے فارغ ہو کر باہر نکلیں تو ہال کو

گیندے کے پھولوں سے سجایا جا رہا تھا۔۔۔

بلاج کدھر ہے۔۔۔" ہال میں صرف سروَنٹس کو دیکھ کر اسنے ماہر وخ سے

پوچھا۔۔۔

شگفتہ آنٹی کو دیا تھا۔۔" وہ بولی تو آبش شگفتہ بیگم کے کمرے کی طرف

بڑھی۔۔۔ جبکہ ماہر وخ انیکسی میں آرام کی غرض سے چلی گئ۔۔۔

وہ دروازہ کھٹکھٹا کر انکی اجازت ملنے پر اندر آئ۔۔۔

تو بلاج وہاں بھی نہیں تھا۔۔۔اب آبش کے ہاتھ کانپنے لگے تھے۔۔۔۔

دل میں دھکڑ پکڑ شروع ہو گئ۔۔۔۔

آنٹی بلاج" اسنے سولیہ نظروں سے پوچھا تو وہ۔۔۔ مسکرائیں

انھیں بخت لے گئیں ہیں۔۔۔اپنے ساتھ۔۔۔۔"انھوں نے کہا۔۔

تو وہ پریشانی سے انکی صورت دیکھنے لگی۔۔۔۔

آنٹی۔۔۔آپ آپ۔۔۔انھیں۔۔۔فون کریں پلیز۔۔۔۔ہمارے بلاج

۔۔۔

وہ انھیں۔۔۔پلیز بلائیں۔۔۔انھیں وہ کیوں لے گئے ہیں" اچانک ہی

روتے ہوے اٹکتے لہجے میں بولتی وہ انکو اپنی حالت میں نہ لگی۔۔۔

آبش۔۔"وہ حیران ہوئیں اور اسکے اسطرح رونے پر۔۔۔انھوں نے موبائل اٹھایا اور صائم کا نمبر ملایا کیونکہ دورید کا نمبر بند جا رہا تھا۔۔۔

آپ بیٹھ جائیں بیٹا۔۔میں فون کرتی

" ہوں۔۔۔۔

کال جا رہی تھی۔۔مگر صائم نے کال پک نہیں کی انھوں نے دوبارہ ڈائل کیا تو ایک دو بیل کے بعد فون اٹھالیا گیا۔۔۔صائم بیٹے۔۔دورید کدھر ہیں ۔۔۔اور بلاج۔۔۔بات کرائیں

ہماری دورید سے "انھوں نے کہا تو صائم نے سامنے دیکھا جہاں۔۔۔ایک فیملی شوٹ ہو رہا تھا۔۔بلاج کو گود میں اٹھائے۔۔۔دورید مشہور ماڈل۔۔۔جو کہ اسکی اس شوٹ میں بیوی بنی ہوئی تھی۔۔۔اسکی چیئر کے پاس کھڑا تھا

۔۔۔ جبکہ ۔۔۔ ماڈل کے کندھے پر ہاتھ پھیلایا ہوا ۔۔۔ تھا ۔۔ یہ ایک مکمل فیملی دیکھ رہی تھی ۔۔۔ اور دورید بخت کوئی ڈیسنٹ شوٹ فرسٹ ٹائم دے رہا تھا

میم سر ابھی بیزی ہیں ۔۔۔ اور بلاج سر بھی بیزی ہیں " اسنے مودب ہو کر کہا ۔۔۔

بیٹا بلاج کدھر مصروف ہیں انکی والدہ پریشان ہو رہیں ہیں آپ بات کرائیں " انھیں صائم کی منطق سمجھ نہیں آئی ۔۔۔ جبکہ آبش کی جان ہوا ہو رہی تھی ۔۔۔

آنٹی ۔۔۔ سر شوٹ میں بیزی ہیں ۔۔۔ " صائم نے بلآخر بتا ہی دیا ۔۔۔

بلاج وہاں کیا کر رہے۔ہیں آپ انھیں گھر چھوڑ کر جائیں۔۔۔" شگفتہ بیگم غصے سے بولیں۔۔۔تو صائم پریشان سا سامنے دیکھنے لگا۔۔۔جہاں اب بھی شوٹ چل رہا تھا اور اس وقت دورید کو چھیڑنا شیر کو چھیڑنے کے مترادف تھا۔۔۔

میم ایم سوری میں مجبور ہوں میں ابھی سر سے بات نہیں کر اسکتا" صائم بے بسی سے بولا۔۔۔

کدھر ہیں آپ کہاں ہو رہا ہے یہ شوٹ" انھوں نے پوچھا تو۔۔۔صائم بے بس سا لب دبا گیا۔۔۔

جبکہ دوسری طرف آبش نے شگفتہ بیگم سے سیل لیا۔۔۔

آپ ہمیں بتائیں گے ہمارا بیٹا کہاں ہے" وہ غصے سے چینخی شگفتہ بیگم کو اسکی اندرونی کیفیت کا اندازا تھا۔۔۔ اور بلآخر صائم نے اسکے مسلسل پوچھنے پر اسے اڈریس سمجھایا۔۔ آبش بغیر کسی کی طرف دیکھے بڑی حویلی سے دوڑتی ہوئ نکلی تھی۔۔۔۔

اگر اسکے بیٹے کو کچھ ہو جاتا تو۔۔۔ آج دورید بخت کا وہ قتل کر دیتی۔۔۔

ارادے تو خونی تھے۔۔۔ مگر ہمت۔۔۔ کا ابھی اندازا نہیں تھا۔۔ کہ اسکی آنکھ سے بھی وہ خوف کھاتی تھی۔۔۔

وہاں پوچھتے ہی۔۔۔۔ عجیب و غریب لوگوں کی بھیڑ دیکھ کر اسکا ننھا سا دل سہم گیا مگر یہاں سوال اسکے بیٹے کا تھا۔۔ وہ چادر کو زور سے پکڑتی۔۔۔ ادھر ادھر دیکھتی اندر ہی اندر بڑھنے لگی۔۔۔

اور بلآخر اسے اسکا بیٹا دیکھ ہی گیا۔۔۔

اسکا بیٹا خوش تھا۔۔ وہ رویا نہیں اسے اسکی ماں یاد نہیں آئی۔۔۔ دل میں جیسے کچھ ٹوٹا تھا۔۔۔ اور اس سے پہلے وہ آگے بڑھتی اسے محسوس ہوا جیسے کوئی اسکی چادر کھینچ رہا ہو۔۔

وہ پیچھے پلٹی۔۔۔ تو اسکی چادر مقابل شخص نے پوری طرح کھینچ لی۔۔۔ آبش کا دل رک سا گیا۔۔۔

ہائے بیوٹی۔۔۔۔واؤ یو لوک ٹو انوسینٹ۔۔۔۔۔میرا ساتھ دو۔۔۔می۔ فیشن انڈسٹری میں۔۔۔تمھیں چمکتا ستارا بنا دوں گا۔۔۔"لڑکھڑاتے لہجے میں۔۔۔کہتے ہوئے وہ آدمی۔۔۔اسکو دہشت زدہ کر گیا۔۔۔۔

بد۔۔۔بد تمیزی مت کریں دور ہوئے ہم سے "وہ خود کو سمبھالتی اپنی چادر دورست کرتی بولی۔۔تو اس شخص نے دوبارہ اسکا ہاتھ تھام لیا۔۔۔وہ اسے گھسیٹنے لگا تھا۔۔۔آبش رونے لگی۔۔۔

چھوڑیں میرا ہاتھ۔۔۔۔"اسکی آواز دب رہی تھی۔۔۔۔

کوئی اپنی طرف متوجہ نہیں نظر آیا۔۔۔۔ادھر ادھر۔۔۔مدد طلب نظروں سے دیکھا۔۔۔مگر سب اپنے اپنے کاموں میں مگن تھے۔۔۔۔

نو سوئیٹ ہارٹ بس۔۔۔ون ہار۔۔۔۔جب۔۔۔ایک گھنٹے بعد تم اس کمرے سے نکلو گی۔۔تو ایم ڈیم شیور۔۔۔تم پوری دنیا میں جانی جاو گی" وہ آدمی گھسیٹتا ہوا۔۔اسے وہاں موجود لوگوں سے دور لے جا رہا تھا۔۔۔آبش کو لگا۔۔۔آج وہ اپنی عزت گنوا بیٹھے گی۔۔۔اپنا آپ چھوڑواتے ہوئے وہ چینخی مگر اس آدمی کی پکڑ مظبوط تھی۔۔۔۔وہ بے اوسان روئے جا رہی تھی۔۔۔۔

شوٹ کی کامیابی کا اسے وقت سے پہلے اندازا تھا۔۔۔۔

بلاج کے ساتھ کچھ سنیپس کھینچوا کر وہ اب اس ماڈل کے ساتھ کچھ کلوز تصویریں کھینچوا رہا تھا۔۔۔ مگر دل میں اچانک ہی عجیب سی محسوسات اٹھیں ۔۔۔

تو وہ اپنا فوکس نہیں رکھ سکا۔۔ اور اسی طرح وہ چوتھی بار کٹ کروا کر۔۔۔۔ اپنی طلب پوری کرنے لگا۔۔۔ کہ اسکے دل و دماغ کو یہ ہی چیز پر سکون کرتی تھی۔۔۔۔

جب دل کے احساسات پر برف جمی تو۔۔ اسنے ماڈل کو اپنی وحشی گرفت میں جکڑا۔۔۔ اور پھر ایک بار زبردست شوٹ۔۔ ہونے لگا۔۔۔ آخری سنیپ کھینچتے ہوئے اسکی نظر سامنے اٹھی۔۔۔۔ تو جو منظر اسنے دیکھا۔۔۔۔ اسکے لہو میں شرارے دوڑ گئے۔۔۔

جھٹکے سے ماڈل کو اپنے وجود سے جدا کرتے ہوئے وہ۔۔۔ تیر کی تیزی سے آگے بڑھا۔۔اب سمجھ آگئ تھی دل۔۔۔کیوں تیزی سے دھڑکنے لگا تھا

۔۔۔۔

اسکی اس حرکت سے جہاں ماڈل دور جا گیری تبھی۔۔۔سب نے اسکے تعقب میں نظریں گھمائ۔۔۔ آبش دور سے اسے اپنی طرف آتا دیکھ ۔۔۔کر خدا کا شکر ادا کرنے لگی۔۔۔پہلی بار اسے اس شخص کی آمد بھلی لگی تھی۔۔۔وہ اسکے نزدیک پہنچا اور اس شخص سے اسکا ہاتھ آزاد کراتا تقریبا اسپر تل گیا۔۔۔مکے گھسے تھپڑ۔۔۔لاتے۔۔مارتے ہوئے ۔۔۔اسے کچھ نہیں دیکھائ دے رہا تھا۔۔۔

سب چپ چاپ یہ تماشہ دیکھ رہے تھے آبش خود سہمی نظروں سے۔اسکی حفاظت کے انداز دیکھ رہی تھی۔۔۔

حرام زادے تیری ہمت کیسے ہوئی تو اسے ہاتھ لگائے۔۔۔"چینختے ہوئے

اسنے اس آدمی کے ہاتھ کو اسطرح موڑا کے وہ کندھے سے جدا ہو گیا۔۔اور

اسکی چینخیں نکل گئیں۔۔۔۔۔

میم پلیز سر کو روکیں۔۔۔وہ۔۔۔مر جائے گا۔۔"اس شخص سے دور نہ

ہوتے دیکھ کر۔۔صائم نے آبش سے التجا کی۔۔۔جو خد شدید خوف کا شکار

تھی۔۔۔۔

اسنے صائم کی سنے بغیر اپنے بیٹے۔۔۔کو اس سے کھینچ کر۔۔اپنی باہوں میں

بھر لیا۔۔۔۔

سکون سا اسکے دل و دماغ پر اترا تھا۔۔۔

جب وہ آدمی بے ہوش ہو گیا۔۔۔ اور پورا وجود خنم خون ہو گیا۔۔۔ تو صائم نے اسے اس سے کھینچ کر الگ کیا۔۔۔

چھوڑ مجھے "وہ دھاڑا تھا۔۔۔ آبش اسکے جنون کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔ دل چڑیا کی مانند لرز رہا تھا

آخری لات اسکے بے جان وجود کو مارتے ہوئے وہ آبش کیطرف پلٹا۔۔۔ اور اسکی کلائی۔۔۔ اپنی گرفت میں لے کر وہ وہاں سے نکلتا چلا گیا۔۔۔۔ وہ اپنے آپے میں نہیں تھا۔۔۔ آبش سہمی ہوئی اسکے ساتھ گھسٹتی گئ ۔۔۔ جبکہ بلاج بھی رو رہا تھا۔۔۔

کیوں آئی تھی تم وہاں۔۔۔۔" اپنے فلیٹ میں لا کر اسنے اس سے بلاج کو جدا کیا اور صوفے پر دھکا دیا۔۔ تو آبش روتے بلاج کیطرف بڑھی۔۔۔ مگر اس تک پہنچنے سے پہلے دورید کی گرفت میں آ گئی۔۔۔۔

کیوں لے کر گئے تھے آپ ہمارے بیٹے کو۔۔۔۔ کیوں لے کر آئیں ہیں ہمیں یہاں۔۔۔۔ جانے دیں ہمیں" وہ بھی غصے سے اسکا گریبان پکڑتے چینخی۔۔۔۔۔ آخر کب تک برداشت کرتی۔۔

جبکہ اپنے گریبان پر اسکے ہاتھ۔۔۔ دورید کا پارہ ہائی کرنے کے لیے کافی تھے۔۔۔ کھینچ کر تھپڑ اسکے گال پر مارا کے وہ دور جا گیری۔۔۔۔

تمھارے ہاتھ میرے گیربان پر جائیں۔۔۔۔ توڑ نہ دوں اس سے پہلے انھیں ۔۔۔۔" وہ پھنکارتا ہوا۔۔ اسکے فرش پر پڑے وجود کو اٹھا کر اسکے چہرے کو نزدیک سے دیکھنے لگا جو اسکا تھپڑ کھا کر سرخ ہو گیا تھا۔۔۔۔

"آج کے بعد اس زبان سے ہمارا بیٹا نہ نکلے۔۔۔ سمجھیں۔۔۔

سرخ نظریں اسکے لرزتے لبوں پر تھیں۔۔۔

کیوں۔۔۔ آخر کیوں۔۔۔۔ ہمارا بیٹا ہے۔۔۔ ہمارے پیار کی نشانی ہے

۔۔۔ صرف ہمارا ہے یہ۔۔۔"

وہ بھی ضدی لہجے میں دوبدو ہوئی۔۔۔

کیا بولی۔۔۔ دوبارہ بول۔۔۔" اسکے بالوں کو کھینچتے ہوئے۔۔۔ وہ جنگلی پن پر اتر گیا تھا۔۔۔ آبش کی سسکیاں نکل گئیں۔۔۔ بلاج الگ۔۔۔ رو رہا تھا

۔۔۔۔

ہزار بار کہیں گئیں۔۔۔" آبش نے اسکی آنکھوں میں تکلیف دیکھ کر مسکرا کر کہا۔۔۔ تو وہ اسکو جھٹک کر اٹھا۔۔۔ اور ارد گرد پڑی چیزوں پر اپنا غصہ

اتارنے لگا۔۔۔ بلاج کا رونا چینخوں میں بدلہ تو آبش تڑپ کر اس تک پہنچی

اور اسے سینے سے لگا لیا۔۔۔

اسکے لبوں سے خون کی لکیر ٹوٹتی شفاف گردن سے نیچے جا رہی تھی۔۔۔

دورید نے بلاج کو غصے سے اس سے الگ کیا۔۔۔۔

اگر آج کے بعد تم نے اسے اپنا کہا تو۔۔۔ مجھے بھی قسم ہے۔۔ اسکا وجود اگلی سانس نہیں بھر سکے۔۔ گا۔۔۔ اور اگر لی تو۔۔۔ کہنا۔۔ دورید اصل کا نہیں تھا۔۔" پھنکارتے ہوئے۔۔۔ وہ آبش کے رونگٹے کھڑے کر گیا۔۔

اسکا دل کانوں میں دھڑک رہا تھا جب کہ اسکی سخت گرفت پر مچلتے اپنے بچے پر۔۔۔ نظریں اسے اسکے قدموں پر بیٹھنے پر مجبور کر گئیں۔۔۔۔

آج کام کچھ زیادہ ہی تھا۔۔ حالانکہ کوئی اسے گھر کے کام میں مدد کرنے کو نہیں کہتا تھا۔۔ مگر اپنے اخلاق اور طبعیت کے باعث وہ سب کے کام خود سے کرتی۔۔۔ اسی لیے گھر کی خواتین۔ کی نظر میں وہ اپنی اہمیت بنوا چکی تھی۔۔۔۔

اور شگفتہ بیگم تو پہلے ہی اسکے سلیقے کی قائل تھیں۔۔۔ بلاج بھی آج یہی تھا ۔۔۔ شگفتہ بیگم کے پاس۔۔۔ وہ سب ماہم کے جوڑے پھیلائے۔۔ ہال میں ہی بیٹھے تھے۔۔۔ بھلے ہی بڑی حویلی کے مکین کتنے ہی ماڈرن تھے مگر شادی روایتی طریقے سے ہی ہو رہی تھی۔۔۔

دورید صبح سے نظر نہیں آیا۔۔ تھا۔۔۔

نہ آج اسنے ناشتہ کیا تھا۔۔۔

شاید وہ کل رات سے ہی گھر سے غائب تھا۔۔ وہ پر سکون سی اپنے کام کر رہی تھی۔۔۔

اور جب وہ ہال میں سب کے لیے کافی کے مگ اور ساتھ میں کچھ سنیکس ریڈی کر کے لائی۔۔ تو۔۔ وہاں بلاج کی غیر موجودگی شدید محسوس ہوئی ۔۔۔ اسنے ادھر ادھر دیکھا مگر وہ کہیں نہیں تھا۔۔۔

بیٹا آپ یہ ٹرے ادھر رکھ دیں اور یہاں ہمارے پاس آکر بیٹھے " شگفتہ بیگم نے۔۔۔ چاہ سے اسکے سفید چادر میں مقید پر نور چہرے کو۔۔۔ دیکھا۔۔۔ اور اسے اپنے پاس بیٹھا لیا۔۔ جبکہ علیزے نے ناگواری سے پہلو بدلا۔۔۔

آنٹی۔۔۔ شی از میڈ۔۔ میرے خیال سے اسکا۔۔۔ ہمارے بیچ میں کوئی کام نہیں" وہ نخوت سے بولی تو شگفتہ بیگم سمیت وہاں سب کو ہی برا لگا۔۔۔ حتی کہ علیزے کی والدہ کو بھی۔۔۔۔

علیزے بیٹا۔۔۔ وہ میڈ نہیں ہیں۔۔۔ اور آپ نیکسٹ ٹائم ایسا کچھ نہیں کہیں گی کہ انکی دل عزاری ہو" نپے تولے لفظوں میں انھوں نے اسے ٹوکا ۔۔۔ جس کی سب نے تائید کی مگر علیزے کو یہ بات ہر گیز ہضم نہیں ہوئی وہ آبش کے جھکے سر کو غصے سے دیکھتی اٹھی۔۔۔۔ ہی تھی کہ سامنے سے دورید۔۔۔ اندر آتا دیکھائی دیا۔۔۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے بھی وہ آیا تھا ۔۔۔۔ مگر تب اچانک ہی باہر نکل گیا تھا۔۔۔ اور یہ ہی تو وہ شخص تھا جس کے کہنے پر وہ آبش کو برداشت کر رہی تھی۔۔۔۔

گڈ ایوننگ ماں۔۔۔" اسنے اونچی آواز میں کہا تو سب اسکی طرف متوجہ ہوئے

۔۔۔ جبکہ آبش کھڑی ہو گئ۔۔۔۔

بلاج اسکی گود میں مسکرا رہا تھا جبکہ سارا چہرہ چوکلیٹ کھانے کی وجہ سے

خراب ہو رہا تھا۔۔۔ مہنگے کپڑوں میں۔۔۔۔ وہ چھوٹا بخت ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

صائم پیچھے کافی سارے کیریز تھامے کھڑا تھا۔۔۔۔

ارے بلاج کو آپ لے گئے تھے" شگفتہ بیگم نے چونک کر دیکھا۔۔۔ بیٹے کی

اس بچے میں دلچسپی انھیں اچھی لگی تھی۔۔۔

یس۔۔۔۔ بڈی میرے ساتھ تھا۔۔۔ آج ہم دونوں نے خوب انجوائے کیا

ہے۔۔۔" وہ بلاج کے گالوں کو پیار سے کھینچتا۔۔۔ آبش کو خصوصی

استہزیہ نظروں سے دیکھتا ہوا بولا۔۔۔

جبکہ آبش اپنے بیٹے کو حیرت سے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔وہ بلاج کو اپنا اڈیکٹ کر رہا تھا۔۔۔۔

وہ اسے آبش سے دور کر کے۔۔۔اپنا عادی کرنا چاہتا تھا۔۔۔

آبش سب سمجھ رہی تھی۔۔وہ اسکے چیلینج کو پورا کر رہا تھا۔۔۔۔

اسے شدید رونا آیا۔۔۔بیٹے کی بے وفائی پر۔۔۔اور اس آدمی کی ڈھٹائی پر۔۔وہ خاموشی سے اسکے نازدیک ہوئی اور اسکی گود سے بلاج کو اتار لیا۔۔۔

سب نے ہی یہ منظر خاموشی سے دیکھا۔۔جبکہ علیزے نے نفرت سے۔۔۔اسے اب یہ بچہ سخت زہر لگتا تھا۔۔۔۔

بلاج کو اسکی گود سے لے کر وہ خاموشی سے ہال روم سے باہر انیکسی میں چلی گئ۔۔۔وہ اسوقت کسی کا سامنا نہیں کرنا چاہتی تھی خاص طور پر دورید بخت اسکی نازک سی جان کے دشمن کا۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

رات بھی وہ گھر پر نہیں تھا۔۔ شگفتہ بیگم سے اجازت لے کر وہ انیکسی میں چلی گئ اسکی طبعیت نڈھال سی تھی۔۔۔وہ تھک چکی تھی دورید بخت کا مقابلہ کرتے کرتے۔۔۔

شگفتہ بیگم نے بھی اسکا متریم چہرہ دیکھا اور اسے آرام کرنے کی تاقید کی

۔۔۔۔

آبش کے جانے کے بعد وہ کمرے میں آ گئیں۔۔۔راحت صاحب بیڈ کراون سے ٹیک لگائے۔۔۔آنکھیں موندے لیٹے ہوئے تھے۔۔۔۔

طبعیت ٹھیک ہے آپکی" شگفتہ بیگم نے۔۔پوچھا تو وہ اثبات میں سر ہلا گئے جبکہ شگفتہ بیگم اپنے خیالات پر کچھ کنفیوز سی ہوتیں بیڈ پر بیٹھیں۔۔۔

سنیں جاگ رہے ہیں تو۔۔۔ایک بات کروں" انھوں نے انکی طرف دیکھا تو وہ آنکھیں وا کرتے انکی طرف متوجہ ہوئے۔۔۔۔

سوالیہ نظریں انکے پر سوچ چہرے پر تھیں۔۔۔۔

دورید آپکے بیٹے ہیں۔۔۔۔وہ پہلے بھی ضدی تھے مگر اب میں جانتی ہوں انکی ضد بہت حد تک بڑھ گئ ہے۔۔۔

لیکن آپ انھیں پیار سے ٹریٹ کریں گے تو وہ آپکی بات سنیں گے۔۔۔۔۔ پلیز اپنے اور انکے درمیان تعلقات ٹھیک کرلیں۔۔۔۔ میں بھی انھیں اور آپ کو ایک دوسرے سے بات کرتا ہوا دیکھنا چاہتی ہوں پہلے کی طرح"

آپکا بیٹا ضدی نہیں نہایت بدتمیز ہے۔۔۔ اور میں باپ ہو کر جھکو۔۔۔ بیٹے کو نہیں جھکائیں گی آپ" انھوں نے غصے سے کہا تو وہ خاموش ہو گئیں۔۔۔ وہ انکی کوئی بات مانتا ہوتا تو بات ہی کیا تھی۔۔۔۔

چھوڑ دیں آپ جیسا چل رہا۔۔۔ سوچ سوچ کے اپنی طبعیت خراب مت کریں" انھوں نے دوبارہ آنکھیں موندتے ہوئے کہا۔۔۔۔

وہ میں۔۔۔۔۔ مجھے آبش بہت اچھی لگتی ہے۔۔۔ وہ بچی۔۔۔ اپنے حالات کی وجہ سے۔۔۔ اسطرح رول رہی ہے ورنہ اچھی پڑھی لکھی فیملی سے بلانگ کرتی ہے۔۔۔۔

ہمارے دورید کے لیے کیسی رہے گی"۔۔۔

اتنے دونوں سے دل میں چھپی بات کو وہ زباں پر لے ہی آئیں۔ جبکہ راحت صاحب نے حیرت سے انھیں دیکھا۔۔۔

آپ کسی بچی کے نصیب پھوڑنا چاہتی ہیں۔۔۔ کتنی افسوس کی بات ہے سب کچھ جانتے بوجھتے۔۔۔ آپ۔۔۔ جان بوجھ کر اس بچی کو کھائی میں دھکیلنا چاہتی ہیں۔۔۔

اور آپ کا بیٹا۔۔۔ اپنے مجنوں پن سے باہر نکلے گا تو کسی سے شادی کرے گا۔۔۔ آئندہ یہ موضوع مت اٹھایے گا۔۔۔ وہ ڈھیٹ انسان جیسے جینا چاہتا ہے۔۔۔ جیتا رہے" وہ غصے سے انھیں ٹوکتے دوبرہ لیٹ گئے ابھی شگفتہ بیگم کچھ بولتی ہی کہ انھوں نے لائٹ بند کرنے کا اشارہ کیا۔۔۔ تو وہ خاموش ہو گئیں۔۔۔

صبح معمول کی طرح ہوئ تھی ۔۔۔ آج ماہروخ نے چھوٹی کی تھی ۔۔۔ آج بڑی حویلی میں ڈھولک تھی ۔۔۔۔

افراتفری کا سما تھا ۔۔۔ بلاج اسے کام کرتے ہوے بہت تنگ کر رہا تھا ۔۔۔ دورید خاموشی سے اسے زیچ کیے بغیر ۔۔۔ ناشتہ کر کے چلا گیا تھا

۔۔۔

اسنے بلاج کو ماہروخ کو دیا ۔۔۔ اور خود کھانا بنانے میں نسیمہ کی مدد کرنے لگی ۔۔۔ کھانے کا انتظام گھر ۔ پر ہی ہو رہا تھا ۔۔۔ کیونکہ ڈھولکی میں دوست احباب اور کزنز ہی تھیں ۔۔۔۔

تبھی کھانا گھر پر بن رہا تھا۔۔ اسے سر کھجانے کی بھی فرست نہیں تھی۔۔۔ ماہروخ بھی اسکی ہیلپ کرنے کے لیے بلاج کو شگفتہ بیگم کو دے کر آ گئ

۔۔۔

دو ڈھائ گھنٹے بعد جب وہ دونوں کام سے فارغ ہو کر باہر نکلیں تو ہال کو گیندے کے پھولوں سے سجایا جا رہا تھا۔۔۔

بلاج کدھر ہے۔۔" ہال میں صرف سرونٹس کو دیکھ کر اسنے ماہروخ سے پوچھا۔۔۔

شگفتہ آنٹی کو دیا تھا۔۔" وہ بولی تو آبش شگفتہ بیگم کے کمرے کی طرف بڑھی۔۔۔ جبکہ ماہروخ انیکسی میں آرام کی غرض سے چلی گئ۔۔۔

وہ دروازہ کھٹکھٹا کر انکی اجازت ملنے پر اندر آئ۔۔۔

تو بلاج وہاں بھی نہیں تھا۔۔۔اب آبش کے ہاتھ کانپنے لگے تھے۔۔۔۔

دل میں دھکڑ پکڑ شروع ہو گئ۔۔۔۔

آنٹی بلاج" اسنے سولیہ نظروں سے پوچھا تو وہ۔۔۔ مسکرائیں

انھیں بخت لے گئیں ہیں۔۔۔اپنے ساتھ۔۔۔۔" انھوں نے کہا۔۔

تو وہ پریشانی سے انکی صورت دیکھنے لگی۔۔۔۔

آنٹی۔۔۔ آپ آپ۔۔۔انھیں۔۔۔فون کریں پلیز۔۔۔۔ ہمارے بلاج

۔۔۔

وہ انھیں۔۔۔پلیز بلائیں۔۔۔انھیں وہ کیوں لے گئے ہیں" اچانک ہی

روتے ہوے اٹکتے لہجے میں بولتی وہ انکو اپنی حالت میں نہ لگی۔۔۔

آبش۔۔"وہ حیران ہوئیں اور اسکے اسطرح رونے پر۔۔۔انھوں نے

موبائل اٹھایااور صائم کا نمبر ملایا کیونکہ دورید کا نمبر بند جا رہا تھا۔۔۔

آپ بیٹھ جائیں بیٹا۔۔میں فون کرتی

" ہوں۔۔۔۔

کال جا رہی تھی۔۔مگر صائم نے کال پک نہیں کی انھوں نے دوبارہ ڈائل کیا

تو ایک دو بیل کے بعد فون اٹھالیا گیا۔۔۔صائم بیٹے۔۔دورید کدھر ہیں

۔۔۔اور بلاج۔۔۔۔بات کرائیں

ہماری دورید سے "انھوں نے کہا تو صائم نے سامنے دیکھا جہاں۔۔۔ایک

فیملی شوٹ ہو رہا تھا۔۔بلاج کو گود میں اٹھائے۔۔۔دورید مشہور ماڈل۔۔۔

جو کہ اسکی اس شوٹ میں بیوی بنی ہوئی تھی۔۔۔اسکی چیئر کے پاس کھڑا تھا

۔۔۔جبکہ ۔۔۔ماڈل کے کندھے پر ہاتھ پھیلایا ہوا ۔۔۔تھا ۔۔یہ ایک مکمل فیملی دیکھ رہی تھی ۔۔۔اور دوریدبخت کوئی ڈیسنٹ شوٹ فرسٹ ٹائم دے رہا تھا

میم سر ابھی بیزی ہیں ۔۔۔اور بلاج سر بھی بیزی ہیں "اسنے مودب ہو کر کہا ۔۔۔

بیٹا بلاج کدھر مصروف ہیں انکی والدہ پریشان ہو رہیں ہیں آپ بات کرائیں "انھیں صائم کی منطق سمجھ نہیں آئی ۔۔۔جبکہ آبش کی جان ہوا ہو رہی تھی ۔۔۔۔

آنٹی ۔۔۔سر شوٹ میں بیزی ہیں ۔۔۔۔"صائم نے بلآخر بتا ہی دیا ۔۔۔۔

بلاج وہاں کیا کر رہے۔ہیں آپ انھیں گھر چھوڑ کر جائیں۔۔۔" شگفتہ بیگم غصے سے بولیں۔۔۔۔تو صائم پریشان سا سامنے دیکھنے لگا۔۔۔جہاں اب بھی شوٹ چل رہا تھا اور اس وقت دورید کو چھیڑنا شیر کو چھیڑنے کے مطرادف تھا۔۔۔

میم ایم سوری میں مجبور ہوں میں ابھی سر سے بات نہیں کر اسکتا" صائم بے بسی سے بولا۔۔۔

کدھر ہیں آپ کہاں ہو رہا ہے یہ شوٹ" انھوں نے پوچھا تو۔۔۔صائم بے بس سا لب دبا گیا۔۔۔

جبکہ دوسری طرف آبش نے شگفتہ بیگم سے سیل لیا۔۔۔

آپ ہمیں بتائیں گے ہمارا بیٹا کہاں ہے" وہ غصے سے چینخی شگفتہ بیگم کو اسکی اندرونی کیفیت کا اندازا تھا۔۔۔ اور بلآخر صائم نے اسکے مسلسل پوچھنے پر اسے اڈریس سمجھایا۔۔ آبش بغیر کسی کی طرف دیکھے بڑی حویلی سے دوڑتی ہوئ نکلی تھی۔۔۔۔

اگر اسکے بیٹے کو کچھ ہو جاتا تو۔۔۔ آج دورید بخت کا وہ قتل کر دیتی۔۔۔

ارادے تو خونی تھے۔۔۔ مگر ہمت۔۔۔ کا ابھی اندازا نہیں تھا۔۔ کہ اسکی آنکھ سے بھی وہ خوف کھاتی تھی۔۔۔

وہاں پوچھتے ہی۔۔۔۔ عجیب و غریب لوگوں کی بھیڑ دیکھ کر اسکا ننھا سا دل سہم گیا مگر یہاں سوال اسکے بیٹے کا تھا۔۔ وہ چادر کو زور سے پکڑتی۔۔۔ ادھر ادھر دیکھتی اندر ہی اندر بڑھنے لگی۔۔۔

اور بلآخر اسے اسکا بیٹا دیکھ ہی گیا۔۔۔۔

اسکا بیٹا خوش تھا۔۔ وہ رویا نہیں اسے اسکی ماں یاد نہیں آئی۔۔۔۔ دل میں جیسے کچھ ٹوٹا تھا۔۔۔ اور اس سے پہلے وہ آگے بڑھتی اسے محسوس ہوا جیسے کوئی اسکی چادر کھینچ رہا ہو۔۔

وہ پیچھے پلٹی۔۔۔ تو اسکی چادر مقابل شخص نے پوری طرح کھینچ لی۔۔۔ آبش کا دل رک سا گیا۔۔۔۔

ہائے بیوٹی۔۔۔۔واو یو لوک ٹو انوسینٹ۔۔۔۔۔میرا ساتھ دو۔۔۔می۔ فیشن انڈسٹری میں۔۔۔تمھیں چمکتا ستارا بنا دوں گا۔۔۔"لڑکھڑاتے لہجے میں۔۔۔کہتے ہوئے وہ آدمی۔۔۔اسکو دہشت ذدہ کر گیا۔۔۔۔

بد۔۔۔بدتمیزی مت کریں دور ہوئے ہم سے "وہ خود کو سمبھالتی اپنی چادر دورست کرتی بولی۔۔تو اس شخص نے دوبارہ اسکا ہاتھ تھام لیا۔۔۔وہ اسے گھسیٹنے لگا تھا۔۔۔آبش رونے لگی۔۔۔

چھوڑیں میرا ہاتھ۔۔۔۔"اسکی آواز دب رہی تھی۔۔۔۔

کوئی اپنی طرف متوجہ نہیں نظر آیا۔۔۔۔ادھر ادھر۔۔۔مدد طلب نظروں سے دیکھا۔۔۔مگر سب اپنے اپنے کاموں میں مگن تھے۔۔۔۔

نو سوئیٹ ہارٹ بس۔۔۔ون ہار۔۔۔۔جب۔۔۔ایک گھنٹے بعد تم اس کمرے سے نکلو گی۔۔تو ایم ڈیم شیور۔۔۔تم پوری دنیا میں جانی جاو گی" وہ آدمی گھسیٹتا ہوا۔۔اسے وہاں موجود لوگوں سے دور لے جا رہا تھا۔۔۔ آبش کو لگا۔۔۔ آج وہ اپنی عزت گنوا بیٹھے گی۔۔۔اپنا آپ چھوڑواتے ہوئے وہ چینخی مگر اس آدمی کی پکڑ مظبوط تھی۔۔۔۔وہ بے اوسان روئے جا رہی تھی۔۔۔۔

شوٹ کی کامیابی کا اسے وقت سے پہلے اندازا تھا۔۔۔۔

بلاج کے ساتھ کچھ سنیپس کھینچوا کر وہ اب اس ماڈل کے ساتھ کچھ کلوز تصویریں کھینچوا رہا تھا۔۔۔ مگر دل میں اچانک ہی عجیب سی محسوسات اٹھیں

۔۔۔

تو وہ اپنا فوکس نہیں رکھ سکا۔۔ اور اسی طرح وہ چوتھی بار کٹ کروا کر۔۔۔۔ اپنی طلب پوری کرنے لگا۔۔۔ کہ اسکے دل و دماغ کو یہ ہی چیز پر سکون کرتی تھی۔۔۔۔

جب دل کے احساسات پر برف جمی تو۔۔ اسنے ماڈل کو اپنی وحشی گرفت میں جکڑا۔۔۔ اور پھر ایک بار زبردست شوٹ۔۔ ہونے لگا۔۔۔ آخری سنیپ کھنچتے ہوئے اسکی نظر سامنے اٹھی۔۔۔۔ تو جو منظر اسنے دیکھا۔۔۔۔ اسکے لہو میں شرارے دوڑ گئے۔۔۔

جھٹکے سے ماڈل کو اپنے وجود سے جدا کرتے ہوئے وہ۔۔۔ تیر کی تیزی سے آگے بڑھا۔۔ اب سمجھ آگئ تھی دل۔۔۔ کیوں تیزی سے دھڑکنے لگا تھا

۔۔۔۔

اسکی اس حرکت سے جہاں ماڈل دور جاگیری تبھی۔۔۔ سب نے اسکے تعقب میں نظریں گھمائ۔۔۔ آبش دور سے اسے اپنی طرف آتا دیکھ ۔۔۔ کر خدا کا شکر ادا کرنے لگی۔۔۔ پہلی بار اسے اس شخص کی آمد بھلی لگی تھی۔۔۔ وہ اسکے نزدیک پھنچا اور اس شخص سے اسکا ہاتھ آزاد کراتا تقریبا اسپر تل گیا۔۔۔ مکے گھسے تھپڑ۔۔۔ لاتے۔۔ مارتے ہوئے ۔۔۔ اسے کچھ نہیں دیکھائ دے رہا تھا۔۔۔

سب چپ چاپ یہ تماشہ دیکھ رہے تھے آبش خود سہمی نظروں سے۔ اسکی حفاظت کے انداز دیکھ رہی تھی۔۔۔

حرام زادے تیری ہمت کیسے ہوئی تو اسے ہاتھ لگائے۔۔۔"چینختے ہوئے اسنے اس آدمی کے ہاتھ کو اسطرح موڑا کے وہ کندھے سے جدا ہو گیا۔۔اور اسکی چینخیں نکل گئیں۔۔۔۔۔

میم پلیز سر کو روکیں۔۔۔وہ۔۔۔مر جائے گا۔۔"اس شخص سے دور نہ ہوتے دیکھ کر۔۔صائم نے آبش سے التجا کی۔۔۔جو خد شدید خوف کا شکار تھی۔۔۔۔

اسنے صائم کی سنے بغیر اپنے بیٹے۔۔۔کو اس سے کھینچ کر۔۔اپنی باہنوں میں بھر لیا۔۔۔۔

سکون سا اسکے دل و دماغ پر اترا تھا۔۔۔

جب وہ آدمی بے ہوش ہو گیا۔۔۔ اور پورا وجود خنم خون ہو گیا۔۔۔ تو صائم نے اسے اس سے کھینچ کر الگ کیا۔۔۔

چھوڑ مجھے "وہ دھاڑا تھا۔۔۔ آبش اسکے جنون کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔ دل چڑیا کی مانند لرز رہا تھا

آخری لات اسکے بے جان وجود کو مارتے ہوئے وہ آبش کیطرف پلٹا۔۔۔ اور اسکی کلائی۔۔۔ اپنی گرفت میں لے کر وہ وہاں سے نکلتا چلا گیا۔۔۔۔ وہ اپنے آپے میں نہیں تھا۔۔۔ آبش سہمی ہوئی اسکے ساتھ گھسٹتی گئی۔۔۔ جبکہ بلاج بھی رو رہا تھا۔۔۔

کیوں آئی تھی تم وہاں۔۔۔" اپنے فلیٹ میں لا کر اسنے اس سے بلاج کو جدا کیا اور صوفے پر دھکا دیا۔۔تو آبش روتے بلاج کیطرف بڑھی۔۔۔مگر اس تک پہنچنے سے پہلے دورید کی گرفت میں آگئی۔۔۔۔

کیوں لے کر گئے تھے آپ ہمارے بیٹے کو۔۔۔کیوں لے کر آئیں ہیں ہمیں یہاں۔۔۔جانے دیں ہمیں" وہ بھی غصے سے اسکا گریبان پکڑتے چینخی۔۔۔۔ آخر کب تک برداشت کرتی۔۔

جبکہ اپنے گریبان پر اسکے ہاتھ۔۔۔دورید کا پارہ ہائی کرنے کے لیے کافی تھے۔۔۔ کھینچ کر تھپڑ اسکے گال پر مارا کے وہ دور جا گیری۔۔۔

تمھارے ہاتھ میرے گیربان پر جائیں۔۔۔توڑ نہ دوں اس سے پہلے انھیں ۔۔۔" وہ پھنکارتا ہوا۔۔اسکے فرش پر پڑے وجود کو اٹھا کر اسکے چہرے کو نزدیک سے دیکھنے لگا جو اسکا تھپڑ کھا کر سرخ ہو گیا تھا۔۔۔

"آج کے بعد اس زبان سے ہمارا بیٹا نہ نکلے۔۔۔ سمجھیں۔۔۔

سرخ نظریں اسکے لرزتے لبوں پر تھیں۔۔۔

کیوں۔۔۔ آخر کیوں۔۔۔۔ ہمارا بیٹا ہے۔۔۔ ہمارے پیار کی نشانی ہے

"۔۔۔ صرف ہمارا ہے یہ۔۔۔

وہ بھی ضدی لہجے میں دوبدو ہوئی۔۔۔

کیا بولی۔۔۔ دوبارہ بول۔۔۔" اسکے بالوں کو کھینچتے ہوئے۔۔۔ وہ جنگلی پن پر اتر گیا تھا۔۔۔ آبش کی سسکیاں نکل گئیں۔۔۔ بلاج الگ۔۔۔ رو رہا تھا

۔۔۔۔

ہزار بار کہیں گئیں۔۔۔" آبش نے اسکی آنکھوں میں تکلیف دیکھ کر مسکرا کر کہا۔۔۔ تو وہ اسکو جھٹک کر اٹھا۔۔۔ اور ارد گرد پڑی چیزوں پر اپنا غصہ

اتارنے لگا۔۔۔ بلاج کا رونا چینخوں میں بدلہ تو آبش تڑپ کر اس تک پہنچی

اور اسے سینے سے لگالیا۔۔۔

اسکے لبوں سے خون کی لکیر ٹوٹتی شفاف گردن سے نیچے جا رہی تھی۔۔۔

دورید نے بلاج کو غصے سے اس سے الگ کیا۔۔۔۔

اگر آج کے بعد تم نے اسے اپنا کہا تو۔۔۔ مجھے بھی قسم ہے۔۔ اسکا وجود

اگلی سانس نہیں بھر سکے۔۔ گا۔۔۔ اور اگر لی تو۔۔۔ کہنا۔۔ دورید اصل کا

نہیں تھا۔۔" پھنکارتے ہوئے۔۔۔ وہ آبش کے رونگٹے کھڑے کر گیا۔۔

اسکا دل کانوں میں دھڑک رہا تھا جب کہ اسکی سخت گرفت پر مچلتے اپنے بچے

پر۔۔۔ نظریں اسے اسکے قدموں پر بیٹھنے پر مجبور کر گئیں۔۔۔۔

دورید نے اسکے وجود پر ایک حیرت بھری نظر ڈالی

وہ اسکے قدموں میں ہاتھ جوڑے بیٹھی تھی۔۔۔۔۔۔

نہیں کہیں گے ہم انہیں اپنا۔۔۔ چھوڑ دیں پلیز بلاج رو رہے ہیں" وہ ماں تھی جسے اپنے بیٹے سے عشق تھا۔۔۔۔۔ تبھی اسکے سامنے جھک گئ۔۔۔۔

جبکہ اسکے دل کی کفیت اسے جھکا کر بھی پر سکون نہیں ہوئ تھی۔۔۔۔

اسے اس وقت نشے کی چاہ تھی۔۔۔

مگر اس چاہ کو نظر انداز کرتا۔۔۔ وہ روتے ہوئے بلاج کو اسکو تھما کر خود بھی اسکے مقابل بیٹھ گیا۔۔ اور اسکے ہچکیاں بھرتے وجود کو دیکھا۔۔۔۔

دل و دماغ پر اذیت سی سوار تھی۔۔۔۔

وہ کیسے بتائے اسے۔۔۔ وہ اسکا عشق ہے۔۔۔۔

اسکا جنون ہے۔۔۔۔اور وقت کے ساتھ ساتھ۔۔۔یہ عشق کم ہونے کے بجائے روز بروز نشے کیطرح اس میں بڑھ رہا ہے۔۔۔وہ نہیں چھٹکارا پا سکتا اسکی محبت سے۔۔۔۔

وہ ہارے ہوئے انداز میں اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

جو اسکی کفیت کو آج بھی نہیں سمجھی تھی۔۔۔۔

اور بس۔۔یہی یہی بات دورید بخت کے اندر اشتعال بھر دیتی تھی کہ۔۔۔ کبھی وہ اسے اسکی فیلنگز کو نہیں سمجھی۔۔۔۔

بلاج روتے روتے اسکی بانہوں میں ہی سو گیا تھا۔۔

آبش نے جب اسے سوتا محسوس کیا۔۔۔تو سر اٹھا کر پہلے بلاج کو۔۔اور پھر سامنے اسکی طرف دیکھا۔۔جو بکھرا بکھرا سا اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

وہ اس شخص کی صورت نہیں دیکھنا چاہتی تھی تبھی جھٹکا کھا کر اٹھنا چاہتی تھی

۔۔ کہ وہ آگے کو ہوا۔۔۔

اور اپنے کانپتے ہاتھوں سے اسکا سندھر مکھڑا تھام لیا۔۔۔ جو اسکے تھپڑ سے

سرخ ہو رہا تھا۔۔ اور خون کی لکیر بھی سوکھ گئ تھی۔۔۔

آبش نے حیرت سے اسکے ہاتھوں کی کپکپاہٹ محسوس کی۔۔۔

یہ تو دورید بخت ہی جانتا تھا۔۔ کہ اس وقت اسکا وجود کس توڑ پھوڑ کا شکار ہے

۔۔۔ جسے دبا کر وہ اسکے سامنے بیٹھا تھا۔۔

۔۔ برداشت کرتے کرتے۔۔۔ اسکا چہرے سرخ ہو رہا تھا۔ اور وہ پسینے میں

بھیگنے لگا تھا۔۔۔۔

وہ اسکی کیفیت سمجھ نہیں پا رہی تھی۔۔۔ابھی یہ شخص۔۔۔کیا بنا ہوا تھا ۔۔اور اس وقت کتنا قابل رحم لگ رہا تھا۔۔۔

تمھارے۔۔۔۔۔۔تمھارے عشق میں۔۔۔۔مر جاو گا۔۔۔۔۔۔۔میں

شادی کر لو مجھ سے "کانپتا۔۔۔بے بس لہجا۔۔۔۔

پہلی بار اس مغرور شخص کو۔۔آبش نے یوں دیکھا تھا۔۔۔

مگر۔۔۔۔وہ اسکو کہیں سے بھی قابل رحم نہیں سمجھتی تھی۔۔۔۔

وہ اسکے شہریار کا قاتل تھا۔۔۔

ہاں اسکی بد دعاوں نے۔۔۔اسکے شہریار کو اس سے جدا کیا تھا۔۔وہ جتنی اس سے نفرت کرتی کم تھا۔۔۔۔

جھٹکے سے اسکے کانپتے ہاتھوں کو اپنے چہرے پر سے جھٹک کر۔۔۔وہ نفرت سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔

آسیب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کسی آسیب کی طرح۔۔۔۔۔پڑ گئے ہیں آپ

" ہمارے پیچھے۔۔۔۔۔۔

دورید مدھم سا مسکرایا۔۔۔زخمی مسکراہٹ۔۔۔۔اسکے لبوں کو شاندار طریقے سے کھلا گئی۔۔۔۔

جان آسیب۔۔۔۔۔یہ دل تمھارا پیچھا نہیں چھوڑتا۔۔۔۔۔

میں تمھیں بہت خوش رکھو گا۔۔۔۔۔۔شادی۔۔۔۔۔" دوبارہ اسکا چہرا تھامتے ہوئے اسکا فقرہ مکمل نہیں ہوا تھا کہ۔۔۔آبش غصے سے کھڑی ہو گئی

۔۔۔وہ دور چلی جانا چاہتی تھی اس شخص سے مگر مجبوریاں بیڑیاں بن گئیں تھیں۔۔۔۔

اور شاید دورید بخت اس سے زیادہ برداشت کا معادہ نہیں رکھتا تھا۔۔۔۔

اسکے اٹھنے پر خود بھی اٹھ گیا۔۔۔اسکا وجود شدید تکلیف کا شکار تھا۔۔۔

اسنے کبھی اسطرح اپنی طلب کو نہیں مارا تھا۔۔۔

آبش فلیٹ سے باہر جانے لگی۔۔۔کہ دورید نے جھپٹ کر اسکا بازوں اپنی گرفت میں لیا۔ کہ وہ سسک گئ۔۔۔

کیا ہو جائے گا اگر تم میری محبت پر رحم کھالو گی تو۔۔۔"ایک بار پھر سے وہی بے بس لہجا۔۔۔

آپ ہماری محبت کے لائق نہیں ہیں۔۔۔۔ ہم نے صرف ایک شخص سے محبت کی ہے اور مرتے دم تک انھیں سے محبت کریں گے اور وہ شہریار کے سوا کوئی نہیں۔۔۔۔" وہ دوبارہ اسکے سامنے اس شخص سے اظہار محبت کر رہی تھی۔۔۔۔

مگر وہ مر چکا ہے" دورید اسکی بازو مروڑتے ہوئے دھاڑا۔

آہ" آبش نے تکلیف سے آنکھیں میچ لیں۔۔۔۔

ہم آپ سے شادی پھر بھی نہیں کریں گے" اسکی گرفت کچھ ڈھیلی پڑنے پر وہ پھر بولی تو۔۔۔ دورید نے اسے خود سے دور جھٹک دیا۔۔۔۔۔

وہ عاریا پار کر دینا چاہتا تھا۔۔۔۔ اور اپنی منوائے بغیر۔۔۔ آج وہ اسے بلکل بھی نہیں بخشتا۔۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔" بلاج کو اس سے چھین کر صوفے پر لیٹایا۔۔۔ آبش اسکی طرف بڑھی۔۔۔۔ مگر۔۔۔ اسنے اسکی کلائی پکڑی اور اپنے ساتھ ایک روم میں لے آیا۔۔۔۔

چھوڑیں ہمیں۔۔۔" آبش خوف سے چینخی۔۔۔۔

دوریدنے اسے بیڈ پر دھکہ دیا۔۔۔ اور سائیڈ ڈرا سے اپنا ریوالور نکال کر اسکے ہاتھ میں تھامہ دیا۔۔۔۔ آبش نے ریوالور فوراخود سے دور جھٹکا۔۔۔ دل تیزی سے دھڑک رہا تھا۔۔۔

یہاں۔۔۔ دل پر مارو۔۔۔ اور ختم کرو میرا کسا"۔۔۔ وہ اسکے سامنے گھٹنوں کے بل۔۔۔ بیٹھ گیا۔۔۔ جبکہ آبش کی تو آنکھیں ہی پھیل گئیں ۔۔۔

آپ پاگل ہو گئے ہیں" وہ غصے سے چینخی جس کا دورید پر رتی بھی اثر نہیں ہوا۔

مار دو مجھے ۔۔۔ ورنہ شادی کر لو" دونوں صورتیں اسکے سامنے رکھ کر ۔۔۔ وہ اسکی صورت دیکھ رہا تھا۔۔ جبکہ اندورونی کفیت اب نا قابل برداشت تھی ۔۔۔ اسے ایسا لگ رہا تھا۔۔ کوئی اسکا گوشت گرم چھری سے چیر رہا ہے۔۔۔۔

کاش ہم آپ کو مار دیتے۔۔۔۔ اور اپنے شہریار کے خون کا بدلہ لے لیتے ۔۔۔۔۔ کاش ہمارے اندر بھی۔۔ آپ کے جیسی بے حسی آجائے۔۔۔ کاش۔۔۔ ہم آپکو بدعادے سکیں ۔۔۔ کاش کاش ۔۔۔ آپ مر جاتے ۔۔۔۔

کاش ہمارے شہریار زندہ ہوتے۔۔۔۔

وہ پاگلوں کی طرح چینختے ہوئے۔۔۔ دورید۔۔۔کے شانوں پر مکے برسا "
رہی تھی جبکہ وہ توسن۔۔ سا اس کی نفرت کے ملاحضے دیکھ رہا تھا۔۔۔

ہٹ جائیں۔۔۔۔ چلے جائیں۔۔۔ ہم سے دور جینے دیں سکون سے ہمیں
۔۔۔ مت بنائیں اس زند گی کو۔۔ مزید تکلیف دے۔۔۔ آپکو خدا کا واسطہ
۔۔" اسکے آگے۔۔ ہاتھ جوڑ کر۔۔۔ وہ بیڈ سے اٹھی۔۔۔۔ اور دورید کو لگا
۔۔۔ وہ اسکے دل کو اپنے قدموں سے روندتی آگے بڑھ گئ ہو۔۔۔ چند لمحے وہ
اسی کیفیت میں رہا۔۔۔ اور پھر۔۔۔۔ اسکے دل پر ایک بار پھر سے برف جم
گئ۔۔۔۔ اسکی طلب بھی۔۔ بھی شدت اختیار کر گئ تھی۔۔۔

وہ جھٹکے سے اٹھا۔۔۔ اور دراز میں سے سیگریٹ۔۔۔ کا پیکٹ۔۔۔ اٹھا کر
ایک سیگریٹ نکالی۔۔۔ اور لبوں سے لگا کر شعلی دیا۔۔۔۔ اور لمبے لمبے کش
لینے لگا۔۔۔

جبکہ دوسری طرف اسے باہر۔۔۔نہ نکلتا دیکھ موقع غنیمت جان کر اسنے بلاج کو سینے سے لگایا۔۔اور فلیٹ کا دروازہ کھولنا چاہا۔۔مگر سد افسوس کے دروازہ لوکڈ تھا۔۔اور اندر کی طرف۔۔۔لوک کھولنے کا کوئی ذریعہ نہیں تھا۔۔۔شاید۔۔۔یہ دروازہ باہر سے کھلتا تھا۔۔۔۔۔

یہ لے لو اس سے کھل جائے گا۔۔"ہاتھ میں ایک کارڈ سا پکڑے وہ مسکرا کر بولا۔۔۔۔کچھ لمحے پہلے کی بے چینی۔۔۔اضطرابی سی کیفیت اسکے وجود میں نظر نہیں آئی۔۔۔۔اب اسکی آنکھوں میں ایک شیطانی سی چمک تھی۔۔۔۔جبکہ لبوں میں سیگریٹ دبا تھا

وہ چلتا ہوا اسکے نزدیک آگیا۔۔۔وہ چاہ کر بھی پیچھے قدم نہ لے سکی۔۔کیونکہ پیچھے دیوار تھی۔۔۔

بلاج کی کنپٹی پر گن رکھ کر۔۔اسنے سرد نظروں سے۔۔۔آبش کو دیکھا

۔۔۔۔۔

" آخری بار پوچھ رہاہوں۔۔۔شادی کرو گی۔۔۔۔

آبش کا وجود لرز گیا۔۔۔الفاظ جیسے گلے میں ہی دفن ہو گئے۔۔۔۔کسی بھی

وقت وہ بندوق چلتی اور اسکا معصوم بیٹا۔۔۔۔۔

سوچنے سمجھنے کی صلاحیت جسے اس میں باقی نہیں رہی تھی۔۔۔۔

میری زندگی اتنا مت سوچو۔۔۔"بلاج پر سے بندوق ہٹا کر۔۔۔۔اسنے

آبش کے کانپتے لبوں پر رکھ دی۔۔۔۔

محسوس کرو اسکی سختی۔۔۔۔جب اس میں سے نکلنے والی گولی بلاج کے نرم وجود میں اترے گی۔۔تو کتنی تکلیف ہو گی بے چارے کو" وہ افسوس کرتے ہوئے بولا اور دھواں اسکے چہرے پر چھوڑ دیا۔۔۔

آبش کی سرخ آنکھوں کو دیکھتے ہوئے اس میں خمار سا اترنے لگا تھا۔۔۔

دل تو کرتا ہے۔۔تمھیں کھا جاوں۔۔۔۔۔نہیں تو۔۔تمھاری ان آنکھوں کو نکال دوں۔۔۔۔۔۔ہمیشہ مجھے ڈسٹرب کرتیں ہیں۔۔۔" گن کی نوزل اسکی پلکوں پر آہستہ سے چلاتے ہوئے۔۔۔وہ نشے کی کیفیت میں بولا

۔۔۔۔

جبکہ آبش سانسیں روکے کھڑی تھی۔۔۔

بخت کی جان کیا ڈیسائیڈ کیا۔۔۔۔ پھر۔۔۔" مسکرا کر۔۔۔اسنے اسکی نم آنکھوں میں دیکھا۔۔۔جب وہ کچھ نہ بولی تو۔۔ جھنجھلا کر دورید۔۔نے بلاج کے سینے پر دوبارہ بندوق رکھی جبکہ آبش تڑپ گئ۔۔۔اسکے جسم کا رواں رواں کانپ گیا۔۔۔اپنے بیٹے کی تکلیف کا سوچ کر۔۔۔

" میں۔۔۔۔میں کروں گی۔۔۔۔۔۔ش۔۔۔۔شادی

کیا کہا" اسے یقین نہیں۔۔آیا۔۔۔۔

پھر سے کہو" گن کو پیچھے پھینکتے ہوئے اسنے اسکے چہرے کو نرمی سے تھام لیا ۔۔۔۔لبوں سے سیگریٹ بھی نکل کر اسکے جوتے پر جا گیری۔۔۔جبکہ آبش کی ہچکیاں بندھ گئ۔۔۔

ہم شادی کریں گے آپ سے۔۔۔" اسکی پسند کی بات بول کر وہ۔۔۔ پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔۔۔ جبکہ مقابل کی خوشی کا اندازا۔۔۔۔ کوئ نہیں لگا سکتا تھا۔۔۔۔

وہ جھوم ہی گیا۔۔۔۔ اور جزبات میں بہک کر اسکے چہرے پر جا بجا۔۔۔ پیار کرنے لگا۔۔۔۔

آبش کے آنسوں ٹوٹ ٹوٹ کر۔۔ بکھر رہے تھے۔۔ جنہیں وہ اپنے لبوں سے چن رہا تھا۔۔۔۔

اور جب وہ اسکے لبوں کی طرف بڑھا۔۔۔۔ آبش اسکی گرفت میں پھڑ پھڑائ۔۔۔۔ تو۔۔۔ دورید مسکرا کر اس سے دور ہوا۔۔۔ اور اپنے انگوٹھے کی مدد سے اسکے لبوں کی نرمی کو محسوس کیا۔۔۔۔

میرے کانوں کو یقین نہیں آ رہا کہ اپنے جیتے جی میں نے یہ خبر بھی سننی تھی

۔۔۔میری جان۔۔۔۔" اسکے دونوں ہاتھوں کو چومتے ہوئے اسپر۔۔۔کچھ

رحم آ ہی گیا۔۔۔

آج کے بعد کبھی بلاج کو اپنا بیٹا مت کہنا۔۔۔۔

یہ دوریدبخت کا بیٹا ہے۔۔۔ تمھارا نہیں۔۔۔

میرے بچے تمھارے بچے ہوں گے۔۔۔۔ اوکے۔۔۔۔ بے بی۔۔۔

بلاج صرف دورہدبخت کا بیٹا رہے گا۔۔۔۔ اور یقین مانو۔۔۔اس پھٹیچر کا

تصور بھی کبھی بلاج کی زندگی میں نہیں آئے گا۔۔۔۔ جتنی محبت میں

تمھیں کروں گا۔۔۔اس سے کچھ۔۔۔بس کچھ تھوڑی سی کم بلاج سے

کروں گا۔۔۔ مگر تم کبھی اسے اپنا بیٹا نہیں کھو گی۔۔۔۔۔۔

کیونکہ ۔۔۔ بھولا میں کچھ نہیں ہوں " نرمی سے سمجھاتے ہوئے ۔۔۔ وہ اسے پیار بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا ۔۔۔ جبکہ آبش خاموش بیٹے کو پکڑے کھڑی تھی ۔۔۔۔

صائم " دورید کی آیک پکار پر صائم دروازہ کھولتا بوتل کے جن کی طرح حاضر ہو گیا ۔۔۔

" حکم کریں سر

" میڈیم کو اور بلاج کو ۔۔۔۔ لے جاو ۔۔۔ بڑی حویلی ۔۔۔۔

وہ مسکراتے ہوئے بولا ۔۔۔ تو صائم بھی مسکرا دیا ۔۔۔

پہلی بار اسنے دورید کی چہرے پر اتنی خوشی دیکھی تھی ۔۔۔

سر۔۔ آپ۔۔۔ میرا مطلب آپ نہیں جائیں گے "۔۔۔۔اسنے جھجھکتے

ہوئے پوچھا۔۔۔

نہیں یار۔۔۔۔۔ اپنے سرکار کی ہامی کا جشن تو بنالیں پہلے۔۔۔" پیار بھری

نظروں سے اسے تکتا۔ہی گیا۔۔۔۔ دل ہی نہیں کرتا تھااسے دور کرنے کو

۔۔۔۔

آبش کسی مجسمے کی طرح ان دونوں کی گفتگو سے بے نیاز کھڑی تھی۔۔۔

چلیں میم" صائم نے کہاتو وہ کسی رابوٹ کی طرح۔۔۔اسکے پیچھے چل دی

۔۔۔۔جبکہ۔۔۔ دورید پیچھے صوفے پر گیر گیا۔۔۔

واہ میرے مولا"۔۔۔۔ مسرور سا۔۔۔وہ آنکھیں بند کر گیا۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

رات گزر گئ تھی۔۔۔ دن نکل آیا تھا۔۔۔۔۔۔

وہ اب تک بڑی حویلی نہیں گئ تھی۔۔۔۔ ساری رات نیند آنکھوں سے دور تھی۔۔۔ جبکہ اب تو اتنے آنسو بہہ گئے تھے۔۔۔ کہ آنکھیں خشک تھیں

۔۔۔

ساری رات اسے شہریار خود سے شکوے کرتا محسوس۔ ہوا۔۔۔

اور شہریار کا خیال آتے ہی۔۔۔ وہ تڑپ تڑپ کر رو دیتی۔۔۔۔

ماہ روخ اسکے کمرے میں نہیں آئ تھی۔۔ وہ جاب پر جاچکی تھی۔۔۔ جبکہ وہ اپنے بیٹے کو ناشتہ کراتے ہوئے۔۔۔ نم آنکھوں سے اسکے کھکھلاتے چہرے کو دیکھنے لگی۔۔۔

بڑی حویلی جاکر اس سے سامنا کرنے کا اسکا بلکل ارادہ نہیں تھا۔۔۔

گھٹن تھی۔۔۔ چاروطرف۔۔۔۔ جو اسکے وجود کو پھنسا چکی تھی۔۔۔ دوورید بخت کے چنگل سے۔۔۔ اور اب وہ کبھی اس گھٹن سے آزاد نہیں ہو سکتی تھی وہ جانتی تھی۔۔۔ مگر وہ اس سے نفرت کرتی تھی شدید نفرت۔۔۔۔ جو مرتے دم تک اسکے دل سے نہیں نکل سکتی تھی۔۔۔۔

ـــ

ماں حیرت سے منہ کھولے اسکیطرف دیکھ رہی تھی جس کے چہرے پر مکمل سنجیدگی ضرور تھی مگر آنکھیں۔۔۔۔ چمک رہیں تھیں۔۔۔

بخت ۔۔۔ آپ آبش سے شادی کرنا چاہتے ہیں" انھوں نے پھر سے پوچھ کر

جیسے تصدیق چاہی تھی ۔۔۔۔

جی ۔۔۔۔ " اسنے کافی کا گھونٹ بھرتے ہوئے ۔۔۔ کہا ۔۔۔

یہ جانتے ہوئے کہ وہ ۔۔۔ شادی شدہ تھیں ۔۔۔۔ ایک بچے کی ماں ہیں"

اپنے بیٹے کی جلد بازطں عیت سے وہ باخوبی واقف تھیں ۔۔۔ تبھی پوچھا

۔۔۔ تو وہ لاپرواہی سے شانے اچکا گیا ۔۔

" یہ اتنا بڑا میٹر نہیں

بخت مگر" انھیں اب بھی تسلی نہیں ہوئی تھی ۔۔۔۔

ماں یار ۔۔۔ " ۔ ابھی وہ کچھ بولتا ہی کہ اسکے کمرے کا دروازہ جھٹکے سے کھلا

۔۔

اور جس کے بارے میں وہ اتنی دیر سے سوچ رہا تھا۔۔۔وہ اسکے سامنے تھی ۔۔۔۔سدید غصے سے۔۔۔اسکا چہرہ تپ رہا تھا۔۔۔

علیزے نے جب سے یہ خبر سنی تھی کی دورید بخت اپنی میڈ سے شادی کرنا چاہتا ہے وہ بھی ابھی حیدر کی شادی کے ساتھ۔۔۔

اسکو تبھی سے پتنگے لگے ہوئے تھے۔۔۔بلکے پورے گھر میں گ کی طرح یہ خبر پھیلی تھی

یعنی دورید نے اسے ٹریپ کیا تھا۔۔۔دل جیسے بھبھک اٹھا۔۔۔اور وہ اس گھٹیا شخص کو قتل کر دینے کے درپے تھی۔۔۔

کس قدر کمینے ہو دورید بخت" وہ غصے سے چھنگاڑی۔۔دورید مسکرا دیا۔۔۔ جبکہ ماں حیرت سے علیزے کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

حالانکہ یہ بات تم پر دو سال پہلے بھی واضح ہو گئ تھی۔۔۔ کہ دورید بخت ۔۔ کتنا کمینا ہے۔۔۔ پھر بھی تم اپنی جھوٹی معصومیت سے پھر سے اسکی کمینگی میں پھنس گئ۔۔۔ حالنکہ مجھے تم سے ایسی امید نہیں تھی۔۔۔ جان من"

وہ مزے سے بولا۔۔۔ جبکہ علیزے کا خون کھول گیا۔۔۔۔

بہت مسکرا رہے ہو۔۔۔۔ میری بربادی کا تماشہ دیکھ کر" اپنے آنسوؤں کو بے دردی سے صاف کرتی وہ بولی۔۔۔

تو دورید نے سعادت مندی۔۔۔سے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

یہ سب کیا ہے دورید" ماں نے پرشانی سے دورید کیطرف دیکھا۔۔۔

ٹیک اٹ ایزی ماں۔۔۔" اسنے ماں کو سکون سے کہا اور پھر سے اسکی طرف دیکھا۔۔۔جو زخمی شیرنی بنی ہوئی تھی۔۔

میں اسے ہی مار دوں گی۔۔۔جو ہمیشہ میرے خوابوں میں آڑ بن کر کھڑی ہوئی ہے۔۔۔"وہ غصے سے چینخی۔۔۔دورید کی مسکراہٹ۔۔۔اسکو توڑ رہی تھی۔۔۔

وہ کتنا بے حس شخص تھا۔۔۔ایک بار پھر اسکی محبت کا قاتل بن گیا۔۔۔

اور تمھاری سوچ نے بھی اسے چھوا۔۔تو وہ حشر کروں گا۔۔۔شیشے میں خود کو دیکھنے قابل نہیں رہو گی" دورید نے آگے بڑھ کر اسکا ہاتھ جکڑا۔۔۔تو وہ جھٹکے سے اسکا ہاتھ جھٹک گی۔۔۔

واہ واہ۔۔۔ کتنی تڑپ ہے۔۔۔۔۔ زراسب کو یہ بھی تو بتادو۔ مسٹر دورید بخت کہ جس کا سوگ تم پیچھلے دو سالوں سے پل پل بنا رہے ہو۔۔۔ آبش وہی ہے" وہ اسکے سینے پر دباو دے کر دھکا دیتی چینخی جبکہ ماں تو اس انکشاف پر حق ودق رہ گئ۔۔۔ جبکہ دورید نے آگے بڑھ کر آبش کا منہ اپنے ہاتھ کی گرفت میں لے لیا۔۔۔ اپنے جبڑے پر اسکی انگلیاں علیزے کی جان نکال گئیں۔۔۔۔۔

اس سے پہلے میں تمھارا۔۔ قتل کر دوں۔ دفع ہو جاو اور جس مرضی کو بتاو ۔۔ میری جوتی کو بھی فرق نہیں پڑتا۔۔۔ تو تم چیز ہی کیا ہو۔۔۔۔۔

ویسے تو۔۔۔ تمھیں مجھ جیسے سوگ بنانے والے شخص کے ساتھ رہنا نہیں تھا۔۔۔ پھر اچانک ہی تمھیں میری صورت میرے انداز سے پیار ہو گیا ۔۔۔ اگر میں تمھاری زندگی میں شامل ہو جاتا تو تمھاری سوسائیٹی میں تم

سب سے لقی لڑکی سمجھی جاتی۔۔۔واہ بھئی خوب۔۔۔۔۔۔کیا محبت ہے ۔۔۔آدھے سال رہتی ہے آدھے سال غائب ہو جاتی ہے۔دفع ہو جاو میرے منہ نا لگا کرو زیادہ" اسکے منہ کو جھٹکتے ہوئے اسنے اسے دروازے کیطرف دھکا دیا۔۔۔جبکہ علیزے انتقام میں جلتی۔۔۔باہر نکل گئ۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ماں اسکی طرف دیکھ رہی تھیں۔۔۔۔جبکہ وہ۔۔۔انکو سب سچ بتاتا گیا۔۔۔ ماں سے چھوپانے ک اکوئ فائدہ بھی نہیں تھا۔۔۔اور اب تو سب کو ہی پتہ چل جاتا تو وہ خود ہی سب بتانے لگا

آپ غلط کر رہیں ہیں جب وہ آپ کو پسند نہیں کرتیں تو یہ زبردستی یہ جبر کیو

" ں میری جان

ماں ۔۔۔۔ میرے اندر کی آگ کو اس لڑکی کے علاوہ کوئی نہیں بجھا سکتا

۔۔۔۔ پلیز ۔۔ آپ اپنے بیٹے کی خوشی میں خوش ہوئیں اور اس پھیکی شادی

کے بجائے ۔۔۔ ایک گرینڈ شادی کی تیاری کریں ۔۔۔۔

اسے میں ہر پل ہر گھڑی محسوس کرانا چاہتا ہوں کہ دو سال پہلے مجھے چھوڑ کر

۔۔۔ اسنے کتنی بڑی غلطی کی تھی ۔۔۔ اور اب دورید بخت کا ساتھ ۔۔۔ اسے

کس طرح ۔۔۔ معتبر بنادے گا ۔۔۔ " اسکے لہجے میں غرور بول رہا تھا ۔۔۔

ماں خوف سے اسے دیکھنے لگی ۔۔۔

یہ کیسا تکبر ہے ۔۔۔ میری جان ۔۔۔۔

آپ تو۔۔ ان پر اپنی برتری ثابت کر رہیں ہیں یہ کیسی محبت ہے۔۔۔۔۔ آپ تو کچھ بھی پیچھلا نہیں بھولے "ماں نے اسے حقیقت کا روکھ دیکھایا تو ۔۔ وہ ہنس دیا۔۔۔

ایسے ہی تو یہ ناچیز آپ پر فدا۔۔۔ میری نس نس سے واقف ہیں" وہ پیار سے انکو آنکھ مارتا بولا مگر وہ کچھ بھی بولنے قابل نہیں رہیں۔۔۔۔۔

پریشان نہ ہوں۔۔۔۔ اس دل میں رہتی ہے۔۔۔۔ وہ

۔۔ بس کبھی کبھی میرے غصے کی زد میں۔ آجایا کرے گی۔۔۔ کیونکہ۔۔۔ اسکو مجھ سے پہلے اس شہریار نے چھوا۔۔۔ یہ۔۔۔ بات ہر بات پر حاوی ہو جاتی ہے۔۔۔ بٹ ڈونٹ وری۔۔۔۔ اس سے پیار کبھی کم نہیں ہو گا" انکی پریشانی بھانپتے ہوئے وہ بولا۔۔

بہت عجیب ہو گئے ہیں آپ۔۔۔ میں دعا کروں گی۔۔۔ کہ آپ ایک خوش زندگی گزاریں۔۔۔" انھوں نے اسکا ماتھا چوما تو وہ مسکرا دیا۔۔۔

اپنے بابا سے خود بات کریں گے آپ" وہ کہتی اٹھیں تو۔ وہ آنکھیں گھوما کر رہ گیا۔۔۔

یار پلیز۔۔ آپ بات کر لیں۔۔۔ بلکہ بات بھی کیا کریں۔ شادی پر بولا لیں گے نہ۔۔" وہ بولا تو۔۔ وہ اسے حیرت سے دیکھنے لگی۔۔

واہ بیٹا۔۔۔ واہ۔۔۔ بہت خوب باپ کو مہمان بھی نہ بناو تم "کیٹرینگ ۔۔۔ کیسا رہے گا" وہ قہقہہ لگا اٹھا۔ جبکہ۔۔۔ ماں غصے سے اسے گھورنے لگی ۔۔۔

اچھا یار سوری۔۔۔ منالوں گا سب کو کیوں فکر کریں ہیں۔۔ بس اپنی بہو کو۔۔ بہو والی فیلنگز دیں۔۔۔ اب وہ کوئی کام نہیں کرے گی۔۔۔ اسے بڑی حویلی میں لے آئیں۔۔۔ اور اسکا خیال رکھیے گا۔۔۔ خاصا غصہ کرنے لگی ہے اب" وہ مسکرا دیا جبکہ ماں بھی ہنس دی۔۔۔

" مجھے تو بہت معصوم سی لگتیں ہیں۔۔۔

" جی جی ایسی۔ مصومیت۔۔۔۔ اللہ کسی کو نہ دے

دونوں کافی دیر تک آبش کے بارے میں ہی باتیں۔۔۔ کرتے رہے ۔۔۔۔ماں بیٹے کو خوش دیکھ کر۔۔۔۔ بہت خوشی محسوس کر رہیں تھیں

آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر اسنے اپنے جسم پر سپرے کی بارش کر دی

مہنگے کلون کی خوشبو۔۔۔پورے کمرے میں پھیل گئ۔۔۔بلیک شرٹ

۔۔۔بیڈ سے اٹھا کر۔۔۔۔پہنی۔۔۔اور اسپر گیرے کلر کی ویسکوٹ پہن کر

۔۔۔ایک بار پھر پرفیوم لگایا۔۔۔اور برش اٹھا کر بالوں میں پھیرہ۔۔۔۔۔

اور گلے میں گرے ٹائ باندھ کر اسنے۔۔۔ایک تنقیدی نظر خود پر ڈالی

۔۔۔اور مطمعین ہو کر پلٹا۔۔۔تو صائم پیچھے ہی سر جھکائے کھڑا تھا۔۔۔

چہرے پر معمول سے ہٹ کر۔۔۔ مسکراہٹ تھی۔۔۔

اسنے سائیڈ ڈراسے۔۔۔۔ سیگریٹ کا کیس اٹھایا۔۔۔اور ایک سیگریٹ نکال

کر لبوں میں دبالی۔۔۔

اور اسکو شعلہ دے کر اسنے آئبرو اچکا کر صائم کیطرف دیکھا جو ٹکٹکی

باندھے اسے دیکھے جا رہا تھا

۔۔۔خیریت" اسنے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔۔تو صائم اس شاندار شخص

کے سحر سے آزاد ہوا۔۔۔

" سر۔۔۔۔آپ آج۔۔۔معمول سے زیادہ ہینڈسم لگ رہے ہیں

صائم اسکی تعریف کیے بغیر نہ رہ سکا۔۔۔جبکہ وہ اسکی تعریف پر کھل کر

مسکرایا۔۔۔

آج تمھاری میڈیم سے ملاقات کرنے۔۔۔انکے۔۔۔۔ہاں جو جا رہا ہوں

۔۔۔زرا تیاری بھی تو خاص کرنی تھی نہ۔۔۔خیر تمھیں جو۔۔کام کہا تھا وہ کر

دیا "

وہ بڑے سارے بوکے کے کھلتے گلابوں کی کلیوں کی نرمی اپنی پور سے

محسوس کرتا ہوا بولا۔۔۔

جی سر شاہ سر کو انفارم کر دیا ہے آپکی شادی کے بارے میں۔۔۔۔ ویڈنگ

ڈریس ڈزائینرز سے بھی آپکی میٹنگ سیٹ کر دی ہے۔۔۔۔

فنکشن آرگنائزرز سے ابھی میری بات ہو چکی ہے وہ کل سے کام سٹارٹ

کر دیں گے۔۔۔۔

اور انویٹیشن کارڈز۔۔۔ بھی شام تک آ جائیں گے پھر آپ ان میں سے

سیلیکٹ کر لیجیے گا" صائم کے بتانے پر اسکے اندر جزبات کا طوفان بھر گیا

۔۔۔ کتنا حسین منظر تھا۔۔۔

جب وہ اسکی ہو گئ۔۔۔ اسکے نام کی مہندی لگائ گی۔۔۔ اسکے لیے اپنا پور پور سجائے گی۔۔۔

گڈ۔۔۔۔ یار میں سوچ رہا ہوں۔۔۔۔ روم انٹیریر بھی بدل لوں۔۔" اسنے اپنے شاندار کمرے کا جائزہ لیا۔۔ ہر چیز بیلنسڈ تھی پھر بھی وہ بدلنا چاہتا تھا ۔۔۔

جو حکم سر میں انٹیریر ڈیزائنرز سے بھی آپکی میٹینگ۔۔۔ فیکسڈ کراتا ہوں" صائم نے کہا تو اس نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔

" سر اویس رضا کا ایک ریمپ شو رہتا ہے۔۔۔ اسکا کیا کرنا ہے

یار۔۔۔اسے منع کر دوں پیمینٹ ریٹرن کر دو۔۔۔ ابھی میں کوئی کام نہیں کرنا چاہتا" اسنے بے زاریت سے کہا اور بو کے اٹھا کر۔۔۔۔ کمرے سے باہر نکلا۔۔۔

روخ انیکسی کیطرف تھا۔۔۔ دوپہر کا وقت۔۔۔ تھا۔۔۔ اس وقت بڑی حویلی۔۔ کی کھلتی خاموش دوپہر۔۔۔ اسے بہت بھلی لگی۔۔۔۔

ہال میں کوئی نہیں تھا۔ شاید سب۔۔۔ شوپینگز پر نکلے ہوئے تھے۔۔۔ کل حیدر کی مہندی۔۔۔ جبکہ دورید بخت کی منگنی تھی۔۔۔۔ اور یہ شادی وہ دنیا کی سب سے یادگار شادی بنا دینا چاہتا تھا۔۔۔ ہر لمہ ہر پل اس شادی کا محسوس کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔

انیکسی کا دروازہ کھلا دیکھ۔۔۔ وہ اندر آگیا۔۔۔ اور اسکی آمد سے پوری انیکسی میں کلون کی خوشبو پھیل گئ۔۔۔

آبش جو۔۔ بلاج کو سلانے کے بعد خود بھی آرام کرنا چاہتی تھی۔۔۔ اسکی خوشبو محسوس کر کے اٹھ گئ۔۔۔۔

جبکہ دورید کمرے کے دروازے کے پاس کھڑا اسے پیار بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔ نظروں کا انداز بدل گیا تھا۔۔۔

حسرت۔۔۔ تکلیف۔۔۔نے چاہت۔۔۔ محبت کے رنگ اڑھ لیے تھے۔۔۔۔

اندر آکر اسنے بوکے۔۔۔ آبش کی جھولی میں رکھ دیا۔۔ بڑا سارا بوکے۔۔۔ اور اس میں بھری سرخ و سفید کلیاں آبش کی گود میں بھر گئیں۔۔۔ آج تک اسنے اتنا خوبصورت بوکے نہیں دیکھا تھا۔۔۔

غیر ارادی طور پر اسنے بوکے کی کلیوں پر اپنی انگلیاں پھیری۔۔۔ مگر اگلے لمحے ہی۔۔۔ کھینچ بھی لیں۔۔

بہت ضدی ہے۔۔۔ میراسرکار۔۔۔ کیا ہو جاتا۔۔۔ اگر۔۔۔

بڑی حویلی شیفٹ ہو جاتیں" اسنے بلاج کے گالوں کو نرمی سے چھوا۔۔۔ اور بیڈ کے دوسری طرف سر کے نیچے ہاتھ رکھ کر آرام سے لیٹ گیا۔۔ جبکہ آبش کھڑی ہو گئ۔۔۔۔

آپ۔۔۔۔۔۔۔ آپ کیوں آئیں ہیں" احساس سے عاری لہجہ۔۔۔

دورید بخت اسے دیکھے گیا۔۔۔۔

نام لو میرا۔۔۔" عجیب سی خواہش کرتے۔۔ وہ اسکے سامنے آ گیا۔۔۔۔

جبکہ آبش پیچھے ہٹ گئ۔۔۔۔ اور جتنا پیچھے وہ ہٹتی گئ۔۔۔ دورید اتنا نزدیک بڑھتا گیا۔۔۔۔

اور بلآخر وہ پیچھے دیوار سے لگ گئ۔۔۔اور دورید بخت کی قید میں بے بس ہو گئ۔۔۔وہ اسے والہانہ نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔اردگرد دیوار پر بازو ٹکا کر نکلنے کا راستہ بند کرتے ہوئے۔۔۔وہ اسکی طرف جھکا جو۔۔سر جھکائے کھڑی تھی۔۔۔

اسکے بالوں کی خوشبو دورید کے نتھنوں سے ہوتی دماغ کو مسرور کر رہی تھی

۔۔۔۔

" سرکار۔۔۔اس نہ چیز کا نام اپنے لبوں سے ادا کرو نہ

سرگوشی کے انداز میں وہ گھمبیر لہجے میں بولا۔۔۔۔

نہیں" آبش نے غصے سے اسے گھورا جبکہ وہ مسکرا دیا۔۔۔۔غصہ کرتی ہوئ بھی تو بہت پیاری لگتی تھی۔۔۔

کیوں۔۔"اسکی غصے سے پھولتی ناک کو کھینچ کر سوال کیا۔۔۔

آپ نے خود کہا تھا۔۔۔میں آپکی ملازم ہوں اور میں آپکا نام ادا نہیں کر سکتی صاحب"جتاتے لہجے میں وہ اسے قہقہ لگانے پر مجبور کر گئ۔۔۔زندگی سے بھرپور قہقہ۔۔۔

سرکار۔۔۔اب تو بندہ آپکا ملازم۔۔۔۔"اسکے ہاتھ کو تھام کر انگوٹھے کی مدد سے۔۔۔کلائ مسلتے ہوئے۔۔وہ شوخی سے بولا۔تو آبش نے اپنا ہاتھ کھینچنا چاہا مگر آزاد نہ کرا سکی۔۔۔

کتنے مکمل لگ رہے ہیں نہ ہم

۔۔۔تم۔۔۔میں۔۔۔اور میرا بیٹا۔۔۔اسے کہتے ہیں۔۔۔اصل زندگی۔۔۔"اسکی سفید بے داغ کلائی پر پیار کرتے ہوئے۔۔۔وہ مسرور سا بولا۔۔۔

جبکہ آبش نے منہ ہی پھیر لیا۔۔۔

اب اتنی ادائیں دیکھاو گی تو۔۔۔میرا دل کیسے سمبھلے گا۔۔۔پہلے ہی باغی ہو گیا۔۔۔ہے۔۔۔سوچ رہا ہوں۔۔۔۔ منگنی کے ساتھ ساتھ۔۔نکاح بھی کر لوں۔۔۔کم از کم۔۔۔ تمھیں کھل کے پیار تو کر سکوں گا "

پھر سے اسکی۔۔۔کلائی پر لب رکھتے ہوئے بولا۔۔۔تو

آبش جو اسکی قربت میں شدید ناگواری محسوس کر رہی تھی۔۔۔اسکی کلائی۔۔۔پکڑی اور اسپر سختی سے اپنے دانت گاڑ دیے۔۔۔اور اسقدر

سختی سے کہ اگلے پیچھلے سارے بدلے پورے کر لیے ہوں۔۔۔ دورید جو

اس افتاد کے لیے تیار نہیں تھا۔۔ اور وہ اس حملے کی توقع بھی نہیں رکھتا تھا

۔۔۔ تکلیف سے چینختے ہوئے اس سے دور ہوا۔۔۔ اور غصے سے اسے گھورا

جو اپنا کام کر کے مطمئین کھڑی تھی۔۔۔۔

دورید کی کلائی میں اسکے موتیوں جیسے دانت پورے گڑھ گئے تھے۔۔۔ ہلکی

ہلکی خون کی بندیں نکل رہیں تھا۔۔۔

اب دور رہیے گا" اسکا خون دیکھ کر دکھ تو ہوا۔ مگر وہ یہی ڈیزرو کرتا تھا

۔۔۔۔

تمھیں پتہ ہے مجھے بدلہ لینے میں کتنا مزہ آتا ہے۔۔۔۔۔ "خونخوار نظروں

سے اسے دیکھتے ہوئے۔۔۔۔ وہ اسکیطرف بڑھا۔۔۔ جبکہ آبش کا دل سہم

ہی گیا۔۔۔اس سے پہلے وہ اس تک پہنچتا آبش نے باہر دوڑ لگادی۔۔۔۔وہ انیکسی سے نکلتی کہ دوریدنے اسکو اپنی گرفت میں لے لیا۔۔

نہیں چھوڑیں مجھے۔۔۔پلیز "وہ رو دینے کو ہوئی۔۔۔

تم نے کاٹا کیسے مجھے "وہ اب بھی اسے گھور رہا تھا۔۔جبکہ آبش آنکھیں بند کیے۔۔۔اپنا آپ چھوڑوانے کی کوشش میں تھی۔۔۔

اب میرا بدلہ تمھارا دل نہ روک دے تو نام بدل دینا۔۔" اسنے گھوما کر اسے صوفے پر پھیکا۔۔۔آبش اٹھنے لگی کہ دورید۔۔۔نے اسکو شانوں سے تھام لیا۔۔۔نگاہیں اسکی شفاف گردن پر تھیں۔۔۔

نہیں" آبش اسکی نگاہوں کازاویعہ محسوس کرتی۔۔ڈر کر بولی۔۔۔

یس بے بی "وہ جھکا۔۔۔آبش کی خوشبو۔۔۔۔اسے بہکا رہی تھی۔۔۔

اور اس سے پہلے وہ اپنے ہونٹوں سے اسکو چھوتا۔۔۔۔ موبائل ٹون بجنے لگی

۔۔۔۔

دورید نے ناگواری سے۔۔۔ اپنی پینٹ کی جیب کیطرف دیکھا۔۔ جبکہ آبش

خدا کا شکر ادا کرنے لگی۔۔۔۔

اسنے سیدھے ہوتے ہوئے موبائل پوکٹ سے نکالا۔۔۔ تو راحت صاحب کا

نمبر دیکھ کر کچھ شاکڈ ہوا۔۔۔

" ہیلو بخت سپیکنگ

گھامڑ آدمی فورا میرے کمرے میں پونچھو۔۔۔ سکون کا سانس مت لینے دینا

تم "غصے سے بھری آواز۔۔۔ وہ چونکا۔۔ اور پھر

جی" کہہ کر کال بند کی۔۔۔اور اسکیطرف دیکھا جو نم آنکھوں سے۔۔۔لمبے لمبے سانس لے رہی تھی۔۔۔

آج بچ گئ ہو تو روز تو نہیں بچو گی۔۔۔۔جس دن میری قید میں آ گئیں نہ۔۔

سب سے پہلے اپنی جان سے۔۔۔اس زخم کا بدلہ لوں گا۔۔۔

اور ابھی تو پیچھلے زخم نہیں بھرے۔۔۔نیا زخم دے دیا۔۔۔میرے سرکار نے۔۔۔"جھک کر زبردستی اسکے گال پر بوسہ لے کر وہ مڑا۔۔

ہاں کل کا ڈریس۔۔ تمھیں مل جائے گا کوئ ترادود نہ ہو۔۔"وارن کرتے وہ باہر نکل گیا۔۔۔جبکہ۔۔۔۔وہ بے بس سی بیٹھی رہ گئ۔۔۔

کمرے کا دروازہ کھول کر وہ اندر داخل ہوا۔۔ کمرے میں مکمل خاموشی تھی۔۔۔ راحت صاحب شگفتہ بیگم اور ایک طرف دادا جان۔۔۔ بیٹھے تھے ۔۔۔ دادا جان کو دیکھ کر اسنے سلام کیا۔۔ جس کا انھوں نے جواب سر ہلا کر دیا اور سنگل چئیر پر بیٹھ گیا۔۔۔

کیا چاہتے ہو تم۔۔۔ کیا نیا شوشہ ہے۔۔ سکون کا سانس میسر ہو گا تمھاری طرف سے مجھے۔۔۔ " بیٹھتے ہی راحت صاحب نے بمباری کر دی۔۔۔

وہ ایک لفظ نہیں بولا۔۔۔

اب منہ دبا کر کیوں بیٹھے ہو۔۔۔۔ جواب دو کیوں۔۔ ڈرامے لگا رہے ہو ۔۔۔ اور اس بچی کے پیچھے کیوں پڑ گئے ہو۔۔۔ کیا میں نہیں۔ جانتا کیا شے ہو۔۔ تم۔۔۔۔ برباد کر دو گے اسے۔۔۔۔ اور ابھی کچھ دنوں میں تمھارا

دماغ بدلہ تو پھر کسی اور سے شادی کرنے کھڑے ہو جاوگے" وہ غصے سے بولے۔۔۔

جبکہ اسنے ماں کیطرف دیکھا۔۔شاید وہ انھیں سب بتا چکی تھی۔۔۔

بیٹے ہیں وہ ہمارے پلیز آرام سے بات کریں" شگفتہ بیگم نے۔۔۔ کہا تو راحت صاحب نے۔۔انھیں گھورا۔۔۔

آپ کا ہی سر چڑھایا ہوا ہے یہ۔۔۔۔۔

اگر شروع سے لگامیں کھینچ کر رکھتیں تو۔۔آج نواب کی اولاد میں اتنے مزاج نہ ہوتے۔۔۔۔ "

انھوں نے انھیں بھی ڈپٹ دیا وہ خاموش ہو گئیں۔۔۔۔

شادی کرنا چاہتا ہوں دادا جان" سر جھکائے وہ بولا تو دادا جان کے اندر تک سکون اترا۔۔ جبکہ راحت صاحب نے اسے گھورا۔۔ باپ کی اہمیت تو اب بھی نہیں تھی اسکی نظر میں۔۔۔

کس سے میری جان" وہی انداز پہلے والا۔۔ اسنے جھٹکے سے سر اٹھایا۔۔۔ اور حیرت سے انھیں دیکھنے لگا۔۔۔

دل کسی ننھے بچے کیطرح خوش ہوا تھا۔۔ انکا سر د رویہ اسے بھی کہاں برداشت ہوتا تھا۔۔۔۔

وہ ان کی طرف دیکھ رہا تھا کہ انھوں نے کھڑے ہوتے ہوئے محبت سے بازو وا کر دیے۔۔۔ اور وہ بلا ترادود کیے انکے بازووں میں۔ آگیا۔۔۔

آئی لو یو دادا جان" بھرپور جزبات سے بولا۔۔۔

آئی لو یو ٹو۔۔ دادا کی جان" انھوں نے اسکی سبھی پیشانی چومی۔۔۔۔

بتاو کس سے کرنی ہے شادی" پھر سے پوچھا تو وہ مسکرا دیا۔۔۔

آبش سے " ہلکے سے بولا۔۔۔ شگفتہ بیگم کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔۔۔

یہی تو وہ چاہتی تھیں کہ سب ٹھیک ہو جائے۔۔۔۔

ڈن۔۔۔ اسی سے ہو گئی۔۔ جس سے میری جان کہے گا اسی سے ہو گئی۔۔۔"

انھوں نے محبت سے کہا۔۔۔

مگر بابا" راحت صاحب نے بولنا چاہا۔۔۔ تو دادا جان نے ٹوکا۔۔۔

نہیں راحت اب اور نہیں میں مزید بخت کو برباد ہوتا نہیں دیکھ سکتا۔۔۔۔

جو یہ چاہتا ہے۔۔۔ جیسا یہ چاہتا ہے ویسا ہی ہو گا" وہ اسکے کندھے کو تھپتھپا کر

۔۔بولے تو راحت صاحب نے غصے سے اسے گھورا جو۔۔ سر جھکائے مسکرا رہا تھا۔۔۔

اور اپنی جگہ سے اٹھ گئے۔۔۔

"اس سے پہلے وہ باہر نکلتے دورید گھوم کر انکے آگے آگیا۔۔

کیا تکلیف ہے۔۔۔ "انھوں نے چیڑ کر پوچھا۔۔۔

میری شادی میں آئیں گے نہ "۔۔۔وہ مسکرایا تو انھیں اسکی مسکراہٹ زہر ہی لگی۔۔۔

نہیں کہو تو۔۔ آو گا ہی نہیں باپ کی ضرورت ہی کیا ہے تمھیں۔۔۔"

انھوں نے کھا جانے والی نظروں سے اسے گھورا۔۔۔

تو وہ انکے سینے سے لگ گیا۔۔۔

یار کب تک ناراض رہیں گے۔۔۔بس کریں کسی تر ڈ کلاس ہیر وئن کیطرح روٹھ گئے ہیں" اسکا انکے سینے سے لگنا۔۔۔راحت صاحب کو خوش کر گیا ۔۔مگر ظاہر کیے بغیر اسکی کمر پر زور سے مکہ مارا۔۔۔

آہ۔۔۔دادا جان آپکی اولاد بہت تشدد کر رہی ہے۔۔ہیلپ" وہ کراہیا۔۔۔تو دادا جان مسکرا دیے۔۔۔شگفتہ بیگم کی تو خوشی دیکھنے لائق تھی

۔۔۔۔

اگر تم سدھرے نہیں تو اپنے بچوں کے سامنے بھی یوں ہی پیٹو گے۔۔۔اور تم جانتے ہو دورید بخت میں کس معملے کی بات کر رہا ہوں۔۔۔

مجھے اب تمھارے کمرے میں وہ نشہ آور ادویات نہیں چاہیے۔۔۔" انھوں نے سنجیدگی سے کہا تو وہ۔۔۔خاموش ہو گیا کیسے کہتا اسکے بغیر تو وہ سانس بھی نہیں لے پاتا۔۔۔

اثبات میں سر ہلا کر۔۔۔ اسنے انکی بات پر ہامی بھر لی۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حیدر کی مہندی سٹارٹ ہونے سے پہلے دورید بخت کی آبش سے منگنی اور نکاح تھا۔۔۔ سب ہی رشتہ دار اس اچانک شادی پر حیران تھے۔۔۔ بہت سے لوگ نہ خوش بھی تھے مگر وہ سب سے بے پروا۔۔ اپنی خوشی میں خوش تھا۔۔

شام میں ہی دورید نے آبش کے پاس۔۔۔ شاندار وائٹ گولڈ میکس کلر کا ۔۔ ستاروں اور موتیوں سے مزین کامدار ڈریس بھیجا تھا۔۔۔ اور ایک بیوٹیشن بھی تھی۔۔۔

ماہروخ کو جب پتا چلا تو پہلے تو وہ شاکڈ رہ گئ۔۔۔

اور پھر جب آبش کے منہ زبانی ساری روداد سنی تو دورید بخت پر جی بھر کے غصہ آیا۔۔۔ مگر۔۔ آبش کی بہتری اسی میں تھی اور بلاج کو بھی باپ کا پیار ملتا بہت کچھ سوچتے ہوئے وہ خاموش ہو گئ۔۔۔ اپنا بھائ بھی یاد آیا۔۔۔ مگر وہ چپ ہو گئ تھی۔۔ کہ دورید بخت سے ٹکر کوئ نہیں لے سکتا تھا۔۔۔

بیوٹیشن اور لہنگا۔۔ دیکھ کر آبش کی سانسیں روکنے لگی تھیں۔۔۔

دل و دماغ میں صرف شہریار سوار تھا۔۔۔

وہ ہوتا تو آج یہ گھڑی کبھی نہیں آتی۔۔۔۔۔۔

بے بس آنسوؤں نے اسکی آنکھوں میں مرچیں سی بھر دیں۔۔۔

پلکوں کی باڑ سے آنسو ٹوٹا۔۔۔

تو خوبصورت آنکھوں کو کاجل سے سجاتے ہوئے بیوٹیشن نے اسے ٹوکا۔۔

"میم۔۔۔ آپکا میکپ خراب ہو جائے گا۔۔ پلیز آپ روئے مت

اسنے ٹوکا تو آبش نے بمشکل ضبط کیا۔۔۔

اور پھر کچھ ہی دیر میں اسکو۔۔۔ تیار کر کے۔۔۔ بیوٹیشن نے اسکے بال

بنائے۔۔۔ بال۔۔۔ گھنے لمبے تھے۔۔۔

تبھی وہ اسکا کوئی ہیر سٹائیل نہیں دے پا رہی تھی۔۔۔۔

میم میں آپکے بالوں کی کٹینگ کر دوں" اسنے اجازت چاہی جبکہ آبش نے

۔۔۔غصے سے اسے دیکھا۔۔۔

آپ پاگل ہو گئیں ہیں۔۔۔ ہم بلکل نہیں کٹوائیں گے۔۔۔

ہمارے بال شہریار کو بہت پسند تھے۔۔۔ ہم بلکل بھی ایسا نہیں کریں گے "

آبش نے گھور کر بیو ٹیشن کو دیکھا۔۔۔۔۔۔

اور پیٹھ موڑ کر کھڑی ہو گئ۔۔۔۔

Cut her hair ...

And change its complete form and paint it with the color of Duraid Bakht ...

پشت پر اٹھتی سرد آواز پر آبش کانپ گئ۔۔۔ جھٹکا کھا کر پلٹی تو وہ سامنے سفید شلوار سوٹ میں اپنی وجاہت سمیت کھڑا اسے سنجیدگی سے دیکھ رہا تھا

....

آبش کی آنکھوں میں التجا تھی۔۔۔۔وہ اسے روکنا چاہتی تھی۔۔ مگر زبان کوئی لفظ اٹھا نہیں پا رہی تھی۔۔۔۔

ماہروخ ایک سائیڈ پر کھڑی سارا تماشہ خاموشی سے دیکھ رہی تھی مگر آنکھیں نم تھیں۔۔۔

بیوٹیشن سیزر اٹھا کر اسکی طرف بڑھی۔۔

نہیں پلیز" آبش نے سسکی بھری۔۔۔

وئیر سے بلاج۔۔" دورید نے سرد نظروں سے ماہروخ کیطرف دیکھا تو وہ سٹپٹا گئی۔۔۔۔

وہ۔۔۔وہ بلاج کو۔۔۔وہ لے گئے تھے میرا مطلب آپکے پی آئے "ماہروخ نے اطلاع دی۔۔۔جبکہ دوسری طرف آبش۔۔بلاج کا نام سن کر ساکت ہو گئ۔۔۔۔

اور بیوٹیشن نے اسکی خاموشی کو حامی سمجھ کر اسکے بالوں کو خوبصور سا لک دیا۔۔جو اسکے چہرے پر ایک نئ چھاپ دے رہا تھا۔۔۔

دورید تو۔۔اسے دیکھتا ہی رہ گیا۔۔۔سارے بال کھولے چھوڑے۔۔۔ وائٹ۔۔۔گولڈ کامدار دوپٹہ سر پر ٹکا کر۔۔۔بیوٹیشن نے اسے نفیس سی لک دی۔۔وہ نکاح کے فنکشن کے لحاظ سے بہترین لگ رہی تھی۔۔۔بلکہ کوئ پری لگ رہی تھی۔۔۔

دورید اسکی طرف بڑھا۔۔۔۔جبکہ بیوٹیشن پیچھے کھسک کر کمرے سے باہر ہی نکل گئ۔۔۔ماہروخ بھی باہر چلی گئ۔۔۔

جن کی جان طوطے میں۔۔۔۔اور میرے سرکار کی جان۔۔۔ایک بچے میں

۔۔۔۔" پیار سے اسکی نیک بون کو چھوتے ہوئے۔۔۔وہ ہنسا جبکہ آبش جھٹکا

۔۔

کھا کر دور ہوئی۔۔۔۔

او بس بھول جاتا ہوں خوشی میں نکاح میں نہیں ہو تم" دورید نے بھی کچھ

فاصلہ قائم کیا۔۔۔۔

سر۔۔۔" صائم کی آواز پر پلٹا۔۔تو بلاج کو سفید سوٹ میں اسکی گود میں دیکھ

کر مسکرایا۔۔۔

واہ میرا بیٹا بلکل میرے جیسا لگ رہا ہے" اسنے آگے بڑھ کر بلاج کو گود میں

لے لیا۔۔۔ آج تو خوشی دیدیانی تھی۔۔۔

اور۔۔۔بغیر آبش کی طرف دیکھے اسکی کفیت محسوس کیے وہ اپنی خوشی میں مسرور باہر نکل گیا۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نکاح کا انتظام شاندار تھا۔۔۔ ہر چیز میں وائٹ کا میبنیشن تھا۔۔۔ حتی کے وائٹ پھول۔۔۔۔ سب مہمانوں میں باٹے گئے تھے۔۔۔۔ ہر خاص۔۔۔ شخص اس نکاح میں موجود تھا۔۔۔ میڈیا۔۔۔ ایکٹریس۔۔۔ دوست احباب خاندان۔۔ بھر۔ کون نہیں تھا جو اس نکاح میں شامل نہیں تھا۔۔۔

اور دورید کی خوشی میں بس کچھ لوگ خوش تھے جبکہ کچھ دانتوں تلے۔۔۔ انگلی دبائے۔۔۔بس خاموشی سے ارد گرد دیکھ رہے تھے۔۔۔ دورید۔۔۔ بلاج کو گود میں لیے۔۔۔ ایک ہٹ میں بیٹھا تھا۔۔۔ جو الگ سے ایک طرف بنائ گئ تھی۔۔۔۔ وائٹ۔۔۔ پردوں سے سجائ گئ یہ ہٹ۔۔۔

خوب نظارہ پیش کر رہی تھی۔۔۔ہٹ میں لگیں۔۔وایٹ قمقموں کی مانند لائیٹینگ ہٹ کی دلکشی مزید بڑھا رہی تھیں۔۔۔لائیٹ لائیٹ ساچلتا میوزک۔۔۔

اور ڈھلتی شام۔۔۔دورید بخت کی سوچ کے مطابق سب شاندار بنا رہا تھا

۔۔۔

اور پھر دورید بخت کی زندگی کا سب سے بڑا خواب اسکی آنکھوں کے سامنے دھیرے دھیرے چلتا آرہا تھا۔۔۔جسے وہ آگے بڑھتا اور تھام لیتا۔۔۔

مگر وہ وہیں صوفے ہر بیٹھا رہا جبکہ ارد گرد چار لڑکیوں کے گھیرے میں جنھوں نے آبش کا دوپٹہ تھامہ ہوا تھا وہ چلتی ہوئ۔۔۔اس ہٹ میں آگئ

۔۔۔

شگفتہ بیگم نے پیار سے آبش کی پیشانی چومی۔۔۔

آبش بلکل ساکت کسی رابورٹ کی طرح بیٹھی تھی۔۔۔

کچھ ہی دیر میں نکاح کی رسومات ادا ہونا شروع ہو گئیں۔۔۔۔

اور کتنا جان لیوا تھا۔۔۔ دورید بخت کے نکاح میں آنا۔۔۔ کوئی آبش سے پوچھتا۔۔۔ آج وہ شہریار سے بے وفائی کر چکی تھی۔۔۔

اسکا دل سینے میں ہی پٹکھنے لگا تھا۔۔۔

ماہروخ نے بھی نم آنکھوں سے یہ سب دیکھا۔۔۔ کوئی اور بھی تھا۔۔ جو آج کہ دن ماتم بنا رہا تھا۔۔ اور وہ تھی علیزے۔۔۔ جو دورید کی وجہ سے اپنے بھائی کی مہندی میں بھی نہیں آئی تھی۔۔۔

گھر کے سب ہی افراد اس ہٹ میں کھڑے تھے جبکہ مہمان سب۔۔ آرام سے سامنے چلتی آل ای ڈی میں انکے نکاح کی رسوم دیکھ رہے تھے۔۔۔

اور پھر کچھ ہی دیر میں نکاح مبارک کا شور اٹھا تو۔۔۔ میڈیا۔۔۔ دوڑ کر ہٹ کے نزدیک آ گیا۔۔۔۔ اور نکاح کے فورا بعد دورید نے اسکی انگلی میں ۔۔ ہیرے کی انگوٹھی پہنائی۔۔

آبش کا دل کیا دور بھاگ جائے اس زندگی سے اس شخص سے۔۔ مگر اب تو وہ اپنی باگ دوڑ اسکے ہاتھ میں تھما چکی تھی۔۔۔

دورید آگے بڑھ کر پہلے دادا جان اور پھر راحت صاحب سے ملا دونوں نے ہی اسے خوش و خرم زندگی کی دعائیں دیں۔۔۔ جبکہ وہ تو ایسے خوش تھا جیسے کسی بچے کو اسکا من پسند کھیلونا مل گیا ہو۔۔۔

اور اب وہ اسکی ملقیت میں ہو۔۔۔وہ جو چاہتا اس کھلونے کے ساتھ کر سکتا

تھا۔۔۔

مبارک ہو تمھیں "حیدر اور حاشر نے بیقوقت اسے مبارک بعد دی۔۔۔تو

اسنے ایک نظر سنجیدگی سے انپر ڈللی۔۔۔

اور پھر مسکرا کر۔۔۔ان سے مصاحفہ کیا۔۔۔

کیا خوب دن تھا۔۔۔ آج تو وہ سب کے گلے لگ جاتا۔۔۔

میڈیا۔۔۔ مسلسل فوٹیج بنا رہی تھی۔۔۔ٹی وی نیوز پر ہیڈ لائن بنی ہوئ تھی

سید دورید بخت کے نکاح کی۔۔۔لوگ اسے مبارک بعد دے رہے تھے

۔۔۔جبکہ وہ بلاج کو تھامے سب سے مبارک بادیں وصول کر رہا تھا۔۔۔

وہ خوش تھا بے پناہ بے حساب خوش۔۔۔۔

فوٹو گرافر کو بلا کر اسنے بلاج اپنی اور آبش کی تصویریں بنوائیں۔۔۔۔

جنھیں میڈیا۔۔۔مانگ رہا تھا۔۔۔

آبش کو یہ سب بہت برا الگ رہا تھا۔۔۔۔

سنیں۔۔۔" اسکے اچانک بولنے پر۔۔۔وہ بل کھا کر پلٹا۔۔۔خوشی سرشاری اسکے نام کی پکار۔۔۔وہ جیسے دوبارہ جی اٹھا۔۔۔۔

حکم کریں سرکار" محبت پاش نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

آپ۔۔۔پیکس۔۔۔یہ سب۔۔۔مت کریں۔۔"وہ جانتی تھی وہ اسکی بات نہیں مانے گا پھر بھی۔۔۔۔اسے۔۔۔روکنا چاہا کہ۔۔۔اسے کبھی اچھا نہیں لگتا اپنا آپ یوں۔۔دنیا کے سامنے آنا۔۔۔۔

آپ۔۔۔ کچھ مت سوچیں جو ہو رہا ہے جیسا ہو رہا ہے ہونے دیں دوریدبخت کا نکاح ہے میرا بس چلے تو۔۔۔۔ دنیا بھر میں پوسٹرز چھپکا دوں۔۔۔۔

آپ اتنا سوچیں کے۔۔۔ نکاح۔۔ ہوچکا۔۔ ہے۔۔ اب مجھے کون روکے گا۔۔" معنی خیزی سے کہتے ہوئے اس کے پریشان چہرے کو دیکھ کر آنکھ ماری۔۔۔ اور بلاج کا گال چومتا نیچے مہمانوں کیطرف اتر گیا۔ جبکہ حیدر کی مہندی بھی سٹارٹ ہو گئی تھی۔۔۔

ایک شاندار شام۔۔۔ بڑی حویلی میں اتری تھی۔۔۔۔

کب تک سوگ بنانے کا ارادہ ہے تمھارا تمھارے بھائی کی شادی ہے سارے مہمان مجھ سے پوچھ رہے تھے علیزے کدھر ہے" مما نے اسے غصے سے گھورا جو بکھرے حولیے میں بیڈ پر دراز تھی۔۔۔۔

آپ دیکھیے گا مما۔۔۔ میں دورید بخت کی زندگی برباد کردوں گی۔۔۔ پل پل تڑپایا ہے اس شخص نے مجھے "علیزے اپنی ہی سوچوں میں غم تھی

علیزے۔۔۔ برباد تم نے خود کیا ہے اپنے آپ کو۔۔ تم اس کمینے شخص کو جانتے ہوئے بھی اسکی باتوں میں آئی۔۔۔۔ "انھوں نے اسے اصلیت۔۔۔ دیکھائی۔۔۔

محبت میرا جرم ہے "علیزے چینخی۔۔

کوئی محبت نہیں ہے تمھیں اس سے صرف اسکی صورت اور سٹیٹس سے پیار ہے تمھیں۔۔۔اور اب وہ کسی اور کا ہو چکا ہے۔۔ تم میں کوئی کمی نہیں ہے ۔۔بھاڑ میں پھینکو اسے اور اپنی زندگی جیو" ممانے اسے لتاڑا۔ مگر علیزے جو سوچ چکی تھی وہ پورا کیے بغیر اسے سکون نہیں آتا۔۔وہ دورید بخت کی آنکھوں میں بے بسی دیکھنا چاہتی تھی۔جو بے بسی وہ سب کی آنکھوں میں اتار دیتا تھا۔۔

بھاڑ میں ہی تو نہیں بجھنا۔۔۔مجھے اسے۔۔۔ایسا سبق سکھانا ہے کہ وہ بلبلا جائے"۔۔۔وہ غصے سے ایک نظر انکے چہرے پر ڈال کر بستر پر دراز ہو گئ ۔۔۔اور سر تک کمبل تان لیا

جو مرضی کرو۔۔مگر میں ہرگیز برداشت نہیں کروں گی تم میرے بیٹے کی شادی خراب کرو بہن ہو اسکی۔۔۔ارمان ہوتا ہے۔۔ بھن بھائیوں کو یہاں

تمھارا سوگ ہی نہیں ختم ہو رہا۔۔۔ کل ماہم کی مہندی لے کر جانی ہے۔۔۔ میں کوئی بات نہیں سنو گی تم تیار ملو مجھے"۔ وہ اسے وارن کرتیں باہر نکل گئیں جبکہ علیزے اپنی سوچوں میں دورید بخت کا گلہ۔۔ کوئی۔۔ ہزار بار دبا چکی تھی۔۔۔

ماہ روخ اور بلاج بیڈ پر سو رہے تھے جبکہ وہ آئینے کے سامنے بیٹھی۔۔۔ اپنے تراشے ہوئے بال۔۔۔ اور دورید کا دیا ہوا لباس۔۔۔ اپنے وجود پر غور سے دیکھ رہی تھی۔۔۔

آنکھوں سے متواتر آنسو نکل رہے تھے۔۔۔۔

اسے شہریار۔۔۔خود سے شکوے کرتا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

ہر رات وہ اسکے خواب میں آتا تھا۔۔۔

اور آج رات۔۔۔نہ نیند آئی۔۔نہ محبوب۔۔۔۔

اسے خود سے اپنی نئی شناخت سے نفرت ہو رہی تھی۔۔

وہ ڈریسینگ ٹیبل پر دھرے ہاتھوں پر سر ٹکا کر۔۔۔پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔۔۔

ماضی آنکھوں میں گھوم رہا تھا۔۔

ایک دن تھا وہ کتنی سادگی سے۔۔۔اپنے من چاہے شخص کے نکاح میں آئی تھی۔۔۔اور آج کا دن تھا۔۔۔شاید پوری دنیا۔۔۔ایک عام معمولی سی۔۔۔لڑکی کو آبش دورید بخت کے نام سے جان چکی تھے۔۔۔

اور یہی یہی شناخت۔۔۔ اسکو تڑپا رہی تھی۔۔۔۔

اپنا دل ہلکا کرتے ہوئے وہ خیالوں میں ہی شہریار سے معافیاں مانگ رہی تھی۔۔۔

کہ جانی پہچانی خوشبو ارد گرد محسوس ہوئی۔۔۔ اسنے جھٹکے سے سر اٹھایا۔۔۔

رف سی ٹراوزر شرٹ میں وہ سینے پر ہاتھ باندھے کھڑا اسی کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

وہ جانتی تھی۔۔۔ اب وہ اسکا پیچھا کسی صورت نہیں چھوڑے گا۔۔ ایک پل اسے تنہائی کا میسر نہیں ہو گا۔۔۔

وہ اپنے بے بس آنسوں کہاں بہائے گی۔۔ معلوم نہیں۔۔۔

اور یہ سب سوچتے ہوئے پھر سے۔۔ اسکی آنکھیں بھرنے لگیں۔۔۔۔

دورید نے۔۔۔ سنجیدگی سے اسکے نین کٹوروں کا بھرتا دیکھا۔۔۔

اور اسکی طرف ہاتھ بڑھایا۔۔۔

جو حسب تواقع آبش نہ نہیں تھامہ۔۔۔

تو دورید نے زبردستی اسکا ہاتھ اپنی گرفت میں لیا۔۔

گرفت خاصی جارہانہ تھی۔۔۔

آبش کے منہ سے آہ نکلی۔۔۔

اور دورید اسے کھینچتا ہوا۔۔ کمرے سے باہر نکال کر۔۔۔ چھوٹے سے لاونج میں لے آیا۔۔

اور سمبھلنے کا موقع دیے بغیر دونوں بازوں میں سختی سے جکڑلیا۔۔ کہ آبش کو اپنی پھسلیاں ٹوٹتیں محسوس ہوئیں۔۔۔

مجھے بہت برا لگے گا۔۔ سرکار۔۔ کہ میرے نکاح میں آکر۔۔۔ آپ کسی اور کے لیے آنسوں بھاو۔۔۔۔ اگر اتنے آنسو بھانے ہیں تو مجھے بتاو۔۔۔ اتنی تکلیفیں دوں گا۔۔ کہ آنکھ کا آنسو سے رشتہ۔۔ بڑا گہیرہ بن جائے گا ۔۔۔۔" اسکے کھلے بالوں میں چہرہ چھوپائے وہ۔۔۔ سختی سے بول رہا تھا

۔۔۔۔

آبش کی سانسیں روکنے لگیں۔۔۔

چھوڑیں ہمیں۔۔۔" وہ منمنائی۔۔۔۔

پہلے بخت کہو۔۔۔" پھر سے وہی فرمائش۔۔۔۔ مگر اسکی جراتیں آج ضرورت سے زیادہ بڑھ رہیں تھیں۔۔۔۔

آبش نے گھبرا کر۔۔۔

بخت پلیز چھوڑ دیں۔۔۔" بلآخر اسکا۔۔نام ادا کر ہی دیا۔۔۔

جبکہ دورید بخت نے خوشی سے۔۔اسے بانہوں میں اٹھا کر چکر دیا۔۔۔

یہ ہوئی نہ بات۔۔" آبش اسکی خوشی حیرت سے دیکھ رہی تھی۔۔چند لمہوں پہلے جو شہریار کے خیال کھائے جا رہے تھے۔۔۔اب وہ خیال کہیں گم ہو گئے تھے۔۔۔اور وہ صرف ایک پاگل شخص کے پاگل پنے دیکھ رہی تھی

۔۔۔

آو باہر چلیں۔۔۔" آبش کی حیرت سے کھلی آنکھوں پر پھونک مار کر اسنے اسکے شانوں پر ہاتھ پھیلائے۔۔۔۔

ہمیں۔۔۔۔ نیند آ رہی ہے" آبش نے پیچھے ہٹتے ہوئے بھانا بنایا۔۔۔

ایک ہم ہیں کہ آپکے بغیر ایک پل گزارنا مشکل ایک آپ ہیں کہ نیندیں ہی ختم نہیں ہو رہیں۔۔۔" اسنے شکواہ کن نگاہوں سے اسکی طرف دیکھا۔۔جو سر جھکائے کھڑی تھی۔۔۔ مگر دورید بخت کو تو صرف اپنی مرضی درکار تھی

۔۔۔

ہاتھ سے کھینچتا۔۔وہ اسے باہر لون میں لے آیا۔۔۔

جہاں چاند کی چاندنی چاروں سو پھیلی ہوئی تھی اور دور۔۔۔ کہیں فجر کی آزانیں سنائی دے رہیں تھیں۔۔۔۔۔

اور آزانوں کے ساتھ۔۔۔ہوا۔۔کا بھاو بھی تیز ہو گیا۔۔۔

وہ اسکا ہاتھ تھامیں۔۔۔لون کے بیچ و بیچ آ گیا۔۔۔

کبھی۔۔۔چاند کی ٹھنڈک۔۔۔ محسوس کی ہے" اسکے کندھے پر تھوڑی

ٹکائے۔۔۔وہ بڑی چاہ سے بولا۔۔۔

جبکہ آبش کو اب حقیقت میں نیند کے جھوکے آنے لگے تھے۔۔۔

اور اسکی قربت میں بے زار بھی تھی۔۔

نہیں" ٹکا سا جواب دیا۔۔۔۔

کبھی عشق کیا ہو تو پتہ چلے" شفاف گردن پر لب ٹکا کر۔۔وہ گھمبیر لہجے میں

بولا۔۔۔ جبکہ آبش جھٹکا کھا کر دور ہوئی۔۔۔۔

دورید نے سوالیہ۔۔ نظروں سے اسکا گریز دیکھا۔۔۔

ہم۔۔۔ ہم نے نماز پڑھنی ہے۔۔۔" آنکھیں چراتے ہوئے وہ۔۔اپنے

دل کی کیفیت پر قابو پاتی بولی۔۔۔۔

جبکہ دورید نے دوبارہ اسے خود سے نزدیک کر لیا۔۔

ان آنکھوں میں بہت جلد میرے نام کی جگ مگ ہو گی" وہ اسکی آنکھوں کو چومتے ہوئے بولا۔۔ جبکہ آبش میں تلخی گھل گئ۔۔

وہ دن ہماری زندگی کا آخری دن ہو گا۔" دورید نے اسکے لہجے کی کڑواہٹ پر ۔۔۔ گھور کر دیکھا۔۔۔

" ویسے مرنے کے بعد۔۔۔ جنت میں جاو گی یہ جھنم میں

عجیب و غریب سوال کیا۔۔۔

آبش حیرت سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔

مجھے لگتا ہے میں پکا جنت میں جاو گا۔۔۔ اور مجھے یہ بھی لگتا ہے۔۔ وہ چھاچھوندر۔۔۔ جھنم میں ہو گا۔۔۔ تو تم میرے ساتھ رہو گی یا

؟؟؟؟؟؟" مسکراہٹ دباتے ہوئے۔۔۔وہ اسکی حق ودق صورت کے ایکسپریشن انجوائے کررہا تھا۔۔۔

کتنے بدتمیز ہیں آپ۔۔۔۔ہمارے۔۔۔ش" اس سے پہلے وہ اسکا نام لیتی دورید نے اسکے بالوں کو جکڑا۔۔۔۔اور چہرا اوپر کیا۔۔۔۔

آبش نے تکلیف سے آنکھیں میچ لیں۔۔۔پل میں تولہ پل میں ماشہ تھا وہ شخص۔۔۔

آ آ۔۔میرے سرکار۔۔۔۔ان لبوں پر صرف ہمارے بخت ہونا چاہیے۔۔۔۔ چلیں کہیں زرا۔۔۔"

آبش نے نفی میں گردن ہلائی۔۔۔وہ بھی آج ضد پر آڑی۔۔ تھی۔۔ جبکہ۔

دورید نے۔۔۔ جھک کر۔۔۔اسکی شفاف صراحی دار گردن پر دانت گاڑ

دیے۔۔۔

بلکل اسی شدت سے جس شدت سے۔۔۔آبش نے گاڑے تھے کہ گردن

سے نکلتی ننھی خون بندیں۔۔دورید کے دانتوں پر لگ گئیں۔

یو آر سو ٹیسٹی میری جان" پیار سے کہا۔۔جبکہ آبش رونے لگی تھی۔۔۔

تکلیف سے۔۔۔

کہیں۔۔۔ہمارے بخت۔۔۔" پھر سے بولا۔۔۔تو آبش سسکیوں کے

درمیان اسکی خواہش پوری کرنے لگی۔۔۔

" ہمارے۔۔۔۔بخت

کہتی رہو۔۔۔"زبردستی اسے اپنے سینے میں بھینچ کر۔۔۔مدھم آواز میں کہا

۔۔۔

جبکہ آبش روتی رہی۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آج مہندی تھی۔۔۔۔اور صبح سے انیکسی میں آبش کو دورید کے حکم پر سجایا جارہا تھا۔۔۔جبکہ بلاج بھی دورید کے پاس تھا۔۔۔۔

آبش کا مینی کیور پیڈیکیور۔۔۔۔اور فیشیل کیا گیا۔۔جس کی اسکو ضرورت تو نہیں تھی۔۔

بالوں کو ہلکا براون کلر دیا گیا۔۔۔

آبش نم آنکھوں سے۔۔۔سب ہوتا دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

اسکے ہاتھ پر مہندی لگائی گئ۔۔۔۔۔۔۔۔

دورید بخت کے نام کا رنگ خوب چڑھا تھا۔۔۔۔

مہندی لگانے والی لڑکی نے۔۔۔اسکی ایک ہتھیلی پر۔۔۔(بخت کی دولہن)۔۔۔۔ لکھا۔۔۔۔

تو آبش نے غصے سے اسے دیکھا۔۔۔

یہ کیوں لکھا ہے آپ نے۔۔۔"آبش گھور گھور کر اپنی ہتھیلی کو دیکھنے لگی...

میم سر کے آرڈرز ہیں کہ آپکے ہاتھ پر ان کا نام مینشن کیا جائے"لڑکی نے بتایا تو آبش خاموش ہو گئ۔۔۔ کیا کہتی۔۔۔اسے وہ تو حکم کی غلام تھی۔۔۔

شگفتہ بیگم بھی کچھ کچھ دیر بعد اسے دیکھ جاتیں۔۔۔۔

بھوک تو اسے بلکل نہیں لگ رہی تھی مگر پھر بھی ماہروخ کی ضد پر تھوڑا بہت کھانا کھایا۔۔۔

شام بھی ڈھل آئی تھی۔۔۔

آج حیدر کی مہندی لے کر جانی تھی مگر دورید کی ضد پر پوسپون کر کے

۔۔۔۔

ماہم کو بڑی حویلی ہی بلا لیا گیا۔۔۔ اور اب دونوں مہندیاں۔۔۔ اکھٹے ہونا طے پائی تھیں۔۔۔

بیوٹیشن کے کہنے پر آبش نے دورید بخت کی پسند کا جوڑا زیب تن کیا۔۔۔

مہندی کلر کی کامدار شارٹ شرٹ کے نیچے پیلے رنگ کا کامدار گرارا۔۔ پہنے وہ بڑے سارے گلے کو۔۔ بھاری پنک آد چھی رنگ کے دوپٹے سے ڈھانپتی واشروم سے باہر نکلی۔۔۔

میم آپ تو یوں ہی بہت خوبصورت لگ رہی ہیں۔۔"بیوٹیشن نے کھلے دل سے اسکی تعریف کی مگر وہ ایک سرد نظر اسپر ڈال کر بغیر جواب دیے۔۔۔ چیئر پر ٹک۔۔۔ گئ۔۔۔ اور پھر ایک گھنٹے میں اسکا میکپ مکمل ہو گیا۔۔۔ اور بالوں کا خوبصورت ہئیر سٹائل بھی۔۔۔ڈارک میکپ اسنے پہلی بار کرایا ۔۔ تھا اسے خود ہلکے رنگ پسند تھے اور شہریار کو بھی۔۔۔ تبھی اسنے کبھی بھاری میکپ نہیں کیا تھا اور نہ اتنا ہیوی اور قیمتی ڈریس پہنا تھا۔۔۔

وہ خود کو آئینے میں دیکھتی رہ گئ۔۔۔ مہنگی چیزیں انسان کی شناخت بدل دیتیں ہیں۔۔۔

بیوٹیشن اسکے بالوں میں سلور تار کے پھول۔۔۔ سجا کر جیولری اٹھانے لگی

۔۔۔۔

رہنے دو۔۔۔۔ جاو" پیچھے سے آتی آواز پر اسکے ہاتھ رو کے تو آبش کی

دھڑکنیں بھی۔۔۔۔

اسنے آئینے میں سے۔۔۔ دورید کو دیکھا۔۔۔ جو سیاہ کرتے۔۔۔ پر مہرون

پٹکا ڈالے۔۔۔ بہت شاندار لگ رہا تھا۔۔۔ نکاح کی طرح آج کی رسموں میں

بھی میڈیا۔۔۔ اور مختلف ایکٹریسز انوائٹ تھے۔۔۔

اسکو اکیلے دیکھ کر آبش کی آنکھوں نے بلاج کو تلاش کرنا چاہا مگر وہ یہاں

نہیں تھا۔۔ اور جب وہ اسکے پاس نہیں تھا تو ضرور صائم یہ ماہرخ کے پاس

ہوتا۔۔۔

دوریداسکی طرف قدم باقدم بڑھا۔۔۔۔۔

آسمان سے اتری ہوئی کوئی حور لگ رہی تھی وہ۔۔۔۔اور اب وہ اس حور کو خود اپنے ہاتھ سے سجانا چاہتا تھا۔۔۔۔

آبش کی دھڑکنیں اسکے قدموں کے نزدیک بڑھنے پر مزید تیز ہو گئیں ۔۔۔۔مگر یہ دھڑکنیں۔۔۔کسی خوش آئند جزبات کی نہیں تھیں۔۔۔۔بلکہ خوف کی تھیں۔۔۔۔

آبش نے اپنے گھیرے گلے کو دوپٹے سے کور کیا۔۔۔۔

اور سر جھکالیا۔۔۔

بالوں کی کٹی ہوئی لٹیں۔۔۔۔سر جھکانے پر۔۔۔آگے آکر گالوں پر جھولنے لگیں۔۔۔۔

You are the beauty of Duraid Bakht

تھوڑی کے نیچے انگلی ٹکا کر اسنے اسکا چہرہ اوپر کیا۔۔۔ نازک لب تھر تھرا رہے تھے۔۔۔

جانتی ہو۔۔۔ میرے لیے یہ سب۔۔۔ ایک خواب ہے۔۔۔

جیسے وہ خواب رفتہ رفتہ میرے نزدیک آرہا ہے۔۔۔

اور اب میرے اور میرے خواب کی بیچ کوئی نہیں آسکتا۔۔۔ اور جو آئے گا۔۔۔ دورید بخت۔۔۔ اسکو مار دے گا" اسکی آوارہ لٹوں کو کان کے پیچھے کرتے ہوئے۔۔۔ وہ گھمبیر لہجے میں بولا۔۔۔ آبش کی آنکھ سے ایک موتی ٹوٹا۔۔۔

جسے دورید نے فوراً چن لیا۔۔۔

بار بار وارن کر رہا ہوں۔۔۔ان آنکھوں کو صرف میرے لیے زہمت دیا کرو۔۔۔

تمھیں رونے کا شوق ہے تو میں پورا کروں گا نہ۔۔۔مگر یہ بے وجہ اور میری خوشیوں پر نکلنے والے تمھارے آنسو۔۔۔مجھے زہر لگتے ہیں۔۔۔ناو کو ائٹ" اچانک ہی وہ چینخا جبکہ آبش کے آنسو ٹوٹ ٹوٹ کے گالوں پر بکھرے۔۔۔اور اسکے چیخنے پر وہ پل میں سانس روک کر رہ گئ۔۔۔دوريد نے۔۔۔اسکے احساسات کو اگنور کر کے۔۔۔دوپٹہ اسکے گلے سے نکالا آبش کی آنکھیں پھیل گئیں۔۔۔

جبکہ وہ بڑا اسارا۔۔۔وائٹ گولڈ سیٹ اٹھا کر اسکی گردن کی زینت بنانے لگا ۔۔۔۔

سیٹ پہنا۔۔۔ کر وہ آبش کی گردن پر جھکا۔۔۔ تو آبش نے ایک قدم پیچھے لیا

۔۔۔ دورید نے گھور کر دیکھا اور بازو سے کھینچ کر اسے نزدیک کر لیا۔۔۔

صرف آج کے لیے یہ تمھارے ڈرامے برداشت کر رہا ہوں۔۔۔۔ کل تم

۔۔۔ میرے انھیں بازوں کی قید میں ہو گی۔۔۔۔ اور میں نے دو سال کی پل

پل برداشت کی اذیتوں کا بدلہ نہ لیا۔۔۔ تو نام بدل دینا۔۔۔۔ کھڑی رہو اب

یہی۔۔۔ کھا نہیں جاو گا تمھیں" سختی سے کہہ کر۔۔۔ اسے پھر سے اپنے

مقابل کیا۔۔۔ کانوں میں بڑے سارے آویزے پہنائے۔۔۔ اور ساتھ

ساتھ زبردستی اپنی من مانیاں بھی کرتا رہا۔۔۔ آبش نم آنکھیں جھکائے

۔۔۔ ساکت کھڑی رہی۔۔۔ دورید نے اسکے بازوں میں گجرے ڈالے۔۔۔

تو ہتھیلی پر نظر گئ۔۔۔ تو۔۔۔ اسنے بڑے والہانہ انداز میں اسکی ہتھیلی پر

اپنے نام کو چوما۔۔۔

تم نے میرا ہی ہونا تھا۔۔۔ میں جتنی خوشی مناؤ کم ہے۔۔۔" جانثار نظروں سے اسے دیکھا۔۔ آبش کے تاثرات میں اب بھی فرق نہیں پڑا تھا۔۔

دورید نے اسکے سر پر دوپٹہ اڑھایا۔۔

اور پھر آبش کے ماتھے پر پیار۔۔۔ کیا۔۔۔

ماں کو کہتا ہوں۔۔۔ وہ کچھ دیر میں تمھیں آکر لے جائیں گئیں۔۔" اسنے ایک نظر پھر اسکے سبھی چہرے پر ڈالی۔۔۔ اور باہر نکل گیا۔۔ جبکہ پیچھے اسکا دل کیا سب نوچ دے خود پر سے۔۔۔۔

بیڈ پر بیٹھ کر وہ سسک اٹھی کہ اسکے علاوہ کر بھی کیا سکتی تھی۔۔۔۔

فنکشن اپنے عروج پر تھا۔۔ دو سٹیجیں۔۔۔ بڑی حویلی کے وسیع و عریض لون میں بنائی گئی۔۔ تھی۔۔ ایک پر آبش اور دورید بیٹھے تھے جبکہ دوسری پر ماہم اور حیدر۔۔۔

باری باری دونوں کی رسوم ادا کی گئی۔۔۔۔

آبش بلکل خاموش۔۔۔۔۔ جبکہ دورید کے انگ انگ سے اسکی خوشی کا اندازہ لگایا جاسکتا تھا۔۔۔۔

سر آپ اپنی شادی سے خوش ہیں" اچانک ہی ایک نیوز اینکر سٹیج پر آئی۔۔۔ تو آبش نے ناگواری سے پہلو بدلہ۔۔ جبکہ شگفتہ بیگم کو بھی اسکا آنا اچھا نہ لگا ۔۔۔

کیا۔۔ آپ کو میرے چہرے پر نظر نہیں۔ آ رہا لکھ کر دینا پڑے گا"۔۔۔۔ ہمیشہ کی طرح اکڑا ہوا۔ انداز۔۔ اینکر کا منہ اتر گیا۔۔ مگر۔۔ وہ پھر بھی کھڑی رہی۔۔۔

سر اچانک آپ نے شادی کا فیصلہ کر لیا۔۔۔

پہلے سے کوئی سٹیٹمنٹ بھی جاری نہیں کی۔۔۔ اور اس شادی۔۔۔۔ کی وجہ سے سننے میں آیا ہے آپ نے اویس رضا۔ کا ریمپ شو بھی نہیں کیا۔۔" وہ ایک بار پھر سے بولی۔۔۔ دورید اور آبش کی کھٹا کھٹ تصویریں بن رہیں تھیں۔۔۔

جب سب پتہ ہے تو آپ مجھ سے کیوں پوچھ رہیں ہیں۔۔۔ اس شادی کی اہمیت میرے ان اقدام نے آپ لوگوں پر واضح کر دی ہے۔۔۔" وہ پھر

سے بولا۔۔ تو ایک اور نیوز اینکر نے اسکے آگے مائک کیا۔۔ اور بلاج کو اسکی گود میں دیکھ کر سوال کیا۔۔

سر سننے میں یہ بھی آیا ہے۔۔ کہ آپ کی بیوی کی یہ دوسری شادی ہے۔۔ اور یہ بچہ بھی انھیں کا ہے۔۔ کیا یہ سچ ہے" جلا کٹا سا سوال ابھرا تو دورید کی ماتھیں کی رگیں ابھری۔۔۔۔

صائم نے آگے بڑھ کر اس اینکر کو۔۔۔ نیچے اتارنا چاہا کہ۔۔ دورید کی غراہٹ۔۔ ابھری۔۔۔

آج ابھی اور اسی وقت پوری دنیا کو بتا رہا ہوں۔۔۔

بلاج۔۔۔ صرف اور صرف سید دورید بخت کا بیٹا ہے۔۔۔ اور اگر میری بیوی پر ایک سوال بھی کسی نے اٹھایا۔۔ تو زبان گدی سے کھینچ لوں گا

۔۔۔۔" تقریباً وہاں کھڑے سب ہی لوگوں کو سانپ سونگ گیا... جبکہ صائم نے۔۔ اینکر کو سٹیج سے اتارا۔۔۔

ریلیکس بیٹے۔۔" شگفتہ بیگم نے اسکے چہرے کے تاثرات دیکھ کر۔۔۔ اسے ریلیکس ہونے کا کہا۔۔۔ آبش سر جھکا گئ۔۔۔۔ آنکھوں میں نمی بھی اتری

۔۔۔

ریلیکس میری جان۔۔۔ تم دورید بخت کی دھڑکنوں میں خوشبوں کیطرح بستی ہو۔۔۔۔ کسی کی بات پر توجہ مت دو" اسنے آبش کا ہاتھ تھام کر لبوں سے لگایا جبکہ۔۔۔ سب کے سامنے اسکی اس حرکت پر آبش شرمندگی سے سرخ پڑ گئ۔۔۔ دورید نے مزے سے یہ نظارہ دیکھا۔۔ اور پھر غصے سے صائم کو بلایا۔۔۔۔ جو بوتل کے جن کی طرح حاضر ہو گیا۔۔۔

اس اینکر کی زبان دوبارہ نہیں چلنی چاہیے۔۔۔۔اور چینل کو بھی بند کرواو"

صائم کو تاقید کی جس پر اسنے اثبات میں سر ہلایا۔۔ جبکہ

آبش نے خوف سے اسکی طرف دیکھا۔۔۔

جو۔۔۔ بلاج کو دیکھتا۔۔۔تو کبھی بے چینی سے پہلو بدلتا۔۔نہ جانے وہ

اچانک اتنا بے چین کیوں لگ رہا تھا۔۔۔

اور بلاآخر کچھ ہی دیر میں اسنے صائم کو پھر سے بلایا۔۔اور اس بار اسنے آہستہ

سے اسکے کان میں کچھ کہا۔۔۔

تو صائم نے کرتے کی جیب سے نکال کر۔۔۔اسکے ہاتھ میں سیگریٹ کی ڈبیہ

تھمائ جس میں سے سیگریٹ نکال کر اسنے لبوں میں دبائ۔۔۔اور سیگریٹ

کو شعلہ دیا۔۔۔۔

سیگریٹ کا گھیرہ کش لیتے ہی اسکی طبعیت میں سکون سا محسوس ہو رہا تھا

۔۔۔ جیسے وہ پہلے کیطرح پھر سے سب سے بے نیاز ہو گیا ہو۔۔۔

سنیں۔۔" آبش نے آہستہ سے پکارا۔ تو دورید کی تمام سماعتیں اسکی پکار پر اسکی طرف متوجہ ہوئیں۔۔۔

حکم سرکار۔۔" وہ اسکے شانوں پر بازو پھیلا کر۔۔۔ سکون سے بولا۔۔۔

وہ۔۔۔ یہ بلاج۔۔۔ میرا مطلب۔۔ بلاج کو اسکا دھواں ڈسٹرب کرے گا

۔۔۔ کہیں بیمار نہ ہو جائے۔۔" وہ اپنے بچے کی کئیر کسی مجرم کیطرح کر رہی

تھی۔۔۔ دورید نے۔۔۔ ایک پل کو اسکی طرف دیکھا اور پھر مسکرا دیا۔۔۔

شیر کا بچہ ہے۔۔۔۔انھیں چیزوں کے درمیان پلے گا۔۔۔اور۔۔۔

ارد گرد دماغ نہ لگاو صرف میرے بارے میں سوچو" اسنے حکمیہ لہجے میں کہا

۔۔۔تو آبش خاموش ہو گئ۔۔۔

آپ ان اینکر کو مروادیں گے۔"نم لہجے میں وہ پھر سے بولی۔۔۔۔

آپ حکم کریں۔۔۔تو مروادیں گے" دورید پوری طرح اسکی طرف گھوم گیا

۔۔۔

نہیں۔۔۔۔یہ گناہ ہے" آبش گھبرہ گئ۔۔۔

میں تو بہت سارے گناہ کرتا ہوں۔۔ قتل مزید سہی" وہ لاپروہی سے بولا

۔۔۔

اللہ کی پکڑ سخت ہے۔۔" آبش نے اسکی لاپروہی پر افسوس کیا۔۔۔۔

بد عا دے رہی ہو" ہر بات کا مفہوم الٹا تھا۔۔۔

آبش خاموش ہو گئ۔۔۔ جبکہ دو ر ید بھی سکون سے سمو کینگ کر نے لگا۔۔

پل کے پل میں اسکا دل ان سب سے اکتا گیا۔۔۔

وہ بو ریت محسوس کر نے لگا۔۔۔۔

اور پھر کچھ ہی دیر میں سامنے سے آتے شاہ کو دیکھ کر اسکے لب بے آواز

پھڑ پھڑ ائے۔۔

جو رو کا غلام" آبش نے چونک کر اسکو دیکھا مگر وہ اسکی طرف متوجہ نہیں تھا

۔۔

شاہ سب سے ملتا۔۔۔ وش کا ہاتھ تھامے۔۔۔ بلآخر سٹیج پر اسکے سامنے آ ہی

گیا۔۔۔

مبارک ہو میرے یار" اسنے زبردستی اسکو کھینچ کر۔۔ گلے سے لگایا۔۔ جبکہ وش نے بلاج کو اچک لیا۔۔۔

اور آبش کے گال پر پیار کیا۔۔ جس سے وہ سرخ ہو گئ۔۔۔

آئے۔۔ میرا بچہ واپس کرو۔۔۔ اور میری بیوئ کو مت چھونا آئندہ۔۔"

دورید نے بلاج کو وش سے جھپٹا۔۔۔

جبکہ وہ منہ بنا کر اسے گھورے گئ۔۔۔

ہمممہ یہ منہ اور مسور کی دال" وش نے کون سا اسے جلانے میں کسر چھوڑنی تھی۔۔۔ جبکہ شاہ نے اپنا ماتھا پیٹ لیا۔۔ ان دونوں کا کچھ نہیں ہو سکتا تھا

کیا بکواس ہے۔۔۔ کینچی کی طرح چلتی ہے۔۔ تمھاری بیوی کی زبان شرم بھی نہیں آتی" دورید نے کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھا جبکہ وش نے بھی غصے سے اسے دیکھا۔۔۔

" تمھیں شرم آرہی ہے۔۔بچے کے سامنے سموک کرتے ہوئے۔۔۔

یہ میرا بیٹا ہے۔۔۔اور میرے جیسا ہی بنے گا۔۔ تمھیں کیا" دورید نے اسکو دیکھا جبکہ وش نے ناک پر سے مکھی اڑائی۔۔۔۔

شیٹ اپ یار" شاہ نے دونوں کو جھڑکا۔۔۔۔تو دونوں طرف خاموشی ہو گئی ۔۔۔۔

جبکہ وش آبش کے برابر میں ٹک گئی۔۔۔اور شاہ دورید کے ساتھ سٹیج سے نیچے اتر گیا۔۔۔۔

میرا نام مہوش ہے۔۔۔ سب وش کہتے ہیں" اسنے اپنا تعارف کرایا۔۔ آبش مسکرا دی۔۔۔

تم بہت ڈیسنٹ ہو جبکہ یہ آدمی تو نہایت جنگلی ہے۔۔۔۔ پھر اس سے شادی کا کیوں سوچا۔۔" وش اسکے ہاتھ پر دورید ک انام دیکھ کر بولی۔۔۔ جبکہ آبش بھی ہتھیلی کو ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔

کچھ رشتے آپکی مرضی سے نہیں بنتے۔۔۔۔

آپ یہی سمجھ لیں۔۔۔۔ کہ یہ رشتہ یکطرفہ ہے" آبش سنجیدگی سے بولی تو وش حیران ہی رہ گئی۔۔۔

اس شخص کی کوئی کل سیدھی نہیں تھی۔۔

محبت بھی زبردستی شادی بھی زبردستی۔۔۔

یہ شام یوں ہی آہستہ آہستہ ڈھلتی گئی۔۔۔

مگر آبش کی سوچوں میں آج شہریار نہیں تھا۔۔وہ حیرانگی سے بس دوریہ بخت کی خوشی دیکھ رہی تھی۔۔۔جو۔۔۔شاہ کے آنے پر مزید پھیل گیا تھا

۔۔

کزنز اور چند دوسرے ایکٹریسز فرینڈز اور شاہ کے ساتھ اسنے بھنگڑا ڈالا۔۔۔۔

خوشی قہقہوں۔۔۔میں مہندی کی رسم بھی تمام ہوتی گئی۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

محبت۔۔۔ محبت کا لفظ اسکے نزدیک آبش سے شروع ہو کر آبش پر ختم ہوتا تھا۔۔۔

دورید بخت کی۔۔۔ وہ خواہش تھی وہ لڑکی۔۔۔۔ جو اگر پوری نہ ہوتی۔۔۔ تو شاید کچھ ہی عرصے میں اسکی سانسیں تمام ہو جاتی۔۔۔

مگر نہ جانے قدرت اسپر کیسے مہربان ہو گئ۔۔۔ حالانکہ اسنے کبھی اسکو پانے کی دعا نہیں کی تھی۔۔۔

مگر۔۔۔ رب تو بہت کریم ہوتا ہے۔۔۔۔ وہ ہر کسی کو دے کر بھی آزماتا ہے ۔۔۔ اور لے کر بھی۔۔۔۔

اب نہ جانے۔۔۔ دورید بخت کو کس طرح آزمایا جاتا۔۔۔۔

کمرے کا انٹیریر۔۔۔۔ اسنے پورا بدل دیا۔۔ تھا۔۔۔ اسوقت بھی وہ بستر میں لیٹا۔۔۔ اپنی طلب پوری کر رہا تھا۔۔۔ حالانکہ کل رات ہی۔۔ اسنے خود سے وعدہ کیا تھا۔۔۔۔۔

کہ وہ کوئی ڈرگ آج یوز نہیں کرے گا۔۔۔۔

مگر اپنے ہی وعدے سے مکرتے ہوئے۔۔ وہ بڑی بے تابی سے خود کی آگ بجھا رہا تھا۔۔۔

اور کچھ ہی دیر میں اسکا وجود بلکل سن ہو گیا۔۔۔۔ بے دم۔۔۔ چاروطرف سکون ہی سکون تھا۔۔۔ وہ تکیے پر سر دھرے۔۔۔۔ آنکھیں بند کرے۔۔۔۔ اپنے خواب کی تعبیر سوچ رہا تھا کہ دروازہ ناک ہوا

یس" اسنے آنے کی اجازت دی۔۔۔

سر۔۔۔" صائم تھا۔۔۔اندر آکر سائیڈ پر کھڑا ہو گیا۔۔۔

ہاں بولو صائم۔۔۔۔" اسنے اسکی طرف دیکھا۔۔

سر وہ۔۔۔۔ میم۔۔۔ وہ ڈریس۔ وئیر نہیں کرنا چاہتیں انھوں نے۔۔۔ وہ واپس دے دیا ہے۔۔۔" ہاتھ میں ڈریس کی کیئری تھامے وہ۔۔ سر جھکائے کھڑا تھا۔۔۔۔

دورید مسکرا دیا۔۔۔

میر اضدی سرکار" پیار سے اسکے غصے سے سرخ چہرے کو سوچ کر وہ اٹھا ۔۔۔ تو قدم لڑکھڑا گئے۔۔۔

صائم نے آگے بڑھ کر جلدی سے تھامہ تو۔۔ وہ سمبھل گیا۔۔۔۔

جانتا تھا۔۔ وہ یہ ڈریس وائیر کرنے پر ترادود کرے گی۔۔۔

ڈریس ہی ایسا تھا۔۔۔۔۔

کچھ ۔۔کچھ بے باک سا۔۔۔ بلکل دورید بخت کی سوچ کے مطابق۔۔۔اور

بقائدہ ڈیزائیزز کو آراڈر دیا گیا تھا۔ کہ یہ ڈریس۔۔۔مارکیٹ میں دوسرانہ

بنے۔۔۔۔

دورید سوچتے ہوئے واشروم میں چلا گیا۔۔فریش ہو کر آیا۔۔۔تواب بھی

رف ٹراوزر شرٹ میں تھا۔۔۔ آج حیدر اور اسکی بارات تھی۔۔۔ تبھی

سب۔۔اپنے اپنے کاموں میں مصروف تھے۔۔۔۔

اسنے اپنا حولیہ بہتر کیا۔۔اور صائم سے ڈریس۔۔لے کر۔۔۔کمرے سے

باہر نکلا۔۔۔

تم نے سب ریڈی کرادیا۔۔۔" اسنے پوچھا۔۔

جی سر آئیوری تھنگ سے ڈن۔۔۔۔" اسنے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

گڈ" وہ ہال میں بغیر کسی کیطرف دیکھے۔۔۔انیکسی میں چلا گیا۔۔۔۔

انیکسی کے دروازے بند تھے اسنے ناگواری سے بند دروازوں کو دیکھا۔۔اور دروازہ بجایا۔۔۔

ماہروخ نے دروازہ کھولا۔۔۔۔

بڑی حویلی چلی جاو اور جب تک میں نہ کہو واپس مت آنا" وہ اسے کہہ کر اندر چلا گیا۔۔۔

جبکہ صائم بھی پلٹ گیا۔۔۔

آبش بلاج کو گود میں اٹھائے زبردستی کھانا کھلا رہی تھی۔۔۔اور بلاج کے ساتھ ساتھ خود بھی رونے کا شغل جاری تھا۔۔۔اسے ٹوٹ کر اسپر پیار آیا

۔۔۔۔

جب وہ نہیں کھانا چاہتا۔۔تو کیوں۔۔ ظلم کر رہی ہو۔۔۔"وہ بیڈ پر انکے سامنے جا کر بیٹھ گیا۔۔لہنگا سائیڈ پر رکھ دیا۔۔۔

ظلم تو عام ہے۔۔۔ یہاں" آبش تلخی سے بولی۔۔۔جبکہ بلاج۔۔دورید کو دیکھ کر اسکیطرف ہمکنے لگا۔۔دورید نے اسکو۔۔آبش کی گود سے اچک لیا

۔۔۔

اور مسکرا کر اسکے گال چومے۔۔۔

کیوں بگڑا بگڑا سا ہے میرا سرکار" وہ محبت بھری نظروں سے اسے دیکھنے لگا

۔۔۔ جبکہ آبش۔۔۔غصے سے اٹھ گئ۔۔ اسے بلاج پر بھی غصہ آیا جو۔۔

دورید کی گود میں دبا بیٹھا تھا۔۔۔

آبش کے کوئ جواب نہ دینے پر۔۔۔ اسنے اسکی کلائ پکڑلی۔۔۔

آبش" وہ چاہت سے بولا۔۔۔ پہلی بار اسکے منہ سے اپنا نام سن کر آبش کا دل

دھڑکا۔۔۔

لہنگا کیوں نہیں رکھا تم نے" اسنے سوال کیا۔۔ آبش نے کھا جانے والی

نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔

وہ پہننے قابل نہیں" وہ بولی تو وہ مسکرا دیا۔۔۔

میری جان۔۔ تم نے میرے سامنے ہی تو پہنا ہے۔۔۔" وہ بولا۔۔۔

مجھے نہیں پہننا مت ضد کریں۔۔"وہ چیڑ گئ۔۔۔۔

تم یہی پہنو گی۔۔"وہ بھی ضدی لہجے میں بولا۔۔۔

اچھا" آبش نے جھپٹ کر لہنگا اٹھایا۔۔۔اور باہر لے۔۔۔گئ۔۔۔دورید اسکو ناسمجھی سے دیکھنے لگا۔۔۔

آبش نے لہنگا برنر پر رکھا۔۔۔اور چند ہی لمحوں میں لہنگے سے آگ کے لپٹے اٹھنے لگے۔۔۔۔دورید۔۔۔ان شعلوں کو دیکھ رہا تھا۔۔۔جبکہ آبش مسکرا کر۔۔۔دورید کیطرف دیکھ رہی تھی۔۔۔اسے اسکی آنکھوں میں تکلیف بہت بھلی لگی۔۔۔

دورید نے۔۔۔اپنی بریڈز پر ہاتھ پھیرہ۔۔جیسے خود پر ضبط کر رہا ہو۔اور پھر اسکے نزدیک بڑھا۔۔۔آبش پریشان سی پیچھے ہٹی۔۔۔

مزہ آئے گا تمھارے ساتھ۔۔۔ بہت مزہ۔۔" وہ اسکو خود کے نزدیک

کرتے ہوئے بولا۔۔۔ نظر اسکے لبوں پر تھی۔۔۔ اور پھر وہ جھکا تھا

۔۔۔ آبش کو محسوس ہوا آج اسکی روح فنا ہو جائے گی۔۔۔

اسکا سانس گھوٹنے لگا۔۔ مگر دوریدبخت کا جنون۔۔۔ کسی طور کم نہیں ہوا

۔۔۔

اور جب وہ بے دم ہونے لگی۔۔ وہ اس سے دور ہوا۔۔۔

بہت چاہت سے بنوایا تھا یہ تمھارے لیے" وہ اسکے بھیگے لبوں اور ہچکیاں لیتے

وجود کو دیکھ رہا تھا۔۔۔ آبش نے غصے سے خود کو چڑھانا چاہا

اتنا غصہ۔۔۔ لگتا ہے رفتہ رفتہ میرے رنگ چڑھ رہیں ہیں۔۔۔" اسکے

سرخ گالوں پر پیار کرتے ہوئے وہ مسکرایا۔۔

بی ریڈی فور دا نائٹ۔۔۔" خمار آلود آنکھیں نم نم آنکھوں میں جھانکنے لگیں۔۔۔

آبش لرز ہی گئی۔۔۔۔

ڈیزائیز کو بھیج رہا ہوں۔۔۔ جو تمھارا دل کرے۔۔۔ وہ ڈریس پہن لینا ۔۔ویسی دلہن بن جانا۔۔۔

مگر۔۔۔ ایک بار پھر سے دلہن میں تمھیں خود اپنے ہاتھوں سے بناو گا۔۔۔ "پھر کوئی ایکسکیوز نہیں سنو گا۔۔۔

وہ اسے وارن کر کے۔۔۔ وہیں اسے چھوڑ کر بلاج کو گود میں اٹھایا۔۔ جو اسکے ہاتھ سے نکل کر۔۔۔ چھوٹے سے لاونج میں چلا گیا۔۔ تھا اور انیکسی سے نکل گیا۔۔۔۔

سرخ کامدار بھاری میکسی نما ٹیل فراق پر زیورات۔۔۔ پہنے

۔وہ سر پر دوپٹہ ٹکا کر۔۔۔ مکمل دولہن کے روپ میں۔۔۔ اپنے حسن اور

دلکشی سے بے نیاز سر جھکائے بیٹھی تھی۔۔۔ جبکہ بڑی حویلی کو آج دولہن

کیطرح سجایا گیا۔۔

دورید بخت کی شادی تھی۔۔۔۔

مہمان۔۔۔ دوست احباب۔۔۔ اپنے پرائے۔۔۔ سب ہی انوائیڈڈ تھے

فرق بس اتنا تھا۔۔ آج میڈیا نہیں تھا۔۔۔

کوئ فوٹوگرافر نہیں تھا۔۔

سب کی انٹری پر دورید بخت نے منادی لگادی تھی۔۔۔

خود وہ۔۔۔ بلیک شیر وانی۔۔۔ سر پر شملہ باندھے کسی ریاست کا شہزادہ لگ رہا تھا۔۔۔۔ آج کچھ پینے کا دل نہیں کیا۔۔۔ تھا۔۔۔ آج وہ مکمل اپنے ہوش وحواس میں آبش سے ملنا چاہتا تھا۔۔۔ اسکو محسوس کرنا چاہتا۔۔ تھا

۔۔۔

اور اپنی طلب کو مارنا پل پل مرنے کے برابر۔۔ تھا۔۔۔

وہ مسلسل پانی پی کر اندر اٹھنے والی تکلف جلن کو دبائے جارہا تھا۔۔۔۔

بلاج بھی چھوٹی سی شیر وانی اور چھوٹے سے شملے میں۔۔۔ اسکا عکس لگ رہا تھا۔۔۔

یہ پہلا دولہا تھا جس کی گود سے بچہ پوری شادی میں نہیں اترا۔۔۔ تھا۔۔۔
شگفتہ بیگم تو اسکی بلائیں لے نہیں تھک رہیں تھیں۔۔۔ دادا جان نے اب
تک لاکھوں اسپر سے وار دیے تھے۔۔۔

حیدر حاشر بھی۔۔ بھائیوں کیطرح اسکی خوشی میں خوش تھے۔۔ حیدر کی
بارات کل لے کر جانی تھی۔۔ تبھی۔۔۔ وہ

دورید کی شادی۔۔ بھرپور طریقے سے اٹینڈ کر رہا تھا۔۔۔

بڑی حویلی سے کچھ فاصلے۔۔ پر۔۔۔ وہ گھوڑے پر سوار۔۔۔۔ اپنے
دوستوں کزنوں کی ہمراہی میں۔۔۔۔ بے شمار صائم کی کی گئ آتش بازی اور
ڈھول باجوں کے بیچ روایتی انداز میں۔۔۔۔ بڑی حویلی کے مین گیٹ پر آیا
۔۔۔

تو۔۔ڈھول کی تھاپ پر۔ صائم شاہ اور حیدر نے مل کر خوب بھنگڑا ڈالا۔۔۔

اور تو اور حیدر نے فواد صاحب راحت صاحب کو بھی کھینچ لیا۔۔۔

رنگوں روشنیوں سے سجے لون۔۔۔ میں وہ ناچتے گاتے اندر داخل ہوئے۔۔

تو۔۔۔ حاشر نے بلاج کو دورید کی گود سے لے لیا۔۔۔ بلاج ٹوکر ٹوکر ساری کاروائی دیکھ رہا تھا۔۔۔

حیدر اور شاہ نے دورید کو۔۔۔ بھی گھسیٹا۔۔۔ تو۔۔۔ وہ بھی ڈھول کی کی تھاپ پر ان کے سنگ بھگڑا ڈالنے لگا۔۔۔۔ اسکے بھنگڑا ڈالنے پر سب کزنز نے ہوٹینگ کی بہت ریکارڈ لگایا۔۔ مگر وہ خوش تھا تبھی۔۔ سب کی نوک جھونک ہضم کر گیا۔۔۔

اپنی خوشی میں جھومتے ہوئے اسنے داداجان کو بھی۔۔۔ کھینچا۔۔ توسب
مزید پر جوش ہوئے۔۔۔ داداجان نے اپنے پوتے پر سے کثیر رقم وار کر ہوا
میں اڑادی۔۔۔۔ڈھول کی تھاپ میں مزید جوش ابھر گیا۔۔۔

داداجان پوتے کی خوشی میں ناچنے لگے جبکہ پوتا۔۔۔۔

اسکے قدم زمین پر کہاں ٹک رہے تھے۔۔۔۔

آج حصول کی رات تھی۔۔۔ جشن ہی جشن تھا۔۔۔۔۔

کچھ دیر۔۔۔۔ سب یوں ہی۔ اس شور شرابے کا حصہ رہے۔۔۔۔ اور پھر
۔۔ داداجان نے۔۔۔ اسکی پیشانی چومی۔۔۔

اور اسکے شانے پر بازو پھیلا کر لون میں لے۔۔ آئے جہاں۔۔۔ لوگوں کی
آج تو یلغار نظر آرہی تھی۔۔۔ شاندارویل بیلنسڈ انتظام۔۔۔ ہر چیز۔۔

نیک سیک اور کینے سے سجائی گئی۔۔۔ تھی۔۔۔۔ شگفتہ بیگم نے۔۔۔۔ اسکو پیار سے دیکھا۔۔ دوریدنے انکے سامنے سر جھکایا۔۔ تو شگفتہ بیگم نے اسکے شملے ہر پیار کیا۔۔۔۔

اور اسی طرح بلاج کے بھی۔۔۔ پھر ہاتھ میں تھامی کھیر کی کٹوری سے۔۔۔ اسکا منہ میٹھا کرایا۔۔۔

اور بیٹے۔۔۔ کا صدقہ دے کر۔۔۔ اسے اندار۔۔ بلایا۔۔۔

وہ شہانہ چال چلتا۔۔۔ سٹیج کیطرف بڑھا۔۔۔۔

ابھی وہ بیٹھا ہی تھا۔۔ کہ سرینہ۔۔ بھابی۔۔ ماہروخ۔۔۔ اور مزید کزنوں کی ہمراہی میں۔۔۔ وہ حوش روبہ حسینا سہج سہج کے قدم دھرتی اپنی من پسند تیاری۔۔ میں دورید کے حواسوں پر چھا گئی۔۔۔ وہ آہستہ آہستہ۔۔۔ اسکی

طرف بڑھ رہی تھی۔۔۔وہ خواب جو کبھی دیکھا تھا۔۔۔ آج وہ پورا ہو گیا

۔۔۔

دورید نے بلاج کو صوفے پر بیٹھایا۔۔۔

اور اٹھ کر۔۔۔ آگے بڑھا۔۔۔

اور آبش کی طرف ہاتھ بڑھایا۔۔۔ جسے آبش نے۔سب کی موجودگی کے

باعث تھام لیا۔۔

اسکا مہندی سے سجا ہاتھ۔۔۔ سرد تھا۔۔۔ ہولے ہولے کانپ رہا تھا۔۔۔

دورید اسے۔۔۔ صوفے کی طرف لے آیا۔۔

صوفے پر بیٹھا کر اسنے اسکی ٹیل۔۔ میکسی کو جھک کر خود ٹھیک کیا۔۔تو

کزنوں کے قہقہے ابھرے۔۔ جبکہ کچھ لوگ تو شوکڈ ہی رہ گئے۔۔۔

جبکہ وہ مسکرا کر۔۔ اسکے برابر میں ٹک گیا۔۔۔۔۔

کچھ ہی دیر میں کھانے کا دور چلنے لگا۔۔۔۔۔

شاندار کھانا تھا۔۔ جس نے کھایا۔۔ تعریف کیے بغیر نہ رہا۔۔۔

سب کہ منہ پر واہ واہ تھی۔۔۔

میرے ہاتھ سے کھاو گی" دورید نے شرارت سے اسکی طرف چمچ بڑھایا۔۔

جبکہ آبش نے گھبرا کر ادھر ادھر دیکھا۔۔۔۔

اور پھر نگاہیں جھکا لیں۔۔۔۔

جبکہ دورید کھل کر ہنسا۔۔

کیوں ہنسا جا رہا ہے بھئ" شاہ نے سٹیج پر آتے ہوئے کہا۔۔۔

اور وش نے کل کی طرح جھک کر آبش کو پیار کیا۔۔۔ دورید اسے گھور کر رہ گیا۔۔۔۔

میری بیوی معصوم ہے۔۔۔ تو ایسی معصوم حرکتیں۔۔۔ کرتی ہے۔۔ کہ ہنسی آ جاتی ہے۔۔ اب تمھاری چڑیل بیوی کیطرح نہیں ہے "

اچھا میں چڑیل ہوں تو تم کیا ہے" وش نے غصے سے پوچھا۔۔

پرینس۔۔" وہ گردن اکڑا کر بولا۔۔۔

جبکہ۔۔۔ وش کو مصنوعی الٹی آ گئی۔۔۔ دورید نے کھا جانے والی نظروں سے اسکی ڈرامے بازی دیکھی۔۔۔ جبکہ شاہ ہنس دیا۔۔۔ اور اس دوران آبش کے چہرے پر بھی پہلی بار مسکراہٹ آئی۔۔۔۔

بلاج بھی بے تکان کھکھلایا تھا۔۔ ان سب کو مسکراتا ہنستا دیکھ دورید کڑھ ہی گیا۔۔ جبکہ وش۔۔۔۔ کھل کر ہنسی اور بلاج کے گالوں کو زور زور سے چوما ۔۔۔۔

تم۔۔ تمھیں میں نے بلایا کب ہے۔۔ منہ اٹھا کر آ۔ جاتی ہو" بلاج کو اس سے لیتے ہوئے وہ بولا تو وش نے ہ.ں بنایا۔۔

پھر۔۔۔ آبش کیطرف دیکھا۔۔۔

کیا تم بھی مجھے اپنی شادی پر نہ بلاتی" وہ افسوس سے بولی تو آبش نے جلدی سے نفی میں سر ہلایا۔۔۔

" آپ اچھی ہیں۔۔ آپ ہمارے انویٹیشن پر ہی آئی ہیں

آبش کی سپوٹ پاتے ہی وش تو کھل اٹھی جبکہ دورید اسکو گھور کر رہ گیا۔۔

اور یوں ہی یہ نوک جھونک جاری۔۔ رہی۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کچھ ہی دیر میں رخصتی۔۔۔ کا شور اٹھا۔۔۔۔

اور آبش کی دھڑکنیں مدھم پڑ گئیں۔۔۔۔ شگفتہ بیگم اور سرینہ نے اسے اٹھایا۔۔۔ ارادہ دورید کے کمرے میں چھوڑنے کا تھا۔۔ مگر دورید نے ٹوک دیا۔۔۔۔

ماں آبش کی رخصتی ہو گی۔۔ مگر۔۔ وہ میرے کمرے میں نہیں جائے گی ۔۔۔" دورید نے کہا تو سب کی ہی سولیہ نظریں۔۔ اسپر اٹھیں جسے اگنور کر کے وہ صرف ماں کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

ہم کل شام تک آجائیں گے "اسلیے کسی کو بھی بتانا مناسب نہ سمجھا کی وہ کہاں جارہا ہے۔۔۔ شگفتہ بیگم نے بھی مزید سوال نہیں کیے۔۔۔ راحت صاحب۔۔۔ کو اسکی حرکت پر غصہ تو آیا مگر داداجان کے ٹوکنے پر خاموش ہو گئے۔۔۔۔

اور یوں۔۔۔۔ سب دیکھتے رہ گئے جبکہ۔۔۔ دورید آبش کو اپنی سرخ audi میں بیٹھا۔۔۔ کر۔۔۔ ان سب سے دور لے گیا۔۔۔ جاتے جاتے۔۔۔ آبش کے خوف کو وش کے لفظوں نے مزید بڑھا دیا۔۔۔

" تمھارا تو اب اللہ ہی مالک ہے۔۔۔ ٹیک کیئر

بلاج کو ماہ روخ نے اپنے پاس روکنا چاہا۔۔ مگر آبش کی ضد پر وہ بھی انکے ساتھ تھا۔۔۔ مگر۔۔۔۔ بیک سیٹ پر سکون سے سو رہا تھا۔۔ جبکہ فرنٹ سیٹ پر بیٹھی آبش کانپ رہی تھی۔۔۔۔

ریلیکس مائے بے بی" آبش کی گھبراہٹ محسوس کرتے ہوئے اسنے اسکے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں تھام لیا۔۔۔

مگر ہاتھوں کی کپکپاہٹ۔۔۔ مزید بڑھ گئ

۔۔۔۔۔۔۔ تم نے کھانا نہیں کھایا۔۔۔" وہ اسکا ذہن بٹانے کے لیے ہلکی پھولکی باتیں کرنے لگا۔۔ مگر آبش کو سکون میسر نہ آنا تھا نہ آیا۔۔

شہریار کا خیال۔۔۔ اسکے دل میں بے چینیاں بھر رہا تھا۔۔۔۔ وہ اسکے ساتھ بے وفائ کرنے جا رہی تھی سوچیں تھیں کے گھیرے ہوئیں تھیں۔۔

وہ کیا بول رہا تھا۔۔ اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا۔۔۔

آبش یوں ہی سر جھکائے۔۔ نم آنکھوں سے ہتھیلیوں کو گھورتی رہی۔۔۔

اور پھر دو ڈھائ گھنٹے کے مشقت آمیز سفر کے بعد گاڑی رکی۔۔۔۔

اسکے پیچھے۔۔ گارڈز کی بھی گاڑیوں کے ٹائیر چرچرائے تھے۔۔۔۔

دورید دروازہ کھول کر باہر نکلا۔۔۔۔

آبش نے سر اٹھا کر دیکھا۔۔۔۔تو دور اسے جھیل سی نظر آئی۔۔۔

کم آوٹ۔۔"۔ دورید نے اسکی جانب ہاتھ بڑھایا۔۔۔ آبش نے اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ میں نہ دیا۔۔۔تو دورید نے مسکرا کر۔۔۔اسکو اپنی بانہوں میں اٹھا لیا۔۔

آبش کا خوف مزید تقویت پکڑ گیا۔۔۔۔

وہ اسے کیسے روکتی۔۔۔۔

وہ اسے نہیں روک سکتی تھی۔۔۔۔وہ اتنا زور آور تھا کہ آبش کو اپنا۔۔ آپ بے بس ہی لگتا۔۔

بلاج "نہ جانے اسکے لبوں سے کیسے ادا ہوا۔۔ دورید ٹھٹھک کر روکا۔۔

ہاں وہ اپنی خوشی میں بلاج کو بھول گیا تھا۔۔۔

سرکار پہلے بندہ آپکو۔۔ محفوظ مقام پر پہنچادے پھر اپنے بیٹے کو بھی دیکھ لیں گے "اسنے پیار سے کہا۔۔ آبش خاموش ہو گئ۔۔۔ اور پھر۔۔۔ وہ۔۔۔ سڑھیاں اتر۔۔۔ کر۔۔۔ لکڑی کے بنے۔۔۔ چھوٹے سے فٹپاتھ پر چل کر ایک بوٹ کیطرف بڑھا۔۔۔ بوٹ۔۔۔ ریڈ۔۔۔ پھولوں سے مکمل سجی ہوئ تھی آبش۔۔۔ کو سیاہ پانی سے خوف آیا۔۔ تبھی اپنی مٹھیاں بھینچ لیں ۔۔۔ بوٹ کے اندر قدم رکھتے ہی۔۔ وہ ڈول گئ۔۔۔

ہم۔۔۔ ہم ڈوب جائیں گے "آبش نے خوف سے۔۔۔ کہا۔۔ تو دورید ہنس دیا۔۔۔

اکھٹے ڈوبیں گے۔۔۔ اور محبت جیت جائے گی" وہ اسے۔۔۔ لے کر چلتا ہوا ۔۔۔ آگے بڑھا۔۔ اور پھر۔۔۔ لکڑی کی چھوٹی سی سیڑھیاں اتر کر۔۔۔ ایک کمرے کے آگے روکا۔۔۔ دروازہ جوتے کی مدد سے کھولا۔۔

تو آبش کی آنکھیں چندھیا سی گئیں۔۔۔ اتنی روشنی۔۔۔۔ اسکی آنکھوں میں لگنے لگی۔۔۔ چھوٹا سا کمرہ۔۔۔ جس کے بیچوں بیچ۔۔۔ بیڈ تھا۔۔۔ جس کو وائیٹ کور شیٹ سے ڈھانپا گیا تھا۔۔۔ وائٹ شیلین کی چادر۔۔۔ پر پھولوں کی کلیاں دھریں تھیں۔۔۔ اور اسی طرح پورے کمرے میں کلیاں ۔۔۔ اور موم بتیوں سے بڑی خوبصورتی سے سجاوٹ کی گئ تھی۔۔ مگر آبش کا خوف پل کے پل میں بڑھتا جا رہا تھا۔۔ وہ پانی میں تھے۔۔۔ اگر کچھ ہو جاتا تو وہ ڈوب جاتے۔۔۔۔

جبکہ اسکے برعکس دورید پر سکون تھا۔۔۔

اسنے آبش کو بیڈ پر بیٹھایا۔۔۔

"ڈارلینگ۔۔ آپ یہاں رو کو۔۔ میں۔۔۔ کچھ ہی دیر میں آتا ہوں۔۔۔

نہیں پلیز" آبش کی آواز روندھ گئ۔۔۔ اسنے اسکا ہاتھ تھامہ اور پریشانی سے اردگرد دیکھا۔۔۔

کیا ہوا" دورید نے اسکے چہروں کو دونوں ہاتھوں میں لے کر پیار سے پوچھا

۔۔۔

پ۔۔۔ پانی۔۔۔ یہاں پانی آجائے گا" آبش رودی۔۔۔ جبکہ دورید کو اسکی ادا پر ٹوٹ کر پیار آیا۔۔

کچھ نہیں ہوتا۔۔۔ میں بلاج کو لے آو۔" اسنے اپنا ہاتھ چڑھایا۔۔۔ اور مسکرا کر اسکی نم آنکھوں کو دیکھا۔۔

دل میں محبت بھرے جزبات ٹھاٹھے مار رہے تھے۔۔

اور پھر وہ اسکو چھوڑ کر۔۔۔بوٹ کے اوپر آ گیا۔طبعیت عجیب سی ہونے لگی تھی۔۔وہ جانتا تھا۔۔۔یہ کیوں ہو رہا ہے۔۔مگر۔۔وہ آج کوئی ڈرگ نہیں لے گا۔۔خود سے عہد تھا۔۔۔

اپنی طلب پر سر جھٹکتے ہوئے اسنے سامنے سے آتے صائم کو دیکھا۔۔۔

اور اس سے بلاج کو لے کر۔۔۔۔اسے وہیں رہنے کی اور بوٹ کھول دینے کی تاقید کی۔۔اور ایک بار۔۔۔پھر سے۔۔وہ سڑھیاں اترتا۔۔اس کمرے میں آگیا۔۔۔وہ جانتا تھا۔۔۔آبش خوفزدہ ہے۔۔اور آج وہ اسے تنگ نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔

آبش کی پریشان نظروں کو اسکو۔۔ دوبارہ سامنے دیکھ کر سکون ملا۔۔۔ اور بلاج کو دیکھ کر بھی دلی تسلی ہوئی۔۔۔

دورید نے۔۔۔ چھوٹے سے سنگل صوفے پر بلاج کو لیٹایا۔۔۔ اور خود پھر سے باہر نکل گیا۔۔ اب نہ جانے وہ کیا کرنے گیا۔۔ تھا۔۔ آبش نے ہلکی سی بوٹ میں حرکت محسوس کی۔۔ جیسے وہ چل رہی ہو دل جیسے مٹھی میں آگیا

۔۔۔

کیسا شخص تھا وہ۔۔۔۔ اسے ہمیشہ مشکل میں رکھتا تھا۔۔۔

بیڈ شیٹ کو کس کر پکڑ کر اسنے اپنا خوف زائل کرنا چاہا مگر۔۔۔ ڈر کسی صورت کم نہیں ہو رہا تھا۔۔ اور بلا آخر وہ رونے لگی۔۔۔

تبھی وہ دروازہ کھول کر پھر سے اندر آیا۔۔۔ تو اب اسکا حولیہ بدلہ ہوا۔۔ تھا

۔۔۔۔

وائٹ۔۔۔ ڈھیلی سی شرٹ کے نیچے۔۔۔ وائٹ ہی جینز پہنے۔۔۔ وہ اسکے

سامنے تھا۔۔۔۔

شرٹ کے اوپری بٹن کھلے ہوئے تھے جس سے

۔۔ سینہ صاف واضح ہو رہا تھا۔۔۔

وہ آبش کے پاس بیڈ پر بیٹھ گیا۔۔۔

کیوں رو رہی ہو" اسکا ہاتھ تھامتے ہوئے۔۔ پوچھا۔۔۔

ہم۔۔۔ ہمیں ڈر لگ رہا ہے۔۔۔ اگر کچھ ہو گیا تو۔۔۔" وہ بلاترادود بولی کہ

اس وقت تمام خوف پر بھاری۔۔ خوف انکا پانی پر ہونا تھا۔۔۔

ہو گا۔۔۔ تو بہت کچھ۔۔ مگر ڈرنے والی کیا بات ہے بھلا۔" وہ پیار سے اسکی

انگلیوں سے رینگز نکالنے لگا۔۔ جبکہ آبش کی دھڑکنیں بڑھ گئ۔۔۔

پتہ نہیں میں خوش نصیب ہوں۔۔۔ یا میرا رب مہربان ہو گیا۔۔۔ مجھ پر

۔۔۔۔

جو چاہا۔۔ وہ آج پا کر۔۔۔ دل ایسے پر سکون ہے۔۔۔ جیسے یہ جھیل۔۔۔

اسکی خاموشی۔۔۔ نہ کوئ لہر۔۔۔ نہ کوئ جوش۔۔۔ بس ہلکے ہلکے

۔۔۔ محبت۔۔ کی وادیوں میں اتار رہی ہے۔۔۔" اسکی آنکھوں میں دیکھتے

ہوئے۔۔۔ وہ آبش کے ارد گرد ایک سحر سا باندھ رہا تھا۔۔۔

کیا آپ نے کبھی یہ سوچا۔۔۔ کہ آپ جس سے محبت کا دعوا کرتے ہیں اسے

کتنی تکلیف دیتے ہیں۔۔۔" آبش نے بھی اسکے ہاتھوں کیطرف دیکھتے

ہوئے ہی سوال کیا۔۔ جواب اسکے ہاتھ سے چوڑیاں اتار رہا تھا۔۔۔

میں نہیں جانتا میری محبت کیسی ہے۔۔۔ خود غرض۔۔۔ ہٹ دھرم۔۔۔۔ صرف منمانی کرنا جانتی ہے۔۔۔۔

کیا تم نے نہیں سوچا کہ تم نے مجھے کتنی تکلیف دی۔۔۔ ہے۔۔۔" اسنے دوسرے ہاتھ سے۔۔۔ بھی چوڑیاں نکلیں۔۔۔ اور جو جو چیز وہ نکلتا گیا۔۔۔ نیچے بیچھے قیمتی رگ ہر پھینکتا گیا۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔ ہم نے۔۔۔ کبھی کسی کو تکلیف دینے کا نہیں سوچا۔۔ مگر ہمیں آج معلوم ہو گیا ہے۔۔۔ ہم بہت بد نصیب ہیں"۔۔ آبش کی پلکیں بھیگیں ۔۔۔۔

جبکہ دورید نے نزدیک ہو کر اسکے کان سے آویزہ نکالا۔۔۔

یقین مانو۔۔۔ میں وہ۔۔ سوچنا ہی نہیں چاہتا جو تم سوچ رہی۔۔ ہو۔۔۔"

دوسرے کان سے بھی آویزہ نکل کر نیچے پھینک دیا۔۔۔

پتا ہے آبش۔۔۔ میری محبت میں بہت شدت تھی۔۔۔ تبھی آج تم میرے پاس میرے نزدیک۔۔ میرے رحم و کرم پر ہو۔۔۔۔ مگر اب میں تمھیں کوئی تکلیف نہیں دینا چاہتا۔۔۔ میں چاہتا ہوں تمھاری آنکھوں میں میرے نام کا خوف نہ ہو۔۔ بلکہ۔۔ میرے نام سے تمھاری آنکھوں میں چاہت کی چمک ہو۔۔۔۔

وہ چمک کہ دنیا تمھاری آنکھوں سے پہچان لے۔۔ کہ۔۔ تم دیوانی ہو۔۔۔ صرف اور صرف بخت کی۔۔"۔۔

اسکے سر پر سے پینیں نکال کر دوپٹے سے اسکو آزاد کرتے ہوئے۔۔ وہ نرمی سے بولا۔۔۔۔

آبش نے آنسو بھری آنکھیں اوپر اٹھائیں تو۔۔ جزبات سے بوجھل ہوتیں اسکی آنکھوں سے جاملیں۔۔۔۔۔

کم از کم آپکی یہ خواہش کبھی ہم پوری نہیں کریں گے۔۔۔۔

آپ وہ نہیں ہیں۔۔۔۔ جس کی ہمیں چاہ ہے۔۔۔۔" وہ۔۔۔ بولی تو دورید نے اسکا چہرہ ہاتھوں میں تھام لیا۔۔۔

نہیں آبش۔۔۔۔ میں ویسا بنوں گا بھی نہیں جس کی تمھیں چاہ ہے۔۔۔۔ میں ویسا بن گیا۔۔ اور تم مجھ میں اسکو ڈھونڈنے لگیں تو یہ میری محبت کی جیت نہیں ہار ہو گی۔۔۔۔

اور ہار مجھے منظور نہیں کسی صورت بھی نہیں۔۔۔۔

میں تمھیں بہت چاہو گا۔۔۔ بہت بے حساب۔۔۔ اور تمھارے توسط سے ۔۔ بلاج کو بھی۔۔۔ مگر بدلے میں تمھیں بھی۔۔ چاہت کے سکے میری جھولی میں ڈالنے ہوں گے۔۔ مگر زبردستی نہیں۔۔ دل کی آمادگی سے۔۔۔

میں بہت خود غرض شخص ہوں۔۔۔

تمھیں پالینا۔۔۔ ہی میرا مقصد نہیں۔۔ تمھاری محبت بھی۔۔ میرا مقصد ہے۔۔۔ مگر یہ محبت تمھارے دل کو میری دوری نہیں میری قربت نرم کرے گی۔۔۔۔"

اسکی پیشانی چومتے ہوئے۔۔۔ وہ بولا۔۔ تو آبش کو مزید رونا آنے لگا۔۔۔ جبکہ دوریداسکے آنسو صاف کر کے۔۔ پھر سے اسکی صراحی دار گردن کو اس بھاری سیٹ سے آزاد کرنے لگا۔۔

آبش۔۔۔۔ تمھاری سوچ میں بھی کبھی وہ شخص نہیں آنا چاہیے۔۔۔۔

میں تمھیں تکلیف نہیں دینا چاہتا۔۔۔ مگر جب جب تمھاری آنکھیں۔ مجھے اسکے عکس۔ کو تلاشتی ہوئی دیکھیں۔۔۔۔ میں تمھاری آنکھیں نوچ لوں گا ۔۔۔۔"ناک سے نتھ نکالتے ہوئے وہ سنجیدگی سے بولا۔۔۔۔

اور پھر جھک کر اسکی۔۔ چھوٹی سی ناک کو پیار کیا۔۔۔

آپ ہماری محبت کے قابل نہیں" آبش سفاکی سے بولی تو دورید ہنس دیا۔۔۔

اف ف۔۔۔ میرے سرکار۔۔۔ اتنی باتیں تو میں نے کبھی کسی سے نہیں کیں جتنی آپ سے کر رہا ہوں۔۔۔ چلیں پھر دیکھ لیں گے جیت کس کی ہو گی۔۔۔ ابھی تو آپ جائیں اور چینج کریں۔۔ یقین مانیں۔۔۔ مزید دیر کی تو ۔۔ پھر توڑ دو گا۔۔ عہد۔۔ بھی قائم نہیں رہے گا۔۔۔ پھر ضمیر بھی دھوکے باز سمجھے گا "

بیڈ پر چیت لیٹتے ہوئے۔۔۔وہ شوخی سے بولا۔۔ جبکہ انگلیوں سے اسکی کمر پر

پھیلے بالوں کی نرمی کو بھی محسوس کیا۔۔۔

آبش کا دل کیا بھاگ جائے کہیں دور کہ وہ اسکے سائے کو بھی نہ چھو سکے

۔۔۔۔

کیا چاہتیں ہیں" معنی خیز لہجے میں بولتے ہوئے اسکی گردن کو چھونا چاہا مگر

آبش پہلے ہی کھڑی ہو گئ۔۔۔۔

دورید مسکرا کر پھر سے لیٹ گیا۔۔۔

اور ہاتھ کے اشارے سے۔۔ سامنے چھوٹے سے ڈریسنگ روم کی طرف

جانے کو کہا۔۔۔

آبش خون کے آنسو پیتی۔۔ڈریسنگ روم کیطرف چلی۔۔۔ گئ۔۔۔ جبکہ اسکا سرخ دوپٹہ سفید چادر پر پھیل گیا۔۔۔ دورید نے۔۔۔ دوپٹہ اٹھا کر اپنے چہرے پر پھیلا لیا۔۔۔۔

آبش کو باہر جاتے ہوئے شدید شرمندگی ہو رہی تھی۔۔۔

جبکہ دورید پر ٹوٹ کر غصہ آیا۔۔ خیر اب تو ساری زندگی ہی آنا تھا۔۔

وائٹ سیلک کی نائٹ ڈریس۔۔ اسکے خیالات کی طرح ہی بے باک تھی

اسے ڈریسنگ روم میں۔۔۔ کھڑے کھڑے بہت دیر ہو گئ۔۔ اب تو پاوں بھی شل ہونے لگے تھے۔۔۔

اور پھر بلاآخر۔۔ اپنے دل کو سمبھلاتی۔۔ دروازے کی ناب گھمائی۔۔ تو جس کمرے میں پہلے آنکھوں کو چندھیا دینے والی روشنی تھی۔۔۔ اب صرف ۔۔۔ ایک موم بتی کی روشنی تھی۔۔۔ جبکہ دور تک خاموشی۔۔۔

اور پانی کی ہلکی ہلکی آواز۔۔۔ آبش سر سے پاوں تک کانپنے لگی تھی۔۔

ڈریسنگ روم کا دروازہ بند کر کے وہ باہر نکلی تو اندھیرہ مزید بڑھ گیا۔۔ اسکی زندگی کی طرح۔۔ مگر اسے مدھم۔ مدھم آتے پانی کی آواز سے خوف محسوس ہوا۔۔ تو اسنے ہلکہ سا اسے پکارہ۔۔

بخت۔" اور خاموش فضا میں دورید بخت کو۔۔۔ اپنے نام کی پکار۔۔۔۔ مسرور کر گئی۔۔۔ وہ بیڈ سے اٹھا۔۔۔ اور اسکے مقابل آگیا۔۔۔ آبش نے ایک قدم پیچھے لیا۔۔۔

جبکہ دوریدبخت نے۔۔اسکو بانہوں میں بھر لیا۔۔۔اور دھڑام سے بیڈ پر جا گیرا۔۔۔۔۔

گیرنے سے کشتی بری طرح ڈولی تھی۔۔۔آبش نے اسکی شرٹ کو سختی سے پکڑ لیا۔۔۔جبکہ۔۔دوریدبخت من مست مگن۔۔تھا۔۔۔۔۔

وہ آبش پر محبت کی برسات کر دینا چاہتا تھا۔۔۔جبکہ آبش۔۔۔اسکے والہانہ پن۔۔پر سمٹ سی گئ۔۔۔وہ جتنا سمٹتی گئ۔۔دوریدبخت۔۔خود میں اتنا سمیٹتا گیا

ایک جھٹکے سے اسکی آنکھ کھلی تو لگا جیسے گلے میں پھندا لگ گیا ہو۔۔۔۔

وہ کھانسنے لگا۔۔۔

کمرے میں اب بھی مکمل اندھیرا تھا۔۔ مگر وقت بتا رہا تھا۔۔

دن کے اجالوں نے رات کی سیاہی۔۔ کو ڈھانپ لیا ہے۔۔۔

منہ پر ہاتھ رکھتے ہوئے امڈ امڈ کے آنے والی کھانسی کا گلہ گھونٹا۔۔ اور سائیڈ لیمپ جلا دیا۔۔ جس سے۔۔ کمرے میں۔۔۔لیمپ کی روشنی پھیل گئ

۔۔۔۔

اسنے ایک نظر بلاج کو دیکھا۔۔جو اب بھی سکون سے چھوٹے سے سنگل سیٹر صوفے پر سو رہا تھا۔۔۔ جبکہ۔۔۔ دوسری نظر۔۔۔ اپنی متاع حیات پر ڈالی۔۔۔

جو اسکی ورافانگیوں۔۔۔سے ہلکان ہی ہو گئ تھی۔۔اور ابھی کچھ دیر پہلے ہی سوی تھی۔۔۔

دورید کی وئٹ شرٹ پہنے وہ۔۔چادر کو خود میں بھینچے سختی سے آنکھیں بند کیے سکڑی سیمٹی لیٹی ہوئ تھی۔۔۔۔دورید کو۔۔۔۔اسکے خوبصورت سراپے پر جی بھر کر پیار آیا۔۔مگر اس سے پہلے وہ اسپر جھکتا۔۔کھانسی نے مزید۔۔وہاں ٹکنے نہ دیا۔۔۔وہ تیزی سے۔دروازہ کھول کر۔۔۔۔سڑھیاں چڑھ کر اوپر آگیا۔۔۔

بنا شرٹ کے۔۔۔وہ کھانستے کھانستے۔۔۔نیچے بیٹھ گیا۔۔۔

مگر کھانسی کا زور نہیں ٹوٹا۔۔۔۔

بوٹ اب بھی جھیل پر سفر کر رہی تھی۔۔۔

مگر دورید اس حسین منظر کو دیکھ نہیں پا رہا تھا۔۔۔

کھانستے کھانستے اسکا چہرہ سرخ پڑ گیا۔۔۔

اسنے منہ پر ہاتھ رکھا۔۔۔

کھانسی کا زور مزید بڑھ رہا تھا۔۔

اسکی آنکھوں سے کھانس کھانس کر آنسو گیرنے لگے۔۔۔

اور پھر۔۔۔ہاتھوں پر کچھ گیلا گیلا محسوس کر کے۔۔۔اسکی آنکھوں میں خوف اترا۔۔پہلی بار۔۔۔پہلی بار۔۔

وہ خوف کے زیر اثر۔آیا تھا۔۔

اسنے لبوں پر سے ہاتھ ہٹایا۔۔ ہتھیلی ساری خون سے بھری تھی۔۔۔

جبکہ لبوں پر بھی خون لگا ہوا تھا۔۔اور بریڈ زپر بھی خون تھا۔۔

اسکے دل کی رفتار مدھم ہو گئ۔۔۔۔۔۔۔

آنکھ سے آنسو ٹوٹا۔۔۔اور اس خون میں تھلیل ہو گیا۔۔۔۔

اسنے ایک نظر آسمان کو دیکھا۔۔۔۔اور پھر اپنے ہاتھ کو۔۔۔وہ شاکڈ تھا

۔۔۔۔۔بری طرح شاکڈ۔۔۔۔

اس وقت اسے اپنے ارد گرد صرف وحشت ہی وحشت محسوس ہوئ۔۔۔۔

سر" صائم کی آواز پر اسنے سر اٹھا کر دیکھا۔۔

سر۔۔۔سر یہ کیا۔۔۔" صائم نے اسکے کانپتے ہاتھ تھامے۔۔وہ کچھ نہیں بولا

۔۔۔۔۔

سر۔۔۔میں۔۔۔میں بوٹ ریوائیڈ کرتا ہوں۔۔۔۔" وہ ایکدم کھڑا ہو گیا

۔۔۔بوٹ کو کنارے پر لگانے کے لیے وہ تقریبا۔۔۔دوڑا تھا۔۔۔۔۔

جبکہ وہ یوں ہی بیٹھا تھا۔۔۔۔

آج پتہ چلا قسمت۔۔۔کیا۔۔۔ہے۔۔۔

یہ کسی کی نہیں۔۔۔۔۔"لب پھڑ پھڑ ائے۔۔۔اور پھر مسکراہٹ میں ڈھل گئے۔۔اسنے ہاتھ کی پشت سے۔۔۔لبوں کو صاف کرنا چاہا۔۔۔اور پھر چھوٹے سے کچن نما کیبن میں چلا گیا۔۔منہ ہاتھ اچھے سے دھویا۔۔۔

دل کسی چھوٹے سے۔۔ معصوم بچے کی طرح سہا ہوا تھا۔۔۔

وہ اسی طرح چلتا ہوا۔۔۔کمرے میں آیا۔۔۔

جہاں وہ دونوں۔۔۔اب بھی سو رہے تھے۔۔۔

دورید نے۔۔بیڈ پر لیٹ کر آبش پر سے لحاف کھینچا۔۔۔۔

خود پر پھیلا کر۔۔۔اسے بھی اپنے لحاف میں چھوپا۔۔۔لیا۔بے آواز بدعا

۔۔"اسکی بند پلکوں پر انگلی کی پور پھیرتے ہوئے وہ بولا۔۔۔اور پھر اسکا ہاتھ

جو اسکی شرٹ کے بازوں۔میں بلکل چھوپا ہوا تھا۔۔۔اٹھا کر اپنی گردن میں

حائل کیا۔۔۔۔

اور اسے خود میں سختی سے بھینچ کر۔۔۔اسنے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔۔۔

مگر دل کو پنکھ لگ گئے تھے۔۔۔۔وہ بلکل بے جان۔۔ محسوس کر رہا تھا۔۔۔

خود کو۔۔۔۔۔۔۔۔

ماضی

"شہریار آپ ادھر بیٹھے ہیں۔۔۔ہم۔۔۔پریشان ہو گئے تھے

برانڈے کی سیڑھی پر شہریار کو بیٹھے دیکھ۔۔۔وہ بھی اسکے ساتھ آکر بیٹھ گئی

۔۔۔اور اسکے بازو پر سر ٹیکا لیا۔۔۔۔

شہریار کے وجود میں ہلکی سی بھی جنبش نہیں ہوئی۔۔۔۔وہ ویسے ہی۔۔بیٹھا

چاند کیطرف دیکھ رہا تھا۔۔۔

آبش نے جب اسے اپنی طرف متوجہ نہ پایا۔۔۔تو اسکی طرف دیکھا۔۔۔

شہریار۔۔۔۔آپ پریشان ہیں" اسکے چہرے سے وہ اسکی اندرونی کشمکش کو

بھانپ گئی تھی۔۔۔۔

ہممممہ" اسنے ہنکارہ بھرا۔۔۔اور پھر سے خاموش ہو گیا۔۔۔

خیریت۔۔۔" آبش بھی پریشان ہو گئی۔۔۔

آبش سب ختم ہو رہا ہے۔۔۔ آہستہ آہستہ۔۔۔" اسکے فریبی وجود کو دیکھتے ہوئے شہریار۔۔۔۔ گلگیر لہجے میں بولا۔۔۔

کیا ہوا ہے۔۔۔ آپ۔۔۔" شہریار نے اسکے ہونٹوں پر ہاتھ رکھ کر روکا۔۔۔

پلیز مجھے بولنے دو۔۔۔۔۔ مجھ سے اب برداشت نہیں ہو رہا۔۔۔ ایسا لگ رہا ہے۔۔زندگی اپنا گھیرہ تنگ کر رہی ہے۔۔۔۔ یہ شاید کسی کی بدعا"

وہ پرسوچ نظریں اسکے پریشان چہرے پر ڈالے۔۔۔ اپنی ہی جون میں بولتا گیا۔۔۔۔ وہ شدید ڈسٹرب تھا تبھی آبش کی کنڈیشن کا خیال کیے بغیر۔۔۔ اسکے سامنے کھلنے لگا۔۔۔۔

یہ شاید وہ اپنے حواسوں میں نہیں تھا۔۔اگر وہ اپنے حواسوں میں ہوتا۔۔۔

تو کسی صورت اسکے سامنے یہ بات نہ کرتا۔۔۔وہ جانتا تھا وہ پریگنینٹ ہے

۔۔۔۔اور اکثر طبعیت بھی خراب رہتی تھی

کیا ہوا ہے۔۔۔ہمیں بتائیں تو سہی۔۔۔"آبش نے اسکا چہرہ دونوں ہاتھوں

میں تھام لیا۔۔۔

آبش میں بہت پریشان ہوں مجھے۔۔۔سمجھ نہیں آرہا۔۔۔میں اتنی بڑی

رقم کی ادائیگی۔۔۔کیسے کروں گا۔۔"

کیسی رقم۔۔"آبش۔۔نے پوچھا۔۔۔تو۔۔اسنے ایک گھیری سانس لی

۔۔۔۔

میں نے ایک کمپنی کو اپنے بیہاف پر لون دیا تھا۔۔ حالانکہ ۔۔۔ میں نے

اپنی طرف سے پوری معلومات کی تھی ۔۔ بس وہ کمپنی پاکستان میں نیو تھی

۔۔۔۔

ڈیڑ کروڑ کا لون ۔۔۔۔۔ لے کر ۔۔۔۔ انھوں نے سیکیرٹی ۔۔۔ کمپنی کے زمین

کے کاغزات ۔۔۔ رکھوائے تھے ۔۔۔ اور اتنے بڑے لون پر ۔۔۔ اور

سیکیرٹی پر ۔۔۔۔ بنک ۔۔ نے مجھے بونس دیا تھا ۔۔ جو سارا میں نے شادی پر لگا

دیا ۔۔۔

ایک ماہ بعد لون کی پہلی قسط دینی تھی ۔۔۔ جب اون ٹائم نہیں ۔۔۔ آئی قسط

۔۔۔ تو میں نے انکے فون نمبرز پر ربتہ کیا جو بند جا رہے تھے ۔۔۔ اور ۔۔

جب میں خود انکی کمپنی میں قسط لینے گیا ۔۔۔ تو ۔۔۔ تو وہاں ۔۔ وہ کمپنی تھی

ہی نہیں ۔۔۔۔ وہ تو کوئی چھوٹی سی اجینسی تھی ۔۔

وہ سب۔۔۔ وہ سب۔۔ جالی تھا جو میرے سامنے مجھے دیکھایا۔۔ گیا۔۔۔

حتی کہ زمین کے کاغزات بھی۔۔۔۔۔۔

اور اب بنک کا کہنا ہے۔۔ کہ یہ ڈیڈ کروڑ کی رقم کی ادائیگی میں کروں گا۔۔۔

میں نے بہت بات کی مگر۔۔۔ وہ کسی صورت نہیں مان رہے انکا کہنا ہے

۔۔ ادائیگی کریں ورنہ۔۔۔ آپکی پراپرٹی۔۔ ضبط کرلی جائے گی۔۔۔ اور

پولیس۔۔ کروائ بھی کی جائے گی۔۔۔

مجھے یہ سمجھ نہیں۔ آرہا میں۔۔ کہاں سے ڈیڈ کروڑ روپے لاؤ گا۔۔۔

یہ گھر۔۔۔ اس گھر میں تو۔۔۔ چاچو بابا اور پھوپھو کا حصہ ہے۔۔

مجھے لگتا ہے۔۔ میرے دماغ کی رگ پھٹ جائے گی۔۔۔ میں نے کتنی بڑی بے وقوفی کی ہے۔۔۔" وہ سر تھام کر رہ گیا جبکہ۔۔۔ آبش۔۔۔ منہ پر ہاتھ رکھے شاکڈ تھی۔۔۔۔

یہ سب کیا ہو رہا تھا۔۔۔۔

" شہریار۔۔۔ آپ۔۔ آپ پریشان نہ ہوں۔۔۔ ہم کچھ کر لیں گے

کیا کر لیں گے آبش۔۔۔ بینک نے فائنل ڈیٹ دی ہے۔۔۔ اگر اس تک نہیں کیا تو۔۔ مجھ پر پولیس کروائی کی جائے گی۔۔۔۔ کیا کروں گا میں کہاں سے لاؤں میں یہ رقم" وہ ایک دم غصے سے بھڑکا۔۔۔

آبش خاموش ہو گئی۔۔

۔ آپ کو۔۔ تایا جان سے بات کرنی چاہیے۔۔۔" اسنے کہا تو۔۔ شہریار خاموشی سے اسے دیکھنے لگا۔۔ وہ ٹھیک کہہ رہی تھی۔۔۔ اور کوئی۔۔ راستہ نہیں تھا۔۔۔ سوائے اس گھر کے۔۔

دن بے چینی سے گزرنے لگے تھے۔۔ بنک کی طرف سے بڑھتا دباو۔ شہریار کو مزید پریشان کر رہا تھا۔۔۔ سر میں اب تو درد رہنے لگا تھا۔۔۔

تایا جان۔۔ اور آبش کے بابا کو یہ بات بتائی۔۔ تو وہ تو خاموش ہو گئے بیٹی کا معملہ تھا۔۔ کہتے بھی کیا۔۔۔ جبکہ تایا جان۔۔ غصے سے بھڑکے۔۔۔

اب بے گھر کروگے ہمیں۔۔" وہ خاموش رہا۔۔ کہتا بھی کیا۔۔۔۔

جانتے بھی ہو تمھاری پھوپھو۔۔ بلکل نہیں مانے گی۔۔ اسے اپنا حصہ چاہیے وہ پہلے ہی بہت بار مجھ سے تکازہ کر چکی ہے۔۔۔۔۔

اور اسکا کیا قصور ہے۔۔۔" انھوں نے۔۔۔ اپنے بھائی۔۔ کیطرف اشارہ کیا

۔۔۔۔

"بٹی تمھیں دے دی تو کیا جائیداد بھی دے دے۔۔۔

میں۔۔۔ سب کے پیسے واپس کر دوں گا بابا" وہ ہارے ہوئے انداز میں بولا

۔۔۔

کیسے کرو گے۔۔ ہاں کیسے کر دو۔۔۔ گے۔۔۔ بے گھر جب کرو گے تو۔۔ کیا کرائے کے گھر میں۔۔۔ اخراجات نہیں بڑھیں گے۔۔۔ نالائق احمق انسان۔۔۔۔ سوچ سمجھ کر کوئی کام نہیں کیا جا سکتا۔۔۔"۔۔۔

رہنے دیں بھائی صاحب۔۔۔اس میں کوئی بڑی بات نہیں۔۔سب کچھ میرا ۔۔۔۔میری بیٹی کا ہے۔۔۔اور آبش بھی یہی چاہے گی کہ۔۔شہریار کا قرض اتر جائے" انھوں نے بھائی کو تسلی دی۔۔جبکہ وہ غصے سے اٹھ کر چلے گئے۔۔۔۔

میرے بیٹے سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔تم پریشان نہ ہو۔۔۔تائی جان نے ایک نظر روتی ہوئی آبش پر ڈالی پھر پریشان حال بیٹے پر۔۔۔اس میں اسکا کیا قصور تھا۔۔۔۔

بھلہ۔۔۔

کچھ ٹھیک نہیں ہو۔۔گا۔۔۔ٹھیک کہہ رہیں ہیں بابا۔

سب برباد کر دیا۔۔ میں نالائق ہی ہوں۔۔" وہ خود ترسی کا شکار ہوتا اٹھا۔۔۔ اور۔۔۔ گھر سے ہی باہر نکل گیا۔۔

مسٹر شہریار۔۔۔ بنک۔۔۔ آپکے ایکسکیوزیز نہیں سن سکتا۔۔ یہ سراسر آپکی بے وقوفی ہے۔۔ کہ۔۔۔ آپ نے۔۔ اس کمپنی کی جانچ پڑتال نہیں کی ۔۔۔ ہمیں اپنے پیسوں سے مطلب ہے۔۔۔ اور آپکی اس غیر ذمہدرانہ حرکت نے بہت ڈیسا پوئنٹ کیا۔۔ ہے ہمیں۔۔۔ اور بنک کو نقصان دینے والے ورکرز۔۔۔ کو ہم مزید نقصان کے لیے نہیں رکھ سکتے۔ آپکو اس جاب سے فائر کیا جاتا ہے۔۔ اور تین دن کا ٹائم ہے۔۔ یہ تو۔۔ ہمارے حولے ہماری رقم کریں نہیں تو آپکی پراپرٹی۔۔۔۔ اور۔۔۔ آپ۔۔۔ سلاخوں کے پیچھے ہوں گے۔۔۔۔ خوب جانتے ہیں ہم آپ جیسے لوگوں کو۔۔"

اونر نے غصے اور حقارت سے اسکے پسمردہ چہرے کو دیکھا۔۔۔

اب آپ جاسکتے ہیں" وہ کہہ کر اپنی فائلوں پر جھک گئے جبکہ ۔۔۔ شہریار

مرے مرے قدموں سے ۔۔۔ بینک سے باہر نکلا۔۔۔۔۔

زندگی اتنی تنگ ہو جائے گی کبھی نہیں سوچا تھا۔۔۔۔۔

ایک خوشحال خوش باش زندگی کی چاہ کوئی اتنی بھی بری نہیں تھی ۔۔۔ کہ

۔۔۔ اسپر سارے دروازے ہی بند ہو جاتے ۔۔۔

وہ اپنی سوچوں میں مگن ۔۔۔۔ روڈ کراس کر رہا تھا۔۔۔

کہ ۔۔۔۔ تیز رفتار ۔۔۔ ڈالے سے ۔۔۔ زور دار ٹکر ہوئی ۔۔۔ بس اسے

اتنا محسوس ہوا ۔۔۔ جیسے ۔۔۔ پورا وجود توڑ پھوڑ دیا ۔۔۔۔۔ ہو

۔۔۔ اور پھر آنکھوں کے آگے اندھیرہ چاہ گیا۔۔۔۔۔

وہ گورمنٹ ہسپتال کے کروریڈور میں ۔۔۔بے حال بھگتی ہوئی۔۔ آئی سی یو

۔۔کے سامنے۔۔۔۔ آئی۔۔۔

تائی جان۔۔بری طرح رو رہی تھیں۔۔۔

وہ کچھ سمجھنا چاہتی تھی۔۔ مگر۔۔ سمجھ سے بالاتر تھا سب۔۔۔۔۔

ماہروخ تائی جان کو سمبھال رہی تھی۔۔ جبکہ۔۔۔ تایا جان۔۔اور بابا۔۔

بھی۔۔ سر جھکائے کھڑے تھے۔۔۔اسنے دور سے آتی پھوپھو کو بھی دیکھا

۔۔۔

مگر ایسا لگا ساری آوازیں بند ہو گئیں ہوں۔۔بس دل کی تیز رفتار دھڑکنوں کی آوازیں اسکے کانوں میں گونج رہیں تھی۔۔۔۔

آئی سی یو کا دروازہ کھلا۔۔ڈاکٹر باہر نکلا۔۔۔۔

سب اسکی طرف بڑھے۔۔۔

آپ میں سے آبش کون ہے" اسنے سب کیطرف دیکھتے ہوئے۔۔۔پوچھا

۔۔۔۔

ہم۔۔"وہ بولنا چاہتی تھی۔۔مگر الفاظ گالے سے باہر نہیں نکل رہے تھے

۔۔۔

آپکو پیشینٹ نے۔۔۔بولایا۔۔ہے۔۔انکی حالت بہت کریٹیکل ہے۔۔۔

"آپ۔۔ان سے زیادہ بات چیت مت کریے گا۔۔

ڈاکٹر ہدایت دیتا۔۔اپنے روم کیطرف چلا گیا۔۔جبکہ آبش۔۔ایک پل میں ۔۔۔اندر گئ۔۔۔۔

وحشت۔زدہ ماحول تھا۔۔۔آی سی یو کا۔۔۔اسنے۔۔۔شہریار کی طرف دیکھا۔۔جو پٹیوں میں جکڑا ہوا تھا۔۔۔۔

شہریار"۔۔۔۔سسکیاں۔۔۔اٹھیں۔۔۔

میں۔۔۔۔۔۔میرے۔۔۔۔۔"آبش کو۔۔تیز ٹوٹو۔۔کی آواز میں۔۔ اسکی آواز سنائ دی۔۔۔

وہ تڑپ کر اسپر جھکی۔۔۔۔

"میرے۔۔۔۔بچے۔۔۔۔کا نام۔۔۔۔بلاج۔۔۔۔۔۔۔رکھنا۔۔۔۔

شہر۔۔۔۔"وہ بولنے لگی مسلسل نفی میں سر ہلاتی وہ کوئی دیوانی لگ رہی تھی۔۔۔

بہت۔۔۔محبت کرتا ہوں۔۔۔۔۔

معاف۔۔۔کر دینا۔۔۔۔۔۔۔اتنی جلد ساتھ چھوٹ جائے گا۔۔۔۔۔

پتہ۔۔۔نہیں تھا۔۔"۔۔۔۔۔۔

اسکی سانسیں۔۔۔اکھڑنے لگیں۔۔۔آبش آنکھیں پھاڑے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔جو شدید تکلیف میں تھا۔۔۔۔۔

اور پھر ایکدم چاروسو سناٹا چاہ گیا۔۔۔گھیرہ سناٹا۔۔۔۔

اس ایک پل کی خاموشی کے بعد۔۔۔پورے آئی سی یو میں صرف آبش کی دردناک چینخیں تھی۔۔۔۔

وہ جھٹکا کھا کر اٹھی۔۔۔۔

... اسکی آنکھ سے آنسو نکلا۔۔۔اور گال پر لڑھک گیا

نازک سے دل کی دھڑکنیں حد سے زیادہ تیز تھیں۔۔۔۔جبکہ۔۔۔۔پیشانی عرق آلود۔۔۔۔

اسنے ارد گرد دیکھا۔۔۔تو سامنے سنگل سیٹر صوفے پر۔۔۔۔وہ بلاج کو گود میں بیٹھائے ناشتہ کھا کم ٹھونس زیادہ رہے تھے۔۔۔۔۔

حقیقت یہ تھی۔۔۔جو اسکے سامنے تھی۔۔۔۔

نہ کہ وہ۔۔۔ جسے سوچ کر ہی اسکا دل اکثر کانپ جاتا تھا۔

اٹھ گئے میرے سرکار" دورید نے اسکی ہونق صورت اور بکھرے حولیے کو دیکھا۔۔۔۔

آبش نہ سمجھی سے اسے دیکھے گئ۔۔۔۔ اور جب ہوش آیا۔۔ تو سب سے پہلے اپنے آپ پر چادر کھینچی۔۔۔

جبکہ دوسری طرف۔۔۔ دورید۔۔ اپنی متاع جاں کو۔۔۔ جس طرح پیار سے دیکھ رہا تھا۔ بلکل اسی طرح آنکھیں پھاڑے۔۔ بلاج بھی ماں کو دیکھ رہا تھا۔۔ آبش کو شدید شرمندگی ہوئ۔۔۔

جبکہ دورید۔۔۔ ہنس دیا۔۔۔

بڑی۔۔۔۔ یہ میری پروپرٹی ہے۔۔۔ خامخواہ مت گھورو۔۔"بلاج کی آنکھوں پرہاتھ رکھ کر اسنے اسے ٹوکا۔۔۔۔

اور اٹھ کر۔۔۔۔ دروازہ کھولا۔۔۔

اور صائم کو آواز دی۔۔۔۔

آبش اب بھی بے وقوفوں کی طرح بیٹھی اسے دیکھے جارہی تھی جس نے ۔۔۔صائم کو بلاج کو دیا۔۔۔اور دروازہ بند کر کے۔۔اسکی طرف پلٹا ۔۔۔رات کی نسبت۔۔۔وہ اس وقت۔۔۔گیرے شرٹ اور بلیک پینٹ میں تھا۔۔۔۔

وہ شہانہ چال چلتا۔۔۔اسکے عین سامنے۔آکر بیٹھ گیا۔۔۔

سرکار۔۔۔اتنی لمبی نیند۔۔۔۔۔اگر اب بھی آپ۔۔نہ اٹھتے تو۔۔۔۔

بندہ۔۔۔۔آپکو۔۔۔اپنے سٹائیل میں اٹھانے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔" دورید

نے اسکے۔۔شرٹ کے بازوں میں چھوپے نازک ہاتھ کو لبوں سے لگایا۔۔۔

تو آبش نے ہاتھ کھینچ لیا۔۔۔

اور مزید سمٹ گئ۔۔۔۔

فریش نہیں ہونا۔۔۔۔۔یا اگر۔۔یہیں رہنے کا ارادہ ہے۔۔تو مجھے پروبلم

نہیں۔مگر لگتا ہے بارش ہونے والی۔۔۔۔ہے۔۔پھر جھیل کی لہریں۔۔۔زرا

بوٹ ڈگمگا جائے گی۔۔۔اور میرا دل۔۔۔۔اسکا کیا ہو گا۔۔۔موسم ماحول کا

" اثر۔۔۔ہو گیا۔۔تو پھر سے آپ مشکل میں پھنس جائیں گئیں

وہ اسکے کھلے بالوں کی لٹیں کان کے پیچھے کر کے۔۔۔چاہت سے بولا۔تو

آبش کا چہرہ سرخ ہو گیا۔۔۔

مگر پھر وہ غصے سے کھڑی ہوئ۔۔۔دوریداسی کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

آبش ڈریسنگ روم کیطرف بڑھنے لگی کہ وہ بولا۔۔۔

یار میری شرٹ تو دیتی جاو۔"وہ آنکھ مارتے ہوئے شوخی سے بولا۔۔۔

تو آبش۔۔۔اسے گھور بھی نہ سکی۔۔۔

اور جلدی سے۔۔۔ڈریسنگ روم میں چلی گئ۔

گاڑی۔۔۔بڑی حویلی کیطرف گامزن تھی۔۔۔جبکہ دورید بلاج سے۔۔

پورے راستے باتیں کرتا رہا۔۔اور آبش۔۔۔خاموشی سے ان دونوں کی

گفتگو سن رہی تھی۔۔۔

بلاج لفظوں کو پک کرنے لگا۔۔تھا۔۔

بلآخر اسنے کوئی۔۔۔بیسویں بار اسے۔۔۔کہا۔۔

"بلاج ڈیڈ کہو۔۔

تو بلاج۔۔خوشی سے اسکے چہرے۔۔کو پکڑتے ہوئے منہ کھولتا۔۔اور پھر

ہارمان کر منہ بند کرکے۔۔منہ بسور لیتا۔۔مگر وہ ڈھیٹ شخص ٹلا کب تھا

۔۔۔

بڈی سے می ڈیڈ" وہ پھر سے بولا۔۔۔

جبکہ اس بار۔۔۔ بلاج نے اسکی خواہش کچھ ٹوٹے پھوٹے انداز میں پوری کی

۔۔

ڈ۔۔۔۔۔۔۔ی۔۔۔ڈ" دورید تو نہال ہی ہو گیا۔۔۔ جبکہ۔۔۔ آبش بھی اسکے بولنے پر ایکدم اسکی طرف متوجہ ہوئی۔۔۔

اسکا بیٹا بولا تھا۔۔

مگر اسنے پہلا لفظ۔۔ڈیڈ اٹھایا۔۔۔ تھا۔۔وہ بھی اسکے لیے۔۔۔۔

ایک بار لفظ اٹھانے کے بعد بلاج کو یہ لفظ آسان لگ رہا تھا۔۔۔ تبھی بار بار ۔۔اسی لفظ کی گردان اسکے لبوں ہر جاری تھی

جبکہ دورید۔۔۔۔ مسکرا کر اسے دیکھتا ڈرائیو کرتا رہا۔۔

آبش کا دل کیا۔۔۔ وہ بلاج کو۔۔۔ گود میں بھر لے۔۔۔۔ جب سے یہ شادی کے فنکشنز سٹارٹ ہوئے تھے۔۔۔ وہ دورید کے پاس ہی رہتا تھا

۔۔۔۔

مگر اپنی ممتا کو دباتے ہوے۔۔۔ نم آنکھوں سے بیٹے کو دیکھتی رہی۔۔۔۔ جو دورید کے ساتھ خوش رہتا تھا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بڑی حویلی پہنچے تو انکا بڑا پر تپاک استقبال کیا گیا۔۔۔

آبش جھجک سی گئ۔۔ جبکہ شگفتہ بیگم نے اس کا ماتھا چومہ۔۔۔ ساتھ دورید کا بھی۔۔۔

آپ دونوں کھانا کھاو۔۔۔ میں کھانا لگواتی ہوں۔۔" انھوں نے کہا تو۔۔۔

دورید نے ٹوک دیا۔۔۔

ماں مجھے ایک کام ہے۔۔ آپ آبش اور بلاج کو کھلائیں۔۔۔ میں بعد میں کھا لوں گا" اسنے بلاج کو ماں کی گود میں دیا۔۔۔

دورید بیٹے۔۔۔ اب کیا مصروفیت۔۔۔"ماں نے کہا۔

ماں ضروری کام ہے۔۔"وہ کہہ کر جلدی سے باہر نکل گیا جہاں صائم بے تابی سے اسکا انتظار کر رہا تھا۔۔۔

جب سے۔۔۔ دورید کی بگڑی حالت دیکھی تھی وہ ایک پل سکون سے نہیں بیٹھا۔۔ تھا

اور ابھی بھی ڈاکٹر کی اپوئنٹمنٹ لی ہوئ تھی۔۔۔

وہ خود بھی اپنی حالت سے ۔۔۔ ایکدم گھبرا گیا ۔۔۔ تھا ۔۔ تبھی صائم کے اپوانٹمنٹ لینے پر بگڑا نہیں ۔۔۔۔

جس چیز کا خدشہ تھا ۔۔۔ کہیں وہ حقیقت کا روپ دھار کر ۔۔۔ سامنے نہ آ جاتی ۔۔۔

مسٹر دورید ۔۔۔۔ ڈرگز کا استعمال کثرت سے کرنے کی وجہ سے آپ کا جگر بری طرح متاثر ہوا ہے ۔۔ اور منہ سے خون آنے کی وجہ بھی یہی ۔۔ تھی ۔۔ اور جس مقدار میں ۔۔۔ آپ ڈرگز یوز کرتے ہیں ۔۔۔۔ وہ آپ کی پوری باڈی کو بھی ایفیکٹ دے سکتا ہے ۔۔۔ جیسے ۔۔ دماغ کی شیریانیں ۔۔۔۔

دل۔۔۔ اگر ان دو چیزوں پر اثر پڑا تو آپ کی زندگی کی ایک پل کی بھی گرینٹی نہیں دی جاسکتی۔۔۔۔

میں جانتا ہوں مشکل ہو گا۔۔۔ مگر آپ کو ہر قسم کا نشہ چھوڑنا ہو۔۔ گا ۔۔۔۔ حتی کہ معمولی عام نوعیت کی سیگریٹ بھی۔۔۔ بر ہال آپ تو بہت ۔۔۔ہائ پوٹینسی کی یوز کرتے رہیں ہیں۔۔۔

اور جگر کی خرابی کوئ اچھی علامت نہیں۔۔۔۔

ابھی یہ میں نے میڈیسن لکھ دیں ہیں۔۔۔۔

تین مہینے کا پروسیس ہے۔۔ تین ماہ بعد۔۔۔ ہم آپکی دوبارہ ریپورٹس کریں گے۔۔۔۔ اور مجھے امید ہے آپ کو اپنی زندگی سے پیار ہے۔۔۔۔ آپ کور کر جائیں گے۔۔۔۔

شراب یہ کسی بھی ڈرگ کا ایک بھی خطرہ۔۔ آپکو موت کے منہ میں لے جائے گا۔۔۔۔

سو بی کیئر فل۔۔۔ صحت اللہ کی بھی بڑی نعمت ہے۔۔۔

آپ اگر بر وقت نہ دیکھاتے۔۔ تو کسی بھی محتاجی کا شاکار ہو جاتے۔۔۔

ابھی بھی آپ کی بوڈی میں ڈرگز کی کثیر تعداد ہے۔۔۔

"اور یہ کوئ اچھی بات نہیں۔۔

ڈاکٹر اسد کے خاموش ہوتے ہی۔۔ وہ جو کافی دیر سے انھیں گھور رہا تھا۔۔۔ لمبی سانس کھینچ کر رہ گیا۔۔۔

یہ مشکل ہے میرے لیے۔۔۔ میں کنٹرول کھو دیتا ہوں اگر میں دن میں دس بار خود کو انجیکٹ نہ کروں۔۔۔ "

اسنے سنجیدگی سے۔۔۔ اپنی بات انکے سامنے رکھی۔۔۔ صائم کی حالت میں مزید بے چینی بڑھ گئ۔۔۔ دو تین بار سے۔۔۔ وہ سید ھا دس بار پر چلا گیا تھا

۔۔۔۔

آئ نو۔۔۔۔ آپکے لیے یہ ایسا ہو گا۔۔۔ جیسے کسی کپڑے کو۔۔ کانٹے دار جھاڑی سے کھینچ۔۔۔ کر نکالنا۔۔۔۔

نکالنے والے تو اسکی ظاہری بربادی دیکھتے ہیں افسوس کرتے ہیں۔۔ مگر یہ تو کپڑے کو معلوم ہوتا ہے۔۔۔ وہ کس اذیت میں ہے۔۔۔ مگر آپکی زندگی کی سیکیورٹی کے لیے آپکو اس اذیت سے گزرنا ہوا گا۔۔۔" وہ خاموش ہوئے ۔۔ دورید بغیر کچھ کہے اٹھنے لگا۔۔ کہ وہ پھر بولے۔۔۔۔

اگر آپ کو کوئ پروبلم نہ ہو تو آپ اڈمیمیٹ ہو جائیں۔۔۔۔ اس سے آپکو کافی فائدہ ہو گا۔۔۔۔

فیڈز کے دوران آپکو۔۔ فوراٹریٹمنٹ مل جائے گی" ڈاکٹر نے ایک اور مشورہ دیا۔۔۔ مگر وہ نفی میں گردن ہلاتا باہر نکل گیا۔۔ صائم بھی فوراباہر نکلا۔۔

ڈاکٹر کے ہاتھ سے۔۔ دوائیوں کا پرچہ لیناوہ بلکل نہیں بھولا تھا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ڈرائیو کرتے ہوئے اسنے آپنی آنکھوں کے تاثرات کو گلاسیز کی مدد سے چھپا لیا۔۔

اسوقت دماغ میں کوئ سوچ نہیں تھی۔۔۔

نہ وہ خود سے کوئ عہد باندھ پایا تھا۔۔۔

حالانکہ اب تو۔۔۔سب کچھ من چاہا تھا۔۔۔ مگر جس طرح اسلے اپنے آپ کو نشے کا عادی بنالیا تھا۔۔۔وہ عادت کو چھوڑنا۔۔۔کوئی آسان نہیں تھا

۔۔۔۔

گھر میں کسی کو پتا نہ چلے "اسنے صائم کو وارن کرنے والے انداز میں روکا

۔۔۔

جی سر۔۔۔"وہ کہنا چاہتا تھا۔۔۔وہ جو الماری میں۔۔۔اپنی طلب کا سامان بھر رکھا ہے اسکا کیا۔۔۔مگر۔۔۔۔

کچھ نہیں کہا۔۔۔اور اسطرح گاڑی بڑی حویلی کے پورچ میں روک کر وہ فورا ۔۔۔اترا۔۔۔

اسے آبش کو دیکھنا تھا۔۔۔شاید اسکا سندھر مکھڑا۔۔دل پر کچھ مرہم رکھتا

۔۔۔۔

ہال میں داخل ہوتے ہی دنیا کی سب سے ناپسندیدہ لڑکی سے سامنا ہوا۔۔۔۔

اسکا حلق تک کڑوا ہو گیا۔۔۔۔

شادی مبارک۔۔۔"علیزے۔۔۔نے مسکرا کر کہا۔۔۔۔اس دوران وہ کافی

حد تک خود کو سمبھال چکی تھی۔۔۔اور دورید سے بدلے کے ارادے بھی

باندھ چکی تھی۔۔۔۔

مجھے اتنی کڑوی مبارک باد کی ضرورت نہیں" وہ چیڑ کر بولا۔۔۔اور پاس

سے گزرنا چاہا۔کہ علیزے نے اسکے چوڑے سینے پر اپنا نازک ہاتھ ایک ادا

سے رکھا۔۔۔

دوریدنے چونک کر اسکیطرف دیکھا۔۔۔۔ جبکہ علیزے کی چور نظر نے پیچھے سڑھیوں سے اترتی آبش کو دیکھ لیا۔۔ تھا دورید پیٹھ ہونے کے باعث ۔۔۔ دیکھ نہ سکا۔۔

سب کچھ پہلے جیسا نہیں ہو سکتا" وہ اسکے کان پر جھک کر لجا کر بولی۔۔۔ جبکہ انگلی کی مدد سے اسکی شرٹ کا بٹن کبھی کھلتی تو کبھی بند کرتی۔۔۔

دوریدنے آئبرو اچکا کر اسکیطرف دیکھا۔۔۔

تو اپنے سوگ سے نکل آئیں ہیں میڈم تبھی پہلے کیطرح چیپکنے کا پلین ہے" دوریدنے اسکا ہاتھ جھٹکا۔۔ جسے علیزے نے۔۔ جلدی سے سمبھلتے ہوئے ۔۔۔۔

اسکے شانے پر پھیلا لیا۔۔۔۔

آبش حیرت سے یہ نظارہ دیکھ رہی تھی۔۔ پیچھے ایسا معلوم ہو رہا تھا۔۔ جیسے دورید نے اسکو پکڑا ہوا ہے۔۔۔ اور علیزے کی شرمگی مسکراہٹ۔۔۔۔

گھٹیا چھچھورے انسان۔۔۔۔۔ اور مجنوں ایسے بنے پھیرتے ہیں۔۔ جیسے کبھی ہمارے علاوہ کسی کو دیکھا بھی نہیں" نہ چاہتے ہوئے بھی۔۔ وہ غصہ کر رہی تھی۔۔۔ مگر پھر آپنے دل کو سمجھایا۔۔۔ کہ اس شخص کے کسی عمل سے اسے کوئ فرق نہیں پڑتا۔۔ اور ایک آخری خون خار نظر اسپر ڈال کر۔۔۔ وہ کچن میں چلی گئ۔۔ بلاج کی فیڈر بنانے۔۔۔۔

جبکہ علیزے۔۔۔ نے اسکے جاتے ہی دورید سے فاصلہ بنایا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ لیکن۔۔۔ وہ جانتی نہیں تھی وہ کسے بےوقوف بنا رہی ہے۔۔۔ دورید نے ۔۔ اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر بلکل خود سے نزدیک کر لیا۔۔ اور کمر پر گرفت بھی حد سے زیادہ سخت کر دی کہ علیزے کو ہڈیاں تڑکتی محسوس ہوئیں

۔۔۔اف۔۔۔۔ جنگلی انسان۔۔ چھوڑو۔۔"علیزے تڑپی۔۔۔ جبکہ دورید مسکرایا۔۔۔وہ اسی کے انداز میں کبھی اسکی شرٹ کے اوپری بٹن کو اپنے دوسرے ہاتھ کی مدد سے کھولتا تو کبھی بند کرتا۔۔۔اور اسکی یہ حرکت علیزے کی جان پر بن گئ۔۔۔۔ یہ شخص اسکی سوچ سے بھی زیادہ کوئ پہنچی ہوئ چیز تھی۔۔۔

بڑی کام کی چیز ہو تم تو۔۔۔۔"وہ آنکھ مارتے ہوئے بولا۔۔۔اسی طرح میری بیوی کو جلاتی رہو۔۔۔۔ تاکہ۔۔۔۔اسکے اندر تمھارے نام کی حسد پیدا ہو۔۔ پھر اس حسد میں میں اپنی محبت خود ڈھونڈ لوں گا۔۔۔۔کیپ اٹ اپ۔۔۔ڈئیر کزن" جھٹکے سے اسے چھوڑتے ہوئے وہ۔۔۔ ہنسا۔۔۔اور عادت کے مطابق پینٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالا سیگریٹ تلاش کرنے کے لیے

۔۔۔۔۔

اس وقت وہ سب بھول چکا تھا۔۔۔ اور وہی دورید بخت بن گیا تھا۔۔ جو اپنی سلطنت کا بادشاہ تھا۔ مگر بادشاہ۔۔ اپنے ساتھ ہوئے معملے کو اتنی جلدی بھول گیا تھا۔۔ افسوس اس بات کا تھا۔۔۔

اس نے سیگریٹ کو شعلہ دیا۔۔ اور سوستی سے سیڑھیاں چڑھنے لگا۔۔۔ اپنے پیچھے۔۔ اسکی نازک خوشبو وہ محسوس کر چکا تھا۔۔ تبھی وہ جس سائیڈ پر جاتی۔۔۔ مزے سے سیگریٹ کے کش لیتے ہوئے اس سائیڈ پر ہو جاتا۔۔۔

کیا تھی یہ لڑکی۔۔۔۔ در حقیقت۔۔۔۔ نشہ تھی۔۔۔وہ دورید کے لیے ۔۔۔ جس کو پا کر۔۔ کہیں سکون اتر گیا تھا۔۔ برتری کا احساس بڑھ گیا تھا ۔۔۔

بس اب اسکی آنکھوں میں اپنے لیے چاہت ڈھونڈنی تھی۔کافی دیر جب یہ کھیل چلتا رہا تو۔۔ آبش غصے سے اسکی پیٹھ کو گھورتی سیڑھی پر ٹک گئ۔۔۔۔

غصے کی باعث اسکی چھوٹی سی ناک کے نتھنے پھول گئے تھے جبکہ۔۔۔۔ہاتھ کمر پر ٹکائے۔۔۔وہ اس شخص کی پشت پر نظروں سے وار کر رہی تھی۔۔۔۔

ان کے بیچ ایک سیڑھی کا فاصلہ تھا۔۔۔ دورید مسکراتا ہوا پلٹا۔۔۔

سرکار۔۔۔ آپ۔۔۔" مصنوعی حیرت اختیار کی۔۔ جبکہ آبش اسکی ڈرامہ بازی سے کڑھ گئ۔۔۔

جی ہم آپکو لگا علیزے ہیں" نہ جانے کیسے وہ غصے میں اسپر طنز کر گئ تھی۔۔۔

جبکہ دورید نے پہلے حیرت سے۔۔ اسے دیکھا۔۔ اور پھر برجاستہ قہقہ۔۔ لگا اٹھا۔۔۔۔

واہ میرے مولا۔۔۔۔ ایک دن میں۔۔۔۔ جلن" وہ بھی طنزیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔۔۔ جبکہ سیگریٹ میں موجود مادہ اسکی جسم و جان میں۔۔۔ سکون سا بھر رہا تھا۔۔۔ وہ ہر چیز بھولے بیٹھا تھا۔

کوئ نہیں جل رہے ہم" آبش نے سٹپٹا کر نظریں پھیریں۔۔۔

تو جل لو نہ سرکار تھوڑا سا بس" وہ التجائیہ بولا۔۔۔ جبکہ آبش نے غصے سے پاوں پٹکھا۔۔ دورید کو اسکی نازک ادائیں اپنے دل پر وار کرتیں محسوس ہوئیں۔۔۔ اور پھر مسکراتے ہوئے نفی میں سر ہلا کر وہ جھکا۔۔۔۔

اور اسکے نازک وجود کو بانہوں میں بھر۔۔۔۔لیا۔۔

یہ یہ۔۔۔۔کیا کر رہے۔ہیں آپ" آبش تو۔۔۔سٹپٹا ہی گئ۔۔کوئ دیکھ لیتا تو۔۔۔۔۔

رومینس کا موڈ۔۔بن رہا ہے۔۔۔جان بخت۔۔۔" اسنے جیسے اطلاع دی ۔۔۔

مگر" آبش نے دھڑکتے دل سے اسکو دیکھا۔۔۔

مگر" اسنے آئ بروا چکائ اور جوتے کی مدد سے دروازہ کھل کر۔۔۔وہ کمرے میں داخل ہوا۔۔۔۔تو بلاج۔۔جو بیڈ پر پھیلے کھیلونوں سے کھیل رہا تھا ۔۔۔دورید کو دیکھ کر خوشی سے اچھلنے لگا۔۔جبکہ ساتھ ساتھ ٹوٹے پھوٹے ۔۔۔الفاظ بھی ادا کرتا گیا۔۔۔

ڈ۔۔۔۔۔۔ی۔۔۔۔۔ڈ" آبش تو اسکی ذہانت پر عش عش کر اٹھی

۔اووو۔۔۔میر ابیٹا" آبش کو بیڈ پر پھیک کر۔۔۔اسنے بلاج کو اچک لیا

۔۔۔جبکہ۔۔۔آبش کا خون ہی کھول گیا۔۔۔

بد تمیز۔۔۔"وہ بڑبڑائی۔۔خود پر غصہ بھی شدید آیا۔۔۔

جی کیا۔۔کہا۔۔۔"وہ بھی جان بوجھ کر جھکا۔۔۔اور ماتھے پر بوسہ لے لیا

۔۔۔جبکہ دوسری طرف آبش کا دل کیا۔۔اسکا منہ ہی نوچ لے۔۔۔۔

بلاج نے دورید کے منہ سے سیگریٹ نکلا۔۔۔تو آبش کی جان ہوا ہونے لگی

۔۔۔۔وہ بار بار سیگریٹ نکالتا۔۔۔اور دورید لبوں سے کھینچ لیتا۔۔۔

نہ جانے وہ دونوں کب تک کھیلتے۔۔۔۔کہ آبش نے جھپٹ کر۔۔اس سے

سیگریٹ کھینچی۔۔۔اسکی نازک انگلیاں دورید کے لبوں سے مس ہوئیں

۔۔۔۔تو دورید کے منہ زور جزباتوں کو بھڑ کہ گئیں۔۔۔اسکے بر عکس آبش

اپنے غصے میں مگن۔۔۔یہ جانے بغیر کہ وہ کیا کر چکی ہے۔۔۔۔ڈسپین میں

سیگریٹ۔۔ پھینک کر پلٹی۔۔۔۔اور بلاج کو لینا چاہا۔۔۔ تبھی دورید نے

۔۔۔اسکی دودھیا کلائی تھام لی۔۔۔اسکے پکڑنے کے انداز سے ہی آبش۔۔

کا وجود کانپ اٹھا

اۓ سنوں۔۔۔اسکو جلدی سلا دو۔۔۔۔میں زیادہ دیر ویٹ نہیں کروں گا

"معنی خیز نظریں۔۔۔اسپر گاڑھے۔۔اسنے اسکی کلائی۔۔کو ہونٹوں سے

چھوا۔۔۔اور بلاج کو اسکے حولے کر کے خود ڈرینسنگ روم میں چلا گیا

آبش نے اسکیطرف دیکھا۔۔ جو اسکے وجود میں بے چینیاں اتار کر پر سکون

سو رہا تھا۔۔۔ بلاج بھی اسکے ساتھ ہی لیٹا سو رہا تھا۔۔۔ جبکہ دورید کا ایک

ہاتھ بلاج۔۔۔ کے اوپر تھا۔۔۔ اور بلاج تقریبا اس سے چمٹا ہوا تھا

آج حیدر کی برات تھی۔۔۔۔ جبکہ انکا ولیمہ کل رکھا گیا۔۔۔

دورید نے بلاج پر سے ہاتھ اٹھایا۔۔۔۔ اور کروٹ بدل کر لیٹ گیا۔۔۔

جبکہ بلاج اسکے ہاتھ اٹھانے پر ایکدم کسمسایا۔۔۔ اور آنکھیں وا کیں۔۔۔۔

مندی مندی کچی نیند کے خمار سے گلابی آنکھوں سے اسنے ارد گرد دیکھا

۔۔۔

ابھی وہ رونے کی پلیننگ کرتا کہ آبش نے اسے جلدی سے اچک لیا

۔۔۔۔۔

میرا بیٹا" اسنے سرگوشی سے بھی کم آواز میں کہتے ہوئے۔۔ اسکے گلابی گالوں کو چوما۔۔۔۔۔۔اور بیڈ سے قدرے فاصلے پر ہڑے صوفے پر لے کر اسکو ٹک گئ۔۔۔۔بلاج۔۔۔۔" اسنے اسکے ہاتھوں کو پیار کرتے ہوئے پکارہ۔۔۔جو ماں کو ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

ہمیں بھی مما کہو۔۔۔سے مما" جب سے اس نے دورید کو ڈیڈ کہنا شروع کیا تھا تب سے آبش کے اندر ایک جلن سی بھر گئ تھی۔۔ اسکا بیٹا۔۔ سب سے پہلے اسے ماں کہنے کے بجائے اپنے سوتیلے باپ کو۔۔ڈیڈ کہہ رہا تھا۔۔۔

وہ تب سے ہی اس کوشش میں تھی کہ بلاج اسے مما کہے۔۔ مگر نہ وہ شخص موقع دیتا تھا۔۔ اور نہ بلاج صاحب منہ سے ادا کرتے تھے۔۔۔۔۔

پلیز پلیز ہمارا۔۔ بیٹا ہمیں مما کہے۔۔۔" وہ مسکرا کر اسے بولنے پر اکسانے لگی جبکہ بلاج۔۔۔نے بس ایک بار کوشش کی۔۔ اور پھر۔۔۔ اسکی شرٹ میں لٹکے پیر لز کو گھمانے لگا۔۔۔

آبش نے غصے سے اسکی طرف دیکھا۔۔۔ اور اس سے پہلے وہ کچھ کہتی۔۔ دورید کی آواز پر ایک دم اچھلی۔۔۔۔

کوشش بے کار ہے۔۔۔۔ تم سے زیادہ تو بلاج جلدی سمجھ چکا ہے۔۔ کہ ۔۔۔ تم اسکی ماں نہیں ہو۔۔ اور نہ یہ تمھیں کبھی ماں کہے گا۔۔" وہ سرد نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔

جبکہ۔۔۔ آبش کی آنکھوں میں پل کے پل میں بے چینیاں اتریں۔۔۔ اور پھر۔۔۔ آنسوؤں سے کٹورے بھر گئے۔۔

مگر کیوں "اسنے احتجاج کرنا چاہا۔۔۔

کیوں کہ یہ میری مرضی ہے۔۔۔ مزید سوال مت کرنا اب۔۔۔۔ کچھ کھانے کو لادو بھوک لگ رہی ہے۔۔۔۔" عجیب چڑچڑا سا انداز۔۔۔۔ ابھی کچھ دیر پہلے۔۔۔ وہ شخص اسکے کانوں میں۔۔۔ اپنی محبت جنون کی نرم گرم سرگوشیاں کر رہا تھا۔۔۔۔

اپنی دیوانگی۔۔۔ کو عملی طور پر واضح کر رہا تھا۔۔۔

اور اب اسکا انداز دیکھ کر آبش۔۔۔ کو نہ جانے کیوں۔۔۔۔

افسوس سا ہوا۔۔۔ جبکہ اسکے برعکس۔۔۔۔ دورید۔۔۔ کی اندرونی کیفیت ۔۔نہ قابل بیاں تھی۔۔۔۔

شدید بھوک۔۔۔۔۔ لگ رہی تھی۔۔۔

جبکہ جسم ایک بار پھر۔۔انجیکٹ کا خواہشمند تھا۔۔۔۔۔

آبش صوفے پر سے اٹھی۔۔۔۔اور بلاج کو۔۔اسکے سامنے بیڈ پر بیٹھا کر۔۔

جانے لگی۔۔کہ اسکی پکار پر رکی۔۔۔

اسکو ساتھ لے جاو۔"یہ پہلی بار تھا۔۔۔جب وہ خود سے اسے بلاج کو لے

جانے کا کہہ رہا تھا۔۔۔

آبش کو حیرت ہوئی۔۔مگر کچھ بھی کہے بغیر وہ اپنے بیٹے کو اٹھا کر۔۔باہر لے

گئی۔۔۔

انداز ایسے تھے جیسے جتا رہی ہو۔۔۔

بیٹا میرا ہے۔۔تو میں رکھ لوں گی اپنے پاس۔۔

شام ہوتے ہی بڑی حویلی کی رونقیں۔۔۔ دوبارہ سے بڑھ گئیں۔۔۔ سب ادھر ادھر پھیرتے اپنی تیاریاں مکمل کررہے تھے۔۔۔

آبش بھی کمرے سے باہر نکل آئی۔۔ کہ مزید وہ اسکے ساتھ رہتی تو۔۔ وہ ۔۔ اپنی گستاخیوں سے لازمی اسکا ہارٹ فیل کردیتا۔۔۔

اور ویسے بھی نہ جانے کیسے۔۔ جب وہ کھانا لے کر کمرے میں آئی تو۔۔ دورید کا موڈ۔۔۔ ہشاش بشاش ہوگیا تھا۔۔۔

وہ فریش ہوکر صوفے پر سکون سے بیٹھا تھا۔۔۔ بلاج کو بھی اس سے لے لیا ---

اور آبش کو زیچ کرنے کے وہ فل موڈ میں تھا۔۔ تبھی آبش باہر۔ آگئ۔

۔۔۔

شگفتہ بیگم نے اسے سیڑھیوں سے اترتے دیکھا۔۔۔

تو مسکرادیں۔۔۔

ریسٹ کرلیا۔۔۔ میری بچی۔۔نے" انھوں نے پیار سے پوچھا۔۔۔ جبکہ وہ کچھ خفیف سی ہو گئ۔۔

ماشاءاللہ" اسکے شرمانے پر انھوں نے اسکا ماتھا چوما۔۔

مجھے یقین ہے اب میرا بیٹا سدھر جائے گا" پیار سے کہہ کر وہ اسے اپنے ساتھ اپنے روم میں لے آئیں۔۔۔ درحقیقت وہ ماہروخ سے ملنا چاہتی تھی۔۔نہ جانے وہ کہاں تھی۔۔۔۔

مگر پہلے شگفتہ بیگم کے ساتھ آ گئ

کمرے میں راحت صاحب کی موجودگی اسے مزید کنفیوز کر گئ۔۔۔۔

اسنے سلام کیا تو راحت صاحب نے۔۔ مسکرا کر جواب دیا۔۔ اور روم سے چلے گئے۔۔ جبکہ اسنے سکھ کا سانس لیا۔ اور شگفتہ بیگم کو دیکھا جو الماری میں کچھ ٹٹول رہیں تھیں۔۔۔ اور پھر وہ پلٹیں۔۔۔

اور سامان بیڈ پر رکھا۔۔

ویسے تو۔ دورید کی مرضی ہے۔۔ وہ تمھیں آج کیا پہنواتا ہے۔ مگر اگر تم چاہو تو یہ پہن لینا۔۔ مجھے اچھا لگے گا۔۔۔ اور یہ کچھ زیورات ہیں۔۔۔ اب یہ تمھاری ملقیت ہیں۔۔۔

یہ مجھے میری ساس نے دیے تھے۔۔۔۔

اب تم آگے بلاج کی دولہن کو دینا" انھوں نے مسکرا کر اسکے ہاتھ میں ڈبے

--- تھمائے --- جبکہ وہ تو --- حیرت سے بس دیکھے گئ --- اتنی عزیت

-- اتنا مان ---

اسکو مغرور کرنے کے لیے کافی تھا ---

بہت شکریہ آنٹی --" اسنے انھیں کہا تو --- وہ ٹوک گئیں -- آنٹی نہیں ماں

---" پیار سے کہا ---

اب جاو جلدی سے ریڈی ہو جاو ---" وہ سر ہلاتی اٹھی -- اور سامان بھی

اٹھالیا --- روم سے باہر نکل کر -- وہ اوپر جانے لگی --- ابھی روم کا دروازہ

کھولتی ہی کہ دورید نے پیچھے سے اسکی نازک کمر میں ہاتھ ڈال کر -- اسے

اپنی طرف کھینچا --- وہ اسکے سینے میں سما گئ ---

مگر پل میں ہی۔۔اس سے دور ہونا چاہا۔۔۔اس بے باک شخص کو تو کوئی کچھ نہ کہتا۔۔وہ تو۔شرمندہ ہو جاتی۔۔۔۔

اتنا سامان۔۔۔سرکار۔۔تھوڑا وزن ہمیں دے دو" وہ آبش کے چہرے پر جھکا۔۔کے آبش نے اسکے سینے پر ہاتھ رکھ کر دور کیا۔۔ڈبے سارے زمین بوس ہوئے۔۔۔

"کیا کر رہیں ہیں۔۔چھوڑیں ہمیں۔۔۔

نو۔۔۔پہلے۔۔۔۔کہو۔۔۔بخت میری جان" اسنے اسکو مزید قریب کیا ۔۔۔۔اور اسکی پنکھوڑی مانند لبوں کو اپنے انگوٹھے کی مدد سے چھوا۔۔۔۔ آبش تو کرنٹ کہا کر رہ گئ۔۔۔اسکی بے حیائ پر۔۔۔جبکہ۔۔نیچے کھڑی علیزے۔۔۔کا خون ہی کھول گیا۔۔

آپ بہت بے شرم بے حیا۔۔۔ ہیں" آبش نے خود کو چھوڑوانے کی کوشش جاری رکھی۔۔ وہ ایک دن میں ہی اس شخص سے تھک چکی تھی۔۔ پوری زندگی نہ جانے کیا بنتا۔۔۔۔

۔۔۔۔ کابنکاک میں شوٹ البیم۔۔۔ میری بیڈ کی سائیڈ ڈرا میں 2019 ہے۔۔۔ کبھی اسکو کھول کر دیکھنا۔۔۔۔ تمھیں اچھے سے اندازا ہو جائے گا۔۔ میں کس حد تک کمینا ہوں" وہ ہنسا۔۔۔۔

اور زبردستی۔۔۔ اسکے غصے سے پھولتے گالوں پر کس کر کے۔۔ چھوڑا۔۔۔ اور ڈبوں کیطرف دیکھا جو زمین پر پڑے تھے

آبش اس سے دور ہوتی اپنے دل کو تھامے کھڑی ہو گئ۔۔۔ یہ کیا ہے۔۔" اسنے جھک کر ڈبے اٹھائے۔۔۔

کچھ نہیں۔۔۔ دور رہیں ہم سے۔۔۔۔پاگل کر دیا ہے ہمیں۔۔۔۔ مر جائیں تو سکون آجائے گا۔۔۔" چیڑ کر غصے میں کہتی۔۔ وہ اس کے ہاتھ سے سامان کھینچ کر کمرے میں۔۔ گھس گئی۔۔ جبکہ دورید تو اسکے انداز پر فدا ہی ہو گیا

واہ بھئی۔۔۔۔ ہماری قربت نے گٹس میں اضافہ کر دیا۔۔۔ غصہ بھی آنے لگا ہے۔۔" وہ پیار سے سوچتا۔۔نیچے ہال روم میں دیکھنے لگا جہاں علیزے اب بھی ڈھٹائی سے کھڑی تھی۔۔ دورید نے اسکو آنکھ ماری۔۔۔ تو۔۔ وہ پاؤں پٹکھ کر۔۔۔ اندر چلی گئی۔۔۔ جبکہ وہ کھل کر ہنسا۔۔۔۔

بارات نکل گئ تھی۔۔۔جبکہ آبش اس کی تیاریاں دیکھ رہی تھی۔۔۔اتنا تو ٹائم اسنے نہیں لگایا تھا۔۔جتنا وہ تیار ہو رہا تھا۔اور۔۔بلاج کو بھی اپنے ساتھ ساتھ تیار کر رہا تھا۔۔۔۔

دونوں اپنی باتوں میں اسے بھول گئے تھے۔۔جو۔۔۔مہرون اور گولڈن شارٹ فراق اور گرارے میں۔۔۔بیوٹیشن سے تیار ہوئ۔۔غضب لگ رہی تھی۔۔۔اور وقتاً فوقتاً دورید اسے۔۔اپنی حرکات سے اس بات کا اندازا کرا رہا تھا۔۔۔۔

وہ صوفے پر بیٹھی۔۔۔۔جل کڑھ رہی تھی۔۔۔اس شخص نے ماہروخ سے بھی ملنے نہیں دیا تھا۔۔وہ ہال میں ماہروخ سے ملنا چاہتی تھی۔۔۔پوری بڑی حویلی میں۔۔ایک دو نوکر کے علاوہ بس وہ تینوں تھے۔۔۔۔

پلیز جلدی کر لیں" اسنے زچ ہو کر کہا۔۔۔تو۔۔وہ بلاج کو گود میں اٹھا کر مسکراتا ہوا پلٹا۔۔۔۔اسکی مسکراہٹ۔۔سخت زہر لگی۔۔آبش کو۔

چلیں میڈیم۔۔۔"اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر۔۔اسے کھڑا کیا۔۔

ہم چل سکتے ہیں۔۔۔"آبش نے کہا۔۔۔جبکہ اسے ہیل میں۔۔چلنے میں بہت دقت تھی۔۔کبھی ہیل پہنی جو نہیں تھی۔۔۔اور آج بھی اسکی زبردستی پر ہیل پہنی تھی۔۔۔

آہستہ آہستہ وہ شخص اسے اپنے رنگ۔۔میں رنگ رہا تھا۔۔۔جبکہ وہ۔۔کچھ نہ سمجھتی الجھن کا شکار تھی۔۔

گاڑی میں بیٹھ کر۔۔۔۔

اسے دس منٹ کی ڈرائیونگ کے بعد محسوس ہوا۔۔۔ کہ۔۔ وہ نہایت سوستی سے۔۔ ڈرائیو کر رہا ہے۔۔۔ آبش نے اسکے چہرے کیطرف دیکھا دبی دبی مسکراہٹ۔۔۔ آبش کا دل کیا۔۔ زور زور سے روئے۔۔۔۔

وہ صرف اسے زیچ کر رہا تھا۔۔۔۔

وہ کچھ نہیں بولی۔۔ اور جب آدھے گھنٹے بعد بھی وہ ہال نہیں پھنچے۔۔۔ تو ۔۔ آبش نے غصے سے اسکیطرف دیکھا۔۔۔۔ آج ہم پہنچ جائیں گے۔۔ یہ کل "۔۔۔ اسکا انداز طنزیہ تھا۔ دورید کھل کر ہنسا۔۔۔

پہنچیں گے میری جان۔۔۔ پہلے بول لیتیں۔۔ اتنا تھکنا تو نہ پڑتا۔۔۔ دیکھو میرا بیٹا تو نیندوں میں چلا گیا ہے۔۔ " اسنے بلاج کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔ جو اسکے ہاتھ پر سر رکھے انگھ رہا تھا۔۔

آپ پلیز جلدی چلیں۔۔۔ماں ویٹ کر رہیں ہو گئیں۔۔" دورید نے

خوشکن حیرت سے اسے دیکھا۔۔۔جو شگفتہ بیگم کو اسی کے انداز میں ماں

کہہ رہی تھی۔۔۔۔

"پہلے۔۔۔بخت میری۔۔جان کہو۔۔

بلکل نہیں۔" انداز جھڑکنے والا تھا۔

چپ چاپ گاڑی کی سپیڈ بڑھائیں"۔۔۔۔ حکم دیتے ہوئے بولی۔۔۔

تو۔۔اسنے سر خم کیا۔۔۔

میرا غصے سے بھرا سرکار" پیار سے بول کر اسنے گاڑی کی سپیڈ بھڑائی۔۔۔

آج صبح سے ہی بارش بہت تیز تھی۔۔۔۔

وہ کبھی اتنا لیٹ نہیں اٹھتی تھی۔۔۔ جتنا لیٹ آج ہو گئ۔۔۔ تھی۔۔۔۔

عجیب کسلمندی سی تھی۔۔۔۔۔

وہ ان دونوں کو سویا چھوڑ جو۔۔۔۔ دوپہر ہونے کو آئ تھی مگر اٹھنے کے دور دور تک کوئ آثار نہیں۔۔۔۔۔ تھے۔

وہ ٹیریس میں آ گئ۔۔۔۔ وہ پہلی بار ٹیریس میں آئ تھی۔۔۔

ٹیریس۔۔۔ بہت خوبصورتی سے سجائ گئ تھی۔۔ اور بارش پڑنے کی وجہ سے۔۔ وہاں رکھے گئے۔۔ چھوٹے چھوٹے گملے بلکل نہا دھو کر دھولے دھولے۔۔۔ نکھر سے گئے۔۔ تھے انکی تازگی میں اضافہ ہو گیا تھا جیسے

۔۔۔۔

آبش آسمان پر سے گیرتی پھوار کو۔۔۔ دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

کبھی وہ اور ماہروخ اس بارش میں نھایا کرتے تھے۔۔۔

گزری یادیں۔۔۔ایک دم سے اسکے اعصاب جھنجھوڑ گئیں۔۔۔۔۔

وہ یوں آسمان کو دیکھتے۔۔۔اپنی زندگی کو سوچ رہی تھی۔۔۔۔۔

اسنے کبھی نہیں سوچا تھا۔۔۔کہ ایک عام سی غریب سی لڑکی۔۔۔۔پر ایک خاص شخص مر مٹے گا۔۔۔۔۔۔

جبکہ وہ عام سی لڑکی تو۔۔۔اپنے عام سے شخص سے ہی محبت کرتی تھی

۔۔۔۔

پھر زندگی۔۔۔کا یہ کیسا۔۔۔چکر تھا۔۔۔کہ وہ نہ چاہتے ہوئے۔۔۔اس خاص شخص کی زندگی میں شامل ہو گئ۔۔۔۔

اور وہ شخص۔۔۔اسکی سوچوں کو کھینچ کر رکھتا ہے۔۔۔وہ اسکے ہر پل ہر لمحے کو قید میں کر لیتا۔۔ہے۔۔

کہ وہ کسی کو بھی نہیں سوچ پاتی۔۔۔۔۔۔

وہ شخص ہنر مند تھا۔۔۔۔۔لوگوں کو اپنے سحر میں جکڑ لینے والا۔۔۔۔

پیچھلے دو سالوں میں جس شخص کی یاد سے وہ پل بھر کے لیے بھی غافل نہیں ہوئی تھی۔۔۔ان کچھ دنوں میں اسے۔۔اسکے بارے میں سوچنے۔۔کا وقت ہی نہیں ملا۔۔۔

یہ وہ اسے سوچنے نہیں دیتا تھا۔۔۔۔

وہ اسکے پل پل کی خبر رکھ کر ہر۔۔پل کو قید۔۔۔میں باندھ رہا تھا۔۔۔۔۔

بلیک سیلک کی نائٹ ڈریس۔۔ پہنے جس کا گاون اسکو پوری طرح ڈھانپ چکا تھا۔۔۔

اور گاون کی ڈوریاں بھی۔۔ بندھی ہوئیں تھی۔۔۔ وہ اپنے خیالوں میں ۔۔۔ گم۔۔۔ ہاتھ بارش کیطرف بڑھا رہی۔۔ تھی۔۔۔

کہ۔۔۔۔۔۔

مل جائیں اس طرح۔۔۔۔

دو لہریں جس طرح۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہمم۔۔۔ ہم۔۔۔

مل جائیں اسطرح۔۔۔ دو لہریں جس طرح۔۔۔

پھر ہو نہ جودا۔۔۔۔

ہاں یہ وعدہ رہا۔۔۔۔۔

اسکے نازک ہاتھ کے نیچے اسنے اپنا ہاتھ رکھا۔۔۔

جبکہ۔۔۔اسکی گردن کو پیار سے چوم کر۔۔۔۔

اسنے ٹھوڑی اسکے شانے پر ٹکا۔۔۔دی اور گنگنایا۔۔۔

اسکی آواز بہت خوبصورت تھی۔۔۔آبش اسکی آواز کے سحر۔۔۔کو محسوس کرنے لگی۔۔۔

جبکہ دورید نے اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسکو کمر سے ہلایا۔۔۔۔۔۔

آبش نے اس سے اپنا آپ چھڑوانا چاہا۔۔۔

تمھیں ڈانس نہیں آتا" دورید نے اسے سیدھا کیا۔۔۔اور ہاتھ پکڑ کر گول چکر دیا۔۔۔۔

آبش کے چہرے پر پل بھر کے لیے مسکداہٹ ابھری۔۔۔اور پھر گم ہو گئ۔۔۔وہ اس کو دیکھے گئ۔۔۔جو ساتھ ساتھ گنگناتا جارہا تھا۔۔۔اور ڈانس کے لائیٹ لائیٹ سٹیپ بھی اٹھارہا تھا۔۔۔

دل میں ہو تم۔۔۔۔آنکھوں میں تم۔۔۔

بولوں تمھیں کیسے چاہیں ہیں۔۔۔؟؟؟؟؟؟

گنگناکر۔۔اسنے سوالیہ نظروں سے۔۔۔آبش کیطرف دیکھا۔۔۔جس پر آبش نفی میں سر ہلا گئ۔۔۔

مطلب تمہیں چاہوں نہیں۔۔۔" اسکے گاون کی ڈوریوں کی گیرہ کھول کر ۔۔ اسنے دونوں ڈوریوں کی مدد سے اسے اپنی طرف کھینچا۔۔۔ تو وہ اسکے سینے سے آلگی۔۔۔۔

آبش کچھ نہیں بولی۔۔۔۔۔ سر جھکا کر اسکے ہاتھوں کی حرکت کو پیٹ سے سفر کرتے۔۔ کمر پر محسوس۔ کرتے ہوئے اسکا دل دھڑک اٹھا۔۔۔ دورید اسکے چہرے پر اترتے رنگوں کو توجہ سے دیکھنے لگا۔۔۔

محبوب کی تو ہر ادا۔۔۔ ہی سیدھا دل پر وار کرتی ہے۔۔۔ وہ اسکیطرف قدم ٹھانے لگا۔۔۔ جبکہ آبش۔۔۔ قدم پیچھے لینے لگی۔۔۔۔

حتی کہ وہ دونوں ٹیرس میں۔۔۔ آکر۔۔ بارش کی پھوار میں بھیگنے لگے

۔۔۔۔

ٹھنڈی ہوا۔۔۔ تیز پھوار۔۔۔

محبت کا سرور۔۔ چار سو بندھ گیا۔۔۔

دورید نے آبش کی بھیگی پلکوں پر لب رکھے۔۔۔۔ اور پھر کپکپاتے سرخ لبوں پر اپنا انگوٹھا رگڑا۔۔

ان آنکھوں کو میری محبت۔۔۔۔ کے لیے کہو۔۔نہ۔۔۔ ان آنکھوں میں ۔۔۔ گزری زندگی کی سوچ۔۔۔۔ جچتی نہیں" وہ سنجیدگی سے۔۔۔ گیلے بالوں کی چپکی لٹوں کو اسکی۔۔ گردن سے ہٹاتے ہوئے بولا۔۔۔ جبکہ آبش تلخی سے ہنسی۔۔۔۔

کیا جسم کو پالینا۔۔۔ محبت پالینا۔۔۔ ہے۔۔۔" آبش نے سوالیہ نظروں سے اسکیطرف دیکھا۔۔۔

جو بغیر شرٹ کے بارش اور ٹھنڈی ہوا میں کھڑا بے چین نظروں سے اسے گھور رہا تھا۔۔۔

یہی قربت تمھیں میرا کر دے گی۔۔۔ تمھارے دل دماغ۔۔۔۔ وجود۔۔۔۔ پر صرف دورید بخت کا حق ہے۔۔۔۔.." سختی سے اسکے بازوں کو اپنی گرفت میں پکڑے وہ جنونی کیفیت میں بولا۔۔۔ اور وہیں اسکو جھٹک کر۔۔۔ کمرے کیطرف پلٹ گیا۔۔۔۔

جبکہ آبش بارش میں کھڑی۔۔۔ اپنے آنسوں۔۔ کو ان بوندوں کا حصہ بنا رہی تھی۔۔۔

اسکا موڈ بلکل اف ہو چکا تھا۔۔۔ تبھی وہ ناشتے کے فورا بعد کمرے میں آگیا ۔۔ آج سب ہی ۔۔ گھر پر تھے۔۔۔ جبکہ انکا ولیمہ بھی آج منقید تھا۔۔۔

صائم کو تمام انتظامات پر لگا کر۔۔ وہ خود۔۔۔ بیڈ پر لیٹا۔۔۔۔ اپنے اندر اٹھنے والی طلب کو مار رہا تھا۔۔۔ اسوقت اسے کچھ اچھا نہیں لگ رہا تھا۔۔۔ تبھی آبش اور بلاج کو بھی روم سے نکال دیا۔۔۔۔

جس کا اسے کوئ دکھ کوئ افسوس نہیں تھا۔۔۔

آنکھوں کے گرد پڑنے والے ہلکوں کو۔۔نہ جانے کسی نے محسوس کیا تھا یہ نہیں کیا۔۔ تھا مگر دورید بخت اپنی صحت پر پڑتے مضر اثرات کو باخوبی سمجھ رہا تھا۔۔۔ تبھی آج ہلکی سی خود کو روکنے کی کوشش کی۔۔۔ جو۔ اسکو کانٹوں پر گھسیٹ رہی تھی۔۔

اسے لگ رہا تھا۔۔۔اسکے جسم کے گوشت میں سوئیاں اتار دی گئیں ہوں

۔۔۔۔

بے قابو ہوتا وہ سرخ آنکھوں سے اٹھا۔۔۔برداشت کے چکروں میں اسے نہیں معلوم تھا وہ رونے لگا ہے۔۔۔۔

اور جب ساری برداشت ختم ہو گئ۔۔۔۔

تب وہ بیڈ سے بھاگتے ہوئے الماری کیطرف لپکا۔۔۔۔

اور جلدی سے کبرڈ کھول کر وہاں سے سیو ڈرا کو دیکھا جس کی چابی غائب تھی

۔۔۔۔۔۔

اسنے پاگلوں کی طرح۔۔ پوری الماری کو الٹ پلٹ دیا۔۔۔۔ اور جب وہ چابی نہ ملی۔۔ تو وہ واشروم کیطرف بھاگا۔۔۔ اسکا سانس بری طرح پھول رہا تھا۔۔۔ ڈیڈھ گھنٹے سے وہ یہ اذیت برداشت کر رہا تھا۔۔۔

اور اب۔۔۔ اب جیسے۔۔ اسے اپنی موت سامنے نظر آرہی تھی۔۔۔ اسنے ۔۔۔ واشروم میں۔۔۔ موجود۔۔۔ الماری۔۔۔ میں سے کچھ چیزیں الٹ پلٹ کی۔۔ اور اسے ایک سیرنج بلآخر نظر آہی گئ۔۔۔ اسکی طلب کے لیے یہ ناکافی تھی۔۔۔ مگر۔۔۔ اس وقت۔۔۔ کچھ اگر وجود میں نہ جاتا۔۔ تو شاید وہ خود کو ہی نوچ گھسوٹ لیتا۔۔۔

سیرنج کو پیار سے دیکھ کر وہ مسکرایا۔۔۔ آنسو کے درمیان اٹھتی مسکراہٹ

۔۔۔

اس وقت وہ اسقدر قابل رحم لگ رہا تھا۔۔ کہ اگر گھر کا۔۔ کوئی فرد اسے اس حالت میں دیکھ لیتا تو۔۔ ضرور۔۔ دل برداشتہ ہو جاتا۔۔۔

سیرنج ہاتھ میں تھام کر وہ بیڈ پر بیٹھا اور آنکھیں بند کیں۔۔ ابھی وہ اپنے بازو میں اسے اتار تا ہی۔۔ کہ۔ دھاڑ سے دروازہ کھلا۔۔۔ اور چیل کی طرح صائم اسپر جھپٹا۔۔۔ اور سیرنج کی سوئیں توڑ دی۔۔۔

کیا کر رہیں ہیں۔۔ آپ یہ "۔۔ وہ حیرت سے اسے دیکھنے لگا۔۔۔ جس نے ۔۔ ایک دن بھی دوائی نہیں لی تھی۔۔۔ اور وہ مسلسل خود کو نقصان پہنچا رہ تھا۔۔۔

صائم۔۔ واپس کرو مجھے یہ۔۔۔ " اسنے بڑی ہمت سے۔۔۔ آنکھ سے ٹوٹتے آنسو کو صاف کیا۔۔۔

اور اٹھ کر صائم کی طرف بڑھا۔۔۔

نہیں سر بلکل نہیں۔۔۔اب نہیں۔۔۔ آپکی اس حالت کا ذمہ دار میں بھی ہوں۔۔ مگر اب مزید نہیں۔۔۔۔

آپ کی زندگی۔۔ کتنی زندگیوں کے لیے قیمتی ہے۔۔ آپ یہ سوچیں۔۔۔ میڈیم کے بارے میں ہی سوچ لیں۔۔۔پلیز سر۔۔۔میں یہ۔۔۔۔۔"اس سے پہلے۔۔وہ ہاتھ میں تھامی کیری۔۔ میں سے میڈیسنز نکالتا۔۔۔دورید کا مکہ۔۔اسکا جبڑا اہلا گیا۔۔۔

حرام خور۔۔۔۔کتے۔۔۔۔تجھے اس لیے پالا تھا۔۔ کہ تو مجھ پر بھوکے گا۔۔۔"۔وہ بے قابو ہوتا اسپر جھپٹا اور پے در پے۔۔ تھپڑوں سے اسکا منہ سوجا دیا۔۔۔۔

مگر۔۔ صائم نے وہ سیر ینج اسکے ہاتھ میں نہیں دی۔۔۔

دے مجھے۔۔۔۔ ابھی کہ ابھی۔۔۔ "دورید نے اسکا۔۔ ہاتھ پکڑا۔۔ جسے چھوڑواتا۔۔ وہ دروازے کیطرف۔۔۔ لپکا۔۔۔۔

وہ جانتا تھا۔۔ اسوقت اسکی حالت کیا۔۔۔ ہے۔۔ اور یہ بھی جانتا تھا۔۔ کہ اگر۔۔۔ وہ باہر گیا تو یقیناسب کو پتہ چل جائے گا۔۔ اور اب بہتری اسی میں تھی۔۔ کیوں کہ دورید بخت کو سمبھالنانہ ممکنات میں سے تھا۔۔ اسکے لیے

۔۔۔۔

صائم کمرے کے دروازے سے باہر نکلا۔۔۔ اسکے لبوں سے۔۔۔ خون کی لکیر پھوٹ رہی تھی۔۔۔۔

صائم۔۔۔" دورید کی للکار۔۔۔۔۔ میں اذیت۔۔ وحشت۔۔ جلال کیا کیا نہیں تھا۔۔ کہ ہال میں موجود سب لوگ۔۔ بمع نئ دولہن کے ایک دم گھبرا کر اٹھے۔۔۔۔۔

صائم الٹے قدم سیڑھیوں پر لینے لگا۔۔۔

جبکہ دورید۔۔۔ اس تک پھنچ۔۔ کر۔۔۔۔ بنا روکے۔۔ اسپر مکوں تھپڑوں کی بارش کر رہا تھا۔۔۔ حولیے سے ہی۔۔۔ وہ سخت نشی لگ رہا تھا۔۔۔

سید دورید بخت۔۔ برینڈ۔۔۔ ٹاپ موڈل۔۔

اسکی ساری شناخت پر۔۔ یہ شناخت بازی لے گئ۔۔۔۔

اور یہ ہی اجاگر ہو کر سب کے سامنے واضح ہو گئ۔۔ شگفتہ بیگم۔۔ دل تھامے۔۔ یہ ماجرا دیکھ رہیں تھی۔۔ جبکہ آبش خود خوفذدہ۔۔۔ بلاج پر

گرفت مظبوط کیے۔۔۔سب دیکھ رہی تھی۔۔۔تقریباسب ہی۔۔اسے

خوف سے دیکھ رہے۔تھے۔جو۔۔۔اب ہال میں ہی۔گیا تھا۔۔

چھوڑو دورید کیا کر رہے ہو۔۔کوی غلطی ہو گئ ہے۔اس سے جو اسطرح

پیٹ رہے ہو۔۔"حیدر کو ہی سب سے پہلے ہوش آیا۔۔۔تھا۔۔۔وہ

اسکیطرف لپکا۔۔۔جب کہ دورید۔۔۔بخت۔۔۔۔۔نے۔۔سب کو دھکا۔۔

دے۔۔۔کر۔۔۔۔اپنے بال نوچ ڈالے۔آبش کی۔۔مدھم چینخ۔۔۔نکلی

۔۔۔

اسے کیا ہو گیا تھا۔۔کچھ سمجھ نہیں۔آ رہا تھا۔۔۔

دادا جان بھی دورید کی چینخوں پر باہر نکلے۔۔جو ہال روم میں۔۔گھٹنوں

کے بل بیٹھا۔۔۔بری طرح۔۔دھاڑ رہا تھا۔۔۔

جبکہ۔۔ سارا گھر ایک طرف سہما کھڑا تھا۔۔ حیدر۔۔ نے اسے پکڑنے کی کوشش کی جبکہ وہ۔۔ پھر سے صائم کیطرف لپکا۔۔۔

صائم۔۔۔ صائم یار پلیز۔۔ مجھے دے دو۔۔۔

میں مر جاو گا۔۔۔ "وہ التجا۔۔ کرنے لگا۔۔ جبکہ صائم کا اپنے مالک کی حالت پر دل کٹ سا گیا۔۔۔۔۔۔

دادا جان نے۔۔۔ دورید کے سر کو تھامہ۔۔۔ اور نیچے بیٹھ کر اسکو سینے سے لگایا۔۔۔

اور ایک عرصے بعد بڑی حویلی۔۔ نے۔۔ دادا جان کی گرجدار آواز سنی۔۔ تھی۔۔ گھر کے فرد ہی کیا۔۔۔ ملازم بھی اپنی جگہ کانپ اٹھے۔۔۔۔

کیا ہے تمھارے پاس ایسا کہ میرا بیٹا۔۔۔ اتنا تڑپ رہا ہے۔۔۔" صائم

۔۔۔ کا چہرہ سفید پڑ گیا۔۔ تھا۔۔ جبکہ دورید بخت۔۔ بچوں کی طرح دادا

جان کے سینے سے لگے۔۔ اسکے ہاتھ کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

اور۔۔۔ صائم نے جب وہ ہاتھ آگے کیا۔۔۔ تو سب کو ایک بار پھر سے

شوکڈ لگا۔۔۔

سر کو جگر۔۔ کے کینسر کا خطرہ ہے۔۔۔۔" اسکی آواز پر سب کو سانپ

سونگھ گیا۔۔۔ جبکہ۔۔ آبش۔ قدموں پر لڑکھڑا گئ۔

دادا جان۔۔ میں۔۔۔ میں ٹھیک ہو جاو۔۔ گا۔۔ مجھے ابھی ابھی دے دیں

۔۔ پلیز۔۔۔۔" وہ۔۔۔ کسی معصوم بچے کیطرح انکا چہرہ تھامے انھیں اپنی

بات کا یقین دلا رہا تھا۔۔۔ دادا جان۔۔۔ کی کیفیت۔۔۔ ایسی تھی

۔۔۔ کہ۔۔ جیسے۔۔ دل میں آر پار خنجر پیوست کر دیا ہو۔۔ انھوں نے۔۔ اسکے تڑپتے وجود۔۔ کو سینے میں بھرا۔۔۔۔

اور ایک سخت نظر آبش پر ڈالی۔۔۔ جو اپنی جگہ چور بنی کھڑی تھی۔۔۔ داداجان کی نظروں کا مفہوم سمجھ کر۔۔ اسے بری طرح رونا۔۔ آیا اور وہ سر جھکا گئی۔۔۔

اسوقت کچھ۔۔۔ میڈیسن۔۔ جو اس کی حالت بہتر کرے۔۔۔ "داداجان نے۔۔ اسے سینے میں بھینچے۔۔۔ صائم سے دریافت کیا۔۔ جو اپنے سر سے نکلتا خون۔۔ صاف کرتا۔۔ میڈیسن کا شوپر کھولنے لگا۔۔

نہیں۔۔۔ "بخت ایکدم پھر بپھرا۔۔۔ مگر داداجان کی گرفت ہلکی نہ پڑی۔۔ صائم کے کانپتے ہاتھوں کو محسوس کر کے۔۔ حاشر آگے بڑھا۔۔ اور اس میں

سے۔۔۔صائم کے بتانے پر چند میڈیسن۔۔نکال کر۔۔۔زبردستی اسکو پلائی

۔۔گئیں۔۔جو ایک مشکل ترین کام تھا۔۔۔کہ۔۔سب مردوں سے اسکو

۔۔سمبھالنا مشکل ترین ہو گیا۔۔۔لیکن بلا آخر۔۔وہ میڈیسن لے کر۔۔۔

نیند میں اتر گیا۔۔۔جبکہ داداجان۔اسے سینے میں بھینچے بے آواز رو رہے

تھے۔تقریبا سب کا یہ ہی حال تھا۔۔۔وہ بڑی حویلی والوں کے لیے بہت

اہمیت رکھتا تھا اسکی تکلیف پر سب ہی تڑپے۔۔حتی کہ علیزے بھی

۔۔ولیمہ پوسپونڈ۔۔۔ کرنے کی بات ۔۔۔ ہوئی۔۔ تو دوريد۔۔۔ جو ابھی

کچھ دیر پہلے اٹھا۔۔ تھا اسنے منع کر دیا۔۔ وہ ولیمہ ۔۔ آج ہی کرنا چاہتا تھا

۔۔۔ شگفتہ بیگم بیٹے کے پاس ہی تھیں۔۔ مگر کسی نے اس سے سوال نہیں کیا

تھا۔۔۔ جبکہ آبش بھی خاموش خاموش۔۔ صوفے پر بیٹھی۔۔ تھی اور بلاج

کے بھی کام کرلیتی۔۔۔۔

کچھ ہی دیر میں سب گھر والوں نے اس کی آکر طبعیت پوچھی جبکہ وہ۔۔ اکتا

ہی گیا

۔ماں یار کچھ نہیں ہوا مجھے۔۔۔ کیا ہو گیا ہے۔۔۔ "وہ بلاآخر شگفتہ بیگم کے

رونے پر۔۔۔ ایکدم بولا۔۔۔ تو دوسری طرف آبش بھی رونے لگ گئی۔۔۔

جبکہ وہ۔۔۔ دونوں کو دیکھ کر سر تھام گیا۔۔۔۔

ہمارے سر کی قسم کہیں آئندہ۔۔۔ نشہ نہیں کریں گے" انھوں نے آنسو صاف کرتے ہوئے۔۔۔ اسکا ہاتھ تھامہ جو اسنے کھینچ لیا۔۔۔ یہ اسکے اختیار میں۔۔ کب تھا۔۔ اور وہ اس چیز کے لیے اپنی ماں کی قسم کبھی نہ کھاتا

۔۔۔۔

دورید" انھوں نے حیرت سے اسے دیکھا۔۔۔

دل جیسے ٹوٹ سا گیا۔۔ اور اسکی خاموشی دیکھ کر۔۔ کچھ کہے بغیر ٹھ کر چلیں گئیں۔۔۔ جبکہ آبش کو غصہ آیا۔۔۔

اور بلاج کو۔۔ وہیں چھوڑ کر۔۔۔ وہ اسکے پاس آئ۔۔۔

اسنے مسکرا کر اسکیطرف دیکھا۔۔ ابھی کچھ دیر میں وہ پھر سے اسکے لیے سجائ جاتی۔۔۔۔

کیوں جر رہیں ہیں ایسا دوسروں کو تکلیف دے کر کیا مل رہا ہے آپکو۔۔۔

۔بہت بہت افسوس۔۔افسوس ہو رہا ہے ہمیں۔۔۔۔بہت۔۔۔کہ آپ

۔۔۔آپ۔۔۔کسی کو خوشی نہیں دے سکتے"۔۔اسکا گریبان جھنجھوڑ کر۔۔

وہ رونے کے درمیان بولی جبکہ دورید نے ضبط سے اسکے ہرھ اپنے گریبان پر

برداشت کیے۔۔۔۔

سہولت سے اسکے۔۔ہاتھ ہٹا کر۔۔اسنے۔۔اسکی کلائی کو چوما۔۔جسے آبش

نے جھٹکے سے کھینچ لیا۔۔۔۔

تمھیں تو خوشیاں دوں گا۔۔۔بدلے میں۔۔خود بھلے موت کو گلے لگا لوں

۔۔۔ویسے میری موت سے سب سے زیادہ تم خوش ہو گی۔۔۔ہے نہ۔۔۔

جان چھوٹ جائے گی۔۔۔مجھ سے "دورید۔۔۔۔نے اسکی آنکھوں۔۔سے

گیرتے آنسوں کو دیکھ کر کہا۔۔۔

جبکہ آبش۔کا۔۔غصے سے برا حال ہو گیا۔۔۔

ہاں۔۔۔ہمیں بہت خوشی ہو گی۔۔۔ایک بار ہوا شخصجو خود کو برباد کر چکا

ہے۔۔۔۔وہ۔ مر جائے۔۔تو اچھا ہی ہو گا۔۔۔کم از کم ہماری تکلیفیں تو کم

ہو گئیں" وہ سفاکیت سے بولی۔۔ جبکہ دورید کو کچھ ہوا۔۔۔

مر جاو۔۔" وہ بولا۔۔لہجے میں کانچ۔۔کی سی ٹوٹ پھوٹ تھی۔۔۔۔

آبش نے۔۔۔اسکو گھورا۔ ابھی وہ کچھ کہتی ہی۔۔۔۔کہ۔۔۔دروازہ بجا

۔۔۔۔

یس" دورید بولا۔۔۔

"سر میم کو بڑے صاحب بولا رہے ہیں۔۔۔

داداجان " اسنے حیرت سے کہا۔۔ جبکہ آبش۔۔۔ تو مارے گھبراہٹ کے اچھل ہی گئ۔۔۔۔

جاو۔ داداجان بولا رہے ہیں۔۔ " دوریدنے۔۔ سکون سے کہا۔۔۔ اور۔۔ اپنی جگہ سے اٹھ گیا۔۔۔

طبعیت قدرے بہتر تھی۔۔ تبھی وہ کچھ دیر میں ہونے والے فنکشن کے لیے۔۔۔ اپنے کپڑے دیکھنے لگا۔۔ جو صائم صبح ہی دے گیا تھا۔۔۔۔

جبکہ پیچھے آبش خوف کے زیرے اثر۔۔ کانپتے قدموں سے باہر نکل گئ ۔۔۔۔

میرے پوتے۔۔۔سے محبت۔۔۔کی قیمت بتاو۔"چئیر۔۔۔پر جھولتے ہوئے۔۔انھوں نے سفاکیت کی انتھا کر دی۔۔۔

جبکہ آبش۔۔۔کو۔۔ایک گانے کے بول یاد آگیا۔۔۔جو آج اسکی زندگی کی اکاسی کرتا تھا۔۔۔

سوچا بھی نہیں تھا ہم نے۔۔۔۔

ایسے بھی زمانے ہوں گے۔۔۔۔

رونہ بھی ضروری ہو گا۔۔۔۔

"آنسو بھی بھانے ہوں گے۔۔۔

انکی بات۔۔۔۔اسکو حقیر کر گئ۔۔۔۔

ہم۔۔۔ہم بیوی ہیں انکی۔۔۔"لبالب آنسوں سے بھری آنکھوں۔۔سے اسنے انھیں دیکھا جو پہلی بار اس سے بات کر رہے تھے۔۔اور کیا۔۔۔

میں۔۔۔میں اسکی زندگی چاہتا ہوں۔۔۔جو اسے تم دے رہی ہو۔۔۔۔ ایسا کیا۔ہے۔۔جو وہ تمھیں پانے کے بعد بھی اپنی تشنگی۔۔۔۔نشے سے ۔۔۔پوری کرتا ہے۔کونسی کھلہ ہے۔۔جسے۔۔۔میرا پوتا۔۔۔سید۔۔۔ خاور کا۔۔پوتا۔۔۔سید دورید بخت۔۔۔۔پورا نہیں کر پارہا۔۔۔۔" غرور ہی غرور تھا انکے لہجے میں اپنا اور اسکا نام لیتے ہوئے۔۔۔

ہم۔۔۔ہم نہیں جانتے۔۔"وہ گھبرا کر نظریں چرا گئ۔۔۔

بکواس بند کرو۔۔۔"داداجان۔۔غصے سے دھاڑے جبکہ آبش کی سسکی نکل گئ۔۔۔

میں نے۔۔۔ تم سے یہ پوچھا ہے۔۔ میرے پوتے سے محبت کرنے کی

۔۔۔ اسکا ساتھ نبھانے کی۔۔ اسے اس آگ سے نکالنے کی قیمت بتاو کیا لو

گی۔۔"وہ پھر سے بولے۔۔۔ جبکہ۔۔ آبش کھڑے کھڑے بے مول ہو گئ

۔۔۔

کوئ۔۔۔ قیمت نہیں۔"۔وہ بولی۔۔۔ تو انھوں نے گھورا۔۔۔

تم۔۔۔ صرف تم اسکی یہ عادت چھوڑوا۔۔۔ سکتی ہو۔۔۔

اور اب۔۔۔ میری نظریں۔۔ صرف تم پر ہیں۔۔۔ میرے۔۔ پوتے کو

مزید مت بکھیرنے مت دو۔۔۔ اسکی ہو جاو۔۔۔ اسکو مان دو۔۔۔ اسے

یقین دلاو۔۔ کہ تم اسکی ہو۔۔۔ اچھی بیویوں کا یہ شیوا نہیں کہ۔۔ وہ شوہر

کہ ہوتے ہوئے کسی اور کو سوچیں۔۔ باقی تم سمجھدار ہو۔۔۔ امید کرتا ہو

"۔۔۔ اب تم خود اپنے ہاتھوں سے اسے سنوارو گی۔۔

انھوں نے۔۔ کہا۔۔ لہجے میں پہلے کی نسبت نرمی تھی۔۔۔

اور وہ خاموش ہو گئ۔

ولیمے کے شاندار وینیو میں۔۔ وہ ایک شہزادے کے پہلو میں پری بنی بیٹھی ۔۔۔ابھی کچھ دیر گزری باتیں سوچ رہی تھی۔۔۔۔

بے نام آنسو جو اسکی آنکھ سے نہیں نکل رہے تھے مگر اسکے دل پر گیر رہے تھے۔۔۔۔۔

اسکی طبعیت میں بہتری آنے کے بجائے دن بادن بگڑتی جارہی تھی۔۔۔ آنکھوں کے گرد۔ سیاہ ہلکے۔۔۔ اور چہرے کا بلکل زرد رنگ۔۔۔۔

وہ دورید بخت۔۔۔ کہیں سے نہیں لگ رہا تھا۔۔۔۔۔

طبعیت بگڑنے سے پہلے ہی۔۔۔وہ آبش کو بلاج سمیت کمرے سے باہر نکال دیتا۔۔۔۔

آبش چاہ کر۔۔۔ بھی۔۔ اسکو سپورٹ نہیں دے پا رہی تھی۔۔۔

صائم اسے میڈیسن خود دیتا۔۔۔ تھا۔۔اور ساتھ ساتھ۔۔۔ اسکا چہرہ۔۔۔ دورید۔۔۔سے پڑنے والے تھپڑوں سے بھی سرخ رہتا۔۔۔

داداجان کے ساتھ ساتھ اب شگفتہ بیگم کا بھی اسپر دباو بڑھنے لگا۔۔ تھا ۔۔۔۔

دورید بخت سے محبت نہیں تو۔۔۔ اب پہلے کیطرح نفرت بھی نہیں رہی تھی ۔۔۔ہاں۔۔۔۔ اسکی حالت پر ترس ضرور آتا۔۔۔ تھا۔۔۔

وہ شخص۔۔۔جو گزر گیا تھا۔۔۔اسکی زندگی سے۔۔۔۔۔اسکی سوچیں ہر پل ہر گھڑی اسکے ساتھ رہتی۔۔۔ تھیں۔۔ مگر اب فرق اتنا۔۔۔۔۔ آیا تھا۔۔۔ کہ۔۔۔شہریار کی سوچوں کی جگہ۔۔۔دورید کی فکر نے لے لیں تھی۔

۔۔۔۔

اسوقت بھی۔۔۔صائم اسکے روم میں تھا۔۔۔۔

یہ تو وہ بھی جانتی تھی وہ بمشکل دوائی لیتا ہے۔۔۔۔

پیچھلے ایک ہفتے۔۔۔۔سے یہ سب وہ اپنی آنکھوں سے ہوتا دیکھ رہی تھی ۔۔۔اور اب ایک عہد وہ خود سے باندھ چکی تھی۔۔۔۔

کہ کچھ بھی ہو جائے۔۔۔وہ اس شخص کو اس تکلیف سے ضرور نکالے گی

۔۔۔

طبعیت میں پہلے ہی۔۔اسکے نرمی۔۔۔ تھی۔۔۔اور دورید۔۔۔کے تو نکاح میں تھی۔۔۔

اور نکاح۔۔۔ایک مظبوط بندھن ہے۔۔۔۔

خدا خود ہی دلوں کو پھیر دیتا۔۔۔ہے۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔صائم تقریبا ایک گھنٹے بعد باہر نکلا تو۔۔ہمیشہ کیطرح ۔۔۔دورید کے پڑنے والے مکوں سے چہرہ بلکل سوجا ہوا۔۔تھا۔۔۔آبش کو شدید شرمندگی ہوئی۔۔۔۔۔

اس سے پہلے وہ میڈیسنز لے کر باہر نکلتا۔۔آبش کی پکار پر روکا۔۔

جی میم " وہ مودب سا بولا۔۔۔۔ جبکہ ۔۔ سامنے سے داخل ہوتی۔۔۔

ماہروخ اسے دیکھ کر کچھ جھجھکی ۔۔۔ اور پھر ۔۔۔ جلدی سے ۔۔۔ آبش کے پاس آگئی۔۔۔

وہ کچھ دنوں سے ۔۔۔ صائم کی نظروں کو خود پر محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔

یہ میڈیسنز ہمیں دے دیں آپ ۔۔۔ اب ہم خود انھیں۔۔۔ میڈیسنز دیں گے ۔۔۔ اور ڈاکٹر سے آپوئنٹمنٹ بھی لیں۔۔۔ ہم خود مل کر بات کرنا چاہتے ہیں ۔۔۔ " اسنے صائم سے کہا تو۔۔ صائم نے خوشگوار حیرت سے ۔۔۔ اسے دیکھا۔۔۔۔

اب ۔۔۔ اسکا مالک ضرور ٹھیک ہو جاتا ۔۔۔ اسکے دل کو یقین ہو گیا تھا۔۔۔ اسنے آبش کو میڈیسن کا طریقہ کار سمجھایا۔۔۔۔۔۔ اور ایک نظر ۔۔۔ سر جھکائے کھڑی مہروخ پر ڈالی۔۔۔

میم میں جلد ہی آپوئنٹمنٹ لیتا ہوں۔۔۔" کہہ کر وہ باہر نکل گیا۔۔۔

جبکہ ماہروخ نے سکھ کا سانس لیا۔۔ اور آبش کو دیکھا۔۔۔۔ جو میڈیسنز کا شوپر ہاتھ میں تھامے۔۔۔۔ صائم کو نکلتا دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

تم نے ایک اچھا فیصلہ کیا۔۔ ہے۔۔۔۔""ماہ روخ نے اسکے بازو پر ہاتھ رکھا۔۔۔ آبش نے اسکو ایک نظر دیکھ کر سر جھکا لیا۔۔۔۔

میں جانتی ہوں۔۔۔ انھوں نے تمھیں بہت تکلیف دی ہے۔۔۔۔۔

اور وہ تکلیف۔۔۔۔ تمھاری زندگی۔۔۔ میں ہمیشہ مشکلات کا باعث بنی ہے۔۔۔۔ وہ شخص ہمیشہ تمھارے آنسوں کا سبب بنا ہے۔۔۔۔ مگر۔۔۔ دیکھو آبش۔۔۔۔ وہ کس قدر تکلیف میں۔۔۔۔۔۔۔ ہے۔۔ تمھارا بدلہ۔۔ قدرت نے لیا۔۔۔ ہے اس سے۔۔۔۔ مگر اسطرح کے تمھاری مسیاحی ہی

اسکی دوا بنادی۔۔۔۔ سمجھو اس بات کو۔۔۔۔شاید۔۔۔ تم اسی شخص کے

لیے بنی تھی۔۔۔۔۔شاید۔۔وہ سب ہونا ایسے ہی لکھا تھا۔۔۔۔۔

حقیقت کو۔۔۔ سمجھو۔۔۔۔۔۔۔۔میں تمھیں مجبور نہیں کروں گی۔۔

کہ تم اس سے محبت کرو۔۔۔۔کیونکہ محبت وہ فیل ہے۔۔۔کہ زور زبردستی

۔۔۔سے کسی کے دل میں گھر نہیں کرتی۔۔۔۔۔۔مگر تم ایک اچھی بیوئ

ہونے کا حق ادا کر سکتی ہو۔۔اور یقین مانو۔۔۔تمھارے۔۔۔درد۔۔کا حل

بھی وہ ہی شخص ہے۔۔۔۔۔۔

وہ تم سے محبت۔۔۔نہیں عشق کرتا ہے۔۔۔۔جنون کی حد

تک۔۔۔۔۔۔۔۔اسے سمبھال لو۔۔۔اسی کے انداز میں۔۔۔۔اور سب

" بھول جاو۔

نہیں۔۔۔ہم شہریار کو نہیں بھول سکتے۔۔۔۔۔۔انھوں نے آخری وقت میں۔۔۔جس طرح۔۔۔ہم سے محبت کا اظہار کیا۔۔تھا۔۔۔وہ سوچتے ہی ہمارا دل کٹتا ہے۔۔۔وہ کتنی تکلیف میں۔۔۔۔پل کے پل میں چلے گئے ہمیں چھوڑ کر۔۔۔اور پھر سب کو بلا۔۔لیا۔۔۔۔۔

حقیقتاً پھوپھو نے سہی کہا۔۔تھا۔۔انکے جنازے پر۔۔۔

ہم منحوس۔۔۔تھے۔۔۔انکے لیے۔۔اچھے ثابت نہیں ہوئے۔۔۔۔اور اب۔۔اب۔۔ آج بھی دیکھ۔۔۔لو۔۔ہماری وجہ سے۔۔۔"وہ ایکدم ہی سسکنے لگی۔۔۔جبکہ ماہروخ نے اسے سینے سے لگا لیا۔۔۔

آبش سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔تم کوشش کرو۔۔۔سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔"اسنے اسے تسلی دی۔۔۔۔

جبکہ وہ۔۔۔اسکے کندھے پر سر رکھے دل ہلکا۔۔کر رہی تھی۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسکی آنکھ۔۔۔چہرے پر پڑنے والے۔۔۔۔نرم۔۔۔ہاتھ۔۔۔کی وجہ سے

۔۔کھلی۔۔۔۔

اور بلآخر۔۔۔بلاج۔۔کا۔۔گول گول ننھا سا ہاتھ۔۔اسکی ناک پر آ کر پڑا

تو۔۔نیند جیسے ہرن ہو۔گئ۔۔۔

اسنے گھور کر اسے دیکھا۔۔جو اسکے سینے پر بیٹھا۔۔۔اسکے چہرے۔۔پر تھپڑ

مار رہا تھا۔۔۔۔

ڈی۔۔۔۔ڈ" اب زرا اٹکن کم ہو گئ۔۔ تھی۔۔۔ مگر۔۔ڈھٹائی کی انتھا تو یہاں تھی۔۔ کہ اسنے آبش کو اب تک ماں کہہ کر نہیں پکارا تھا۔

کیا ہے یار سونے دو" دورید نے اسکو خود پر سے ہٹایا۔۔۔ اور الٹا ہو کر لیٹ گیا۔۔۔

کسلمندی سی تھی۔۔۔

مگر شاید بلاج اسکی اگنورنس برداشت کرتے کرتے ئے تھک گیا تھا۔۔۔

تبھی اسکے گھنے۔۔ بالوں میں ہاتھ ڈال کر۔۔ اپنی پوری طاقت سے کھینچا

۔۔۔۔

دورید نے کراہ کر اسے دیکھا۔۔۔ جبکہ بلاج۔۔ کھکھلا دیا۔۔۔ اور اسکے۔۔ آگے کے چھوٹے چھوٹے دانت۔۔۔ پوری طرح چمکتے نظر آئے

آبش۔۔۔"جب بلاج بار بار۔۔بال کھینچنے لگا۔۔۔اور اسکے ہٹانے سے بھی نہیں ہٹا۔۔۔تو اسنے۔۔۔چیلا کر آبش کو پکارا۔۔۔جو واشروم۔۔میں تھی ۔۔۔واشروم کی حالت۔۔۔بری طرح خراب تھی۔۔ہر چیز ادھر سے ادھر تھی۔جو وہ روم میں آئ تب بھی کمرے کی حالت۔۔بہت ابتر تھی۔۔ تبھی اسنے پہلے کمرے کو۔۔اسکی درست حالت۔۔میں کیا اور اب واشروم ۔۔۔اسکی پکار پر وہ باہر نکلی جہاں اسکا بیٹا کھکھلا کر۔۔دورید کے بالوں کو کھینچ رہا تھا۔۔۔

آبش کو بے ساختہ ہنسی آ گئ۔۔۔دورید نے جھٹکے سے اٹھ کر اسے دیکھا ۔۔۔تو آبش کی ہنسی کو بریک لگا۔۔۔۔

بہت ہنسی آ رہی ہے تمھیں۔۔۔۔"اسنے آئ بروا چکا کر۔۔۔اسے دیکھا ۔۔۔جو یلو ڈریس۔۔میں بہت پیاری لگ رہا تھی

نہیں تو" آبش نے معصومیت سے گردن نفی میں ہلائی۔۔۔

یہ کیا لیمو بنی ہوئی ہو۔۔۔ ادھر آوزرا" ایک دم ہی وہ پٹری سے اترا تھا۔۔۔
آبش نے اسکیطرف دیکھا۔۔۔ وہ بلکل لیمو نہیں لگ رہی تھی۔۔۔۔

تم نے لپسٹک نہیں لگائی۔۔" دورید نے پوچھا تو آبش نے آئینے میں دیکھا
۔۔۔ بغیر کسی سنگھار کے۔۔ وہ سادی سی بھی بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔۔۔

یہاں سب ڈارک ہیں" اسنے ڈریسنگ ٹیبل کیطرف اشارہ کر کے۔۔ مجبوری
بتائی۔۔۔

تو" دورید نے کندھے۔۔ کو پکڑ کر کھڑے ہوتے بلاج کو۔۔۔ گردن سے
اپنے بازو میں دبوچ لیا۔۔۔ جبکہ بلاج باپ کی گرفت میں آکر منہ بسورنے
لگا۔۔۔

تو وہ۔ ہم نہیں لگاتے اتنی تیز لیپسٹک" انگلیاں چٹخاتے ہوئے وہ بولی۔۔۔ تو دورید نے اکتا کر اسکی مجبوری سنی۔۔۔۔

سرکار۔۔۔ غلطی سے یہ بد قسمتی سے۔۔۔ رنگین مزاج شخص سے آپکا پالا پڑ گیا ہے۔۔۔۔ تو۔۔۔ زرا اچھا سا ریڈی ہو کر آئیں۔۔ ایک ہفتہ ہوا ہے۔۔ شادی کو۔۔ اور کچھ دن کے لیے میں بستر سے کیا لگا۔۔ سب میرے سر پر ناچنے لگے ہیں" وہ چیڑ کر کچھ کچھ غصے سے بولا۔۔

اسوقت" آبش کو حیرت ہوئی۔ شام۔۔ تقریبا رات کیطرف سفر طے کر رہی تھی۔۔۔

محبوب تو در حقیقت اسی وقت تیار ہوتے ہیں" اسنے آنکھ مار کر جیسے اسکی انفورمیشن میں اضافہ کیا۔۔۔۔

آبش اسے دیکھتی رہ گئی۔۔۔وہ شخص کبھی نہیں سدھر سکتا تھا۔۔۔بیمار ہو کر بھی۔۔۔اپنے کرتوت ویسے ہی رکھے ہوئے تھے۔۔۔

ہم کل صبح۔ہو جائیں گے تیار" آبش نے جان چھڑانا چاہی۔۔اور اپنے پھڑپھڑاتے بیٹے کو اسکی گرفت سے آزاد کیا۔۔۔۔

مگر خود اسکی گرفت میں آگئی۔۔۔

دورید۔۔۔نے خود بیڈ کروان سے ٹیک لگائی ہوئی تھی۔۔اور ٹانگیں لمبی کی ہوئی تھیں۔۔جبکہ آبش کو۔۔۔اپنی طرف کھینچ کر اپنی ٹانگوں ہر بیٹھالیا ۔۔۔آبش کو عجیب سا لگا۔۔اسنے بلاج پر گرفت سخت کی۔۔جو خود اس سے اپنا آپ چڑھوا کر کرپٹ پر کرولینگ کرنے لگا۔۔۔۔وہ ایکدم خوش ہو گئی ۔۔۔مگر جان تب نکلی۔۔جب دورید نے۔۔۔آہستہ سے اسکا۔۔دوپٹہ

۔۔۔اتار کر۔۔۔اپنے ہاتھ پر باندھ لیا۔۔۔مارے شرمندگی کے آبش سے ۔۔کچھ بولا نہیں گیا۔۔۔دل تو کیا اٹھ کر بھاگ جائے مگر اٹھا نہیں گیا۔۔۔

ایک ہفتے پہلے غالباً ولیمہ ہوا ہے۔۔ہمارا۔۔"وہ تیوری چڑھائے۔۔۔پوچھ رہا تھا۔۔۔ساتھ ساتھ اسکے گالوں پر بھی انگلیاں چلانے لگا۔۔۔

جی۔۔"وہ بمشکل بولی۔

اور تم نے وہ ڈریس نہیں پہنا۔۔۔جو۔۔۔میں لے کر آیا تھا۔۔"دورید نے اچانک ہی غصے سے اسکا منہ پکڑا۔۔۔گرفت میں سختی کم تھی مگر لہجہ سخت تھا ۔۔۔

وہ۔۔۔وہ۔۔۔ڈریس۔۔۔ٹھیک نہیں تھا"وہ بولی۔۔۔دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔۔۔

کیا برائی تھی اس میں۔۔۔" دورید نے گھور کر۔۔اسکا چہرہ۔۔اپنے چہرے کے نزدیک کرلیا۔۔۔۔

وہ۔۔۔پھٹا۔۔پھٹا ہوا تھا۔۔۔جگہ جگہ سے۔۔" آبش نے معصومیت سے آنکھیں ٹمٹمائی۔۔جبکہ دورید۔۔۔سوٹ کی بے حرمتی اور اسکے تجزیے پر عش عش کر اٹھا۔۔۔

اڈیٹ وہ پھٹا ہوا تھا۔۔یہ وہ ڈیزائن تھا۔۔" اسکا چہرہ آزاد کر کے وہ بولا۔۔ جبکہ۔۔آبش۔۔۔۔نے خفگی سے اسکی طرف دیکھا۔۔۔

وہ۔۔اتنا گندہ۔۔ڈریس ہم پہن کر سب کے سامنے جاتے" اچانک ہی وہ بھی غصے سے بولی۔۔۔

وہ فیشن ہے۔۔۔۔سب ہی ایسا پہنتے ہیں" دورید۔۔نے شانے اچکائے۔۔۔

جبکہ آبش نے اسکی شرٹ کی بٹن پر۔۔۔اپنی مخروطی۔۔انگلی۔۔رکھی۔۔

جہاں دورید حیران ہوا۔۔وہاں آبش کے لیے یہ خاصا مشکل کام تھا۔۔۔

ہم ایسے فیشن نہیں کرسکتے۔۔۔۔"وہ بولی۔۔اور اسکی جانب دیکھا۔۔۔

میرے سامنے تو کر سکتی ہو۔۔"دورید نے وہی انگلی اٹھا کر۔۔اپنے لبوں سے چھوئی۔۔۔

آبش کو معلوم ہوا۔۔اب وہ پھنس چکی ہے۔۔۔

"ہم۔۔۔ہم آنٹی۔۔۔

ششششش"دورید نے اسکے لبوں پر انگلی رکھ کر بھانے گھڑنے سے روکا۔۔۔۔

جلدی سے وہی ڈریس پھن کر۔۔۔ پیاری سے تیار ہو کر۔۔۔ آو۔۔۔تب
"تک۔۔۔ میں اپنے بیٹے کو سلانے کی کوشش کرتا ہوں۔۔۔

پیار سے اسکی۔۔ عرق آلود پیشانی چوم کر۔۔۔ اسنے اسے اٹھایا۔۔۔

آبش کا ایک ایک قدم بھاری ہو گیا۔۔

بے بی پینک۔۔۔ کلر۔۔۔ کے۔۔۔ بھاری۔۔۔ کامدار گرارے پر۔۔ چھوٹا سا
۔۔۔ بلاوز جس پر نفیس کام ہو رہا تھا۔۔۔

اور اسپر بیبی پنک۔۔۔ اور کوٹ۔۔۔ جس میں سے چھلکتا اسکا نازک وجود۔۔
کسی کے بھی ہوش اڑا سکتا تھا۔۔ وہ تو پھر اسکا دیوانہ تھا۔۔۔

بالوں کو کھلا چھوڑے۔۔۔۔ایک شانے پر آگے پھیلائے۔۔۔۔اور

چہرے۔پر بغیر کسی میکپ کے۔۔ڈارک بلڈ ریڈ لیپسٹک۔۔۔سجائے۔۔۔

وہ کمرے کے نیم اندھیرے میں کھڑی۔۔۔

دوریہ۔۔بخت کو وہ خواب یاد دلا گئ۔۔۔جو کچھ عرصے پہلے اسنے دیکھا تھا

۔۔۔

نشے کی طلب۔۔۔کے اٹھتے۔۔توڑ۔۔جیسے ایکدم تھمے تھے۔۔۔۔

اسنے آبش کی طرف قدم اٹھائے۔۔۔اور ہوا سے اڑتے ان بالوں۔۔میں

چہرہ چھپا کر۔۔۔اسکی نازک کمر میں ہاتھ ڈال لیا۔۔۔

آبش کا دل تھم گیا۔۔۔۔

جبکہ دورید۔۔۔۔نے اسکے چہرے کو اپنے ہاتھ۔۔میں تھام کر۔۔۔جا بجا

۔۔بوسے لیے۔۔۔

تمھیں صرف میرا ہی ہونا تھا۔۔"ایک بار۔۔۔پھر وہی بات دھرائ

۔۔۔۔۔

آبش کچھ نہیں بولی۔۔جبکہ دورید اسکے لبوں پر جھک گیا۔۔۔

خاموشی طویل ہوتی گئ۔۔۔

آبش کا سانس سا رک گیا۔۔۔

اور جب۔۔وہ اس سے دور ہوا۔۔۔تو۔۔۔اسکے چہرے کا سکون اطینان

۔۔۔دیکھنے لائق تھا۔۔۔

بخت۔"وہ بولی۔۔۔

جی جان بخت۔۔۔۔"وہ اسے گود میں اٹھا کر جھما۔۔۔۔

جبکہ آبش نے اسکے شانے پر بازوں پھیلا لیے۔۔۔۔

اس کمرے میں اور کہاں کہاں۔۔ چھوپائے ہوئے ہیں۔۔ آپ نے ڈر گز"

وہ اسکے کان میں جھک۔۔ کر آہستہ آواز میں بولی۔۔ جبکہ دورید۔۔ ہنس دیا

۔۔

چلاک لڑکی۔۔"اسکو بیڈ پر لیٹا کر۔۔ اسکے ساتھ لیٹتے ہوئے وہ۔۔ اسکی

زلفوں سے۔۔ تو کبھی چہرے کے نقوش سے کھیلنے لگا۔۔

ہماری بات کا جواب" اسنے۔۔ اسکے حرکت کرتے لبوں پر ہاتھ رکھا۔۔ تو

دورید نے وہ ہاتھ چوما۔۔۔

صبح بتا دوں گا۔"وہ پھر سے اسپر جھکا۔۔۔

ابھی" آبش۔۔ پھر بولی۔۔ تو دورید اس سے دور ہوا۔۔ اور اسکو۔۔ اپنے اوپر کھینچ۔۔ کر سائیڈ ہر بیٹھایا۔۔۔

اور بیڈ کا میٹرریس ہلکا سا سرکایا۔۔۔ تو آبش دل تھام گئی۔۔۔

بیڈ کے نیچے بڑی خوبصورتی سے سجے تھے۔۔ ڈرگز۔۔۔۔۔

ایک ہفتے۔۔۔ میں اسکی صحت پر ہلکا سا بھی اثر نہیں پڑا تھا۔۔۔ تبھی آبش نے اس سے پوچھا۔۔۔۔

اسنے پل کے پل میں دورید کا چہرہ تھامہ جو مسکرا کر اسے دیکھ رہا تھا۔

یہ سب پھینک دیں۔۔۔ پلیز۔۔۔" وہ بولی۔۔ اسکے لہجے۔۔۔ میں نہ معمولی سا جزبہ تھا۔۔۔

دورید سر جھکا گیا۔۔۔ ایسا اسکے لیے ناممکن تھا۔۔۔جب سے صائم نے اسکے کمرے سے وہ سب چیزیں راحت صاحب کے ساتھ۔ مل کر نکالی تھی ۔۔تب سے اسے بہت غصہ تھا۔۔اور خود کو تکلیف دینے سے بہتر تھا وہ چھپا دیتا تبھی ۔۔وہ سب ۔۔منگا کر اسنے میٹریس کے نیچے چھوپا دیے

پلیز۔۔۔"وہ۔ پھر بولی۔۔۔

اوکے۔۔۔۔پہلے۔۔مجھے ٹائم دو۔۔۔ پھر جو مرضی کر لینا" اسکے لبوں سے پھیلتی لیپسٹک کو دیکھ کر اسنے جیسے ہار مان لی۔۔اور پھر سے اسپر جھکا۔ اور نازک سا اور کوٹ۔ صوفے پر پھینکا۔۔۔۔کچھ ہی دیر میں اسی جگہ اسکی ۔۔شرٹ بھی آگیری۔۔۔۔

جبکہ خاموش فضا میں۔۔۔۔دورید بخت کی محبت بولنے لگی۔۔۔۔۔

سنو۔ "صائم دورید بخت کی طبعیت کا حال جاننے اسکے کمرے میں جارہا تھا

۔۔۔ کہ ماہروخ کو دیکھ کر۔۔ اسے پکارا۔۔۔۔

ماہروخ جھجھکتے ہوئے پلٹی۔۔۔۔

میں۔۔۔وہ۔۔۔۔۔ "اسکے پلٹنے پر صائم خود سب بھول گیا تھا۔۔جو وہ۔۔

اتنے دنوں سے پریکٹس۔۔ کر رہا تھا۔۔۔ کہ اس سے مل کر۔۔۔ ضرور

۔۔اپنی یکطرفہ محبت کا اظہار کرے گا۔۔۔۔

کیا کر رہے ہو تم یہاں "۔۔۔ کچن کے دروازے پر دورید اور آبش کو دیکھ کر۔۔ صائم۔۔ کے چہرے کے رنگ اڑے۔۔ وہیں ماہروخ کا بھی چہرہ خوفزدہ دیکھا۔۔۔

وہ سر۔۔۔ میں آپکی طبعیت پوچھنے آرہا تھا" صائم اسکیطرف بڑھا۔۔۔۔

تو راستے میں۔۔۔ بلاوجہ سٹاپ پر روک گئے" اسنے تیوری چڑھا کر پوچھا ۔۔۔ آبش تو حیرانگی سے ماہروخ کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

باہر چلو۔۔۔۔ دو دن کمرے میں۔۔ رہ لیا۔۔ سارا ماحول ہی بگڑ گیا" اسنے سختی سے کہا۔۔ جبکہ اب آبش نے اسکیطرف دیکھا۔۔۔

آپ بہت سدھرے ہوئے ہیں" اسنے بھی۔۔ اسے گھورا۔۔۔

وہ تو۔۔ آپ نے بگاڑا ہے" وہ پیار سے اسکو ونک کرتے ہوئے بولا۔۔ جبکہ آبش سٹپٹا کر اسکے لیے ناشتہ بنانے لگی۔۔۔

دورید نے۔۔ ایک نظر ماہروخ کو دیکھا۔۔ اور باہر نکل گیا

سر آپکی طبعیت"۔۔

ٹھیک ہوں میں۔۔۔" وہ سختی سے بولا۔۔ جب سے صائم نے سب کو بتایا تھا۔۔ اسکا لہجہ یوں ہی سخت ہو گیا تھا۔۔۔ سر میڈیا۔۔ آپکی گمشدگی کو بہت ایشو بنا رہا ہے۔۔۔۔" اسنے جیسے روزمرہ۔۔ ہونے والے مسائل سے اسے آگاہ کیا۔۔۔

اویس رضا کا شوٹ ہو گیا۔" دورید نے پوچھا۔۔۔

نہیں سر۔۔ابھی نہیں۔۔وہ ریمپ شوٹ ہے۔۔۔اسکی ڈیٹ میں ابھی ٹائم ہے" اسنے بتایا تو دورید نے پر سوچ نظروں سے اسے دیکھا۔۔

اوکے۔۔۔۔اس سے پیمنٹ لے لو۔۔۔۔" صائم نے اثبات میں سر ہلایا ۔۔اور باہر نکل گیا۔۔۔۔

شکر یہ تھا کہ اسنے مزید سوال نہیں کیے تھے۔۔۔۔

دورید نے بلاج کو۔۔گود میں اٹھا۔۔کر۔۔اسکے کھکھلانے سے چمکتے دانو دانتوں کو توجہ سے دیکھا۔۔تیسرا دانت بھی نکلنے لگا۔۔تھا۔۔شگفتہ بیگم نے بھی مسکرا کر بیٹے کو دیکھا۔۔۔۔۔

کیسا ہے میرا بیٹا۔۔" اسکی پیشانی چومی۔۔وہ ایک ہفتے بعد کمرے سے باہر نکلا تھا۔۔

اے ون "فل وقت تو۔۔وہ بہتر محسوس کر رہا تھا۔۔ آگے کی گر نٹی کوئی نہیں تھی۔۔۔

وہ۔۔۔اثبات میں سر ہلاتی۔۔اسکے ساتھ بیٹھ گئیں۔۔۔

تبھی۔۔۔سامنے رہداری سے علیزے اپنے روم سے نکلی اور اسے بیٹھے دیکھ اسکے ںزدیک آ گئ۔۔

طبعیت ٹھیک ہے تمھاری۔۔"وہ بولی۔۔تو دورید اکتا گیا۔۔ایسا بھی کیا ہو گیا تھا۔۔اسے جو سب پوچھ رہے تھے۔۔۔

ٹھیک ہوں میں۔۔۔کیا ہے۔۔ایک ہفتے سے سب۔۔۔نے۔۔تماشہ لگایا ہوا ہے۔۔"اسکا انداز بہت برا تھا۔۔علیزے کا چہرہ خفت سے سرخ ہو ا۔۔۔

جبکہ شگفتہ بیگم نے بیٹے کو گھورا۔۔ناشتے کی ٹرے لاتی آبش کو بھی دورید کا

لہجہ بلکل اچھا نہیں لگا

بخت آپ۔۔ایسے کیوں بات کر رہیں ہیں" وہ پہلی بر گھر والوں کے سامنے

۔۔اس سے بولی تھی۔۔۔

چپ کرو تم۔۔۔فساد کی جڑ کہیں کی۔۔بلاوجہ میری ہمایت مت لینا ہو کیا تم

جسے پا کر یہ اور آسمان میں لگ گیا ہے۔۔۔"علیزے غصے سے بھڑکی

۔۔۔۔۔

اچھا ہوا تمھارے ساتھ۔۔۔بہت اچھا ہوا۔۔۔میں تو یہ سوچ رہی تھی۔۔

تم سے بدلہ کیسے لوں۔۔دیکھو قدرت نے خود ہی بدلہ لے لیا۔۔۔چہ چہ چہ

۔۔۔کتنے بے چارے لگتے ہو تم مجھے۔۔۔"وہ غصے سے پھولتی سانسوں کے

درمیان۔۔بھڑکی۔۔۔

دفع ہو جاو اس سے پہلے۔۔ تمھارا منہ بگاڑ دوں میں" دورید۔۔ کی دھاڑ۔

بہت بلند تھی جس کا علیزے نے کوئی اثر نہیں۔۔ لیا۔۔۔

تمھاری حثیت ہی یہی تھی کہ تم۔۔۔ ایک۔۔۔ ملازمہ سے شادی کرتے"

وہ آبش پر نخوت سے نگاہ ڈالتی بولی جبکہ دورید۔۔۔ ایکدم کھڑا ہوا۔۔ تو

شگفتہ بیگم نے اسکا بازوں پکڑا۔۔

چھوڑیں ماں۔۔ آج اسکا قتل۔۔ میں کر کے اسے۔۔۔ اپنی بیوی کی حثیت

یاد دلا دوں"۔۔ اسنے اپنا ہاتھ چھڑانا چاہا۔۔۔

آہ بیوی۔۔۔۔۔ جو میرے خیال سے دوبارہ بیواہ ہونے والی ہے"۔۔۔

علیزے نے بد تمیزی کی حد کر دی۔۔۔

علیزے" شگفتہ بیگم نے غصے سے اسے دیکھا۔۔۔

کیا بول رہیں ہیں جانتی بھی ہیں۔۔۔" آبش نے آنسوؤں سے بھری آنکھوں سے دورید کو دیکھا۔۔۔ اور خاموشی سے بلاج۔۔۔ کو لے کر چلی گئ ۔۔ جبکہ دورید تو آپے سے باہر ہو گیا۔۔۔ آگے بڑھ کر کھینچ کر اسکے منہ پر تھپڑ مارا۔۔ شگفتہ بیگم۔۔۔ ایک دم دورید کیطرف لپکیں۔۔۔

علیزے نے بھی بغیر لحاظ کے اسپر ہاتھ اٹھانا چاہا۔۔ تو دورید نے اسکی کلائ پکڑ کر

موڑ دی۔۔

چھوڑو دورید۔۔" علیزے کی مما نے۔۔ غصے سے کہا تو وہ اسے جھٹک گیا۔

۔ اسکی بولتی میں اپنے انداز میں بند کروں بہتر ہے۔۔ آپ کرا دیں۔۔"

وارن کرتا وہ۔۔ اوپر آبش۔۔ کی فکر میں دوڑا۔

گھٹیا پنچ ۔۔ انسان مر جاو ۔۔ تم "علیزے چینختی ہوئی باہر نکل گئ ۔۔ جبکہ شگفتہ بیگم اور وہ ایک دوسرے کو دیکھتی رہ گیئں ۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

واشروم سے شاور لے کر ۔۔۔ وہ باہر نکلا ۔۔۔ تو آبش ۔۔۔۔ بھی

فریش ۔۔۔ سی ڈریسنگ کے سامنے کھڑی ۔۔۔۔ پلم کامدار ڈریس میں

۔۔۔۔ دوپٹے سے بے نیاز ۔۔۔۔۔

ریڈ لیپسٹک کو ہاتھ میں تھامے کھڑی تھی ۔۔۔۔

اسکی سوچ ۔۔۔۔۔ کے روخ ۔۔۔ دورید بخت کی مسکراہٹ سمیٹ گئے

۔۔۔۔۔۔

وہ جانتا تھا۔۔۔۔وہ اسکے ساتھ نارمل کسی نہ کسی وجہ کی وجہ سے ہوئی ہے

۔۔۔مگر۔۔۔۔کہاں۔۔۔وہ بڑے لوگ۔۔۔۔اس محبت میں دیونے کو

اپنے گھر کے دل میں جگہ دیتے۔۔۔۔

مگر وہ اپنی محبت میں شراکت۔۔مر کے بھی برداشت نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

تبھی اسکے ہر پل کو قید میں کر رکھا تھا۔۔۔۔

اتنا شدت پسند ہوں میں۔۔۔۔۔۔

چھوڑ تو سکتا ہوں۔۔۔۔بانٹ نہیں سکتا۔۔۔۔۔

اسکے نازک شانوں پر انگلیوں سے دباو ڈال کر۔۔وہ جیسے اسے ہوش میں لایا

۔۔۔۔

آبش نے چونک کر اسکی طرف دیکھا۔۔۔

ان آنکھوں کو میرے عکس سے سجالو۔۔" دورید نے اسکا روخ اپنی جانب موڑا۔۔ تو آبش جھجھک سی گئ۔۔۔ دوپٹے کے بغیر۔۔ اسکے سامنے اسکی بولتی نظروں کا سامنا کرنا مشکل تھا۔۔۔

آبش نے سر جھکا۔۔ لیا۔۔۔ دورید نے غور سے دیکھا۔۔ اور پھر گھیرہ سانس لیا۔۔۔

لگاو لیپسٹک۔۔" حکم دیتے ہوئے۔۔۔ اسنے اپنے گیلے گھنے بالوں میں ہاتھ پھیرہ۔۔۔ آبش نے اسکی طرف دیکھا جو بغیر شرٹ کے گلے میں ٹاول ڈالے کھڑا تھا۔۔ اسنے۔۔ بغیر ترادود کے۔۔۔ لبوں کو سرخ رنگ دیا۔۔۔

دورید۔۔۔نے شوخی سے اسے دیکھا۔۔۔

دل تو کر رہا ہے۔۔۔ خراب کر دوں تمھاری لیپسٹک۔۔۔اور اپنے رنگ چڑھا دوں" معنی خیزی سے کہتے ہوئے۔۔اسنے اسکے لبوں پر انگوٹھا پھیرا

۔۔۔۔۔۔

نہیں" آبش نے۔ایک قدم پیچھے لیا۔۔۔

کتنا مزہ آئے گا۔۔۔ تم بار بار سجاو میں بار بار بگاڑو۔۔"اسنے بھی اسکی طرف قدم لیا۔۔۔ آنکھوں میں شوخی شرارت سجی تھی۔۔۔ آبش کا دل دھڑک اٹھا۔۔۔ابھی کچھ دیر پہلے کی سوچیں۔۔۔ کہیں گم ہو گئیں۔۔۔اور یہ ہی تو وہ چاہتا تھا۔۔اسکی آنکھوں میں صرف اپنا عکس دیکھنا۔۔۔

دوائی لی۔۔۔ہے" اسکی بولتی نظروں سے نظریں چراتی۔۔وہ بولی۔اور سائیڈ پر ہوگئ۔۔۔جبکہ دوریدبخت مسکرادیا۔۔۔

نہیں۔۔۔موڈ نہیں۔۔" کہتے ساتھ ہی۔۔۔اسنے برش اٹھاکر بالوں میں پھیرہ۔۔۔

ہیں کیوں۔۔"بیڈ پر سے دوپٹہ اٹھاکر۔۔کاندھے پر پھیلاتے ہوئے۔۔وہ اچانک ہی۔۔۔بولی۔۔۔

جبکہ وہ تو اسکی اداوں کے۔۔۔آگے ہار ہی جاتا تھا۔۔

ہیں اس لیے۔۔کہ آپکے ہاتھوں سے لوں گا نہ" اسنے اسکی دودھیاکلائی کو لبوں سے چوما۔۔۔

وہ۔۔۔ناشتہ۔۔۔کرلیں پھیر دیتی ہوں۔۔" آبش نے۔۔کلائی۔۔۔کھینچی ۔۔اورپلٹ گئی۔۔بلاج کو شگفتہ بیگم صبح ہی لے گئیں۔۔تھیں۔۔

تبھی وہ ریلیکس سی تیار ہو کر۔۔۔اب فلیٹ سینڈل اپنے نازک پاؤں میں ڈال رہی تھی۔۔جبکہ دورید بیڈ پر رکھی وائٹ شرٹ پہننے کے ساتھ اسے بھی دیکھ رہا تھا۔۔

اپنے کمرے میں یوں سجی سنوری وہ اسے بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔۔

یہ مت پہنو۔۔" دورید کے بولنے پر سٹریپ بند کرتے اسکے ہاتھ روکے

اور سوالیہ نظروں سے۔۔۔اسکی طرف دیکھا جس نے الماری کی کبرڈ کھولی ۔۔۔اور اس میں سے قدرے نارمل ہیل والا سینڈل نکالا۔۔۔اور اسکے سامنے بیٹھ گیا۔۔۔اسکے قدموں میں۔۔۔۔۔

اور پھر اسکا۔۔پاوں پکڑ کر۔۔۔سینڈل کو اسکے پاوں میں پہنایا۔۔۔

مگر۔۔۔۔گھر میں۔۔ ہیل والا۔" آبش نے گھبرا کر دیکھا۔۔۔پہلے ہی اتنا ہیوی ڈریس۔پہنا تھا صرف اسکے ضد کرنے پر اور اب۔۔۔یہ۔۔۔ جس کو دیکھتے ہی اسکی جان نکلتی۔۔ تھی۔۔۔

دورید بخت کی بیوی۔۔ آل ٹائم اپ ٹو ڈیٹ رہنی چاہیے" اسنے اسکو۔۔پیار سے ونک کیا۔۔۔ آبش نے گھبرا کر سر جھکا لیا۔۔۔۔

تمھیں ایک نظر میں دوبار دیکھنا بھی نعمت ہے" اسکے شرمانے پر۔۔۔وہ مسکرایا۔ اور سر کا بوسہ لیا۔۔۔

تبھی دروازے پر دستک ہوئ۔۔

کم آئن۔۔۔" دوبارہ ڈریسنگ کیطرف جاتے ہوئے۔۔۔ اسنے کہا۔۔ جبکہ آبش بھی گھبراہٹ پر۔۔ قابو پاتے ہوئے۔۔۔ کھڑی ہوگئ۔۔۔

سر" صائم نے کہا۔ تو دورید نے اسکو گھور کر دیکھا۔۔

کیوں آئے ہو" سختی سے استفار کیا

سر ڈیٹ مل گئ ہے۔۔ آج ہی۔۔۔ ریہرسل کے لیے۔۔ اور آپ اپنے ڈریس بھی دیکھ لیں۔۔۔" صائم نے اسے اطلاع دی۔۔۔

تو اسنے اثبات میں سر ہلایا۔۔

چلو تم۔۔۔ میں آتا ہوں۔۔۔" کہہ کر اسنے خود پر پرفیوم کیا۔۔۔ اور آبش کیطرف پلٹا۔۔۔

کہاں جا رہیں ہیں آپ" اسنے پوچھا۔۔ تو دورید نے اسکے شانے پر ہاتھ پھیلا لیا۔۔۔

کام پر جان من۔۔۔ گھر میں پڑے رہنے والے مردوں کی ویلیو۔۔ ختم ہو جاتی ہے" اسنے اسکی انفرمیشن میں اضافہ کیا اور دونوں روم سے باہر نکل آئے۔۔۔

مگر آپکی طبعیت ٹھیک نہیں ہے" آبش نے سمجھانا چاہا۔۔۔۔

تو آپ علاج کرو نہ" دورید نے گھیری نظروں سے دیکھا۔۔ تو آبش۔۔۔ ماتھے پر ہاتھ مار کر رہ گئ جبکہ دورید۔۔ ہنس دیا۔۔۔۔

ابھی وہ کچھ کہتی ہی۔۔ کہ ہال میں کھیلتے۔۔ بلاج کے چیخنے کی آواز پر

دونوں ہی اسکیطرف متوجہ ہوئے۔۔۔تو۔۔ سامنے کا منظر دیکھ کر۔۔ آبش

کا دل منہ کو آگیا۔۔۔

بلاج کی چھوٹی چھوٹی انگلیاں۔۔۔علیزے کے ہیل شوز کے نیچے دبیں تھیں

جہاں علیزے اسکے چیخنے پر۔۔ایکدم ہٹی۔۔۔۔

وہیں آبش نے دوڑ کر روتے بلاج کو۔۔ باہنھوں میں بھرا۔۔ اور اسکی ننھی

انگلیوں پر پیار کرتے ہوئے اسکی خود کی آنکھیں بھی نم ہو گئیں۔۔۔۔

تم آندھی ہو تمھیں نظر نہیں آتا" دورید نے غصے سے علیزے کو گھورا۔۔۔

اسکی آواز بھی قدرے بلند تھی کہ سب ہی لوگ اسکیطرف متوجہ ہو گئے

۔۔۔۔

جبکہ شگفتہ بیگم جو کچن سے بلاج کو فیڈر لینے ہی گئیں تھی وہ بھی باہر آ گئیں

۔۔۔

آیکسکیوز می۔۔۔یہ پلے گراونڈ نہیں کے۔۔ تمھاری بیوی نے اپنے بچے کو

۔۔کھیلنے کے لیے چھوڑا ہوا ہے۔۔اور خود۔کمرے میں بند تھی۔۔۔

سمبھالہ نہیں جاتا تو پیدا کرنے کی ضرورت بھی نہیں تھی"اسنے نخوت سے

کہا۔علیزے کیوں ڈرامہ لگا رہی ہو۔۔۔"علیزے کی ممانے گھر کا۔۔جس کا

اسنے رتی بھی اثر نہیں لیا۔۔

مگر آج دورید بخت کا پیمانہ لبریز ہو گیا تھا۔۔۔

وہ خاموشی سے اسکی طرف بڑھا۔۔۔۔

اور اسکے بالوں کو مٹھی میں لے کر زور سے جھٹکا دیا۔۔۔ چہرے پر بلا کی سنجیدگی۔۔۔۔اور سختی تھی۔۔۔۔۔

علیزے نے خود کو چھڑوانا چاہا۔۔ مگر۔۔اسکی آنکھوں کے سرد پن سے۔۔ دل خوف زدہ سا ہو گیا۔۔۔

میرے سامنے زبان کھولنے والوں کا انجام جانتی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میں تمھیں کسی لائق نہیں چھوڑو گا۔۔۔"وہ غرایا۔۔۔۔علیزے کے چہرے پر خوف کے بادل چھا گئے۔۔۔ چھوڑ دو دورید بیٹا۔۔"نسرین بیگم (علیزے کی والدہ) نے اسکا ہاتھ پکڑا جسے دورید نے بے دردی سے جھٹکا

۔۔۔

بیچ میں مت بولنا" بد تمیزی سے کہتے ہوئے۔۔۔ اسنے دوبارہ علیزے کیطرف دیکھا۔۔۔

تمھارا یہ۔۔۔ میکپ سے بھرا منہ۔۔۔ بگڑانے میں مجھے صرف ایک منٹ لگے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اور یقین مانو۔۔۔ کوئ مجھ سے جواب طلبی نہیں کرے گا۔۔ تو بہتر ہے۔۔ تمھیں۔۔۔ آخری بار وارن کر رہا ہوں۔۔۔۔ دور رہو۔ مجھ سے۔" بالوں کو ایک اور جھٹکا دیا۔۔

" میری بیوی سے۔۔۔

میرے بچے سے۔۔۔۔۔" مزید ایک اور بار جھٹکا دے کر اسنے اسے جھٹکے سے چھوڑا۔۔۔ اور بلاج کی انگلیاں دیکھنے لگا جو سرخ ہو گئیں تھیں۔۔۔۔

تمھیں تو میں کہیں کا نہیں چھوڑو گی۔۔مجھے بھی قسم ہے۔۔۔"وہ پھنکاری

۔۔تو دوریدـ۔۔ مسکرا کر پلٹا۔۔۔

تو تم اپنے باپ کی نہیں۔۔۔اگر تم نے مجھے کہیں کا چھوڑ دیا تو" وہی ازلی

دل جلانے والی مسکراہٹ۔۔جہاں علیزے اسکی بات پر تپی۔۔وہیں۔۔

نسرین نے کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔

"جانتے بھی ہو کیا کہہ رہے ہو۔۔

جی بہت اچھے سے۔۔۔۔۔"کہہ کر وہ کچن میں۔ آ گیا۔۔۔اور شگفتہ بیگم

کو سلام کیا۔۔ساتھ ساتھ بلاج کی انگلیوں پر بھی اپنی انگلیاں پھیر رہا تھا۔۔

آبش اکیلی ان ماں بیٹی کی ڈرا دینے والی نظروں کا سامنا نہیں کر سکتی تھی

۔۔۔۔

تبھی بھاگ کر کچن میں آ گئی۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ سٹوڈیو میں داخل ہوا تو۔۔۔سب نے اسے شادی کی مبارکباد دی جس کا اسنے جھوٹے منہ بھی جواب نہیں دیا۔۔۔اور سکون سے اویس رضا کے سامنے ٹک گیا۔۔۔

ان سے ملو۔۔۔یہ نائلہ ہیں۔۔۔تمھاری پارٹنر۔۔۔"اسنے سامنے بیٹھی خوبصورت پرکشش۔اور بلکل دورید بخت کے مزاج کے عین مطابق لڑکی سے اسکا تعارف کرایا۔۔

ہیلو مسٹر بخت " اسنے آگے ہاتھ بڑھایا۔۔۔ جسے دورید نے سختی سے پکڑا

۔۔ کہ اسکا مسکراتا چہرہ۔۔ تکلیف کے اثار دیکھانے لگا۔۔۔

دورید بخت " اسنے اپنے نام کی تصیحی کی۔۔ اور اسکا ہاتھ چھوڑ دیا۔۔۔ جبکہ

نائلہ مسکرادی۔۔۔

آپ کے بارے میں جتنا سنا ہے۔۔ اس سے زیادہ ہی۔۔۔ پایا ہے۔۔۔"

اسنے کہتے ہوئے۔۔۔ پینٹ کی پاکٹ سے سیگریٹ نکالی۔۔ اور لبوں میں دبا

لی۔۔

دورید کے لیے یہ نیا نہیں تھا۔۔ تبھی سکون سے اسے دیکھا مگر سیگریٹ کو

دیکھتے ہی۔۔ اندر ایک آگ سی لگنے لگی تھی۔ جو آگ آبش کی قربت اسکی

موجودگی نے۔ کچھ دبادی تھی اسنے ایک بار پھر سر ابھار لیا تھا

پیمنٹ زیادہ کرو۔۔" اچانک ہی دورید کی آواز ابھری۔۔ تو اویس رضا نے چونک کر اسے دیکھا۔۔

مگر تم الریڈی۔۔۔۔ چالیس لاکھ۔۔ میں صرف دو گھنٹے کا ریمپ کر رہے ہو ۔۔۔۔"

دورید نے اسکو سرد نظروں سے دیکھا۔۔۔۔

کھیلونے سے کھیلنا چھوڑ دیا تھا۔۔۔۔ اب تمھارے ریمپ پر مجھے ناچاہتے ہوئے۔۔ نہ پسند کھیلونے سے کھیلنا پڑے گا۔۔ اور تمھیں لگتا ہے اس کی قیمت چالیس لاکھ ٹھیک رہے گی۔۔" اسنے نائلہ کو دیکھ کر کہا۔۔۔ جبکہ۔۔ نائلہ کا۔۔ چہرہ ایک پل کو خفت سے سرخ ہو گیا۔۔

اور کتنی پیمینٹ چاہیے۔۔۔" اویس رضا۔۔نے۔ لمبا سانس کھینچا۔۔ بر حال وہ ۔۔لاکھوں کے لیے کروڑوں کا نقصان نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

ساٹھ لاکھ۔۔۔"۔۔ دورید بولا۔ جبکہ اویس رضا کی سانس روک گئ۔۔۔

یہ۔۔۔اتنی رقم۔۔۔" وہ بھکلایا۔۔۔

تو کیا میں جاو۔۔ مسٹر رضا" اسنے تیوری چڑھائ۔۔پہلے ہی سیگریٹ کی بدبو۔ اسکے اعصاب جھنجھوڑ رہی تھی۔۔۔

اوکے۔۔پریکٹس کے لیے آجاو۔۔" اسنے اٹھتے ہوئے کہا۔۔۔اور باہر نکل گیا۔۔۔

دورید بھی اٹھنے لگا۔۔ کہ نائلہ نے اسکے ہاتھ تھامہ۔۔۔اور سیگریٹ کا گھیرہ کش لے کر۔۔ دورید کی سرخ ہوتی نظروں کو دیکھا۔۔۔

یو آر سوہنڈ سم۔۔۔" دورید کی بریڈز پر انگلیاں پھیرتے ہوئے۔۔۔وہ۔۔۔

خمار میں بولی۔۔

دورید کا بس نہیں چل رہا تھا۔۔ کہ اس سے سگریٹ لے کر خود کش لگا

لے۔۔ مگر جب وہ یہ بات سوچتا۔۔ آبش کا چہرہ آنکھوں میں آجاتا جس نے

۔۔اب مزید کوئی ڈرگ یوز کرنے پر پابندی لگادی تھی۔۔۔

پیو گے "۔۔اپنے چہرے کو اسکے نزدیک لاتے ہوئے۔۔نائلہ نے سگریٹ

کو اسکے لبوں سے لگا دیا۔۔۔

سپیشل کوکئین " اسنے آہستہ سے کہا۔۔اور ڈوبتے کو تنکے کا سہارا مل گیا۔۔

دورید نے لب وا کیے۔۔۔اور لمبے لمبے دو کش لیے۔۔۔

نائلہ نے مسکرا کر اسے دیکھا۔۔۔۔

میری سیگریٹ لی۔۔ہے۔۔۔اب معاوزہ دو۔۔" اسکی گردن میں ہاتھ ڈال

۔۔۔کروہ۔۔اٹھلائی۔۔اور دورید کے عنابی لبوں کو دیکھا۔۔۔

جو۔۔۔کش پر کش لیتا۔۔سیگریٹ پل میں چٹ کر گیا۔۔۔

اور اب سرخ نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

انسان اتنا پھیلے جتنی اسکی اوقات ہو۔۔۔۔مائے ڈیئر۔۔۔تم نے کوئین دی

ہے۔۔۔۔شراب نہیں جو۔۔۔میں۔حواس کھو دوں۔۔۔" اسنے اسکے

ہاتھ گردن سے نکالے۔۔جبکہ۔۔۔نائلہ نے۔۔۔اسکی شرٹ کو پکڑ لیا

۔۔۔

اف ہمیں تب ملے جب وہ سدھر گئے تھے۔۔۔۔" اسکے سینے پر اپنی

مخروطی انگلی چلاتے ہوئے۔۔ وہ اٹھلائی۔۔ تو دورید نے اکتاہٹ سے اسے

دیکھا۔۔۔۔

پہلے ہی۔۔ طلب مزید بڑھ گئ تھی۔۔۔۔

اسکو خود سے جھٹک کر۔۔۔ وہ۔۔۔ خود کو کنٹرول کرتا باہر نکلا۔۔۔

صائم باہر ہی تھا۔۔ اسکے اندر سے اٹھتے سیگریٹ کی بدبو پر چونکا۔۔

سر آپ نے۔۔" وہ حیرانگی سے دیکھنے لگا۔۔۔

خبردار جو منہ سے ایک لفظ بھی نکالا یہ۔۔ اپنی میم کو کچھ بتایا۔۔۔ وہ حشر کرو

گا۔۔۔ کہ۔۔ یاد رکھو گے۔" اسے جھڑک کر وہ نظریں چراتا۔۔ دوسری

طرف نکلا۔۔۔

مگر صائم کو آج پہلی بار اپنے مالک پر رج کر غصہ آیا۔۔۔

آپکی صحت کے لیے۔۔۔کچھ بھی" اسنے کہا۔۔۔اور ایک نمبر ڈائل کیا۔۔۔

آبش معصومیت اور گھبراہٹ میں۔۔سامنے پڑی۔۔۔مہرون۔۔بے حدہ ساڑھی کو دیکھتی۔۔۔تو کبھی۔۔۔صائم کی اطلاع پر غصے سے۔۔بیڈ پر لارج سائز لگی بلیک این وائٹ تصویر کو گھورتی۔۔۔۔

ابھی کچھ دیر پہلے ہی۔۔اسنے۔۔اسے۔۔اچھا سا تیار ہونے کو کہا۔۔تھا۔۔ بیوٹیشن اور ڈریس بھی بھیجا تھا۔۔شاہ نے ان دونوں کے لیے گرینڈ پارٹی ۔۔ارینج کی تھی۔۔۔جس میں۔۔سب لوگ مدعو تھے۔۔۔۔

دورید کے دوست۔۔۔شاہ کے دوست۔۔۔

میڈیا۔۔اور انڈسٹری کا ہر خاص و عام شخص۔۔شاہ تو کسی کو بھی انوائیٹ نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔مگر دورید کی ضد پر اسے یہ سب ارینج کرنا پڑا۔۔۔

آبش نے بیٹیشن کو غصے سے ڈانٹ دیا۔۔وہ حیران تھی۔۔اسنے کبھی اتنی بدتمیزی نہیں کی تھی۔۔مگر وہ شخص اسکی تمام خصلتوں اور عادتوں کو۔۔ اپنی عادتوں میں ڈھلنے لگا تھا۔۔۔

دروازہ کھلا تو آبش چونکی۔۔۔اور اسکی طرف دیکھا۔۔جو مسکراتا ہوا روم میں داخل ہوا۔ آبش نے غصے سے اسے دیکھا۔۔۔اور پھر ڈریس کو دیکھنے لگی۔۔

دورید نے اسکے انداز پر تیوری چڑھائی۔۔۔

خیریت۔ آج تو۔۔ اصلی تو دور کی بات نا کلی بھی مسکراہٹ نہیں ہے" اسنے

اسکے کندھے پر تھوڑی رکھتے ہوئے۔۔۔ اسکو اپنے بازوں میں بھر لیا۔۔۔

چھوڑیں ہمیں۔۔۔۔ ہر وقت چپکتے رہتے ہیں. "غصے سے ماتھے پر بل ڈال

کر اسنے بیڈ پر بکھرا سامان اٹھایا۔۔۔

بڑی کیا ہو گیا ہے۔۔۔ انھیں۔۔۔" اسنے بلاج سے پوچھا۔۔ جو۔۔ اسے۔۔

اب ٹھیک ٹھیک ڈیڈ کہنے لگا تھا۔ آبش نے بلاج کو بھی گھورا۔۔ کیونکہ وہ اب

بھی اسے مما نہیں کہتا تھا۔۔۔

ہوا کیا ہے۔۔ آنکھوں سے کھانے کا ارادہ ہے" دورید نے مسکرا کر اپنی

روٹھی محبوبہ کو دیکھا۔۔۔۔

آبش اب بھی کچھ نہ بولی۔۔۔

اف" دورید جھنجھلایا۔۔اور بلاج کو کھیلونوں کے پاس کارپیٹ پر چھوڑ کر۔۔ اسکو جھٹکے سے اپنی سیمت کھینچا۔۔

یہ عجیب۔۔۔۔عاشقوں والا مزاج اپنا لیا ہے۔۔ سرکار نے۔۔اب کیا سمجھو ۔۔ محبت کی شروعات ہوگئ ہے کیا۔۔" اسنے۔۔۔پیار سے۔۔اسکی اٹھتی گیرتی پلکوں کے رقص کو دیکھا۔۔۔

آبش نے خود کی کیفیت سمبھالتے ہوئے۔۔دورید کو گھورا۔۔کیوں گھور گھور کر گھائل کر رہی ہو۔۔" اسکی آنکھوں کو لبوں سے چومتے ہوئے پوچھا

۔۔۔۔

کہاں تھے آپ" بلآخر قفل ٹوٹا۔۔

سٹوڈیو" اسنے نہ سمھجی سے اسکیطرف دیکھتے ہوئے بتایا۔۔۔

کیوں۔۔" پھر سے پوچھا۔۔۔

کیوں۔۔۔ مطلب۔۔" دورید اب بھی نہیں سمجھا تھا۔۔۔

ہمارے ساتھ رہنا ہے تو یہ ناپاک کام چھوڑنا پڑے گا آپ کو۔۔۔" آبش نے کہا۔۔۔۔ اسکے لہجے میں مان تھا۔۔ جیسے۔۔ وہ اسکی کوئی بات کبھی ٹال ہی نہیں سکتا۔۔۔۔

واہ۔۔۔۔۔ صیحی۔۔ حولدارنی مل گی مجھے" دورید نے بات کو مزاہ کا روخ دیا۔۔ اور بیڈ پر لیٹ گیا۔۔۔

تیار ہو جاو۔۔ پارٹی میں جانا ہے" اسنے بات کا روخ ہی بدل دیا۔۔۔

بخت۔۔۔۔" آبش نے پکارا۔۔۔

اف جب جب بخت کہتی ہو۔۔۔دل کھینچا چلا آتا ہے۔۔" اٹھتے ہوئے اسکو دیکھا۔۔۔

آپ کسی ماڈل کے ساتھ کوئی ریمپ نہیں کریں گے۔۔۔" اسنے قطعی لہجے میں کہا۔۔۔

تو آپ بن جاو میری ماڈل۔۔۔۔یقین مانو۔۔۔۔ آگ لگادیں گے انڈسٹری میں۔۔" وہ شرارت سے۔۔ اسے دیکھتا ہوا بولا۔۔ جبکہ آبش تو توبہ کر کے رہ گئی۔۔

" اللہ کی پناہ ہم کیوں کریں اتنا گندہ کام

تو ہمیں کیوں روک رہی ہیں" اسنے بھی اسی کے انداز میں کہا۔۔۔

کیونکہ آپ ہمارے شوہر ہیں" آبش نے بتایا۔۔۔

تازہ تازہ خبر ملی۔۔ہے۔۔۔"دوریدنے۔۔۔مصنوعی حیرانگی سے اسے دیکھا۔۔آبش توجل کررہ گئ۔۔۔۔

آپ نے وہاں سموک کیا۔۔بخت کیوں۔۔"بلآخر۔۔اسنے صائم سے کیا وعدہ توڑا۔۔۔اور سیدھی سیدھی اسکی کلاس لی۔۔۔۔

اوہ۔۔۔کبھی میرا چمچ ہوتا تھا۔۔وہ حرام خور"بخت نے خیال میں ہی صائم کی گردن دبائ۔۔۔۔

بخت۔۔"آبش کی روندھی ہوئ آواز ابھری۔۔۔تو اسکے دل کو کچھ ہوا

۔۔۔۔۔

سوری۔۔۔"اسنے۔۔ہار مانتے ہوئے۔۔۔۔کہا۔۔۔اور اسکیطرف ہاتھ بڑھا۔۔کر اسے۔۔اپنے ساتھ لپٹا لیا۔۔۔

جان بوجھ کر کیے گئے کام کی معافی نہیں ہوتی"۔۔۔اسنے کہا اور اٹھنے لگی

۔۔۔

یار دل سے کر رہا ہوں۔۔۔

اور یقین مانو تم پہلی ہو جس سے معافی مانگ رہا ہوں ورنہ میں کسی کو منہ بھی نہیں لگاتا"وہ پھر بولا۔۔۔۔۔

بہت ہی کوئ اچھی بات ہے۔۔۔۔"آبش نے۔۔غصے سے کہا۔۔جبکہ اب دورید اسکے پھولے پھولے سندھر مکھڑے کو اگنور نہ کر سکا۔۔۔

اور خود پر کھینچ کر۔۔۔کروٹ۔۔۔۔لی

آبش کا دل زوروں سے دھڑکا۔۔۔

دورید نے چہرے پر جھک کر اسکے اوسان خطا کر دیے۔۔۔۔

آبش اسکی جسارتوں پر کانپ اٹھی۔۔۔۔

گلے میں رینگتے اسکے ہاتھوں کو روکنا چاہا۔۔ مگر بے سود۔۔۔ وہ اسکی خوبصورتی میں کھو گیا تھا۔۔ مگر آبش۔۔ اپنی بات اسکے جان بوجھ کر کیے گئے اس عمل سے بھی نہیں بھولی تھی۔

1۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مہرون کامدار ساڑھی۔۔۔ جو اسنے رو رو کر پہنی تھی۔۔۔۔ کیونکہ پہنانے والا۔۔۔ بھی وہ خود ہی تھا۔۔۔

ساڑھی کا گھیر آ۔ گلہ۔ سلیو لیس بازوں۔۔۔ اسے خود میں سمیٹنے پر مجبور کر رہے تھے۔۔

کمیروں اور فلیش لائٹ کی ٹکاٹک۔۔ چلتی روشنیوں میں وہ اسکے بازوں میں بازوں ڈالے اندر کیطرف بڑھا۔۔وہ کنفیوز تھی۔

اسکے وجود کی کپکپاہٹ سے واضح ہو رہا تھا۔۔۔

ہیلو۔۔یو لوک سو۔بیوٹی فل" وش نے۔۔۔اسکو گلے سے لگایا۔۔اور اسکے گالوں کو چومنا چاہا کہ دورید نے۔۔ آبش کو اپنی طرف کھینچ۔۔لیا۔۔

یہ کام میں کرلوں گا۔اور سیر یسلی تم سے زیادہ بہتر جگہ پر۔۔۔۔تم اپنے شوہر پر یہ ہر بے آزماو"۔۔۔وہ سنجیدگی سے کہتے ہوئے۔۔ہنستے ہوئے شاہ سے ملا جو وش کا سرخ چہرہ دیکھ خوب محظوظ ہوا۔۔وہیں آبش بھی سرخ پڑی تھی۔۔۔

بے حدہ۔۔"وش نے۔۔غصے سے کہا۔۔۔

شکریہ۔۔"اسنے ڈھٹائی سے قبول کیا۔۔۔۔

ارے۔۔۔ مسٹر بخت"نائلہ نے اسے دیکھ کر۔۔۔ کہا۔۔۔اور اسکے گلے لگی۔۔۔

جبکہ آبش نے نائلہ۔۔ کو حیرت سے دیکھا۔۔۔

کیسے ہو شہزادے۔۔"اس سے پوچھا۔۔جو آبش کی آنکھوں میں نا معمولی سا جزبہ محسوس کرتے ہوئے۔۔نہ چاہتے ہوئے بھی۔۔اس سے مسکرا کر بولا۔۔۔

آئی ایم فٹ۔۔ تم

کیسی ہو۔۔۔"اسنے کہا۔۔۔۔

جبکہ نائلہ اسکے اتنے اچھے انداز پر۔ قربان ہی ہو گئی۔۔

آبش نائلہ کو گھور گھور کر دیکھ رہی تھی۔۔ وہیں۔۔ وش دورید کو کھا جانے والی نظروں سے جبکہ شاہ دورید۔۔ کی حرکت کو خوب سمجھتا تھا۔۔ تبھی خاموش کھڑا تھا۔۔۔

تم بتاؤ کیسی لگ رہی ہوں۔۔" اسنے اپنی مینی سیکرٹ کی طرف اشارہ کرکے پوچھا۔۔۔

ہاٹ" دورید نے۔۔۔ تعریف کی۔۔ جبکہ۔ آبش کو متلی ہی ہو گئ۔۔ وہ برے برے منہ بناتی۔۔ خفگی سے اسے دیکھنے لگی۔۔ جس کی مسکراہٹ ہی۔۔ نہیں۔۔۔ بند ہو رہی تھی۔۔

آہ ناٹی" اسنے اسکے کندھے پر ہاتھ جڑا۔۔۔۔

تمھارادل نہیں کر رہا اسکے منہ طر تیزاب پھینکنے کا" وش نے آبش کو اپنی طرف کھینچا۔۔ اور اسکے کان میں ۔۔۔ سر گوشی کی ۔۔۔۔۔

بے شرم" آبش نے۔۔۔ بھی گھور کر۔۔ اسکے بے حدہ حولیے کو دیکھا۔۔۔

اور اپنے میاں کو دیکھو۔۔۔ کیسے گھٹیا الفاظوں میں مسکرا مسکرا کر اسکی تعریفیں بھنگار رہا ہے۔۔۔۔ کبھی تمھاری ایسی تعریف کی ہے۔۔ اس چیپکو نے" وش کے پوچھنے پر آبش ایکدم سٹپٹا ہی گئ۔۔۔۔۔

اب وہ اسے کیا بتاتی۔۔۔۔ اس شخص سے تو وہ چھوپتی پھیرتی تھی۔۔۔۔۔

بتاو بھی" وش نے دوبارہ ٹھونگا مارا۔۔۔۔

جی۔۔۔ وہ۔۔۔ میں" جبکہ اس سے جوابھی نہیں بن پڑا۔۔۔۔

ہائے سو کیوٹ "اسکا سرخ چہرہ دیکھ کر آبش ۔۔۔نے پیار سے اسے دیکھا

۔۔۔۔۔

بہت تیاز چیز ہے تمھارا شوہر ۔۔۔۔ کبھی اسکے ۔۔پریویس البم اٹھا کر دیکھنا ۔۔اور اسکے بنکاک کے شوٹ توبہ توبہ ۔۔۔۔۔"وش اسکو بڑھکانے کے فل ارادوں میں تھی ۔۔۔۔

ان میں ایسا کیا ہے" آبش نے ۔۔۔ساڑی کے پلو کو ٹھیک کرتے ہوئے پوچھا ۔۔۔

بدھو ۔۔۔اب تک تم نے دیکھا بھی نہیں ۔۔۔۔اوکے گھر جا کر چک کرنا" اس نے تاقید کی اور شاہ کو دیکھا ۔۔۔جب کہ آبش نے اثبات میں سر ہلایا

۔۔۔

دیکھو کیسے دانت نکل رہے ہیں میرے والے۔۔۔ رکو زرا تم بتاتی ہوں انکو میں" وش شاہ کو دیکھتے ہوئے انکے نزدیک آئی۔۔۔

شاہ۔۔۔" آنکھوں کو سکیڑتے ہوئے۔۔ اسنے اسکو گھورا۔۔۔ جبکہ شاہ کی مسکراہٹ غائب ہو گئی۔۔۔

میرے خیال سے۔۔ یہ دعوت۔۔ آپ نے ارینج کی ہے۔۔ اگر ایک کو ہی دیکھ کر آنکھیں ٹھنڈی کرلیں گے تو۔۔ باقیوں کا کیا ہو گا۔۔" وہ طنزیہ مسکرائی جبکہ شاہ اپنے قہقہے کو دباتا اسکے ساتھ دوسرے مہمانوں کیطرف چل دیا۔۔۔

آبش نے بھی کچھ ہمت جٹتے ہوئے۔۔۔ دورید کیطرف قدم اٹھائے۔۔۔

بخت" آہستہ آواز میں بولی۔۔۔

جی جان بخت" وہ جی جان سے اسکیطرف متوجہ ہوا۔۔۔

نائلہ نے بھی اسکو دیکھا۔۔۔

بس کریں۔۔"ہلکی سی مسکراہٹ ہونٹوں پر سجا کر وہ اسے دیکھتے ہوئے

بولی۔۔۔ جبکہ وہ اسکے مان۔ اور لہجے میں اسحقاق محسوس کر کے نہال ہو گیا

۔۔۔

میٹ مائے وائف۔۔۔"بخت نے اسے اپنی طرف کھینچتے ہوئے۔۔۔

نائلہ سے تعارف کرایا۔۔۔۔

جبکہ آبش بغیر اسکیطرف دیکھے جواب دیے۔۔۔ اسکا ہاتھ پکڑ کر کھینچتی ہوئ

سائیڈ پر لے آئ۔۔۔ دورید بھی مسکراتا ہوا۔ اسکے پیچھے ہو لیا۔۔۔

جو وہ چاہتا تھا۔۔وہ تو ہو گیا تھا۔۔۔۔اب نائلہ کو منہ لگانے کا کیا فائدہ تھا بھلہ۔۔۔۔

وہ اسے سائیڈ پر لے آئی۔۔۔اور اسکا ہاتھ چھوڑا۔۔۔

کچھ تو ہونے۔۔۔لگا ہے۔۔۔۔۔۔۔"وہ گنگنایا۔۔۔آبش نے گھوری۔۔۔

دورید کا قہقہہ ابھرا۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کھانے کے بعد تقریبا مہمان جانے لگے تھے جبکہ کچھ۔۔۔ابھی وہیں بیٹھے تھے۔۔وہ وش کے سوالوں سے بلکل پریشان ہو گئی۔۔۔ تھی۔۔۔دورید ۔۔۔کو کچھ دیر پہلے۔۔۔ہی کوئی لڑکا آکر لے گیا۔۔۔

تھا۔۔۔شاہ مہمانوں کو سی اف کر کے۔۔۔انکی طرف بڑھا۔۔۔

دورید کہاں پر ہے" اسنے پوچھا جبکہ دونوں نے لاعلمی کا اظہار کیا۔۔تو وہ بھی وہیں۔۔۔ٹک گیا۔۔۔

وہ دونوں ہی۔۔آبش کو اچھی کمپنی دے رہے تھے۔۔۔

ان دونوں کی نوج جھونک سے وہ خوب محظوظ ہو رہی تھی۔۔۔۔

کھل کر مسکرانہ۔۔۔کسے کہتے ہیں آج اسکے چہرے پر۔۔اٹھتی مسکراہٹ۔۔۔یہ بات واضح کر رہی تھی۔۔۔مگر اسکی مسکراہٹ تب سیمٹی۔۔۔۔

جب سامنے سے۔۔دورید کو لڑکھڑاتے قدموں سے۔۔۔

آتا دیکھا۔۔۔وہ ایکدم کھڑی ہو گئ۔۔۔وش اور شاہ بھی اسے دیکھ کر کھڑے ہو گئے۔۔۔۔

دورید سے اپنے قدموں پر بھی چلا نہیں جارہا تھا۔۔ دور سے ہی اندازاہو گیا تھا۔۔ کہ۔ وہ نشے میں ہے۔۔ جس کے باعث وہ اپنے قدموں پر بھی درست طریقے سے نہیں چل پارہا تھا۔۔۔۔

دورید۔۔۔"شاہ نے۔۔۔ اسکو تھامہ جبکہ وہ بمشکل آنکھیں کھولتا۔۔ آبش کی نم آنکھوں میں دیکھنے کی کوشش کررہا تھا۔۔۔

سو۔۔۔۔۔۔۔ر۔۔۔رری" اٹکتے۔۔ لہجے میں وہ بے بسی سے بولا۔۔۔

اسکاارادہ بلکل بھی ڈرنک کرنے کا نہیں تھا۔۔ مگر معظم ۔۔۔کے ضد کرنے وہ بھڑکنے۔۔ پر دوسرا اپنے اندر کی۔۔ طلب پر اسنے خوب ڈٹ کر ۔۔۔ڈرنک کی۔۔۔۔۔۔

اور ڈرنک کرنے کے بعد۔۔۔اسے اپنی غلطی کا احساس ہونے لگا مگر دیر ہو گئی تھی۔۔۔۔

آبش کی آنکھ سے آنسو ٹوٹ کر۔۔۔گیرہ۔ادھر۔۔۔دورید بخت کے قدموں میں لرزش ہوئی۔۔اور وہ زمین بوس ہو گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسکی آنکھ کھلی۔۔۔۔تورات کی گئی اپنی حرکت پر شدید پشتاوا ہوا۔۔۔۔

اسنے اپنا وعدہ توڑا تھا۔۔۔۔

اور اسکی تکلیف پر۔۔۔آبش کی آنکھ سے گیرتے آنسو۔۔۔۔

اور آنکھوں میں بے یقینی۔۔۔۔اسے شرمندہ کر گئی۔۔۔۔

اسنے کمرے میں نگاہ گھمائی۔۔وہ کہیں نہیں تھی بلاج بھی نہیں تھا۔۔وہ

اکیلا تھا۔۔۔۔۔۔

اسنے بیڈ کراون سے ٹیک لگا۔۔کر۔۔۔اپنا سر تھام لیا۔۔سر میں شدید درد

۔۔۔تھا۔۔۔

دل میں بھی اسکی آنکھوں میں اترتی بے یقینی دیکھ کر تکلیف کی ٹیسیں اٹھ

رہیں۔۔

اندر کی کیفیت۔۔۔عجیب سی تھی۔۔۔اچانک ہی کھانسی۔۔۔۔اٹھی

۔۔۔اور ایک پل میں اسے ہلکان کر۔۔۔گئی۔۔۔۔

وہ بری طرح کھانس رہا تھا۔۔۔

کمرے میں داخل ہوتی آبش نے اسے۔۔۔ حیرت سے دیکھا۔۔ اسکی خود کی طبعیت بھی عجیب بوجھل چوجھل سی ہو رہی تھی۔۔۔۔

اور صبح۔۔ آنے والے تیز چکر نے۔۔۔ اسپر۔۔۔ حقیقت۔۔ واضح بھی کر دی۔۔۔ کے اسکے اندر کی بدلتی کیفیت کے پیچھے وجہ کیا۔۔ ہے۔۔ مگر وہ ابھی کسی کو کچھ نہیں بتانا چاہتی تھی۔۔۔۔

وہ دورید کیطرف دوڑی۔۔ جو۔۔۔ گلے پر ہاتھ رکھے۔۔ کھانستے کھانستے بیڈ سے نیچے بیٹھ گیا۔۔ تھا۔۔۔ اسکے منہ سے نکلنے والا۔۔ خون۔۔۔ دیکھ۔۔ آش کی چینخ نکل گئ۔۔۔۔

اسنے اسے کاندھے سے تھامہ جبکہ دورید نے اسکا ہاتھ جھٹک دیا۔۔۔۔

چلی۔۔۔ جاو" وہ غصے سے بولا۔۔ اور ہاتھ کی پشت سے خون صاف کیا۔۔۔

وہ اٹھنا چاہتا تھا۔۔ مگر اٹھنے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی۔۔۔

نہیں۔۔۔ ہم۔۔۔ ہم۔۔ صائم بھائی کو۔۔۔۔" وہ الٹے قدموں باہر کیطرف دوڑی۔۔۔ جبکہ دورید نے غصے سے اسکی پشت کو گھورا۔۔۔

اور سائیڈ۔۔۔ ٹیبل کیطرف رکھی۔۔ میڈیسنز کو۔۔ ہاتھ سے ٹٹولا۔۔۔

سب دھندلا ہو رہا۔۔۔ تھا۔۔۔۔

اسے دیکھنے میں بھی دقت ہونے لگی۔۔۔۔

بے ہوش ہونے سے پہلے اسنے اپنی جانب۔۔ بڑھتے۔۔ صائم اور اسکے پیچھے باقی گھر والوں کو آتے دیکھا۔۔ اور آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا گیا۔۔

پیچھلے دو ہفتوں سے وہ ہوسپٹل کی خاموش درودیوار میں۔۔ خود سے لڑ رہا تھا۔۔۔۔۔

گھر والے اس سے ملنے آتے رہتے تھے۔۔۔ تقریباروز ہی مگر کوئی اسکے پاس رکا نہیں تھا۔۔۔۔

وہ کسی کو اپنے پاس روکنے ہی نہیں دے رہا تھا۔۔۔

شگفتہ بیگم راحت صاحب یا داداجان کی لاکھ کوششوں کے باوجود۔۔۔ وہ کسی کو اپنے پاس روکنے کے لیے راضی نہیں تھا۔۔۔۔

ہاں البتہ صائم اسکی مارپیٹ۔۔۔ دھدکارنے کے باوجود۔۔ اسکے روم کے باہر ہر وقت موجود رہتا۔۔۔۔

مگر جب جب۔۔ وہ اپنا آپا خود دیتا تھا۔۔۔۔ تب تب سب کا دل اسکی تکلیف پر پھٹنے کو ہو جاتا۔۔۔۔

سب سے زیادہ تکلیف اسے اسکے روٹھ جانے سے تھی۔۔۔

ہاں وہ روٹھ گئ۔۔ تھی۔۔۔ وہ اسکے پاس نہیں آئ تھی۔۔۔ ایک دن بھی نہیں۔۔۔ اسنے آکر۔۔۔ ایک بار بھی اسکا حال دریافت نہیں کیا تھا۔۔۔ کیا وہ نہیں جانتی تھی۔۔۔ دورید بخت کو۔۔۔ یہ بیماری نہیں اسکی جدائ مار دے گی۔۔۔۔

وہ اسکے لاکھ پکارنے پر بھی نہیں آئ تھی۔۔۔۔

اور یہی۔۔۔ وہ گھڑی تھی۔۔ کہ دورید بخت۔۔۔ کا سارا غرور تنتنا۔۔۔۔ چٹکی میں ختم ہو گیا تھا۔۔۔

وہ ڈھیر ہو گیا تھا۔۔۔۔

غرور کی اس اونچائی۔۔۔۔۔ پر جہاں اسے صرف اپنا آپ اہمیت کا حامل لگتا تھا۔۔ صرف اسے یہ محسوس ہوتا تھا۔ کہ زیادتی اسکے ساتھ ہوئی ہے

۔۔۔۔

اس عرش سے قدرت نے اسے فرش پر لا پٹخا تھا۔۔۔۔۔۔

کہ غرور تو۔ کسی انسان پر سجتا نہیں۔۔۔

یہ تو خدائی صفت ہے۔۔۔۔۔ اور جو انسان۔۔۔ خود کو مغرور کر لے انکا

ناجام شاید یہ ہی ہوتا۔۔۔ہے۔۔۔

محبت پانے کہ باوجود بھی تشنگی۔۔۔

اکیلا پن تنہائی۔۔۔۔

درحقیقت۔۔۔ محبت کی اذیت۔۔۔ اسے ان دو ہفتوں میں محسوس ہوئی تھی۔۔ جب وہ نرم گرم لمس اسکے ارد گرد نہیں تھا۔۔۔۔۔۔

جب اس لمس نے اس سے وعدے نہیں۔۔ لیے۔۔۔

جب بخت۔۔۔ نہیں پکارہ۔۔۔

وہ پاگل ہونے کے قریب تھا۔۔۔۔۔۔۔ اسے نشہ پاگل نہیں کر رہا تھا۔۔۔ اسکی چند روازہ جدائی۔۔۔ اسے پاگل کر دے رہی تھی۔۔۔۔

مگر۔۔ وہ اسکی تمام ترشدتیں۔۔۔ تکلیفیں جاننے کے باوجود نہیں آئی تھی

۔۔۔۔۔۔

بیڈ پر لیٹے۔۔۔ وہ زردی مائل رنگ۔۔۔۔ کمزور چہرے۔۔۔۔

اور سیاہی مائل۔۔ آنکھوں کے گرد ہلکے لیے۔۔۔۔ چھت کو گھور رہا تھا

۔۔۔۔

اسے مسلسل دوائیوں کے زیر اثر رکھا جا رہا تھا۔۔۔

شروع شروع میں۔۔۔ جب جب اسے دورہ۔۔ پڑتا۔۔۔ تب۔۔۔ تب ۔۔۔ وہ پہلے کیطرح۔۔ آپنا آپا کھو دیتا۔۔۔ چیزیں اٹھا اٹھا کر پھیں ںکتا۔۔ حتیٰ کہ۔۔ وہ ڈاکٹرز۔۔ کے ساتھ بھی مار پیٹھ کرتا۔۔۔۔۔

آبش کو بلاتا۔۔۔۔۔ در حقیقت تو۔۔ وہ ہی۔۔ اسکی مسیحا تھی۔۔۔ وہ اسے بتانا چاہتا تھا۔۔۔۔ بس ایک بار۔۔۔۔ ایک بار آجاو۔۔۔ اب وہ وعدہ کرتا ہے۔۔ دوبارہ۔۔۔۔ کبھی نشہ نہیں کرے گا۔۔۔۔ مگر وہ نہیں آرہی تھی

۔۔۔۔

وہ روز خود سے وعدے ۔۔۔ کرلیتا تھا ۔۔ خوابوں میں ۔۔ اسکو ۔۔ خود میں بھینچ لیتا تھا ۔۔۔ اسکو اسکی حالت پر ترس ۔۔۔ نہیں آتا تھا

وہ دوریدبخت ۔۔۔۔ جو خود پر ترس کھانے ۔۔۔ والوں کا منہ توڑ دے آج وہ راضی تھا ۔۔۔ہاں

وہ آئے ۔۔ بھلے سے اسپر ترس کھائے ۔ مگر آئے تو صیحی ۔۔۔

تکلیفیں برداشت کر کر کے ۔۔۔ اسکی حالت خاصی لاغیر ہو گئ ۔۔ تھی ۔۔ شاہ بھی تقریباروز آتا ۔۔ تھا ۔۔ یہاں تک کہ وش کی بھی اسکی ۔۔ حالت دیکھ اکثر ۔۔ آنکھیں نم ہو جاتیں ۔۔۔

مگر آبش پر دباو اب کسی نے نہیں ڈالا تھا ۔۔۔۔ کہ وہ اسکے پاس جائے ۔۔۔

وہ بیڈ پر لیٹا۔۔اسی کہ بارے میں سوچ رہا تھا۔۔ایسا بھی تو ممکن تھا۔۔اسکو پانے کے بعد وہ ایک نارمل زندگی گزارتا۔۔۔

مگر ایسا نہیں ہوا تھا۔۔۔

دورید کی آنکھ سے آنسو۔۔۔ٹوٹ کر تکیے میں جزب ہوا۔۔۔اسکی آنکھوں کے پپوٹے بھی پھول گئے۔۔۔تھے۔۔۔

وہ رونا نہیں جانتا تھا۔۔۔۔

مرد روتے تو نہیں تھے۔۔۔۔مگر۔۔۔آج کوئی دیکھے وہ مظبوط توانا مرد ۔۔۔۔۔بے بس تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

خود کو تکلیف۔۔۔دے کر۔۔وہ خود کو۔۔واضح کرنا چاہتا تھا۔۔کہ وہ ۔۔۔۔۔وعدہ خلافی کر چکا تھا۔۔وہ بھی اپنے محبوب سے۔۔۔

اسنے پہلی بار کچھ مانگا اور وہ نہیں دے سکا۔۔۔

رہ رہ کر ملال ہو رہا تھا۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آبش نے خاموشی سے اسکے ہوسپیٹل شیفٹ ہونے کے بعد۔۔ اسکا کمرہ چھوڑ دیا تھا۔۔۔ وہ دوبارہ انیکسی میں رہنے لگی تھی۔۔۔۔

کسی نے اس سے سوال نہیں کیا تھا۔۔۔ شگفتہ بیگم اپنے بیٹے کے کرتوتوں سے خوب واقف تھیں۔۔۔ تبھی۔۔۔

آبش سے بہت شرمندہ تھیں یہاں تک کہ داداجان بھی۔۔۔ شرمندہ تھے

۔۔۔۔۔

ماہروخ نے بھی اس سے کوئی بات نہیں کی تھی۔۔۔۔۔

اور نہ ہی کسی کو آبش نے اپنی طبعیت کی خرابی کی اطلاع دی تھی۔۔۔۔

ہاں البتہ ایک شخص تھا۔۔۔ جس نے۔۔ اسکو پکار پکار کر۔۔ آبش کے لیے مشکل کھڑی کی ہوئی تھی۔۔۔

مگر وہ اسے بھی بھلا پھسلا۔۔۔ لیتی تھی۔۔۔

بلاج کا بار بار ڈیڈ کی پکار۔۔۔۔

پر اسکی آنکھوں میں اسکا خوشی سے دمکتا چہرہ آجاتا۔۔۔ کہ وہ بلاج کے بولنے پر کس قدر پر سکون ہو جاتا تھا۔۔۔ جبکہ اسی جگہ اسکے نفرت کے اظہار پر۔۔۔ اسکی آنکھوں میں اترتی بے چینی بھی۔۔۔ آبش کی نظروں سے اجھل نہیں تھی

ایک ماہ میں اس شخص نے۔۔ اسکے بیٹے کے ساتھ ساتھ اسے بھی اپنا عادی بنا لیا تھا۔۔۔۔ اور اسنے کہیں سنا تھا کہ محبتیں ترک کر دیتا ہے۔۔ انسان اپنی انا میں۔۔۔ مگر عادت پڑ جانا۔۔۔ وہ کبھی ترک نہیں کر سکتا۔۔۔ عادتیں بھولے نہیں بھولتیں۔۔ مٹائے نہیں مٹتی۔۔ چھوڑیں نہیں جاتیں۔۔۔ بڑی جان لیوا سی ہوتیں ہیں یہ عادتیں۔۔۔۔ ہاں اس شخص کی آبش کو عادت ہو گئ تھی۔۔۔۔ اسکا ارد گرد رہنا۔۔۔ اور سب سے اہم بات اسکے بیٹے کو اہمیت دینا۔۔۔۔

دورید سے شادی سے پہلے اسے۔۔ بلاج سے دورید کی اٹیچمنٹ صرف مصنوعی لگتی تھی۔۔۔۔۔۔

جیسے وہ یہ سب ڈرامہ کر رہا ہو۔۔۔۔۔

مگر۔۔علیزے سے بحث۔۔۔اسنے اپنی بیوی کے پہلے بیٹے کے لیے کی۔۔

تھی۔۔۔اسکی آنکھوں میں چھلکتے جزبے اس دن صرف بلاج کے لیے تھے

۔۔۔

ں ما معلوم سی خوشی ہوئ تھی۔۔آبش کو۔۔۔۔۔

اور اس پارٹی والے دن۔۔اسکا کسی اور لڑکی سے بات کرنا اسکی تعریف کرنا

۔۔اسے بے چین کر گیا تھا۔۔۔۔۔

وہ نا چاہتے ہوئے۔۔۔بھی اسپر اپنا حق جتاتی۔۔۔۔وہاں سے۔۔۔اسے

سائیڈ پر لے آئ تھی۔۔۔۔

اور اسکے وعدے۔۔۔۔۔اسکی آنکھوں کی سچائ بتاتی تھی۔۔۔کہ وہ وعدہ

سچا کر رہا ہے۔۔۔مگر وعدے پر قائم۔۔۔نہیں رہتا تھا۔۔۔۔۔

وہ اسکو سوچنے لگی تھی۔۔۔۔اسکی سوچوں کے روخ۔۔۔۔ شہریار سے۔۔

ہٹتے۔۔دورید کے گرد۔۔گھومنے لگے تھے۔۔۔۔اور دوسری بات۔۔۔

اگر وہ اپنے ذہن کو جھٹکتی بھی۔۔۔۔تو بلاج۔۔ڈیڈ ڈیڈ کے نارے لگاتے

۔۔۔اسے اسکے خیال میں پہنچا دیتا۔۔۔۔۔۔

اور اسکے وجود میں اس شخص کی نشانی۔۔۔۔۔۔وہ اس سے نظریں کیسے

چراتی۔۔۔۔۔

اسکی طبعیت کی خرابی کے بارے میں سن کر وہ دعا کرتی تھی۔۔اسکی صحت

یابی کی۔۔۔دعا کرتے ہوئے۔۔اسکی آنکھ سے خود باخود آنسو نکلتے تھے۔

لیکن اب شہریار کی یاد۔۔دھوندلا رہی تھی۔۔جبکہ دورید بخت۔۔۔۔

بڑے استحقاق۔۔سے۔۔اس یاد میں اپنا واضح عکس شامل کر چکا تھا۔۔۔۔

اس وقت بھی وہ ہلکی پھلکی ہونے والی پھوار میں ہاتھ۔۔ دیے کھڑی تھی
۔۔۔۔

جبکہ۔۔۔ ذہن میں اسکا گنگنانا۔۔ بازگشت کر رہا تھا۔۔۔۔۔

ڈیڈ"۔۔۔۔ بمشکل اپنے قدموں پر اٹھتے ہوئے۔۔۔ بلاج۔۔۔ صاحب
۔۔۔ آہستہ آہستہ چلتے۔۔۔ اسکے پاس سے گزر کر بارش میں جانے کے لیے
بے چین تھے۔۔۔۔

آبش نے چونک کر۔۔۔ اسکو۔ اپنی بانہوں میں بھرا جبکہ بلاج۔۔ مچل ہی گیا
۔۔۔ اور خود کو اس سے چڑھوانے کی تگودو۔۔۔ کرتا۔۔۔ وہ اپنے ننھے ہاتھ
اسکے شانوں پر مارنے لگا۔۔ جبکہ منہ پر اب بھی ڈیڈ کا ورد جاری تھا۔۔۔ جیسے
اسکے باپ سے دور۔۔ اسنے ہی اسے رکھا ہوا تھا۔۔۔۔

آبش نے اسے دوبارہ نیچے چھوڑ دیا۔۔۔۔

جبکہ بلاج۔۔۔دوبارہ ڈیڈ ڈیڈ کرتا۔۔۔بارش میں نکلا۔۔۔

اور بڑی حویلی کیطرف جانے لگا۔۔۔

آبش کے بے ساختہ آنکھوں سے۔۔ آنسو۔۔۔ گیرنے۔۔۔ لگے۔۔۔

ہاں۔۔۔وہ اور اسکا بیٹا۔۔۔دونوں اسے مس کر رہے تھے۔۔۔وہ نہ چاہتے ہوئے بھی مان گئ۔۔۔ تھی۔۔۔ننگے پاوں بارش میں۔۔وہ بھی نکل آئ۔۔۔۔

پھوار نے اسے پل میں بھیگ دیا تھا

اسنے بلاج کو۔۔۔بڑی حویلی جانے سے روکا۔۔۔۔۔

مگر بلاج اسکے ہاتھ میں نہیں آ رہا تھا۔۔۔ سرخ آنکھوں سے۔۔ اسنے اسے ۔۔۔ گود میں بھرا۔۔۔

اور دونوں۔۔۔۔ وہیں۔۔۔ بیٹھے۔۔۔ رو دیے۔۔۔ فرق اتنا تھا۔۔

کہ بلاج۔۔ مچل رہا تھا جبکہ وہ اپنے رونے۔۔سے اسکے لیے اٹھتے جزبات کو نہ سمجھتے ہوئے۔۔ تھکتی ہوئی روتی جا رہی تھی۔۔۔۔

وہ تھک گئی تھی۔۔۔ ہاں۔۔۔ اسے سکون چاہیے تھا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مزید دو ہفتے گزرنے کے بعد۔۔۔۔۔۔ اسکی طبعیت میں بہتری۔۔۔ آ گئی تھی۔۔۔۔۔

آبش اب بھی نہیں آئی تھی صائم اسکے ساتھ ساتھ تھا۔۔اب دورید بھی اسکو نہیں جھڑکتا تھا۔۔۔۔

اب وہ آبش سے۔۔۔ بلکل ٹھیک ہو کر۔۔۔ ملنا چاہتا تھا۔۔ بلکل ویسے جیسے ۔۔۔اسکی خواہش تھی۔۔۔۔۔

زندگی سے ہارنا اسنے کبھی نہیں سیکھا تھا۔۔۔۔۔

اب بھی۔۔۔وش کے منہ سے۔۔۔۔ سن کر کہ وہ اسکی بابت پوچھتی ہے۔۔۔وہ دوبارہ جی اٹھا تھا۔۔۔۔

دل میں اٹھنے والے فضول خدشے۔۔۔۔ کہ۔۔ اسکی محبت اسکی قربت۔۔ اسکے دل میں ہلکا سا بھی شگاف نہیں ڈال سکی۔۔۔ ختم ہو گئے تھے۔۔۔۔

وہ اسے آسان پر سکون نارمل زندگی دینا چاہتا تھا۔۔۔

وہ اب صرف اپنی محبت کا نشہ کرنا چاہتا تھا۔۔۔

اور یہ اسکا خود سے وعدہ تھا کہ اس نشے کو وہ کبھی نہیں چھوڑے گا۔۔۔۔

آبش کی تکلیف دہ زندگی کو۔۔۔ کو وہ پھولوں کی سیج بنا دینا چاہتا تھا۔۔۔

دل میں نئے عزم۔۔۔ اٹھنے لگے تھے۔۔۔۔

وہ بیڈ پر بیٹھا۔۔۔۔۔ فروٹس کھاتے ہوئے۔۔۔ ساتھ ساتھ صائم کو گھور رہا تھا۔۔ جو بظاہر میگزین کے پیجیز۔۔ الٹ پلٹ رہا تھا۔۔۔۔۔۔

سر۔۔۔ میں نے ایسا بھی کوئی گناہ نہیں کیا۔۔۔ جو آپ گھورے جا رہے ہیں "بلآخر صائم بول ہی اٹھا۔۔۔۔

ایک تو تم نے میری سالی پر نظر رکھی ہوئی ہے۔۔۔۔ دوسرا۔۔۔ تم۔۔ میرے آگے ہی بول رہے ہو۔۔" وہ کڑے تیوروں میں بولا۔۔۔۔

سر اب محبت جرم تو نہیں ہے" صائم منمنایا۔۔۔۔۔۔

اب غلطی سے میری محبت آپ کی سالی کے روپ میں ہے۔۔۔۔۔ تو اس

"میں میرا کیا قصور ہے۔۔

واہ واہ محبت۔۔۔۔۔ کرنی بھی آتی ہے۔ محبت۔۔۔ معلوم بھی ہے کس چڑیا

کا نام ہے۔۔۔ خیر کب سے چل رہا ہے یہ چکر" اسنے اسے لتاڑا۔ تو صائم سر

جھکا۔۔ گیا۔۔۔

اپنے مالک کے پہلے والے انداز۔۔۔ دیکھ کر وہ خوش ہوا تھا۔۔۔۔۔

سر چکر تو چلا بھی نہیں سکا۔۔۔۔ جب جب کوشش کرتا تھا آپ آجاتے تھے"

اسنے منہ بسورا تو دورید کو ہنسی آ گئی۔۔۔۔ اسی آثنا میں۔۔۔۔ شاہ بھی آ گیا

۔۔ جبکہ وشکا بھی اب معمول بن گیا تھا۔۔۔ کہ آبشکے پاس۔۔ تقریبا روز ہی چلی جاتی تھی۔۔۔

اور شاہ دورید کے پاس آجاتا تھا۔۔۔

اور بھئ۔۔۔ کیا حال چال ہیں آج تو مسکرایا جارہا ہے خوب "شاہ نے اسکے مسکراتے چہرے کو دیکھ کر سکون کا سانس لیا۔۔ اور ایک مکہ اسکی کمر پر جڑ دیا دورید کراہ کر رہ گیا۔۔۔

اور گھور کر اسے دیکھا۔۔۔

یہ تم دونوں نے۔۔ مجھے سمجھ کیا لیا ہے۔۔۔۔ بھولو مت میں ہوں کون ۔۔۔" وہ بولا۔۔۔ جبکظ ان دونوں نے ہی اسکی بات کا اثر۔۔ لہنے کی زہمت

نہیں کی۔شاہ تو اسکے ہی بیڈ پر بیٹھ کر۔۔اسکے کٹے ہوئے فروٹس۔۔میں سے فروٹس کھانے لگا۔۔۔۔

اور بھئ صائم شادی وادی کرنی ہے۔۔یا ایسے ہی چھڑی چھاٹ دوسروں کی سالیوں پر نظر گاڑے پھیرتے رہنا ہے"شاہ نے اسکیطرف دیکھا جب کے دورید کی جہاں ہنسی نکلی وہیں صائم شرمندہ شرمندہ سا دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

اب لڑکیوں کیطرح شرمانے کی ضرورت نہیں ہے سیدھی طرح رشتہ لے کر آو۔۔پھر جانچ پڑتال کر کے۔۔۔تمھیں بھی بھیا دیں گے۔۔"دورید ۔۔۔کے کہنے پر صائم۔۔نے ایکدم خوش ہو کر اسے دیکھا۔۔شاہ بھی مسکرانے لگا۔۔۔

اب زیادہ دانت مت نکالو۔۔۔ایسے ہی رشتہ نہیں دوں گا۔۔جوتیاں چٹخاو پھر جا کر بات بنے گی"۔۔۔۔۔۔

سر۔۔۔ آپ تو میرے بڑے بھائیوں کیطرح ہیں۔۔۔۔اب بھی ایسے کریں گے۔۔۔" صائم نے جیسے اسے یاد دلایا

بیٹے۔۔محبت۔۔کرنے سے پہلے سوچنا" ان دونوں کے قہقہے ابھرے

۔۔۔۔اور پھر کافی دیر تینوں ہی۔۔۔۔نوک جھونک کرتے رہے۔۔۔

کیا۔۔۔۔۔۔۔"وش کی یہ خبر سن کر آنکھیں ہی کھل گئ۔۔جبکہ آبش نے شرمندہ شرمندہ سر جھکالیا۔۔۔

یار تم پریگنینٹ ہو۔۔"وہ۔۔ایکسائیٹیڈ سی بولی۔۔۔۔

وہ بھی اتنی جلدی۔۔"ہنستے ہوئے اسے چھیڑا۔۔۔جبکہ۔۔

آبش کا چہرہ سرخ سا ہو گیا۔۔۔

پلیز آہستہ بولیں ابھی ہم نے۔۔ کسی کو نہیں بتایا۔۔۔" اسنے روکا۔۔

یار جانتی بھی ہو۔۔ ان لوگوں کے لیے کتنی قیمتی خبر ہے یہ جسے تم چھپائے بیٹھی ہو۔۔۔۔ حاشر بھائی کا بھی کوئی بیبی نہیں ہے۔۔ اور ماہم حیدر کی بھی اب تک کوئی خبر نہیں ملی۔۔۔ اور تم۔۔۔ اتنی بڑی خوشخبری دبائے بیٹھی ہو "۔۔۔

میں۔۔۔۔ میں کیسے بتاو۔۔۔۔" وہ گھبرا کر اسے دیکھنے لگی۔۔۔ جبکہ۔۔ وشہنس دی اتنی سی بات۔۔ اس لڑکی سے بتائی نہیں جا رہی تھی۔۔۔ تو اس شخص کو کیسے برداشت کرتی رہی تھی۔۔۔۔۔

پورے دو ماہ بعد۔۔۔ وہ گھر آیا۔۔۔ تھا۔۔ شاہ۔۔ اور صائم اسکے ساتھ ساتھ تھے۔۔۔ جبکہ۔ شگفتہ بیگم نے نم آنکھوں سے بیٹے۔۔ کے کمزور وجود کو دیکھا یہی حال دادا جان اور راحت صاحب کا تھا۔۔۔ مگر اسکی آنکھیں تو کسی اور کو تلاش کر رہیں تھیں۔۔ جو اسے سب سے ملنے کے بعد بھی نظر نہیں آئی وہ ہال میں ہی بیٹھ گیا۔۔۔ تھا۔۔ سب گھر والوں نے اسکی طبعیت۔ کی بابت جانی۔۔۔ اور حیرت کی بات یہ تھی کہ وہ سب کو خوش اخلاقی سے۔۔ جواب دیتا رہا۔۔۔ علیزے شاید گھر پر نہیں تھی تبھی نہ وہ باہر۔۔۔ آئی۔۔۔ تھی۔۔ اور نہ نظر آئی تھی۔۔ مگر اسکو بھی کسی قسم کا کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔۔۔ فرق تو اسے آج بھی بس آبش سے پڑتا تھا ۔۔۔ اور پہلے بھی صرف اسی سے پڑتا تھا۔۔۔

اسکے چہرے ہر تھکاوٹ محسوس کرتے ہوئے۔۔ شگفتہ بیگم نے اسے اسکے کمرے میں جانے کے لیے کہا۔۔۔ تو اسکا دل ایکدم اس سے ملنے کے لیے بے تاب ہونے لگا۔۔۔۔۔۔۔ اسنے دروازہ کھولا۔۔۔۔

تو خاموش تنہا کمرہ۔۔۔ اسکا منہ چیڑا رہا تھا۔۔۔۔

اسنے آگے بڑھ کر واشروم کا دروازہ کھٹکھٹایا۔۔

جواب نہ ملنے پر نب گھمائی تو وہ بھی کھولتا چلا گیا۔۔۔۔

..اسکے ماتھیں پر شکنیں ابھرنے لگیں۔

ماں" سڑھیوں پر کھڑے ہو کر اسنے آواز لگائی تو انھوں نے کچن سے ہی جواب دیا۔۔۔ وہ اسی کے لیے۔۔۔ سوپ بنا رہیں تھیں۔

جی۔۔۔"

آبش کدھر ہے" اسنے سوالیہ نظروں سے انھیں دیکھا۔۔۔

بیٹے۔۔۔وہ۔۔۔وہ انیکسی میں ہوں گی" انھوں نے بتایا۔۔طبعیت بھی اسکی ٹھیک نہیں تھی۔۔۔نہ جانے۔۔۔کیسے ایکشن لیتا۔۔۔

واٹ وہ وہاں کیا کر رہی ہے" اسنے آئی بر واچکائی۔۔۔

شوہر گھر آیا ہے۔۔ دو ماہ بعد عجیب لڑکی ہے منہ لگانے کی بھی زہمت نہیں کی۔۔۔" وہ بڑبڑاتا ہوا۔۔ سڑھیاں اتر کر انیکسی کی طرف بڑھا۔۔۔

دورید بیٹے آپ ریسٹ کریں میں بلا لیتی ہوں انھیں۔" اسکو جاتا دیکھ انھوں نے روکنا چاہا۔۔ مگر وہ سر کے اشارے سے نفی کرتا۔۔۔

انیکسی کیطرف چل دیا۔۔۔

دروازہ کھلا ہی تھا۔۔۔وہ دندناتا ہوا۔۔۔اندر داخل ہوا۔۔۔

تو چھوٹے سے بنے لاونج میں کوئی نہیں تھا۔۔۔

ہاں البتہ کچن سے برتنوں کی کھٹ پٹ کی آوازیں آرہیں تھیں۔۔۔۔

اسنے روخ کچن کیطرف کرلیا۔۔۔۔

حسب توقع۔۔۔وہ سینک پر کھڑی برتن دھو رہی تھی۔۔۔۔۔

دورید کو اسکی اس حرکت پر شدید غصہ آیا۔۔۔

وہ آگے بڑھا۔۔۔ایک جھٹکے سے اسکا روخ اپنی طرف کیا۔۔۔۔۔۔۔

اور اسکی کمر کو سختی سے جکڑ لیا۔۔۔

ابھی وہ اس حملے سے ہی نہیں سمبھلی تھی کہ اسنے دوسرے پل۔۔۔پانی
سے بھرا گلاس اسکے منہ پر انڈیل دیا۔۔۔جبکہ وہ ہڑبڑا کر۔۔۔اسکی

صورت دیکھنے لگی۔۔ جو پہلے کی نسبت کچھ کمزور سالگ رہا تھا۔۔۔ رنگ میں بھی زردی سی گھل گئ تھی۔۔۔ مگر مزاج اب بھی۔۔

آسمانوں کو چھوتے محسوس ہو رہے تھے۔۔۔

مگر اب آبش بھی اسکی ایک نہیں سننے والی تھی۔۔ اور نہ اسکی۔۔ کوئ بد تمیزی برداشت کرنے والی۔۔۔ تھی۔۔۔

تبھی غصے سے اسکے مسکراتے لبوں کو دیکھا۔۔۔

اور اسکی نظروں کو بھی جو اسکے بھیگے۔۔ چہرے سے ٹپکتے پانی کے قطرے۔۔ گردن پر پھسلتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔۔۔

دور ہٹیں ہم سے" اسنے پوری طاقت لگا کر۔۔ اسے خود سے جدا کیا۔۔۔۔ اور وش کی دھمکی۔۔ کو دماغ میں دھرانے لگی۔۔۔۔

کچھ دیر پہلے------

دیکھو جتنا تم اس سے دبو گی وہ اتنا۔۔۔ہی تمھارے سر پر چھڑے گا

----۔"اسنے انگلی اٹھا کر وارن کیا۔۔۔

ہاں وش بلکل ٹھیک کہہ رہی ہے۔۔۔ تمھیں چاہیے کہ۔۔۔انھیں احساس

دلاو انھوں نے تمھارے ساتھ غلط کیا ہے"ماہروخ نے بھی اسکی تائید کی

جبکہ صائم اور شاہ۔جو ابھی انیکسی میں آئے تھے۔۔۔انکی پلیننگ سن

کر۔۔عش عش کر اٹھے-----

واہ واہ۔۔۔ میرے۔۔ دوست کے مزاج ٹھکانے لگانے سے پہلے تمھیں میری لحاش پر سے گزرنا پڑے گا۔۔ خاتون "شاہ نے۔۔وش کا بازوں جھنجھوڑ جھنجھوڑ کر بڑے ڈرامائی انداز میں کہا۔۔۔

بہت اور ایکٹینگ ہو رہی ہے۔۔ "وش نے گھوری لگائی۔۔۔ جبکہ وہاں موجود سب کا قہقہ نکل گیا۔۔۔۔

شوہر کی عزت بھی کوئی چیز ہوتی ہے "شاہ نے بھی الٹا گھورا۔۔۔۔

دیکھو۔۔شاہ بعد میں عزت پر لیکچر دینا۔۔۔ ابھی مہربانی کرو۔۔۔چپ چاپ دونوں وہاں بیٹھ جاو۔۔ "اسنے صائم۔۔۔اور شاہ کو کہا۔۔۔

تو وہ دونوں میں بگاڑتے صوفے پر ٹک گئے۔۔۔

میں آپ لوگوں کو بتادوں۔۔ سر کو اس پلیننگ کی۔۔ یہ اس بات کی کہ۔۔

اپنے ہماری معصوم سی میم کو انکے خلاف ورگلایا ہے۔۔۔۔وہ۔۔۔۔۔ آپ

دونوں کو کچا چبا جائیں گے۔۔۔۔ پھر کوئی گرنٹی نہیں ہے۔۔۔ آپ لوگوں

کی" صائم نے بھی ڈرانہ چاہا۔۔۔ مگر وہ وش ہی کیا۔۔۔جو کسی سے ڈر

جائے۔۔۔۔

آیا بڑا۔۔۔ سر کا چمچ۔۔۔ منہ بند کرو اپنا" اسنے اسے بھی لتاڑ دیا۔۔۔ جبکہ

ماہروخ کی ہنسی ہی نہیں روک رہی تھی۔۔۔ جبکہ آبش کو سمجھ نہیں آرہا تھا

۔۔ وہ اسکو۔۔ اگلی پیچھلی۔۔۔ اتنی ساری باتیں کیسے سنائیں۔۔۔ گی۔۔۔۔

دیکھو زیادہ مت سوچو۔۔۔ دل کی بڑھاس نکال دو۔۔۔

اور ہو سکے تو ایک دو گالی بھی دے دینا۔۔۔۔ ہمم۔۔۔

اسے پتہ چلنا چاہیے۔۔۔ کہ تم کوئی اب دبو سی آبش نہیں رہی ہو۔۔۔"

اسکے کان میں گھس کر وہ اسے نادر مشورے دے رہی تھی۔۔ جبکہ آبش کی تو آنکھیں ہی پھیل گئی۔۔۔ بلاج۔۔۔ کی کھکھلاہٹ پر وش تو بہت خوش ہوئی۔۔۔ اور آبش بس اسکا منہ دیکھتی رہ گئی۔۔۔ ایک بھی عادت۔۔ اسنے اپنی ماں کی نہیں لی تھی۔۔ ساری عادتیں۔۔ دورید بخت کی تھیں اس میں

۔۔۔

دیکھو۔۔۔ تمھارا بیٹا بھی یہ ہی چاہتا ہے۔۔ آج آر ہو۔ جائے یا پار۔۔۔"

اس نے بلاج کے گال چومتے ہوئے۔۔۔ پھر سے کہا۔۔۔۔

مگر میں کہو گی کیا۔۔۔" آبش کو کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی۔۔۔

اف۔۔۔۔یار۔۔۔۔حد ہو گئ ہے۔۔۔ آبش۔۔۔۔ مطلب اتنی دیر سے جو میں سیکھا پڑھا رہی ہوں اسکا کچھ بھی نہیں" اسنے سر پکڑ لیا۔۔ جبکہ اب ہنسے کی باری صائم اور شاہ کی تھی۔۔۔

آبش دیکھو۔ تم نے بلکل بھی۔۔۔ اسے خود سے فری نہیں ہونے دینا۔

۔۔۔۔

اور اسے احساس دلاو۔۔ کے وہ تمھارے ساتھ ہمیشہ زیادتی کرتا رہا ہے

۔۔۔۔۔۔

وہ اور بھی اسے۔۔ بہت کچھ بتا رہی تھی جسے۔۔ آبش۔۔۔ قبول کر چکی تھی

۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اتنی طاقت آگئی ہے۔۔۔ میرے سرکار میں۔۔۔" اسے دور ہوتا دیکھ۔۔وہ شوخی سے بولا۔۔۔ جبکہ۔۔ اسنے اپنے پھیلے ہوئے دوپٹے کو۔۔ مزید پھیلا لیا
۔۔۔

آپ۔۔۔ آپ۔۔۔ جائیں یہاں سے۔۔۔" اٹکن پر قابو پاتی۔۔وہ بولی ۔۔ جبکہ دورید نزدیک۔۔ آگیا۔۔ کہ آبش۔۔ دیوار سے لگ گئ۔۔۔

دورید نے گھیری نظروں سے اسکو۔۔۔ دیکھا۔۔۔

ناراض ہو۔۔" اسنے آبش کی آنکھوں میں دیکھا۔۔

آپ کو کیا فرق پڑتا ہے۔۔ ہماری ناراضگی۔۔۔ سے۔۔۔" اسنے اسکا نرم لہجہ
پاتے۔۔ اسکے سینے پر۔۔۔ ہاتھ مارا۔۔ دوریدایک قدم دور ہوا۔۔ آبش کے
انداز حیران کن تھے۔۔۔

"پڑتا ہے میری جان۔۔۔۔ میری بات تو سن لو۔۔

بات سن لیں۔۔۔ آپکی۔۔۔۔۔ جو اپنے کسی وعدے پر پورا نہیں
۔۔ اترتے۔۔۔" آبش نے نم لہجے۔۔ میں کہا۔۔۔۔ تو دورید۔۔ کے دل کو
کچھ ہوا۔۔

اے سنو۔۔۔" اسنے۔۔۔ کھینچ کر اسے۔۔ زبردستی اپنے سینے میں سمولیا۔۔
خوشی بھی ہوئی۔۔۔ تھی۔۔۔ آبش کی آنکھوں میں اپنے لیے۔۔۔
امڈتے جزبات دیکھ کر۔۔۔ اسکے آنسو دیکھ۔۔ کر۔۔۔ کہ آج۔۔ وہ آنسو
صرف اسکے لیے تھے۔۔۔۔۔

آبش نے دور ہونا چاہا۔۔ مگر دورید اسے یوں ہی خود میں بھینچے کھڑا رہا۔۔۔

جانتا ہوں ہمیشہ تمھارے ساتھ ذیادتی کرتا آیا۔۔۔ ہوں۔۔۔ تمھاری ایک نہیں سنتا۔۔۔ بس اپنی من مانی کرتا ہوں۔۔۔۔

جانتا ہوں تم سے کیے وعدے۔۔۔ توڑے میں نے۔۔۔

مگر۔۔۔ سیریسلی۔۔۔ زندگی۔۔۔۔ تمھارے سر کی قسم کھاتا۔۔۔ ہوں۔۔۔ آج کہ بعد کبھی۔۔۔ کوئ۔۔۔ نشہ نہیں کروں گا۔۔۔ میرا یقین کرو۔۔۔" اسنے اسکا خفا خفا سندھر مکھڑا۔۔۔ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھر لیا۔۔۔

کیا ہمیں آپکا یقین کرنا چاہیے۔۔۔" آبش نے پوچھا۔۔۔ دورید نے اسکے ماتھے کا بوسہ لیا۔۔۔

ایک بار آخری بار۔۔۔" اسنے وسوق سے کہا۔۔۔

جبکہ دور۔۔۔ کمرے کی کھڑکی میں کھڑے۔۔۔ وہ سب یہ نظارہ۔۔ سکون سے دیکھ رہے تھے۔۔۔

اور وش کا غصے سے برا حال تھا۔۔۔

اس لڑکی کا کچھ نہیں ہو سکتا۔۔۔ یہ ہمیشہ اس آدمی کی چکنی چپڑی باتوں میں آجاے گی۔۔۔ بے وقوف۔۔ "

ایک تو تمھاری زبان نہیں بند ہوتی۔۔ گھر جا کر کرتا ہوں اسکا۔۔۔ پرمینینٹ بندوبست" شاہ نے وش کو گھورا۔۔

جبکہ وہ اس گھوری کا اثر لیتی خاموش ہو گئ۔۔۔ اور ایک بار پھر۔۔ وہ سب لائیو مووی دیکھنے لگے۔۔۔۔

نہیں کرنا ہمیں ۔۔۔ آپکا یقین ۔۔" آبش نے ۔۔ خود کو اس سے چھوڑاتے ہوئے ۔۔۔ کہا ۔۔۔ آنکھوں سے لاتعداد آنسو بہنے لگے ۔۔ اسے گزرے سارے لمحے ۔۔ یاد آنے لگے ۔۔ دورید خاموشی سے اسے دیکھنے لگا ۔۔۔

کیا ہیں ۔۔ آپ ۔۔۔ بتائیں ۔۔۔ یا کیا سمجھتے ہیں ۔۔ ہمیں ۔۔۔ کوئی کھیلونا ہیں ۔۔ ہم ۔۔۔ جس سے آپ مسلسل کھیلتے جا رہیں ہیں ۔۔ ہماری ۔۔ سیلف ریسپیکٹ ہماری فیلینگز در حقیقت کچھ میٹر نہیں رکھتی ۔۔۔ آپکے لیے ۔۔۔ آپکے لیے ۔۔۔ اپنا آپ میٹر رکھتا ۔۔۔ ہے ۔۔۔ غلط آپکے ساتھ ہوا ۔۔۔ ہمارے سے جو کچھ ہوا ۔۔۔ وہ غلط نہیں ۔۔۔

شادی آپ نے زبردستی کی ۔۔ ہم سے ۔۔۔ ہمارے بیٹے پر بندوق تان کر ۔۔۔ کیوں کیونکہ آپ تکلیف میں تھے ۔۔۔۔

ہم۔۔ ہماری تکلیف۔۔۔ اس سے۔۔ آپکو کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔۔۔ جس چیز سے ہم پیار کریں۔۔ وہ چیز آپ ہم سے دور کر دیتے ہیں۔۔ بھلے ہی وہ انسان ہو یہ جانور۔۔۔۔۔ "اسکے سینے پر مکے برساتے ہوئے۔۔۔

وہ اپنے دل کی بڑھاس نکال رہی تھی۔۔۔

ہمارا بیٹا۔۔ آج تک ہمیں ماں کہہ کر نہیں پکارتا۔۔۔۔۔

آپ نے دور کیا ہم سے اسے۔۔۔

وہ خرگوش۔۔۔۔ آپ قاتل ہیں اسکے۔۔۔۔۔۔

اس معصوم کی جان لی۔۔۔ اپنے۔۔۔۔۔۔۔ کیوں۔۔۔ بتائیں ہمیں ۔۔۔ یہ کیسی محبت ہے۔۔ کہ آپ ہمیں۔۔ خوشیاں نہیں صرف تکلیفیں

دیتے ہیں" وہ روتے ہوئے اس سے سوال کرنے لگی۔۔۔ جبکہ وہ اب بھی

خاموش کھڑا تھا۔۔۔۔

آپ نے۔۔ وعدے توڑے اپنے۔۔۔۔۔ آپ بلکل اچھے نہیں ہیں۔۔۔

بلکل نہیں۔"۔۔ وہ جیسے تھک کر۔۔۔ نیچے بیٹھ گئ۔۔۔۔

اور اپنے آنسو پوچھے۔۔۔۔

کیا مجھے معافی نہیں مل سکتی۔۔۔" دورید اسکے نزدیک بیٹھتے ہوئے

اسکے آنسو صاف کرتے ہوئے۔۔۔ بولا۔۔

نہیں۔"۔۔ آبش نے اسکا ہاتھ جھٹکا۔۔ جبکہ وہ مسکرا دیا۔۔

"مجھے یقین نہیں آرہا یہ تم ہو۔

تو یقین کر لیں۔۔۔ اب ہم ایسے ہی ہیں" اسنے کہا۔۔ اور اٹھنا چاہا۔۔۔ مگر دورید نے اٹھنے سے پہلے ہی۔۔ اسکا ہاتھ تھام لیا۔۔۔ اور اسکی انگلیوں میں اپنی انگلیاں۔۔ پھنسا۔۔۔ کر اسکا چہرا دیکھ۔۔ جو اسکے اور اپنے ہاتھ کیطرف دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

محبت۔۔۔۔۔۔ تمھیں دیکھا تھا۔۔ نہ پہلی بار۔۔۔۔ یہ لفظ۔۔۔ کان میں گونجا۔۔۔ تھا۔۔۔۔

پھر تمھاری۔۔ جدائی۔۔۔۔ اور یہ احساس کہ۔۔ تم کسی اور کی بانہوں کا حصہ ہو۔۔۔۔

جانتی۔۔۔ ہو۔۔۔ مجھے۔۔ سکون سے سونے بھی نہیں دیتا تھا۔۔۔۔ کیوں ۔۔۔ کیوں تھی۔۔ تم کسی۔۔ اور کی۔۔۔ تمھیں تو میرا ہونا تھا۔۔۔

پہلی نظر میں چاہا تھا۔۔ میں نے تمھیں۔۔۔ تمھاری محبت۔۔ تمھارے جزبات۔ تمھاری آنکھیں۔۔۔ تمھارا وجود۔۔۔ ان سب پر تو۔۔۔ میرا حق ہونا چاہیے تھا۔۔ مگر ان سب پر تم نے کسی اور کو حق دے دیا۔۔۔

کیوں۔۔۔۔۔؟۔۔۔

تمھاری جدائی نے مجھے۔۔ سلگتی آگ۔۔ پر لیٹا دیا تھا۔۔ کہ میں پل پل تڑپ رہا تھا۔۔۔ پھر جب۔۔ یہ تڑپ۔۔۔ میرے لیے وبال بن گئی۔۔ تو میں نے۔۔۔ ڈرگز کا سہارا لے لیا۔۔۔

مجھے سکون ملنے لگا۔۔ تھا۔۔۔ تمھاری یاد۔۔ دل میں اٹھتی تھی شدید۔۔۔ مگر۔۔۔ میں جلد ہی خود کو ڈرگز دے دے کر نکارہ کر لیتا۔۔ تھا۔۔۔ تاکہ ۔۔ تکلیف۔۔۔ کی مدت ختم ہو جائے۔۔۔ پھر تم ملی۔۔۔ اور وہ مر گیا

۔۔۔۔

اسے میں نے نہیں مارا۔۔۔ میں چاہتا تو۔۔ تم دونوں کی زندگی۔۔ کو عزاب بنا دیتا۔۔ مگر میں تم سے دور ہو گیا۔۔۔

وہ تمھیں چھوڑ کر مر گیا۔۔۔۔

تمھارا پیچھا میں نے نہیں کیا۔۔۔ تم میرے در پر خود آئی۔۔ جانتی ہو اس رات تمھیں دیکھ کر۔۔۔ اتنا شاکڈ ہوا۔۔۔۔ کہ سارا۔۔ نشہ۔۔۔ جو انجم ۔۔۔نے خود اپنے ہاتھوں سے پلا پلا کر میرے اندر اتارا تھا۔۔۔ ہوا ہو گیا ۔۔۔ اور مجھے لگا۔۔ میں ہوش میں آج آیا ہوں۔۔۔۔۔۔ اسکے بعد۔۔۔ میں کبھی کسی لڑکی کے نزدیک نہیں گیا۔۔ کیوں۔۔۔ کیوں کہ۔۔ مجھے یقین ہو گیا تھا۔۔۔ کہ آبش کو اب صرف بخت کا ہونا ہے۔۔۔

پھر تمھیں اپنا بنایا۔۔۔ جانتی ہو تمھارا بیٹا ہے۔۔ یہ جان کر۔۔۔ میرا بس نہیں چلا۔۔ اس شہریار کو دوبارہ زندہ کر کے خود اپنے ہاتھوں سے مارو

۔۔۔۔۔

مگر نہیں۔۔ یہ تمھاری محبت تھی۔۔ کہ مجھے تمھارے بیٹے۔۔ کے قریب لے آئی۔۔ ہاں میرا مزاج سخت رہا من مانی کرتا رہا۔۔۔۔ مگر میری محبت میں کبھی کھوٹ نہیں تھا۔۔ صرف اتنا چاہا۔۔ کہ تم بھی مجھ سے محبت کرو ۔۔۔ اور جانتی ہو۔۔ آج کتنی خوشی ہو رہی ہے۔۔ تمھاری آنکھوں میں۔۔ صرف اپنا عکس دیکھ۔۔ کر۔۔ جیسے دوبارہ جی اٹھا ہوں۔۔۔ ایک بار یقین کرو مجھ پر۔۔ مزید کوئی تکلیف نہیں دوں گا۔۔۔ اور اگر ایسا ہوا۔۔ تو جس نے تمھیں یہ سبق پڑھائے ہیں۔۔ اسکے پاس چلی جانا۔۔۔" اسکے ہاتھوں کو

چومتے ہوئے۔۔وہ بولا۔۔۔جبکہ آبش۔۔۔ساکت صرف اسکو سنتی۔۔گئ

۔۔۔۔

سمجھ نہیں آرہا تھا کیا کہے۔۔۔۔

ہم۔۔۔۔۔۔۔"اسنے کچھ کہنے کے لیے لب کھولے۔۔۔۔

تمھارا منہ سے اقرار کرنا۔۔ضروری نہیں۔۔۔۔۔میرے ہاتھ کو تھام لو

۔۔۔۔"اسنے کھڑے ہوتے ہوئے۔۔اسکی جانب۔۔۔ہاتھ بڑھایا۔۔۔۔

جسے آبش نے جھجھکتے ہوئے تھام لیا۔۔۔۔

جبکہ دورید بخت۔۔۔نے خوشی سے اسے خود میں بھینچ لیا۔۔۔۔۔۔۔۔

" آئ لو یو۔۔۔زندگی

جزبات میں ڈبی آواز۔۔۔ آبش۔۔۔ پہلی بار مسکرائ تھی۔۔۔اسکی جنونی محبت کے آگے۔۔۔۔۔

اور بس بس۔۔اس سے زیادہ رومینس ہم نہیں دیکھ سکتے "۔۔۔وش کی آواز پر۔۔۔ آبش۔ سٹپٹا کر دور ہوئ۔۔جبکہ دورید نے۔۔۔بے زاریت سے ان سب کو دیکھا۔۔۔۔

میری بیوی کے گھر میں تم سب کیا کر رہے ہو۔۔"اسنے سب کو گھورا

بس چلتے بنو اتنے شوخے نہ ہو۔۔بیمار اتنا نہیں بولتے۔۔۔

ابھی تو تمھیں۔۔ ایک خبر نہیں ملی۔۔۔"اسنے آنکھیں گھمائی۔۔ اور دھپ سے صوفے پر ٹک گئی۔۔ جبکہ دوریدنے۔۔ بلاج کو۔۔ اچک لیا جو۔۔ خود چل کر اسکے پاس آرہا تھا۔۔۔

یہ چلنے لگا ہے۔۔۔"اسنے خوشی سے پوچھا جبکہ آبش نے اثبات میں سر ہلایا

۔۔۔۔

ڈیڈ" وہ اسکے چہرے کو اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے چھونے لگا۔۔۔

کیسی خبر۔۔"اسنے وش کو دیکھا۔۔۔

وہ تمھاری بیوی۔۔"ابھی وہ نان سٹپ بولتی۔۔۔ کہ شاہ نے ٹھونگا لگایا

۔۔۔

" خدا کہ واسطے۔۔ وش تھوڑی سی شرم کرلو

آہ۔۔۔ سرپرائز ہے۔۔" اسنے آبش کو بھی اپنے ساتھ بیٹھاتے ہوئے

۔۔مزے سے کہا۔۔

کیسا سرپرائز۔۔" دوریداب بھی نہ سمجھی سے اسے دیکھنے لگا۔۔۔

اف۔۔ایک توتم آندھے ہو۔"وش کو غصہ آیا۔آبش کے بھرے بھرے

جسم سے سے بھی وہ اندازا نہیں لگا سکا۔۔۔جبکہ دورید نے۔۔سخت گھوری

لگائی۔۔۔

تمیز تو چھو کر بھی نہیں گزری تمھیں"وہ بھی صوفے پر بیٹھ گیا۔۔۔

ہاں تمھارے پاس تو سٹاک ہے نہ" اسنے بھی فورا بدلہ لیا۔۔۔

اوکے اب تم دونوں چپ ہو جاو" انکی بڑھتی بحث سے زچ ہو کر شاہ نے کہا

۔۔جبکہ اب دورید کا نشانہ۔۔سامنے ماہروخ کے ساتھ کھڑا صائم تھا۔۔

اووو کنوارے دلہا میاں۔۔۔ دور ہو کر کھڑے ہو۔۔اور تم ہو کیوں یہاں
۔۔۔سیدھی طرح رشتہ نہیں لایا جا رہا تم سے" اسنے فوراً ہی اٹیک کیا۔۔
ماہروخ تو پریشان ہی ہو گئ۔۔۔ جبکہ صائم نے کھسیا کر اسکی طرف دیکھا۔۔

"سر میں تو بس۔۔۔

میں تو بس کے بچے۔۔۔جاو۔۔اور رات تک۔۔رشتہ لے کر پہنچ جانا۔۔"
اسنے اسے۔۔باہر کی راہ دیکھائ جبکہ صائم ایک آخری نظر اس پر ڈال کر
۔۔۔باہر نکل گیا۔۔۔

چلیں بیگم ہم بھی" شاہ نے۔۔وش سے پوچھا۔۔۔

شاہ۔۔لنگور۔۔کو۔۔خبر تو سنانے دو۔"وش نے معصومیت سے کہا۔۔۔
آبش کی ہنسی نکل گئ۔۔جبکہ دورید کا پارہ ہائ ہو گیا۔۔۔

" یہ پھلجھڑی دوبارہ آئی تو لازمی میں تیرا قتل کر دوں گا

وہ بھڑکا۔۔ جبکہ وش کھکھلاتی اسے منہ چیڑاتی ہوئی۔۔۔۔

باہر نکل گئی۔۔۔

جلدی بتا دینا۔۔۔۔" جاتے جاتے وہ آبش کو یاد دہانی کرانا نہیں بھولی تھی۔۔

تمھیں۔۔۔ صائم سے شادی پر کوئی اختلاف۔۔۔" انکے نکلتے ہی اسنے

ماہروخ سے پوچھا۔۔۔ جو ایکدم گھبرا گئی۔۔۔ اسکے انداز ہی ایسے تھے۔۔

اور ویسے بھی وہ کبھی اس سے نہں بولتا تھا۔۔

آبش نے اسکو گھبراتے دیکھا تو اسکے نزدیک گئی۔۔

بتاو ماہروخ تمھیں اگر کوئی اختلاف ہے تو۔۔" اسکے پوچھنے پر ماہروخ کی

آنکھیں نم سی ہو گئیں اپنوں کی یاد بھی ستانے لگی۔۔۔

اور کچھ توقف کے بعد۔ اسنے انکار میں سر ہلایا۔۔

نہیں مجھے کوئ اختلاف نہیں۔۔" وہ بولی تو آبش نے سکھ کا سانس لیا۔۔۔

رات ڈھل آئ تھی۔۔۔ وہ دونوں روم میں آئے۔۔۔ تو دورید کا بلکل

۔۔ موڈ نہیں تھا۔۔۔ لیٹنے کا یہ خود کو بیمار محسوس کرنے کا۔۔۔

اسنے آبش کیطرف دیکھا۔۔۔

چلو۔۔۔ لانگ ڈرائیو پر چلتے ہیں" دورید نے کہا۔۔ تو وہ حیران ہوئ۔۔۔

" اسوقت

جی اسوقت" اسنے آنکھ ماری تو۔۔۔ وہ مسکرا دی۔۔۔

شاید آپکو ریسٹ کی ضرورت ہے" آبش نے کہا۔۔ تو وہ منہ بنا گیا۔۔۔

پلیز یار بعد میں آکر آرام سے لمبا سا ریسٹ کریں گے نہ" اسنے معنی خیز نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

آبش بغیر کچھ بولے پیٹھ موڑ گئ۔۔۔

شرما بعد میں لینا۔ ابھی چلو۔۔۔" اسنے اسکا ہاتھ تھاما۔۔۔

اور روم سے باہر۔۔ نکل آیا۔۔۔

ویسے عجیب لڑکی ہو۔۔۔ میں نے۔۔ تمھیں اپنی خوشی میں منہ دیکھائ نہیں دی۔۔۔ اور تم نے پلٹ کر مانگی بھی نہیں۔۔۔ لڑکیاں تو۔۔ شوہروں کا قتل کر دیں اگر منہ دیکھائ نہ ملے تو۔۔۔" سیڑھیوں سے نیچے اترتے ہوئے ۔۔۔ اسنے اسے یاد دلایا۔۔۔۔

وش نے پوچھا تھا۔۔ ہم سے " اسے ۔۔ بھی یاد آیا۔۔ کہ وش نے کتنا ڈانٹا تھا ۔ مگر تب اور اب میں بہت فرق تھا۔۔۔

ہاں وہ ہی پوچھ سکتی ہے۔۔۔۔ تم سے ۔۔ بہت تیز چیز ہے " گاڑی کا دروازہ کھولتے ہوئے ۔۔ اسنے کہا۔۔ جبکہ وش نے گھورا۔۔۔

شاہ بھائی کو کتنا برا لگتا ہو گا۔۔ آپ کیسے لڑتے ہیں ۔۔ ان سے ۔۔ اور اتنی اچھی تو ہیں " وہ بھی گاڑی میں ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا۔۔ اور گاڑی پورچ سے نکال کر ۔۔ گیٹ عبور کیا۔۔۔۔

بلاج اسکی گود میں ہی تھا۔۔۔ وہ اسے ساتھ بیٹھا کر ڈرائیونگ کرتا تھا۔۔ اسوقت یہ ایک مکمل فیملی لگ رہی تھی ۔۔۔

آہ بس رہنے دو اچھی ہے " دورید نے منہ بنایا۔۔۔

آبش مسکرا کر۔۔ باہر بھاگتی دوڑتی گاڑیوں کو دیکھنے لگی۔۔ پھر کچھ یاد آنے پر پلٹی۔۔۔

بخت" اسنے اسے پکارا۔۔۔

جی جان بخت" وہ دل و جان سے متوجہ ہوا۔۔۔ آبش کہ چہرہ۔۔ پل میں سرخ سا ہوا۔۔

وہ ایک بات کہنی تھی۔۔۔" اپنے ہاتھ کو اسکے ہاتھ میں دبا دیکھ وہ بولی۔۔

دورید نے سٹیرینگ بلاج کے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں میں تھمایا اور اسکا چہرہ دیکھنے لگا۔۔۔

یہ یہ۔۔۔ گاڑی تو ڈرائیو کریں پلیز۔۔۔" وہ گھبرا گئی۔۔۔

میرا بیٹا کر تو رہا ہے۔۔" اسنے اسکی کلائی۔۔ کی رگ پر ہونٹ رکھے۔۔۔

حد ہو گئ ہے۔۔۔ کبھی سیریس نہیں ہوتے آپ" آبش نے غصے سے ہاتھ چھڑانا چاہا۔۔

شکوے ہی شکوے ہیں میرے محبوب کو۔۔ کیا کرے یہ بندہ" اسنے ڈرامائ انداز میں سانس کھینچا۔ اور اسکے خفا خفا چہرے۔۔۔ کو دیکھ کر گنگنایا۔۔

تم۔۔۔۔۔۔۔ ناراض ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔ میرے۔۔۔۔۔۔۔ کتنے۔۔۔۔ پاس ہو۔۔۔

نازک نازک سی پیاری۔۔۔ پیاری سی۔۔۔

"بس کریں پلیز۔۔۔۔۔ کبھی بیٹے کا بھی خیال کر لیا کریں۔۔۔

اس سے پہلے وہ مزید پھیلتا۔۔۔ آبش نے۔۔ اسکو ٹوکا۔۔۔ بالاج ان دونوں کو ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

دیکھنا تم۔۔خود سے بھی چار ہاتھ آگے بناو گا اپنے بیٹے کو۔۔۔" اسنے بلاج کے براون بالوں پر ہاتھ پھیرہ۔۔۔۔

ایسے ہی۔۔" یہ جانتے ہوئے کہ۔۔وہ بلکل اسکی کاپی بنتا جا رہا تھا۔۔وہ پھر بھی بولی۔۔۔

یار جو تمھارے بچے ہوں گے۔۔نہ انھیں تم۔اپنے جیسا بنا لینا۔۔مگر میرا بیٹا میرے جیسا بنے گا۔۔۔۔شیر۔۔۔کی طرح۔۔۔۔۔۔کہ۔۔۔اسے اندازہ ہونا چاہیے۔۔۔کہ اپنی سلطنت کا وہ۔۔بادشاہ ہے۔۔۔ایک ضدی بادشاہ۔۔جسے۔۔۔چھینا آتا ہے۔کیسا" وہ ہنستے ہوئے بولا۔۔جبکہ آبش دیکھتی رہ گئ۔۔۔

اچھا۔۔بتاو کیا بات کر رہی تھی۔۔۔" دورید نے دوبارہ سے پوچھا۔۔تو آبش نے بلاج کو دیکھا۔

وہ بلاج بولنے لگا۔۔ہے۔۔پر ہمیں۔۔۔اب تک مما نہیں کہتا۔۔"وہ تقریبا رو دینے کو ہوئ۔۔۔

جبکہ۔۔دورید کا چہرہ ہنسی ضبط کرنے میں سرخ ہو گیا۔۔

آپ ہنس لیں پہلے۔" آبش نے خفگی سے دیکھا۔۔۔

اچھا بھئ ناراض مت ہو۔۔

بلاج۔۔۔ چلو جلدی سے میں معصوم سے بے بی کو مم کہو۔۔" اسنے کہا۔۔تو آبش ایکسائٹڈ سی۔۔بلاج کو دیکھنے لگی۔۔۔بلاج نے کچھ توقف کے بعد

۔۔۔

مم" کہا۔۔۔ آبش نے۔خوش ہو کر اسکا ماتھا۔۔۔چوما۔

" ماشاءاللہ

کبھی مجھ پر بھی یہ۔۔ کرم نوازیاں کر دیا کرو۔۔۔" اسنے کہا۔۔۔۔ تو آبش نے منہ ہی موڑ لیا۔۔۔ اس آدمی کا کچھ نہیں ہو سکتا تھا

گاڑی۔۔ بڑے سارے شاپینگ مال کے سامنے روکی۔۔ اور وہ تینوں۔۔ باہر ۔۔ آئے۔۔۔

ہم یہاں کیا کرنے آئے ہیں" آبش نے ارد گرد کھڑے لوگوں کو دیکھ کر پوچھا۔۔۔

کرکٹ کھیلنے" دورید نے اسکو گھورا۔۔ جبکہ وہ اپنے بے وقوفانہ سوال پر جزبز سی ہو گئ۔۔

"میرا مطلب شاپینگ کی ضرورت تو نہیں ہے۔۔ ہمیں۔۔

یار کبھی شاپینگ بھی ضرورت کے تحت ہوتی ہے" اسنے۔۔ماتھا پیٹا۔۔اور اسکو کھینچ کر اندر کیطرف بڑھا۔۔۔۔

ہم تو ضرورت کے لیے ہی کرتے ہیں" آبش نے کہا۔۔۔ یہ بڑا اسارا مول۔۔ اسوقت آدھی رات کا نہیں بلکے دن کا منظر پیش کر رہا تھا۔۔۔ گارڈز کے بغیر آکر۔۔ دورید کو اپنی غلیطی کا شدت سے اندازا ہو گیا۔۔۔

لڑکیوں کا ایک گروپ انکی طرف بڑھا۔۔

آہ مائے گاڈ سید دورید بخت۔۔۔" اسنے اچھلتے ہوئے کہا۔۔۔

جبکہ آبش گھور کر رہ گئ۔۔۔ دورید کے دانت اسکی گھوری پر اندر گئے۔۔۔۔

باقی لوگ بھی انکے اردگرد جمع ہونے لگے۔۔۔

لوگ اسکے ساتھ۔۔۔ سیلفی بنوا رہے تھے۔۔۔ جبکہ آبش۔۔ کو یہ سب زہر ہی لگ رہا تھا۔۔۔

سر۔۔ آپ کا ریسنٹ شوٹ بہت اوسم تھا۔۔ آئی ریلی لیو یو۔۔" ایک لڑکی ۔۔ گرم جوشی سے بولی۔۔ جبکہ آبش نے آنکھیں سو کیڑ کر۔۔ اس لڑکی کو دیکھا۔۔ اور پھر خون خار نظروں سے دورید کو۔۔۔

جو خود گارڑز کے بغیر۔۔ اس عافت پر پریشان سا تھا۔۔

بڑے افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے۔۔ کہ اب سید دورید بخت۔۔" وہ چبا چبا کر بولی۔۔۔

آپ لوگوں کو سکرین پر نظر نہیں آسکیں گے۔۔ انھوں نے آج ابھی سے۔۔ ماڈلینگ۔۔ چھوڑ دی ہے۔۔۔"

کیا" سب کی آواز میں دورید کے بھی حیران و پریشان آواز ابھری۔۔۔

جی ہاں " اسنے غصے سے کہا۔۔ اور بلاج۔۔ کو اس سے لیا۔۔

جب پ اپنے چھچھورے فینز سے فری ہو جائیں تو ہر گیز ہمارے پیچھے مت آیئے گا۔۔۔" وہ اسکے بازو پر غصے سے چٹکی کاٹتی۔۔۔ آگے چلی گئ۔۔۔

جبکہ دورید نے۔۔۔ عوام کے ہوانک چہروں کیطرف دیکھا۔۔

پلیز۔۔ میں فیملی کے ساتھ ہوں۔۔ ڈسٹرب مت کریں آپ بھی اپینگ کریں مجھے بھی کرنے دیں" اسنے سہولت سے سب سے کہا۔۔۔ اور اس جھنڈ سے نکل کر۔۔۔ اسکے پیچھے آیا۔۔۔ جو جیولری شاپ پر تھی۔۔۔

بہت تیز چیز ہو۔۔" وہ مسکرا کر بولا۔۔۔ تو آبش نے گھورا۔۔ اور دورید نے وہیں ڈرتے ہوئے کان۔۔ پکڑ لہا۔۔۔

سوری سرکار۔۔مجھے سکیوٹی کے ساتھ آنا چاہیے تھا" وہ اونچی آواز میں بولا ۔۔لوگ۔۔اسکی حرکت سے محظوظ ہوتے اسکی وڈیو بنانے لگے۔۔آبش کو شدید شرمندگی ہوئی۔۔۔

اسکے ہاتھ نیچے کرکے۔۔اسنے بلاج کو اسکی گود میں دیا۔۔اور شاپ سے باہر نکل گئ۔۔جبکہ دورید۔بھی ہنستا ہوا اسکے پیچھے ہی تھا۔۔۔

وہ بوتیک میں ڈریس دیکھنے لگی۔۔تو دورید نے اسکی کلائ پکڑی۔۔

چلو آو۔۔میجر شاپینگ کریں" کہتے ساتھ ہی وہ اسے گھسٹتا ہوا۔۔۔لیڈیز شاپ میں لے گیا۔۔۔

آبش کا چہرہ سرخ ٹماٹر ہو گیا۔۔جبکہ دل کی دھڑکنیں بھی بڑھ گئیں۔۔۔

مگر دورید کو شرم نہ آنی تھی نہ ہی آئی۔۔۔وہ مختلف چیزیں اسکے لیے۔۔

خرید تا رہا۔۔۔

ٹرائے کرو گی" اسنے ایک نائٹ ڈریس اٹھا کر بش سے لگایا۔۔جبکہ۔۔ آبش

تو دوکان پر ڈے ہی بھاگ گئ۔۔اسکی اس حرکت پر۔۔جہاں ں دورید کا

قہقہ نکلا وہیں۔۔اور لوگ بھی جو انکی طرف متوجہ سے۔۔ہنس دیے۔

وہ غصے سے بھری۔۔ٹیبل پر بیٹھی تھی۔۔۔دورید اسے منا منا کر تھک چکا

تھا۔۔اپنی پسند کی ڈھیر ساری اسکو شاپینگ کرا کر اسنے اپنے۔لیے اور بلاج

کے لیے بھی بہت سارا سامان لیا۔۔اور پھر کھانا کھانے۔۔ریسٹرونٹ میں آ

گئے۔۔ یہاں کا خاموش۔۔ماحول۔۔ڈیم لائیٹ کپلز کے لیے ہی تھا۔۔ مگر اسکا پارٹنر ناراض سا بیٹھا۔۔ تھا۔۔

دوریدنے اس لڑکے کیطرف دیکھا۔۔جو بہت دھیمی پر سریلی آواز میں گنگنا رہا تھا۔۔۔

اور بالاج کو لے کر اس لڑکے کیطرف بڑھا۔۔ آبش نے دونوں کو حیرت سے دیکھا۔۔۔نہ جانے اب وہ کیا کرنے والا تھا

دوریدنے اسلڑکے سے مائیک۔۔لیا تو اسنے گرمجوشی سے۔۔ایک سیلفی اس کے ساتھ لے کر۔۔مائیک اسے دیا۔

یہ صرف۔۔میرے ناراض سے سرکار کے لیے۔۔"گٹار گلے میں ڈال کر اسنے بلاج کی انگلی چھوڑی جو باپ کو ٹکر ٹکر دیکھ رہا تھا۔۔

اور۔۔ گٹار کی تار چھیڑے۔۔

اچانک ہال کے لائیٹ بند ہوئی اور ایک بڑی ساری سرچ لائیٹ نے آبش کو فوکس کیا۔۔

آبش۔۔ پریشان سی گھبرائی گھبرائی سی اسے دیکھنے لگی۔۔ شرم الگ آرہی تھی۔۔

سب لوگ جو انکی طرف متوجہ تھے۔۔۔

مجھے۔۔ دل سے۔۔۔۔۔۔

نہ بھولانا۔۔۔۔۔۔۔۔

چاہے روکے۔۔۔۔۔۔ یہ زمانہ۔۔۔۔۔۔۔۔

مجھے دل سے۔۔۔۔۔ نہ بھولانا۔۔۔۔۔

چاہے۔۔روکے۔۔۔۔۔۔۔یہ زمانہ۔۔۔۔۔

تیرے بن میرا۔۔۔۔۔

جیون۔۔۔کچھ بھی۔۔۔نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ چلتا ہوا۔۔اسکے نزدیک آنے لگا۔۔۔۔ "

تیرے بن۔۔۔میرا۔۔۔جیون۔۔۔۔۔۔

کچھ بھی۔۔۔۔نہیں۔۔۔کچھ بھی نہیں۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسکو گول گول گھمانے کے ساتھ۔۔وہ گنگناتا گیا۔۔اسکی آواز کا سحر۔۔

پورے ہال کو جکڑ چکا تھا۔۔۔

آبش سمیت۔۔۔۔

فجر کی آزانیں دور۔ دور سنائیں دیے رہیں تھیں۔۔تب وہ تینوں گھر آئے
۔۔

بلاج سوچکا تھا۔۔۔

روم میں آتے ساتھ ہی دورید۔۔ کی فرمائش شروع ہو گئ۔۔۔

آبش بھی اسکی منہ زور فرمائشوں۔۔کے سامنے ہارتے ہوئے۔۔اسکی باتیں
مانیں۔۔ لگیں۔۔۔

اسکی پسند کا نائٹ ڈریس۔پہن کر۔۔وہ اسکے امڈتے مچلتے جزبوں سے
پریشان حال سی ہو گئ۔۔۔

جبکہ دوریدبخت مقابل کی کیفیت سمجھے بغیر۔۔۔

اسکی حسن کی روانیوں میں مگن سا ہو گیا۔۔۔

آج صبح بہت انوکھی سی تھی۔

وہ اسے۔۔ آنے والے نئے مہمان کے بارے میں بتانے والی۔۔ تھی۔۔۔

تمام ہمتیں مجتمع کر کے۔۔ اسنے دوریدکیطرف دیکھا جو۔۔ کہیں جانے کے لیے ریڈی تھا۔۔۔

کہیں جارہے ہیں" اسنے پوچھا۔۔۔

یس مسز" اسنے پیار سے۔۔ آئینے میں اسے اپنے پاس آنے کا اشارا کیا۔۔۔

آبش چلتی ہوئ اسکے نزدیک آگئ۔۔۔

کہاں" اسنے اسکی ٹائ۔۔۔ کو الٹا سیدھا باندھتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

شوٹ پر۔" اسنے آبش کی کمر میں۔۔ اپنے دونوں ہاتھ ڈالے۔۔ مگر۔۔۔

اسکو کھانسی کا پھندہ لگا جب۔۔ اسنے ٹائ کی گیرہ اسکے گلے پر سخت کر دی۔۔

ظالم کھولو بھی۔۔" دورید نے ہاتھ سے ٹائ۔ کھولی۔۔۔۔

اور غصے سے اسکے لبوں پر جھکا۔۔۔

کہ آبش کا سانس۔۔ اٹک گیا۔۔۔

وہ اپنی سانسوں میں اسکی سانسیں۔۔۔ اتارنے لگا۔۔

کمرے کی فضا اچانک ہی خاموش ہو گئ۔۔ صرف ان دونوں کی گونجتی دھڑکنیں تھیں۔۔۔۔

کچھ دیر بعد وہ اس سے دور ہوا۔۔۔

اور اسکے بھیگے ہونٹوں کو دیکھ کر مسکرایا۔۔

شرم نہیں آتی۔۔" آبش۔۔اس سے دور ہوئ

جس نے کی شرم۔۔۔

وہ۔۔۔اسکے۔۔۔" وہ سوچنے لگا۔۔

وہ گیا پانی میں" اور بالآخر اپنے مطلب کی بات گڑھ لی۔۔

آبش کو اسکی کہاوت پر ہنسی آ گئ۔۔۔

یہ ایسے نہیں تھیں۔۔" وہ ہنستے ہوئے بولی۔۔۔

تو میری اردو کی ٹیچر آپ بتا دو۔۔۔" وہ اسکے نزدیک آیا۔۔ جبکہ وہ پل میں

دور ہوئ۔

"ہمیں نہیں آتی۔۔

تو میری غلطی کیوں نکالی۔۔۔" دورید نے اسکے دور جانے پر گھورا۔۔۔

یہ ایسے نہیں ہے ہمیں پتہ ہے۔۔" آبش نے کہا۔ جبکہ دورید نے اسکی کلائی
۔۔ پکڑ کے کھینچی۔۔۔

آج آپ نے مزے کا ناشتہ کرا دیا" وہ شوخی سے اسے دیکھنے لگا۔۔ جبکہ اسکی
لرزتی پلکیں جھکیں۔۔

اسکی بات یوں ہی رہ جاتی تھی۔۔۔

چلو اب جانے دو" دورید نے اسکے ماتھے کا بوسہ لیا۔ اور سپرے کرنے لگا
کچھ سپرے اسپر بھی کیا۔۔۔

بلکہ اسکے گیلے بالوں پر بھی۔۔

آپ بلکل نہیں جائیں گے۔۔وہاں۔۔۔اب مزید نہیں کرنا یہ کام" اسنے اسکا ہاتھ ہٹاتے ہوئے قطعی لہجے میں کہا۔

یار۔۔پیسے لیے ہوئے ہیں غریب ہو جاو گا سڑکوں پر آجائیں گے۔۔شکل ہی تو کیش کر تا ہوں بس۔۔" اسنے اسے بڑے ڈرامائی انداز میں ڈرایا۔۔۔

آبش نے گھورا۔۔

ہم وہ مگزین دیکھ چکیں ہیں۔۔جس میں آپ اپنی صرف شکل ہی تو کش کر رہے ہیں" آبش نے غصے سے کہا جبکہ دورید کھل کر ہنسا۔۔

یقین مانو میں نے اسے بہت فورس کیا۔۔تمھاری سیکرٹ اور بلاوز بڑا ہے ۔۔تھوڑا مینی پہنو۔ مگر وہ۔۔۔" دورید نے اسے چیڑانے کے لیے جان بوجھ کر کہا۔۔جبکہ آبش۔۔۔تو بس حیران ہی رہ گئ۔۔

وہ بڑا تھا۔" وہ آنکھیں کھولے اسے دیکھنے لگی۔۔۔

رات جو آپ نے۔۔پہنا۔۔۔۔۔۔۔" اس سے پہلے وہ پھر بے باکی پر اتر تا ۔۔ آبش نے اسکے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔۔۔

کیا مسلہ ہے۔۔ آپکو ہم نے کہہ دیا نہیں تو نہیں" اسنے غصے سے اور شرم کے ملے جلے تاثرات سے کہا۔۔

یار تو کیا کام کروں گا۔۔" دورید نے اسکی ضد کے آگے ہارتے ہوئے کہا

۔۔۔

آپ۔۔ بابا کے ساتھ آفس جوائن کرنا" آبش نے بتایا

آہ میں اتنا بیبا بچہ نہیں ہوں۔۔ اور بیزنیس مجھے شروع سے زہر لگتا ہے" اسنے۔۔ شوز پہنتے ہوئے منہ بنایا۔

تو یہ زہر کام آپکو کرنا پڑے گا۔۔ ہمارے لیے۔۔ مگر۔ نو۔ اینڈ سٹری۔۔"

اسنے جیسے پتھر پر لکیر پھیری۔۔ اور دورید نے گھیرہ سانس بھرا۔۔

اوکے آخری شوٹ تو کرنے دو یار پیسہ لیا ہوا ہے" اسنے بے بسی سے کہا۔۔

واپس کر دیں۔۔۔" اسنے ناک پر سے مکھی اڑائی۔۔

واہ۔۔ واہ" وہ اسکے مزاج دیکھ کر۔۔ واہ کیے بغیر نہ رہ سکا۔۔۔

ویسے موٹی ہو رہی ہو خیریت" انداز سرسری سا تھا۔۔ آبش ایکدم سرخ پڑ گئی۔۔۔ جبکہ دورید ابھی اسکے سرخ ٹماٹر چہرے کو دیکھتا۔۔ کہ صائم۔ آگیا

۔۔

سر آپ ریڈی ہیں" آبش کی بات ایک بار پھر وہیں رہ گئی۔۔۔

یار تمھاری میم۔۔۔ہیں نہ یہ جانے ہی نہیں دے رہیں۔" اسنے۔۔کمزور سے لہجے میں بیچارگی سے صائم کو دیکھا۔۔۔

توصائم کو ہنسی آگئ۔۔جبکہ دورید کو غصہ۔

منہ اٹھائے دندناتے ہوئے۔سسرال کی ہوا کھانے۔آجاتے ہو۔نکلو یہاں سے۔اور اویس رضا کو ہاتھ جوڑ کر پیسے دے دینا" اسنے ڈانٹنے کے ساتھ ساتھ۔اسے۔۔۔

کہا۔۔۔تووہ منہ بناتا باہر نکل گیا۔۔

اب خوش" دورید نے اسکی طرف دیکھا جو مسکرا رہی تھی۔۔۔

بہت خوش" وہ اچانک ہی بولی۔۔۔جبکہ دورید۔۔۔مسکرادیا

صائم کا رشتہ۔۔ اسکے گھر والے لے آئے تھے۔۔ دورید نے فوراً ہی ایکسیپٹ کر لیا۔۔ اور بڑی حویلی میں ایک بار پھر سے شادی۔۔ کی تیاریاں ہونے لگیں۔۔۔۔

علیزے بھی کسی لڑکے کو پسند کرتی تھی۔۔ اور اسکا بھی رشتہ فائنل ہو گیا تھا ۔۔ مگر وہ آبش دورید یا بلاج میں سے کسی سے بات نہیں کرتی تھی۔۔ بڑی حویلی کی پر سکون۔۔۔ فضا۔۔۔۔ سب کے چہروں پر مطمئین مسکراہٹ تھی۔۔۔ ماہروخ کی مہندی۔۔۔ پر علیزے۔۔ کا نکاح رکھا گیا۔۔ تھا۔۔۔

علیزے نے ماہروخ کے ساتھ شادی پر شدید اختلاف کیا تھا۔۔ مگر دادا جان کے سختی سے ڈانٹنے پر وہ خاموش ہو گئ

اور یوں۔۔۔ایک ہفتے کے گیپ سے شادی کے فنکشن شروع ہو گئے

۔۔آبش دورید کو اب تک خوشخبری کے بارے میں نہیں بتا سکی تھی۔۔۔

اسنے کوئی سوال بھی نہیں کیا۔۔شاید وہ جانتا تھا۔۔اور جان کر انجان بن رہا

تھا۔۔وش بھی اسے بتا چکی تھی۔۔کہ اب تک وہ جان چکا ہے بس تمھارے

منہ سے کہنے کا انتظار کر رہا ہے۔۔

اسکا بھرا ابھرا جسم۔۔سب پر واضح کر چکا تھا۔۔شگفتہ بیگم۔۔نے بھی۔۔

خود سے اس سے سوال کیا۔۔اور مثبت جواب ملنے پر انکی خوشی دیکھنے لائق

تھی۔۔۔

انھوں نے اسکا صدقہ دیا۔۔ملازموں میں مٹھایاں بٹوائیں۔۔سب کو ہی

تقریبا اس خوشخبری کا پتہ چل گیا تھا۔۔۔

اور دورید بخت صرف اسکے بولنے کے انتظار میں تھا۔۔ مگر وہ۔۔ اب ہر حال میں اسے یہ بات بتا دینا چاہتی تھی۔۔۔ وہ کمرے سے باہر اسی کو ڈھونڈنے نکلی تھی۔۔۔۔۔

کہ اچانک۔۔۔ سیڑھیوں پر اسکا پاوں پھسلا

اور وہ پورے وجود سمیت۔۔ سیڑھیوں سے نیچے آگیری۔۔۔ دل خراش چینخیں اسکے لبوں سے نکلیں۔۔۔

ہال میں موجود لوگ۔۔ ملازم اسکیطرف لپکے جبکہ سامنے سے آتے دورید نے ایک نظر۔۔۔ سیڑھیوں پر اوپر حوانک کھڑی علیزے کو دیکھا۔۔ اور پھر نیچے تڑپتی اپنی۔۔ جان کو۔۔۔

وہ دوڑتا ہوا۔۔ اسکے نزدیک پہنچا۔۔۔

آبش۔۔۔" اسکی بند ہوتی۔۔ آنکھوں کو۔۔ دیکھتے ہوئے اسنے اسکے چہرے پر ہاتھ پھیرہ۔۔۔

جو پیٹھ۔۔ پکڑے۔۔ ہوئے تھی۔۔ آنکھوں سے آنسو۔۔ نکل رہے تھے

۔۔

ب۔۔۔ بخت۔۔ ہم ہمارا بچہ "۔۔۔ وہ بولی۔۔۔ اور پھر آنکھیں بند ہو گئیں۔۔ اسکا تڑپتا وجود ساکت ہو گیا۔۔۔

علیزے۔۔۔۔۔ے۔ے" دورید وہیں سے دھاڑا۔۔ سب ہی علیزے کی حرکت پر حیران تھے جبکہ وہ بدحواس سی نفی میں سر ہلا رہی تھی۔۔

اگر میری بیوی کو کچھ ہوا۔۔تو۔ قسم ہے مجھے۔۔۔میں تمھیں۔۔۔جلا کر راکھ کر دوں گا" وہ غرایا۔۔۔اور اسکا وجود بانہوں میں بھر کر باہر کیطرف دوڑا۔۔جہاں صائم گاڑی لیے کھڑا تھا۔۔

کتنا انتظار تھا۔۔کہ وہ خود یہ خبر اپنے منہ سے بتائے۔اور بتائی بھی کیسے۔۔۔

اسکی تکلیف۔۔پر وہ بری طرح بے چین تھا۔۔بچے سے زیادہ۔۔۔آبش کی فکر نے اسکے اوسان خطا کر دیے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ ہوسپیٹل پہنچا۔۔۔تو امیرجنسی میں آبش کو داخل کر لیا گیا۔۔۔

آئی سی یو کے دروازے سے چپکا کھڑا۔۔وہ۔۔اسوقت شدید اضطراب کا شکار تھا۔۔۔

بیٹے۔۔۔بیٹھ جائیں۔پلیز۔دعا کریں۔۔کچھ نہیں ہو گا" شگفتہ بیگم نے۔۔

اسکو ہال سے بے حال ہو تا دیکھ۔چیئر پر بیٹھانا چاہا۔۔جبکہ وہ لفظ دعا پر اٹک

گیا۔۔

اسنے کبھی دعا نہیں مانگی تھی۔۔۔

مگر آج۔۔۔آبش کے لیے۔۔اسکے ہاتھ۔۔فضا میں بلند ہوئے۔۔اور وہ

رب کے حضور اسکی زندگی کی بھیک مانگنے لگا۔۔۔۔

سب اسکی کیفیت۔۔۔سمجھ سکتے تھے۔۔

مگر وہ کسی سے ہمدردی نہیں چاہتا تھا۔۔تبھی کسی کو بھی پاس آنے نہیں دیا

اسکا بس نہیں چل رہا تھا علیزے کی گردن دبا دے۔۔

مشقت آمیز انتظار کے بعد ڈاکٹر باہر نکلا۔۔۔

سوری۔۔۔۔۔

ہم آپ کا بیبی نہیں بچا سکے۔۔۔" اسنے افسوس سے کہا۔۔ جبکہ۔۔۔ماہروخ وش اور شگفتہ بیگم تو بقائدہ رونے لگیں۔۔۔

ڈاکٹر میری وائف۔۔۔" اسے اس خبر سے کوئ فرق نہیں پڑ تا تھا۔۔ صرف آبش کی خیریت چاہتا تھا۔۔۔

"جی شی از آوٹ اف ڈینجر۔۔۔

انھوں نے جیسے اسے نئ زندگی کی نوید سنائ۔۔۔۔

کیا میں مل سکتا ہوں" اسنے پوچھا۔۔۔ڈاکٹر نے مسکرا کر اثبات میں سر ہلایا ۔۔ اور وہ پل کی۔۔ چوتھائ میں۔۔ آئ سی یو۔۔ میں چلا گیا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہمیں معاف کر دیں بخت۔۔۔"وہ کوئی ہزار ویں بار۔۔رو رو کر اس سے معافی مانگ رہی تھی۔۔۔پشتاوا ہی پشتاوا تھا۔۔۔نہ وہ اسے بتا سکی۔۔نہ اسکا بچہ زندہ رہ سکا۔۔۔۔

دورید خاموشی سے اسے روتا۔۔ہوا تڑپتا ہوا دیکھ رہا تھا۔۔۔

افسوس تکلیف اسے بھی ہوی تھی۔۔وہ اس وقت علیزے کو قتل کر دینے کے۔۔درپے تھا وہ۔۔۔

یقین مانو۔۔۔میں اس لڑکی کو زندہ گاڑھ دوں گا جس نے ہم سے ہماری خوشی چھینی ہے"وہ پھنکارا اور اسکے آنسو صاف کیے۔۔

" جس نے تمھاری ان آنکھوں میں آنسو سجا دیے

اسکے ماتھے کا بوسہ لیا۔۔ جبکہ وہ۔۔ حیران سی اسے دیکھنے لگی۔۔

بخت "وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔۔۔ اسنے اسکے ہونٹوں پر ہاتھ رکھ دیا

۔۔

بس چپ۔ اب صرف میرا انتقام دیکھو۔۔ یہ میری اولاد تھی۔۔ کسی کا۔
"فضول مال نہیں تھا جو اسنے۔۔ مار دیا

وہ غصے سے پلٹا۔۔

نہیں بخت ہمیں چھوڑ کر مت جائیں" آبش۔ چینخی مگر وہ سنے بغیر ہی۔۔
وہاں سے تیزی سے نکلا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیا کیا ہے یہ تم نے علیزے۔۔ انتقام میں اتنی آندھی ہو جاؤ گی۔۔ تم مجھے اندازا نہیں تھا۔۔" نسرین نے اسے لتاڑا۔۔۔

نہیں مما۔۔۔ میں نے کچھ نہیں کیا۔۔ میں سچ کہہ رہی ہوں "علیزے بولی ۔۔ جبکہ انھوں نے غصے سے گھورا۔ اسے اندازا نہیں تھا۔۔۔ کہ۔۔ بچہ مر ہی جائے گا۔ اور اب جھوٹ کا سہارا لیتی۔۔۔ وہ سب کو۔۔ صفایاں دے رہی تھی۔

بکواس بند کرو۔۔ سب نے دیکھا ہے۔ تم نے اسے دیکھا دیا ہے۔۔

" جانتی ہو اسکا بچہ مر گیا ہے۔ اور اب بخت تمھارے ساتھ کیا کرے گا۔۔

جب میں نے کچھ نہیں کیا۔۔۔ تو۔۔ آپ لوگ مان کیوں نہیں رہے۔۔"

علیزے چینخی۔۔ آخر بخت کا سوچ کر دل بھی۔۔ خوف سے سکڑ رہا تھا۔

جبکہ اسکے روم کا دروازہ دھاڑ سے کھلا۔۔۔

بخت۔۔ سرخ نظروں سے۔۔ اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

علیزے کو اس وقت اس سے شدید خوف آیا۔۔۔

بخت بیٹے۔۔ بات سنو۔۔ معاف کر دو غلطی ہو گی۔۔ بچے اس سے" نسرین نے۔۔ بخت کے تیور دیکھتے ہوئے کہا۔۔ جبکہ۔۔ وہ۔۔ بغیر انکو جواب دیے اسکی طرف بڑھا۔۔۔

"بخت میں سچ کہہ رہی ہوں یہ میں نے نہیں کیا۔۔

علیزے۔۔ کا لہجہ نم سا ہو گیا۔۔۔

دوریدنے۔۔ایک جھٹکے سے۔۔اسکو بالوں کو اپنی مٹھی میں جکڑا۔۔۔۔

اور کھینچتا ہوا۔۔روم سے باہر لے آیا۔۔

علیزے۔۔اپنے آپ کو چھڑانے لگی۔۔۔جبکہ۔۔نسرین انکے پیچھے پیچھے نکلی۔۔۔

گھر کے تمام افراد۔۔۔ہال میں جمع تھے۔۔۔

اسنے علیزے کو۔۔داداجان کے سامنے پھینکا۔۔۔۔

آپ کوئی فیصلہ کریں گے۔۔۔یہ۔۔۔میں اسکو شوٹ کردوں۔۔" اسنے پیسٹل۔۔نکال کر۔۔علیزے پر تانی۔۔۔۔

داداجان مجھے معاف کردیں۔۔میں نے ایسا نہیں چاہا تھا۔۔۔"علیزے رونے لگی۔۔۔۔

جبکہ سب خاموش کھڑے تھے۔۔۔

بہت افسوس کی بات ہے یہ علیزے۔۔۔۔" داداجان نے نفرت سے اسکی طرف دیکھا۔۔۔

آج ہی اسکو رخصت کردو۔۔اور اسکی سزا یہ ہی ہے۔۔کے بڑی حویلی والوں سے اب اسکا کوئی تعلق نہیں۔۔۔۔" داداجان نے کہا۔۔۔

جبکہ بخت کو داداجان کی یہ سزا بہت چھوٹی سی لگی۔۔۔

بخت۔۔۔میں۔۔۔نہیں داداجان۔۔مجھ سے غلطی ہو گئ۔۔پلیز ایسے مت کریں"علیزے کی جان ہوا ہونے لگی۔۔۔

جس نے علیزے سے تعلق رکھا۔۔ وہ۔۔ یہاں سے خود بخود چلا جائے۔۔"

داداجان نے۔۔ کہا۔ تو۔۔۔ سب ہی خاموش ہو گئے۔۔ اور پھر رفتہ رفتہ۔۔ سب۔۔ موڑ گئے۔۔ کسی کو اس سے یہ توقع نہیں تھی۔۔

جبکہ علیزے۔۔۔ سر تھامیں۔۔۔ زور زور سے رونے لگی۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

چار سال بعد۔۔۔۔۔۔

اسکی گیرے آنکھوں نے ان دونوں کو زبردست گھوری سے نوازا۔۔۔ اور پھر انھیں گیرے آنکھوں کی چمک مزید بڑھ گئ۔۔۔ جب اسنے اپنے ہاتھ میں دبے۔۔۔۔ چھوٹے بڑے کنچوں کو۔۔۔ دیکھا۔۔ اور دوسرے ہاتھ

میں سختی سے دبے۔۔۔۔ایک زندہ کا کرج کو۔۔۔۔۔جو اسکی مٹھی میں مچل رہا تھا۔۔ مگر اسنے سختی سے دبایا ہوا تھا۔۔۔۔

وہ علیش سے کل رات کا بدلہ لینا چاہتا تھا۔۔۔۔اور اپنے موٹے موٹے گول مٹول بھائیوں سے بھی جن دونوں نے علیش کے ساتھ مل کر۔۔۔۔

مم "سے اسکو اچھی خاصی ڈانٹ پڑوائی تھی۔۔یہ تو اگر ڈیڈ درست وقت پر اینٹری نہ مارتے۔۔۔۔تو۔۔ضرور۔۔۔وہ ایک دو جھانپڑ آبش سے کہا چکا ہوتا۔۔۔۔۔

حالانکہ اسنے کچھ خاص برا نہیں کیا۔۔ تھا وہ تو بس ان دونوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔۔۔

اور کھیل ہی کھیل میں ان دونوں کو اتنا مارا تھا۔ کہ انکے گال۔۔۔بری طرح ۔۔ سرخ ہو گئے تھے۔۔۔

اور وہ ان دونوں کی ساری چیز بھی کھا چکا تھا۔۔۔

مگر بلاج صاحب کے نزدیک یہ کوئی اتنی بڑی بات نہیں تھی۔۔وہ ان دونوں سے بڑا تھا۔۔وہ انھیں مار سکتا تھا۔۔۔جبکہ چیز۔۔۔اسنے اپنی بھوک مٹانے کے لیے کھائی تھی۔۔۔

سارے دن دوسروں کی ناک میں دم دے کر۔۔۔اس معصوم کو بھوک بھی تو زیادہ لگتی تھی۔۔۔۔۔۔

مگر۔۔علیش (حیدر 'ماہم کی بیٹی) اور باری۔(۔آبش کا بیٹا۔۔۔) وہ اس لیے ۔۔کیونکہ اسکے دو بھائی۔۔عبد الباری۔۔اور آریان۔۔۔آبش کے بیٹے

تھے۔۔ اور وہ اپنے ڈیڈ کا ایک اکلوتا بیٹا تھا۔۔ اور ڈیڈ کی محبت میں۔۔ وہ کسی کی شراکت برداشت نہیں کرتا تھا۔۔۔۔

ڈیڈ صاحب۔۔ خود سب کو اگنور کر کے۔۔۔ صرف اور صرف بلاج کے ہو کر رہ گئے تھے۔۔۔۔

مگر آبش کے لیے دیوانگی۔۔۔ آج بھی قائم تھی۔۔۔۔ تبھی انکے گھر ایک اور ننھا مہمان آنے والا تھا۔۔۔۔

اور ڈیڈ کی خواہش تھی کے بیبی گرل ہو۔۔۔۔۔ جبکہ مم۔۔۔

ڈیڈ کی حراکات سے سخت عاجز آ گئیں تھیں۔۔۔۔

اسنے ایک بار پھر اپنی شیطانی نظروں سے ان دونوں کو دیکھا جو لون میں۔۔ کھیلنے کے لیے اس کے پاس سے گزرنے ہی لگے۔۔۔ تھے۔۔ کہ اسنے اپنے

ہاتھ کی مٹھی میں بھرے کنچوں کو۔۔نامحسوس طریقے سے آزاد کیا۔۔۔تو وہ ٹائل والے فرش پر بکھرتے چلے گئے۔۔۔۔

اور انکے ساتھ ساتھ اسکا موٹا(۔۔گول آلو) بلاج کے بقول بھائی۔۔۔ان کنچوں پر پھیسلتا ہوا۔۔۔۔۔آگے چلا گیا۔۔۔۔

بلاج نے بمشکل اپنی ہنسی کنٹرول کی۔۔۔۔۔

اور علیش کیطرف دیکھا۔۔جو ہونٹ نکالے نم آنکھوں سے باری کو روتا ہوا دیکھ رہی تھی۔۔اور اس سے پہلے وہ اس کے پاس جاتی۔۔۔۔

بلاج نے کاکرج کو زور سے اسکیطرف اچھالا۔۔۔اور کاکرج اڑتا ہوا۔۔۔جا کر علیش کی نازک سفید۔۔گردن پر چیپک گیا۔۔۔۔

اور پھر۔۔۔۔بڑی حویلی کو۔۔علیش کی چینخوں نے سر پر اٹھالیا۔۔۔

ماہم بھکلائی ہوئی۔۔ سی کمرے سے باہر نکلی۔۔۔

جبکہ بلاج اپنا کام۔۔ انجام دے کر خاموشی سے کھسکنا۔۔ چاہتا تھا۔۔۔

مگر پیچھے ہی آبش کھڑی اسے گھور رہی تھی۔۔۔۔

ماہم نے۔۔ عبد الباری کو بھی اٹھایا۔۔ جس کی بڑی بڑی آنکھوں سے۔۔
آنسو بہنے کے ساتھ ساتھ۔۔ ناک سے بھی۔۔۔ ندی بہے رہی تھی۔۔۔

بلاج نے غصے سے۔ پہلے ان دونوں کو دیکھا۔۔ اور پھر معصومیت سے اپنی
ماں کو۔۔ جو بلکل اسکے چھوٹے دونوں بھائیوں کی طرح۔۔ گول گول موٹی
۔۔ موٹی سی۔۔ لگتی تھی۔۔۔

ایک صرف وہ اور اسکے ڈیڈ ہی تو ہینڈسم تھے یہاں۔۔۔

اور ڈیڈ کے علاوہ۔۔ وش۔۔۔ اسکی سب سے زیادہ فیورٹ تھی۔۔

اور داداجان۔۔ بھی۔۔۔تب کے لیے۔۔جب ڈیڈ کو بھی غصہ آجاتا۔۔۔

اسے یاد تھا۔۔۔جب وہ۔۔ تین سال کا تھا۔۔۔تب۔۔ پہلی بار ڈیڈ نے اسپر

غصہ کیا تھا۔۔ کیونکہ اسکی مم۔۔۔اور اپنے بھائی۔۔ کو۔۔۔کمرے سے باہر

نکال کر۔۔وہ روم میں پتنگ اڑا رہا تھا۔۔۔

جبکہ انکے گھر۔۔۔۔ آریان کی پیدائش ہونے والی تھی۔۔

آبش کی بگڑتی طبعیت کے باعث۔۔۔ دورید نے بلاج کو۔۔ سخت غصے سے

ڈانٹا۔۔۔

تو داداجان نے اسکی ہیلپ کی۔۔۔۔

اس لیے داداجان بھی اسکی فیورٹ لیسٹ میں تھے۔۔ جبکہ۔۔ماں۔ کو تو وہ

اپنے پیچھے پیچھے گھمائے رکھتا تھا۔۔۔

ماں کے ہاتھ کے کھانے اسے بہت پسند تھے۔۔۔۔

غرض کے۔۔ بلاج۔۔۔

بڑی حویلی کے لیے۔۔ اتنی سی عمر میں ہی بڑی۔۔ والی بلا بنا ہوا تھا۔۔۔۔

کیا بدتمیزی تھی یہ" آبش نے اسکا کان پکڑ کے موڑا۔۔۔

مم۔۔۔۔ پلیز چھوڑیں" اسنے رونے۔۔۔ کی بھرپور ایکٹینگ کی۔ مگر آبش اسکی ڈرامہ بازی خوب سمجھتی تھی۔۔۔۔

ماہم بھی۔۔۔ عاجز نظروں سے۔۔ اس چھ سال کے فتنے کو دیکھ رہی تھی

۔۔۔۔۔

علیش۔ خوف ذدہ سی۔۔۔ ماہم کے پاوں سے لیپٹی ہوئ تھی۔۔ جبکہ۔۔۔

باری۔۔۔ بھی اپنے بھائ کو غصے سے گھورتے ہوے۔۔ اپنی شرٹ سے۔۔

نوزی صاف کر رہا تھا۔۔۔ بلاج۔۔۔ کوئی۔۔ کوئی۔ لمٹ ہوتی ہے۔۔۔ آپ۔۔ نہایت بد تمیز ہو گئے ہیں۔ اگر علیش کو۔۔ کا کرج کاٹ لیتا۔۔۔ اور ۔۔ آپ نے اٹھایا کہاں سے۔۔۔ ڈر نہیں لگا آپکو۔۔۔

اور بھائی کو زیادہ چوٹ لگ جاتی پھر۔۔۔" اسکا لاسٹ منتھ چل رہا تھا ۔۔ تبھی اتنے سے بولنے پر ہی۔۔ اسکی سانسیں پھولنے لگیں۔۔۔ اسنے۔۔ اسکے کان کو چھوڑا۔۔ اور یہ ہی موقع تھا۔ بلاج نے۔۔۔ وہاں سے دوڑ لگا ۔۔ دی۔۔۔

اپنی دادی کے کمرے میں۔۔ مگر آج آبش اسے بلکل چھوڑنے والی نہیں تھی۔۔۔ وہ ایک۔۔ ہی شخص کے قابو میں آتا تھا۔ اور۔۔ وہ اسکے میاں صاحب تھے۔۔۔ جن پر اسے شدید غصہ آرہا تھا۔۔۔

تم ریسٹ کرو۔۔۔" ماہم نے۔۔اسکی حالت دیکھی۔۔جو خود سے بھی عاجز آچکی تھی۔۔۔

مگر اسکے فیس ایکسپریشن دیکھ کر ماہم کو ایکدم ہنسی آگئی۔۔اسنے دونوں بچوں کو سمجھا بجھا کر باہر کھیلنے کے لیے بھجا۔۔اور اسکے برابر میں ٹک گی۔۔۔۔

خدا کو مانو۔ آبش۔۔بس کر دو۔۔اب یوں تو۔۔تم ایک پوری ٹیم بنانے کا ارادہ رکھتی ہو۔۔۔" اسنے آبش کو گھیرے سانس لیتے ہوئے دیکھا تو مسکراتی ہوئی بولی۔۔جبکہ اسنے معصومیت سے اسکی طرف دیکھا۔۔۔

ہماری نہیں چلتی۔" وہ بے بس ہوئی۔۔۔

وہ تو کبھی نہیں چلے گی۔۔۔پتا ہے مجھے۔۔" ماہم ہنسنے لگی۔۔جبکہ آبش ۔۔گھورے بغیر نہیں رہ سکی۔۔۔۔

اتنے میں سرینہ۔۔ بھی ادھر ہی گئ۔۔۔

"آبش۔۔ تم کچھ کھالو۔۔ اور بلاج کے پیچھے ہلکان مت ہوا کرو۔۔۔

سرینہ نے۔۔۔ اپنی۔۔ چھوٹی سی پری کو گود سے اتارا جو۔۔۔ شادی کے کافی ٹائم بعد انکے گھر ہوئ۔۔ تھی۔۔ اور حاشر سرینہ کے ساتھ ساتھ پورا گھر ہی بہت خوش ہوا تھا۔۔

نہیں بھابھی۔۔ پہلے ہی بہت موٹی ہو گئیں ہوں" بھوک تو اسے بہت لگ رہی تھی۔۔ مگر۔۔۔ وہ کنٹرول کیے بیٹھی تھی۔۔۔

ارے پگلی۔۔ تم موٹی ہو یہ پتلی۔۔ بخت بھائ۔۔ کو تو دل و جان سے پسند ہو ۔۔۔ اور ویسے بھی اس حالت میں ہی ڈائیٹ سوجھی ہے تمھیں۔۔ بچے پر اثر

پڑ تا ہے۔۔۔ کچھ کھالو۔۔۔" کہتے ساتھ ہی۔۔۔ اسنے۔۔ میڈ کو آواز دے کر سنیکس لانے کا کہا۔۔۔ جبکہ۔۔۔ آبش۔۔۔ منہ بسور کر رہ گئ۔۔۔

مسلہ تو یہ ہی تھا۔۔۔ دورید بخت۔۔۔۔ اسکو آدھا پاگل تو وہ کر چکا تھا۔۔

مزید پاگل اسکی اولاد۔۔"بلاج" کر رہا تھا جبکہ اسکے دونوں بیٹے۔۔ بلکل اسکی طرح تھے۔۔۔

بلکل معصوم گول مٹول سے۔۔۔۔

آرایان تو کھانے کا حد سے زیدہ شوکین تھا۔۔ اور اس وقت بھی وہ کچن میں ہی تھا۔۔۔ جب وہ باہر نکلا تو۔۔ اسکا پورا چہرہ چاکلیٹ سے بھرا ہوا تھا۔۔

میم۔۔ پلیز آریان صاحب کو۔۔ اپنے پاس بیٹھیں۔۔۔ انھوں نے چاکلیٹ ڈھونڈنے میں۔۔۔ پورا کچن۔۔ خراب کر دیا ہے۔۔۔" میڈ نے۔۔ آریان

کا ہاتھ اسکے حوالے کیا۔۔ تو آبش۔۔ بے بسی سے اسے دیکھنے لگی۔۔ جو اپنے تین دانتوں کی نمائش کر رہا تھا۔۔۔

مطلب۔۔ ابھی وہ اسے معصوم سمجھ رہی تھی۔۔

اسکی شکل دیکھ کر۔۔ سرینہ۔۔ اور۔۔ ماہم کا قہقہ۔۔ نکلا۔ جبکہ۔۔۔ آریان ہاتھ چھوڑوا کر۔۔۔۔ پری کے ساتھ کھیلنے لگا۔۔۔

میڈ نے سنیکس لا کر رکھے۔۔۔ تو وہ تینوں ہلکی پھولکی باتوں کے دوران کھانے لگیں۔۔۔ اسی دوران۔۔ شگفتہ بیگم۔۔ اور نسرین۔۔ بھی۔۔ وہیں آ گئ۔۔۔ علیزے کو رخصت کرنے کے بعد کسی نے آج تک اسسے رابطہنہیں رکھا تھا۔۔۔ وہ۔۔۔ دورید آبش سے معافی مانگنا چاہتی تھی۔۔ مگر کبھی دورید نے موقع نہیں دیا۔۔ حتی کہ داداجان کی وفات پر بھی۔۔۔ مگر نسرین چونکہ اسکی ماں تھیں۔۔ اس سے روبطے میں رہتی تھیں

جبکہ فواد صاحب۔۔ داداجان کی وفات کے بعد بیگم اور بیٹے احمد کے ساتھ

۔۔ دوسرے ملک شفٹ ہو گئے تھے۔۔۔ لیکن بیٹی سے ملنے۔۔ وہ اکثر

آتے تھے۔۔ دور جانے پر بھی۔۔۔ بڑی حویلی سے رابطہ نہیں ٹوٹا تھا۔۔۔

وہ سب سکون سے سنیکس۔۔ کھا رہے تھے یہ۔۔ جانے بغیر بلاج کے۔۔

ہوتے ہوئے کوئ۔۔ سکون سے رہ سکتا ہے۔۔۔ بلاج۔۔۔ سکون سے۔۔

پری۔۔۔ اور آریان کے۔۔ پاس آکر بیٹھا۔۔ وہ بور نظروں سے۔۔ ان

کے بور کھیل دیکھ رہا تھا۔۔۔

مگر اچانک۔ہی اسکے دماغ میں زبردست آئیڈیا آیا۔۔۔

اور۔۔۔ اسنے ان دونوں کو سائیڈ پر کیا۔۔ جہاں۔۔۔سے۔۔ ان سب کی نظر

اسپر جلد نہ پڑے۔۔۔

بھاگ کر وہ اپنے روم سے۔۔ پینٹ بکس لے کر۔۔ آیا۔۔۔

اور۔۔۔ بکس کھول کر اسنے ان دونوں کے۔۔ چہروں کو خوبصورتی سے۔۔
رنگ دیا۔۔۔۔

اور رنگنے کے بعد وہ اپنے کارنامے پر دل و جان سے خوش ہوا۔۔ جبکہ
آریان۔۔ اور پری۔۔۔ بھی خوش نظر آرہے تھے۔۔۔ اب اسکا۔۔ روخ
باہر کھیلتے ان دونوں کیطرف تھا۔۔۔

سرینہ نے۔۔ دور سے۔۔ کارپٹ پر۔۔۔ گھٹنوں کے بل۔۔ چلتی آتی۔۔
اپنی بیٹی کو دیکھا۔۔ اور ساتھ۔۔ مشکل سے قدم بھرتے۔۔ آریان کو۔۔
ان دونوں کے۔۔ چہرے۔۔۔ اسکی پہچان سے باہر تھے۔۔ اسنے بلاج کو
کوستے ہوئے۔۔ اپنا ماتھا پیٹا۔۔۔

جبکہ اسکی حرکت پر سب نے اس جانب دیکھا۔۔

ماہم کو ہنسی آ گئی۔۔۔

جبکہ آبش کو شدید شرمندگی ہوئی۔۔۔

اس سے پہلے وہ اٹھ کر انکے منہ دھلاتی۔۔

سرینہ نے اسے اشارے سے بیٹھنے کا کہا۔۔اور خود انکو فریش کرنے کی غرض سے گود میں بھر۔۔کر واشروم کیطرف چل دی۔۔۔

\-

ہیلو موٹی" بخت نے آفس بیگ۔۔۔بیڈ پر پھینکا۔۔۔اور اپنی۔۔گول مٹول بیوی کے گال پر زور سے کس۔۔۔کیا

وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ۔۔۔ آبش کی محبت اسکے دل میں کم نہیں ہوئی تھی۔۔۔۔بلکے۔۔۔ ہر بچے کی پیدائش پر سو گناہ بھڑ جاتی۔۔۔ مگر اسوقت اسے کمرے میں۔۔ کوئی بھی بچہ نہیں دیکھا۔۔۔

جبکہ بیوی کا چہرہ بھی سوجا ہوا تھا۔۔۔ مطلب۔۔ پھر اسکے ہیرو نے کچھ کیا تھا

۔۔۔۔

خیریت۔۔" اسنے اسکی انگلیوں میں انگلیاں پھنسائی۔۔

جبکہ آبش نے ہاتھ جھٹک دیا۔۔۔

اف یہ نکھرے۔۔۔ سر آنکھوں پر" اسکی کلائی کی رگ کو چومتے ہوئے۔۔

وہ اسکے چہرے کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

ہم آپ کو بتا رہیں ہیں۔۔ مزید کوئی بھی نہیں۔۔ ہم افورڈ نہیں کر سکتے" آبش نے کہانی۔۔ خود سے شروع کی۔۔۔

اچھا۔۔۔" دورید نے ہنسی روکی۔۔۔۔

مگر میرا ارادہ نہیں ہے۔۔ ابھی رکنے کا۔۔۔" اسنے کہتے ساتھ اسکی گود میں سر رکھا۔۔۔

جگہ اتنی سی تھی اسکی گود میں مگر پھر بھی اسنے سر رکھ لیا۔۔

اور آبش اسکے گھنے بالوں میں انگلیاں چلانے لگی۔۔۔

پلیز بخت۔۔۔ ہم تھک گئے ہیں۔" اسنے منہ بسورا۔۔ جبکہ وہ آنکھیں مندے ہوئے ہی مسکرایا۔۔۔

اوکے۔۔۔ دو تین سال بعد سوچ لیں گے پھر سے۔۔۔" اسنے اپنے

نزدیک۔ اسکی مشکل آسان کی۔۔

جبکہ آبش نے۔۔۔ اسکو گھور کے دیکھا۔۔۔

صرف گھورنے کے علاوہ وہ کچھ کر بھی نہیں سکتی تھی۔۔۔۔۔ اوکے میرے

گول گپے۔۔ گھورو مت۔۔ بیبی گرل ہو جائے۔۔ دین سٹاپ" اسنے اسکی

۔۔ گردن میں ہاتھ ڈال کر چہرے کے قریب کرنا چاہا۔۔ مگر۔۔۔

بیلی کی وجہ سے۔۔ وہ اس تک جھک نہیں پا رہی تھی۔۔۔

آگر بیبی گرل نہ ہوئی۔۔۔" آبش۔۔۔ نے اسکی آنکھوں میں دیکھا۔۔۔

تو جانیں من۔۔۔۔ ہم کون سا تھک گئے ہیں۔۔ لگے رہیں گے اپنی مہم میں

۔۔۔" اسنے اسکو آنکھ ماری۔۔۔

آبش اس سے دور ہوئ۔۔اور اسکا سر اپنی گود سے ہٹا کر۔۔ خفگی سے لیٹ گئ۔۔

دورید نے۔۔اسکو دیکھا۔۔۔اور ڈھیر سارا پیار اسکے پھولے پھولے چہرے پر آیا۔۔یہ ہی توجہ تھی۔۔وہ اسکو پیار کرنے سے باز نہیں۔سکتا تھا۔۔۔

اچھا زیادہ نہ سوچوں۔۔۔جو کہو گی وہ ہو گا۔۔اوکے" اسنے اسکے برابر میں لیٹتے ہوئے۔۔اسکو۔۔اپنی بانہوں میں بھر لیا۔۔۔

بخت بلاج۔۔بہت تنگ کرتا ہے۔۔" اسکے سینے پر سر ٹکائے وہ تھکے تھکے انداز میں اسے بتانے لگی۔

تمھیں تنگ کرتا ہے۔۔" اسنے۔۔۔اسکے چہرے پر۔سے بال ہٹا کر نرمی سے۔۔اسکے گال پر انگلیاں پھیریں۔۔۔

ہمیں۔۔ ہمیں تنگ کرے تو بتا نہ دیں ہم انھیں۔۔ وہ ہمارے علاوہ پورے گھر کو سر پر اٹھایا ہوا ہے۔۔۔ اور سب بچوں کے ساتھ جیسے بیر بندھ لیا ہے

۔۔۔

اف ہم سے نہیں سمبھل رہا" وہ رو دینے کو ہوئی۔۔ جبکہ بخت ہنس دیا

۔۔۔۔

تو۔۔ جان من۔۔۔ آپ اسکو کرنے دو پتا چلنا چاہیے سب کو۔۔ وہ بخت کی جان ہے۔۔۔ ڈونٹ وری۔۔۔ ٹینشن مت لیا کرو۔۔۔ مجھ پر توجہ دو بس

"۔۔۔

کہتے ساتھ ہی۔۔ اسنے۔۔ اسکو مزید خود سے نزدیک کر لیا۔۔۔

دونوں کی سانسیں۔۔ ایک دوسرے میں الجھنے لگیں۔۔۔

اور پھر۔۔بخت کی من مانیاں بڑھتیں گئیں۔۔۔جبکہ وہ بلاج کی شکایتیں

۔۔۔بھی ٹھیک سے نہ لگا سکی۔۔۔

پیچھلے چھ سالوں سے یہی تو ہوتا آرہا تھا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہے ڈوڈ" بخت نے۔۔۔بلاج کو دیکھا جو۔۔۔دھاڑ سے کمرے کا دروازہ

کھول کر۔۔اندر آیا۔۔۔

اور ایک بھائی کے سر پر چپت لگائی۔۔جو بیڈ کے سہارے سے کھڑا ہونا چاہ

رہا تھا۔۔جبکہ دوسرا جو ابھی بستر میں ہی تھا۔۔۔اسکے چوٹکی کاٹی جبکہ وہ ٹس

مس نہیں ہوا۔۔۔

بخت نے آئی بروا چکا کر اسکیطرف دیکھا۔۔

جو پورے دانت نکال کر کھڑا ہو گیا۔۔۔

آبش بھی۔۔ یہ سب دیکھ رہی تھی۔۔۔

شہزادے حرکتیں سدھار لو۔۔

سنا ہے۔۔ پورے گھر والوں کی ناک میں دم دیا ہوا" وہ بڑے پیار سے اس سے پوچھ رہا تھا۔۔ آبش کا اسکے انداز پر خون کھول گیا۔۔۔

ایسے بھی کوئی۔۔ پوچھتا ہے" اسنے دورید کو دیکھا۔۔۔

اسکے تو کان کھینچنے چاہیں آپکو۔۔" اسنے۔۔ بلاج کو گھورا جو۔۔ دورید کے بازوں میں۔۔۔ چھپ گیا۔۔۔

بے بی۔۔۔ میرے بیٹے کو۔۔ تنگ کرو گی۔۔۔ تو تم جانتی ہو۔۔ پھر میرے تنگ کرنے کی لیمٹ" اسنے معنی خیز نظروں سے اسکے سراپے کو دیکھا۔۔ اور بلاج کے سر پر پیار کیا۔۔ جبکہ وہ باپ کی محبت ہر پھولے نہیں سمار ہا تھا۔

۔۔

بس کریں۔۔۔ حد ہو گئ ہے" آبش۔۔ سرخ سی۔۔ آریان کو اٹھا۔۔ کر واشروم میں جانے لگی کے مڑی۔۔۔

اسکو سمجھا دیں۔۔۔ اگر۔۔۔ شاہ بھائ کے گھر جا کر۔۔ اسنے۔۔۔ ارمیش کے ساتھ کوئ بدتمیزی کی۔۔۔

یہ فائق کو مارا۔۔۔۔ تو۔۔ میں سچ کہہ رہی ہوں بلاج۔۔ سب کے سامنے پیٹو گے۔۔۔" اسلے دورید کو دیکھتے دیکھتے۔۔ بلاج کو بھی گھورا۔۔۔

اور واشروم میں چلی گئ۔۔۔ جبکہ باری بھی اٹھ چکا تھا۔۔اور وہ بھی باپ کے

کندھے پر جھول رہا تھا۔۔۔

ڈیڈ۔۔۔ ہم ویکشن پر کب چلیں گے۔۔"بلاج نے۔۔باری کے گالوں کو

کھینچتے ہوئے پوچھا۔۔۔

بہت جلد۔"۔۔اسنے۔۔اسکو مسکرا کر دیکھا۔۔۔۔اور باری۔۔کو گود میں۔

۔۔بیٹھا لیا۔۔۔

بیٹا جی کم کھایا کرو۔۔۔ بلکل ماں کی کاپی بن گئے ہو۔۔"اسنے باری کے۔۔

بنیان کو جو اسکی بیلی پر چڑھ رہا تھا کھینچتے ہوئے کہا۔۔۔

مگر یہ اسکی بہت بڑی غلطی تھی۔۔اسے سامنے آبش کو دیکھ کر اندازا ہو گیا

۔۔۔

ہم موٹے بھی آپکی وجہ سے ہوئے ہیں۔۔۔۔

اور۔۔۔اور۔۔۔ آپ ایسے کہیں گے اب ہمیں۔۔۔"وہ رونے۔۔لگی۔۔

غصے سے آریان کو بھی اسکی گود میں بیٹھایا۔۔۔اور بیڈ پر منہ پھولا کر بیٹھ گئ

۔۔۔جبکہ۔۔اسنے گہیرہ سانس لیا۔۔۔۔یہ تو روز کا معمول تھا۔۔۔

اب اسکی موٹی کو۔۔وہ منانے کے ساتھ شرمانے پر بھی مجبور کر دیتا۔۔

\-

شاہ کے گھر۔۔۔ پہنچتے ہی کچھ دیر تو۔۔بلاج سکون سے بیٹھا۔۔اور پھر۔۔

ارمیش کی دونوں پونیوں۔۔کو کھینچ کھینچ کر اسکا سر چکرا دیا۔۔۔

جبکہ فائق اپنی بہن کو روتا دیکھ اسے مارنے بڑھتا تو وہ اسپر بھی اپنا ہاتھ صاف کرنے لگا۔۔

مار پیٹائی تو اسکا فیوریٹ مشغلہ تھا۔۔۔

اتنے میں صائم ماہر وخ بھی وہیں آ گئے۔۔۔

چھوٹے سے۔۔ معاذ کے ساتھ۔۔ اور بلاج اپنے ایک اور شکار کو گھورنے لگا۔۔ جبکہ وہ پہلے ہی اس سے ڈر کر۔۔ اندر بھاگ گیا۔۔۔

ارمیش بھی اس سے بہت ڈرتی تھی۔۔

ہاں فائق اور وہ ایک دوسرے سے خوب لڑتے تھے۔۔۔

وہاں سے واپسی۔۔ پر۔۔۔

آبش دوریدکو ایک بار پھر بلاج کی شکایتیں لگا رہی تھی۔۔ جبکہ وہ گھیری

رات۔۔۔ میں پرسکون سا ڈرائیور کرتا اسکو سن رہا تھا۔۔۔

زندگی۔۔ اتنی پرسکون ہو جائے گی۔۔۔

اس نے کبھی نہیں سوچا تھا۔۔

اسکی محبت۔۔۔ میں کتنی طاقت تھی۔۔۔

بعض اوقات۔۔ وہ سوچ کر رہ جاتا۔۔ پہلے اسکا کسی اور کا ہونا۔۔۔ اور پھر

۔۔ اسکا ہو جانا۔۔۔ اور۔۔۔ سب سے بڑی بات۔۔ آبش کے دل میں۔۔

اسکے لیے محبت۔۔۔ یہ سب کسی معجزے سے کم نہیں تھا۔۔۔

وہ پہلے کبھی کسی بات پر۔۔ خدا کا شکر ادا نہیں کرتا۔۔ تھا۔۔

اور۔۔ آج۔۔۔ خود بخود اسکے منہ پر شکر کے کلمات۔۔۔ جاری ہو جاتے تھے۔۔۔۔ اور وہ کیوں نہ شکر ادا کرتا۔۔۔۔

اگر۔۔۔۔ اسکا رب اسکے ساتھ نہ ہوتا۔۔ تو شاید۔ آج بھی۔۔ وہ۔ بے راہ روی۔۔ کا شکار ہوتا۔۔۔۔

اکثر مسجد کی دہلیز پر قدم رکھتے وہ یہ ہی سوچتا۔۔ مگر آج بھی وہ۔۔ صرف آبش کی زبردستی کرنے پر نماز پڑھتا۔۔۔ وہ بھی جمعے جمعے کی لیکن آگے اچھے کی امید۔۔ کی جاسکتی تھی۔۔۔

اسنے بڑی چاہ سے اسکو دیکھا۔۔ جواب بہت ناراض ہوتی تھی اس سے ۔۔۔ بات بات پر۔۔ کبھی کبھی بے بات بھی۔۔۔۔ جیسے پیچھلے دنوں۔۔ وہ اس سے۔۔ خرگوش۔۔

کی فرمائش لیے بیٹھی تھی۔۔۔۔

جسے وہ کسی صورت پورا نہیں کرنے والا تھا۔۔۔

اور وہ تب تک نہیں بولی تھی جب تک دورید نے۔۔۔وہ۔۔ فضول خرگوش اسے نہیں دیے۔۔۔۔

مگر۔۔۔ اپنی شرط منوا کر۔۔۔

کہ اگر انکی وجہ سے وہ اگنور ہوا۔۔۔تو۔۔۔وہ خرگوشوں کو۔۔۔مار دے گا۔۔۔

اور اسی ڈر سے آبش اکثر اسکی غیر موجودگی میں خرگوشوں کو وقت دیتی تھی۔۔۔ اور اب بھی وہ بات نہ سننے پر۔ ناراض ہو کر بیٹھی تھی۔۔۔

آئی لو یو۔۔۔" اچانک ہی گاڑی کی خاموش فضا میں۔۔۔اسکے فقرے گونجے۔۔۔

آبش نے اسکی طرف دیکھا۔۔۔

وہ کبھی منہ سے۔۔۔نہیں کہتا تھا کہ آبش۔۔۔اس سے محبت کا اظہار کرے ۔۔اور آبش نے بھی کبھی نہیں کیا تھا۔۔۔

مگر اسکا دل اکثر چاہتا تھا۔۔کہ۔۔۔کہے۔۔ہاں دورید بخت۔۔۔تم اپنی ساری خامیوں سمیت میرے دل میں اتر گئے ہو۔۔

محبت کرنے لگیں ہوں تم سے۔۔۔

مگر وہ اظہار نہیں کر پاتی تھی۔۔اور آج بھی۔۔اس سے اظہار نہیں ہوا ۔۔۔۔

بخت نے مسکرا کر۔۔ اسکا سر جھکانا دیکھا۔۔۔

پھر گاڑی روک دی۔۔۔

بیچ سڑک پر گاڑی روکنے پر۔۔ آبش نے حیرت سے دیکھا۔۔۔

یو نو آئی ایم مچ اڈونچریس۔۔۔" اسنے اسے اپنی جانب کھینچ کر۔۔۔ اسکی سانسوں کو خود میں قید۔۔ کر لیا۔۔۔

THE END